اصلی جواہرِ خمسہ کامل

عملیات و تعویذات کا مستند ترین مجموعہ



تالیف: مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلویؒ

ترجمہ: حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ

اصلی

جواہر خمسہ کامل

عملیات و تعویذات کا مستند ترین مجموعہ



تالیف: مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلوی

ترجمہ: حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری

اصلی جواہرِ خمسہ کامل

عملیات و تعویذات کا
مستند ترین مجموعہ

تالیف: مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلوی
ترجمہ: حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری

ناشر
فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ دہلی ۲

اصلی جواہر خمسہ کامل

تالیف
مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلویؒ

مترجم
حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ

باہتمام
(الحاج) محمد ناصر خاں

Asli Jawahir-e-Khamsa Kamil

Author
Maulana Mirza Muhammad Beg Naqshbandi Dehlvi (R.A.)

Translated by:
Hazrat Shah Muhammad Ghaus Guwaliyari (R.A.)

Edition 2014

ناشر

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ
FBD FARID BOOK DEPOT(Pvt.)Ltd.
2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Ph.: 011-23289786, 23289159 Fax: 011-23279998
E-mail: faridexport@gmail.com | Website: faridexport.com

Printed at : Farid Enterprises, Delhi-2

فہرست مضامین جواہر خمسہ کامل ۵ جوہر

سرگزشتِ مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حمد و صلوٰۃ کے بعد کمترین خلائق محمد بیگ ابن مولٰنا حاجی مرزا محمد رحیم بیگ صاحب نقشبندی غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما شائقین علم اعمال و وظائف کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کو بھی ابتداء عملیات کی طرف بہت شوق رہا اور اکثر ارباب عمل و اعمال کی خدمت سے مستفید ہوتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً اورادِ وظائف اور چلّہ کشی بھی کرتا رہا مگر جیسا کہ دل چاہتا تھا کوئی معتد بہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ یعنی وصول الی اللہ کا کوئی رستہ نہ ملا تو یہ عاجز بہمراہی جناب مولٰنا و مخدومنا مولوی محمد شاہ صاحب مدرس فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف میں حضرت امام المتقین رئیس الکاملین قبلہ رشد و رشاد واقف اسرار خفی و جلی مولٰنا حاجی حافظ ولی النبی حاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا مولانا مرحوم نے اثنار گفتگو میں اس عاجز کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے میرے حال پر کمال عنایت فرمائی اور زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بعد مغرب آیا کرو۔ چنانچہ یہ عاجز حسب ارشاد بیعت حاصل کر کے خدمت والا میں حاضر ہونے لگا۔ اور توجہات سامی سے مشرف ہوتا رہا۔ اور ذکر پاس انفاس میں مشغول ہوا۔ اسی وقت سے وہ کیفیات اور مشاہدات حضرت کی ایک توجہ خاص سے میسر ہوئے جو برسوں کی چلہ کشی اور محنت شاقہ سے بھی میسّر نہ ہو سکتے تھے۔ اسی اثنا میں کتاب جواہر خمسہ اصلی محمد غوث گوالیاری

ایک جگہ سے مجھ کو ملی اس کے دیکھنے سے نہایت دل خوش ہوا۔ اور دوستوں کو دکھایا وہ سب کے سب اس بات پر مصر ہوئے کہ یا تو بجنسہ طبع ہو یا اس کا ترجمہ ہو کیونکہ اس کتاب کے نایاب ہونے سے اکثر لوگوں نے بطمع دنیوی اس نام سے اکثر کتابیں بنا ڈالی ہیں اور رطب و یابس اور نامشروع مضامین بھر دیئے ہیں۔ کہ جس سے لوگ سخت مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر یہ چھپے گا یا ترجمہ ہو کر طبع ہو گا تو اور بھی آسانی ہو گی۔ اور عوام و خواص سب مستفید ہوں گے اگرچہ عاجز اس لائق نہ تھا۔ مگر احباب کی خاطر مدِ نظر رکھ کر متوکلاً علی اللہ اس کتاب کا ترجمہ شروع کر دیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ کریم رحیم سے استدعا ہے کہ اس کو جلد پورا کرا دے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

واضح ہو کہ یہ ترجمہ بامحاورہ سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے نہ شیخ علیہ الرحمۃ کے اصلی مطلب کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اور نہ ان کے کلام میں کچھ خلط ملط کیا ہے بلکہ علیحدہ لفظ مترجم کی علامت سے یا تو اس مضمون کی شرح کی ہے یا اس کی تائید میں اور بزرگوں کے کلام لکھے ہیں یا جو شیخ سے ادعیات وغیرہ یا اس کے متعلق مفید مطالب رہ گئے ہیں وہ اسی علامت کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اور مقامات مشکلہ کا حل نہایت تحقیق و تدقیق سے کیا ہے۔ اور بعض جگہ بین الخطین عبارت لکھ کر مطلب حل کیا ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ اس وقت احقر کے پاس تین نسخے موجود ہیں۔ اور تینوں پرانے ہیں۔ جس میں ایک نسخہ[1] تو خاص شیخ کے قریب قریب زمانہ کا ہے جو ۱۰۲۰ھ یا ۱۰۳۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور شیخ نصر بن عثمان صدیقی متوکلاً علی الحقیقی کی مہر بھی اس پر شاہد ہے۔ اور ایک نسخہ میں یہ اسناد بھی درج ہے۔ جو شیخ الہام اللہ نے ۱۰۱۱ھ میں لکھی ہے جس کا لکھنا یہاں ضروریات سے سمجھا ہوا ہے۔ وھو ہذا۔

---

[1] افسوس کہ وہ نسخہ اب میرے پاس نہیں رہا۔

اَسناد کتاب ہذا

از شیخ الباسم اللہ صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ دُعِیَ بِالْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فِی الْاَوْقَاتِ الْخَمْسِ مِنَ الْجَوَاهِرِ الْخَمْسِ وَالشُّكْرُ لِلَّذِیْ يُجِيْبُ كَمَا دَعَاهُ الدَّاعِیْ كُلَّمَا دَاْ اٰنَاءَ فِی الْمَطَالِعِ بِقَوْلِهِ الْقَاطِعِ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهِ النُّسْخَةُ الشَّرِيْفَةُ الْكَرِيْمَةُ الَّتِیْ اُوْدِعَ فِيْهَا مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَحُوِّلَ فِيْهَا مِنْ اَقْسَامِ اَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَطُرُقِ دَعْوَتِهَا لِلْعِرْفَانِ اِحْسَانًا عَلَی الْخَلَائِقِ مَتٰی مَا يَطْلُبُوْنَ رَفْعَ الْحَدَثَانِ وَالْحَدَثَانِ وَهِیَ جَامِعَةٌ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ لِمَا يَنْطِقُ بِهَا الْقُرْاٰنُ فَادْعُوْا بِهَا اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی مُسَمَّيَتْ بِالْجَوَاهِرِ الْخَمْسَةِ فِی الْبَيَانِ مِنْ تَصْنِيْفِ مَوْلَانَا غَوْثِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ الَّذِیْ غَاصَ فِیْ بُحُوْرِ مَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ فَاَخْرَجَ مِنْهَا دُرَرَ الْفَرَائِدِ الْحِسَانِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ مِنْ بَحْرِ عَمَّانِ

سب تعریف اللہ کو ہے جو اچھے ناموں سے [illegible] جاتا ہے۔ پانچوں وقتوں میں پانچ جواہر [illegible] اور سب شکر ہے اس ذات کے واسطے [illegible] دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ اور [illegible] انجانے (یعنی رات دن) بموجب اپنے قطعی قول [illegible] کے حمد و نعت کے بعد معلوم کرنا چاہئے کہ یہ نسخہ [illegible] بزرگ ایسا ہے اور اس میں وہ چیزیں ہیں جن کا [illegible] حاجت مند ہے اور وہ چیزیں اس میں جمع کی گئی ہیں [illegible] جو اسمائے باری تعالیٰ سے ہیں اور حصول معرفت کے لیے ان کے پڑھنے کے طریقے بھی لکھے ہیں [illegible] احسان ہو خلائق پر اور ان کے کام آوے جب وہ کسی حادثہ اور خلجان میں ہوں اور یہ نسخہ جامع ہے تمام کلمات اعظم کا اور کلمات اس میں درج ہیں جن کے لیے قرآن شریف سے اجازت ہے۔ پکارو اللہ کو ان ناموں کے ساتھ جس نام سے تم پکارنا چاہو اللہ کے نام سب اچھے ہیں۔ اس نسخہ کا نام جواہر خمسہ رکھا گیا ہے جو مولانا غوث الاسلام والمسلمین کی تصنیف ہے اور وہ وہ ہے جس نے دریائے معرفت

الْعِرْفَانِ الشَّيْخُ الْمُكَمِّلُ الْمُتَفَرِّدُ الْمُتَوَحِّدُ فِی الْكَشْفِ وَالْوِجْدَانِ قُدْوَةُ الْوَاصِلِيْنَ اُسْوَةُ الْاٰخِرِيْنَ يَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ زُبْدَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ حَضْرَتْ شَيْخْ مُحَمَّدْ الْمُلَقَّبُ بِالْغَوْثِ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهُ حَكٰی فِيْهَا مَا يَحْكِیْ مِنْ اَرْبَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ بِحَيْثُ جَمَعَ الشَّرِيْعَةَ مَعَ الطَّرِيْقَةِ وَالطَّرِيْقَةَ مَعَ الْحَقِيْقَةِ وَهِیَ الْمَعْرِفَةُ مِنْ طُرُقِ اَدْعِيَةِ الْاَتْقِيَاءِ وَاَذْكَارِ الزُّهَّادِ وَاَشْغَالِ الْعُرَفَاءِ مِنْ اَنْحَاءٍ شَتّٰی حَيْثُ لَا يَشِذُّ عَنْهَا شَیْءٌ مِنْ اَنْوَاعِ الدَّعْوَةِ وَالذِّكْرِ وَالشُّغْلِ قَدِ اسْتَكْتَبْنَاهَا لِاَنْ نَجْعَلَ عَرْضًا لِلْحَضْرَةِ الْعَلِيَّةِ وَنَذْرًا لِلدَّرَجَةِ الْقُدْسِيَّةِ مَلْجَاءِ اَقْطَابِ الْعَالَمِ مَفْخَرِ اَسَاطِيْنِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ جَاءَ مُتَمَسِّكًا بِجَنَابِهِ فَقَدْ جَاءَ مُتَمَسِّكًا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی مِنْ اِحْسَانِهِ اَعْنِیْ سَادَةَ رِقَابِ الْاُمَمِ مِنْ طَوَائِفِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ الْمَخْدُوْمُ الْاَعْظَمُ مُسْتَوْ عَظَائِمِ الْوُزَرَاءِ وَالْاُمَرَاءِ فِی الْعَالَمِ صَاحِبُ السَّيْفِ وَالْقَلَمِ ذَا احْتِشَامٍ وَرِيَاسَةٍ وَالْعَلَمِ حَافِظُ مَسَالِكِ الْمِلَّةِ الْغَرَّاءِ وَنَاصِبُ مَعَالِمِ الطَّرِيْقَةِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ عَلَمُ

انہی سے غوطے لگا کر بڑے بڑے آبدار موتی نکالے ہیں۔ برائے دو دریا پیوستہ کہ درمیان ان کے پردہ ہے جو حد سے نہیں بڑھتے نکلتے ہیں ان دونوں سے موتی اور مونگے دریائے عمان معرفت سے وہ شیخ کامل ہے فرد ہے۔ یکتا ہے۔ کشف اور عرفان میں مقتدا ہے واصلوں کا پیشوا ہے متاخرین کا سردار ہے مسلمانوں کا خلاصہ ہے اولیاء کاملین کا حضرت شیخ محمد جو غوث کے خطاب سے ملقب ہے۔ پاک کرے اللہ تعالیٰ ان کی روح اس میں وہ بیان ہے جو ارباب ذوق اور ارباب معرفت سے منقسم ہے اس طرح پر کہ جمع کیا ہے شریعت کو طریقت کے ساتھ اور طریقت کو حقیقت کے ساتھ اور یہ کتاب صلحاء کے دعا کرنے کے طریقے اور زاہدوں کے وظیفے اور عارفوں کے اشتغال بہت طرح پر بتاتی ہے اس طرح پر کہ کوئی دعا اور کوئی ذکر اور کوئی وظیفہ ایسا نہیں ہے کہ اس میں نہ ہو بالتحقیق ہم نے اسی واسطے اس کو لکھا ہے کہ پیش کریں ہم اس شخص کے روبرو جو بلند مرتبہ ہے اور ہدیہ کریں اس کو جو بڑے درجے والا ہے جائے پناہ ہے اقطاب عالم کا اور فخر ہے ان کا جو ستون ہیں بنی آدم میں سے جو کوئی آیا اس کی جناب میں اعتقاد کے ساتھ اس کے لیے احسان کی ایک دستاویز ہوئی اور وہ وہ ہے جو تکیہ گاہ ہے سب لوگوں کا خواہ عرب کے گروہ ہوں خواہ عجم کے انبوہ ہوں مخدوم اعظم ہے

النُّجُومِ فِي سَمَاءِ الشَّأْنِ. نَوَّابُ جَهَانْ بَنَاهْ
خَانْ أَدَامَ اللّٰهُ إِقْبَالَهُ فِي الْأَحْيَانِ فَإِنَّهُ
هُوَ غِيَاثُ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا
شَرَّفَهَا الْقَبُولُ عَالِمًا وَعَارِفًا كَمَا
هِيَ فِيهَا مِنَ الْعُلُومِ وَالْمَعْقُولِ أَمَرَنِي
أَنْ أَكْتُبَ لَهَا خَاتِمَةً فِي بَيَانِ ثِقَاتِ
تَصْحِيحِهَا وَسَادَاتِ أَهْلِ الْمُقَابَلَةِ
لِتَلْوِيحِهَا لِمَا تَمَّ مِنْ أُصُولِهَا وَفُرُوعِهَا
فَقَدْ كَتَبْنَاهَا وَالْتَمَسْنَاهَا فِي ذٰلِكَ الْجَنَابِ
الَّتِي أَرَانِي أَنْ يَتَصَوَّرَهُ كُلَّمَا طَلَعَ
الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ إِلَى الْأَمْسِ أَوْ أَوْمَضَ
الْبَرْقُ مِنَ الْأُفُقِ أَوْ هَبَّتِ الرِّيحُ
مِنْ تِلْقَاءِ فِرْدَوْسِ التَّلْوِيحِ بِأَنَّ هٰذَا
لِعَبْدِ الْأَحْقَرِ أَعْنِي إِلْهَامَ اللّٰهِ قَدْ قَابَلَهَا
مِنْ نُسْخَةِ أَبِينَا وَهُوَ الشَّيْخُ الْفَاضِلُ
النِّحْرِيرُ الْعَارِفُ لِلضَّمِيرِ بِلَوْحِ التَّقْدِيرِ
كَمَا هِيَ فِيهَا الْمَشْهُورُ شَيْخٌ مُحَمَّدٌ
فَضْلُ اللّٰهِ مُسْتَرْشِدٌ مِنْ جَدِّنَا شَيْخِ
مُحَمَّدٍ سَلِيمٍ الَّذِي كَانَ سُلَّمَ الْجِنَانِ
بِآدَابِ اللِّسَانِ وَأَفْصَحَ الْبَيَانِ وَهُوَ مِنْ
جَدِّ جَدِّنَا شَيْخِ الْآفَاقِ مِنَ الْأَطْوَالِ وَ
الْأَمْرِ مِنْ دِ الْأَعْمَاقِ عُمْدَةِ الْأَوْلِيَاءِ
الْمُتَأَخِّرِينَ أُسْوَةِ جَمِيعِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ

بڑے بڑے سوزبرعال اور امیروں کا سردار علم میں صاحب
ہے۔ شمشیر اور قلم کے دبدبہ والا ہے اور نشان والا
نگہبان ہے دین کی روشن راہوں کا اور قائم کرنے
والا ہے طریقہ شریعت کا۔ روشن کا اور وہ ایک نور کا
چمکارا ہے بلندی رات کے آسمان کا نواب جہان پناہ
خاں ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کا اقبال زمین پر کیونکہ
وہ فریاد رس ہے اسلام اور مسلمانوں کا جب اس
کتاب کو قبولیت کے خلعت سے مشرف کیا وہ حالیکہ
وہ عالم و عارف ہے اُن علوم اور عقلیات کا جو اس میں
درج ہیں۔ مجھ کو اس کتاب کے خاتمہ لکھنے اور جن
ثقہ لوگوں نے اس کی تصحیح کی ہے اور جن سادات نے
اس کا مقابلہ کیا ہے ان کا احوال ظاہر کرنے پر امر
فرمایا ہے بحالیکہ میں ناقل ہوں ان کے اصول و فروع
کا پس تحقیق لکھا میں نے اور پیش کیا اس کی جناب
ممدوح میں جس کا تصور مجھے صبح و شام رہتا ہے۔
یا جبکہ آفاق میں برق چمکتی ہے فردوس بریں سے
نورانی ہوا چلتی ہے بندہ احقر یعنی الہام اللہ نے تحقیق
مقابلہ کیا اس نسخہ کا اپنے باپ کے نسخہ سے۔ اور وہ
شیخ بڑا عالم ہے جانتا ہے جو تختہ تقدیر پر قلم تقدیر سے
لکھا ہوا ہے جیسا کہ اس میں ہے اور وہ ہے شیخ محمد
فضل اللہ جو میرے دادا کا مرید ہے کہ نام اس کا شیخ
محمد سلیم ہے وہ جنت کا زینہ ہے بسبب آداب لسان
اور بہت فصیح بیان ہونے کے اور وہ مرید ہیں ہمارے

الدِّينِ الشَّيْخِ ضِيَاءِ اللّٰهِ جَدِّ أَجْدَادِنَا
حَضْرَتْ قُدْوَةِ الْعَارِفِينَ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ
غَوْثٍ وَوَاجَهَهَا بِنُسْخَةِ شَيْخِ الْعُلَمَاءِ
وَالْفُضَلَاءِ شَابِّ الْعُرَفَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ
خَطِيرِ الدِّينِ الشَّارِحِ لِهٰذِهِ النُّسْخَةِ
الشَّرِيفَةِ تَسْهِيلًا عَلَى السَّالِكِينَ الْفَطِينِينَ
الْمُتَأَدِّبِينَ بِآدَابِ الدِّينِ وَكَانَتْ تِلْكَ
النُّسْخَةُ بِيَدِ الْخَالِصِ كِتَابَتُهُ مِنَ الشَّيْخِ
وَكَانَ الشَّيْخُ الشَّارِحُ قَدْ حَكَى عَنْ أَبِيهِ
الشَّيْخِ الَّذِي هُوَ جَامِعُ عُلُومِ الْحَقَائِقِ
وَالْعَوَارِفِ الشَّيْخِ وَجِيهِ الدِّينِ عَنْ
أَبِيهِ الشَّيْخِ الْمَجِيدِ الْحَمِيدِ لِلْفَضَائِلِ
وَالْمَعَارِفِ الشَّيْخِ الرَّئِيسِ شَيْخِ عَبْدِ اللّٰهِ
الَّذِي الْجَارِ بِالرَّوْضَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَصَاحِبِ
السَّجَّادَةِ لِلْمَرْقَدِ الْعَلِيَّةِ الْمُعْتَبَرَةِ
الْغَوْثِ السَّمِيَّةِ لِلْأَبِ هُوَ الشَّيْخُ الْبَحْرُ
الزَّخَّارُ الْمَظْهَرُ مُكَمِّلُ الْأَخْيَارِ
حَضْرَتْ غَوْثُ الرَّبَّانِي أَمَّا بَعْدُ
فَيَقُولُ الْعَبْدُ إِلْهَامُ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ
النُّسْخَةَ لَا رَيْبَ فِي صِحَّتِهَا وَلَا ارْتِيَابَ
شَيْئًا مِنَ الْكَدَرِ فِي صَفْوَتِهَا بَلْ نُسْخَتُهَا
أَصَحُّ صَحَائِفِ الْأَقْطَارِ وَالْأَضْلَاعِ وَأَوْ
ضَحُ مِنْ مَكَاتِيبِ الْأَطْرَافِ وَالْأَقْطَاعِ

پیر اولاد کے کہ وہ شیخ آفاق تھا تمام کشور دین کا زبدہ اولیاء ہے
متاخرین کا پیشوا سب دین کے چھوٹے بڑوں کا یہ شیخ
ضیاء اللہ جو مرید ہے ہمارے جد ابجد و حضرت علاؤ
کے مقتدا شیخ محمد غوث کا اور مقابلہ کیا اس کو نسخہ
شیخ العلماء اور فضلاء نوجوان عارفوں اور اولیاؤں
کے خطیر الدین سے جو اس نسخہ بزرگ کے شارح ہیں۔
اہل سلوک کی آسانی کے لیے جو ہوشمند ہیں جو دین کے
آداب کو ملحوظ رکھتے ہیں اور یہ نسخہ خاص شیخ کے ہاتھ
کا لکھا ہوا ہے اور شیخ شارح نے حکایت کی اپنے باپ
سے کہ وہ شیخ جامع علوم حقائق اور معارف کا تھا۔
(یعنی) شیخ وجیہ الدین اور وہ اپنے باپ سے کہ وہ
شیخ صاحب فضائل حمیدہ اور معارف کا ہے۔
شیخ الرئیس شیخ عبداللہ کہ مجاور ہے روضہ روشن کا
اور صاحب سجادہ ہے مرقد علیہ کا اور وہ مقبرہ ہے
بڑے مرتبہ والا اور وہ شیخ ایک دریائے عظیم ہے اور
غوث ربانی ہے مظہر کامل اخیار کا اس کے بعد کہتا
ہے بندہ الہام اللہ کہ اس نسخہ کی صحت میں کچھ شک
نہیں ہے اور سب کدورتوں سے پاک صاف
ہے اور جتنے نسخہ کہ اطراف اور اضلاع میں موجود ہیں
سب سے یہ نسخہ صحیح ہے اور خوب واضح بہ نسبت اور جگہ کے
نسخوں کے محفوظ ہے تغیر اور تصحیف سے اور خطائے کاتب
اور قلم ناسخ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سرکش بد ذات
کے وسوسے سے پس اے طالب اس نسخہ کی دعاؤں کے اور اس

احرس من تطرق التصحیف فاحرز
من تمرن التحریف امن خطاء
الکاتب والقلم الناسخ اعوذ من
وساوس کل شیطان مارد شامخ
فایها الطالب بدعوتها والمتمسك
بعروتها ثق بصحتها فان ذلك جبل
متین لا انفصام لها ثم اعمل وابتدء
بفاتحة لروح روح المصنف المؤلف
لقد حرسك الله تعالی عن الذخمة
وعن الملل بعونه ومنه والکمال
الحاصل بذلك الاعمال لم یزل و
لا یزال فهو ام الکتب دعوة و ام
الدعاء اجابة فخذها حفظا لها
یوم الاربعاء من تاریخ الرابع من
العشرة الاولی من شهر جمادی
الاولی فی سنة الف واحد ومائته
واحدة وعشر واحد واحد من
هجرة خاتم النبیین صلی الله علیه
واله واصحابه اجمعین ؕ

دست آویز کے مضبوط تھامنے والے اس
کی صحت پر اعتماد کر کیونکہ یہ ایک
مضبوط رسی ہے۔ کہ ٹوٹ نہیں سکتی
پس اس پر عمل کر اور مصنف اور جمع کرنے
والے کی روح کی خوشنودی کیلیے
فاتحہ پڑھ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہر رنج و غم
سے بچاوے۔ اپنی مدد اور احسان
کے ساتھ اور جو کمال کہ ان اعمال
سے حاصل ہو گا۔ اس کو زوال نہ
ہو گا۔ پس وہ سب کتابوں کی
اصل ہے باعتبار دعاؤں کے اور سب
دعاؤں کی ماں ہے باعتبار قبولیت
کے۔ پس لے اس کو اور یاد کر لکھا
ہم نے اس کو بدھ کے روز جمادی الاول
کی چوتھی تاریخ ۱۱۱۱ھ ہجری نبوی میں
رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی اُن پر اور
اُن کی اولاد پر۔ اور ان کے
دوستوں پر۔

اب جو شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کتاب پر دیباچہ لکھا ہے۔ اور اس میں اپنی کل کیفیت حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچنے اور غوث کے خطاب پانے اور کوہستان کے قلعہ چنار پر تیرہ برس اور چند مہینے ذکر و شغل میں رہنے کی بیان کی ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔

دیباچہ از مصنف قدس سرہٗ فارسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الفرد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ؕ حمد لا بدایت وثنائے بے نہایت ملکے الملکے را کہ حقائق کونیہ واعیان ممکنات را از صور اسمائے الٰہی بظہور آورد و تجلیات گوناگوں مزین ومحلی کرد آفتاب احد تیش از دریچۂ وحدتش چناں بر عالم تافت کہ غیر او ہیچکس بپوند وجود عدم در نیافت از اسم جامع خاتم جمع الجمع برداشت وعلم علم بالقلم را در صفت اسماء صفات افراشت آئینہ ان اللہ خلق ادم علی صورۃ الرحمٰن بدست خود ساخت وبمصقلہ فنفخت فیہ من روحی پرداخت وبمقابلہ وجہ المؤمن مرآۃ المؤمن داشتہ خود را بشناخت فتبارک اللہ احسن الخالقین گفت چوں نظر بر حسن خود انداخت جواہر الخمس حواس خمسہ را کہ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس در شب وحدت جامعہ واللیل اذا عسعس چوں روز والصبح اذا تنفس روشن ساخت تفسیر الا لہ الخلق والامر گردد در وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ایں عدم را در بساط و نشاط قدم کجا جا بود الا کہ معرفت عرفت ربی بربی روئے نمود۔ وصلوٰۃ وافیات وتجلیات زاکیات بروح تقدس مظہر سلطان انبیاء صدر صفحۂ صفا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در آئینہ من رانی فقد رای الحق جمال خود را بہمہ کمال دید گلیم سبحانک لا احصی ثناء علیک در برکشید قدم در سجادہ ایاک نعبد وایاک نستعین نہاد در مقام اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ایستادند از ابرار ان الابرار لفی نعیم بود از اخیار لمن المصطفین الاخیار گشت و بمہمانخانہ فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین خاص وعام را دعوت کرد صاحب دعوت قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ شدہ بایں دعوت آنچہ در عالم علوی وسفلی است ہمہ را مسخر گردانید الم تر ان اللہ سخر

لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ
در میدان لایزالی من الازل الی الابد ومن الابد الی الازل شطار گشت وجام سقاھم
ربھم شرابا طھورا در مشرب شطار کشید و بے اختیار گشت کہ نزول
علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحققت حقیقۃ الاشیاء من
الازل الی الابد کسوت وانا احمد بلا میم آراستہ از رونق قم فانذر برخاستہ
ہمچو مرد وارث حقیقی نحن نرث الارض ومن علیھا بود ورثۃ الحق یافت این
دولت از قسمت ازل روئے نمود وللہ میراث السموات
والارض ومن علیھا کی از ابتدا تا انتہا والی
ربک المنتھی اما بعد فقال الفقیر الراجی الی
اللہ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار محمد
بن خطیر الدین بن عبد اللطیف بن معین الدین قتال بن
خطیر الدین بن بایزید بن خواجہ فرید الدین عطار
کہ در اول حال چوں ولولہ عشق ومحبت داشت بحکم والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا جد وجہد بسیار میکرد ولیکن بمنتہائے ہمت خود نمی رسید تا
بمقتضائے ان سعیہ سوف یری در واقعہ اول دیدہ بود باز نمودند کہ بمضمون
اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب پیش حضرت
سلطان موحدین شیخ ظہور حاجی حضور متع اللہ المسلمین بطول بقائہ رو مقصود رسی ومطلوب
حاصل شود قصد کرد ودر طلب آورد تا دراں سایہ عرش پایہ مشرف شد بعد از ملاقات
فرمودند کہ خواجہ احمد کجا است چوں مشار الیہ حاضر شد گفتند مارا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ وعدہ
فرزند کردہ بود انیست توفیق ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یافت آنحضرت
معمر بودند چنانچہ مشہور است بعد از مدت مدید کہ بشرف خدمت مشرف شد جواہر علوم
باطنی از دریائے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وزد اہر افضال ظاہری
از بوستان سرائے ویؤت کل ذی فضل فضلہ نثار ایں فقیر کردند بعد ازاں در کوہستان

قلعہ چنار رفتہ سیزدہ سال وچند ماہ در خلوت بود آنچہ فرمودہ بودند باں عمل نمودہ حال
گزشتہ را نوشتہ جمع ساختند بعد از چند سال کہ آنحضرت ہمائے صفت پایہ بر سر این
فقیر انداختند تمامی را بعرض رسانید خوش حال شدند و دعا کردند و پیراہنے خاصہ خود را
عطا فرمودند کہ بشارت القاہ علی وجھہ فارتد بصیرا یافت ایں کتاب را کہ مسمی
بجواہر خمسہ است بدست آنحضرت داد ہر پنج جوہر بنظر کیمیا اثر مشرف شد فرمودند
کار خود را آخر کردی وخلق را ہدایت وافر ابد الآباد حجۃ الاولیاء اللہ خواہد بود ہیچ ولی بنا
شد کہ بریں اسرار مطلع نہ گردد و دوراں وقت عمر ایں درویش بست و دو سال بود بعد
از چند سال کہ از دوئے قضا و قدر بولایت گجرات رسید کہ اکثر محبان ومخلصان مستفیض
ومستفید گشتند وایں نامہ را تعویذ دل وجان ساختند بعض اصحاب بغرض رسانیدند کہ
بعض از مواضع این کتاب تعلق بہ سماع دارد آنرا تصریح فرمایند وترتیب دہند تا ہیچکس
در مغالطہ نیفتد بنا بر ارادت محبان صادق ویاران مخلص بعض جواہر تقدیم و تاخیر یافت
ودر بعض محل در الفاظ بہم ربط دادہ شد دریں حال کہ عمر ایں درویش پنجاہ سال
بودہ کان ذالک فی سنۃ ست وخمسین سبعمائۃ ہر جا کہ نسخہ قدیم[1] باشد بایں مقابلہ
سازند این کتاب مشتمل بر پنج جواہر است و باللہ التوفیق
والاستعانۃ۔

پہلا جوہر:۔ عابدوں کی عبادت اوران کے طریقوں کے بیان میں۔
دوسرا جوہر:۔ زاہدوں کے زہد اور اُن کے طریقوں کے بیان میں۔
تیسرا جوہر:۔ طریق دعوات اعمال میں۔
چوتھا جوہر:۔ اذکار واشغال اور مشرب شطار کے بیان میں۔
پانچواں جوہر:۔ ورثۃ الحق عمل محققین اور اُن کے طریقوں کے بیان میں۔

---

[1] نسخ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس میں دوبارہ ترمیم کی ہے اور نظر ثانی کرکے بعض جواہر کو مقدم ومؤخر کیا ہے جن لوگوں کے پاس پہلا نسخہ ہو وہ اس کے موافق اپنی کتاب درست کرلیں تاکہ مغالطہ میں نہ پڑیں۔ ۱۲ مترجم

پہلا جوہر

عابدوں کی عبادت اور ان کے طریقوں کے بیان میں

مرد عابد جب صبح کو سوتا اٹھے غسل[1] پاک کرے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فجر پڑھے۔ اگر یاد نہ ہو تو تین تین بار سورۂ اخلاص ہی پڑھ لے (یہ حکم عام ہے) سلام کے بعد دس[2] مرتبہ یہ آیت وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اور سو مرتبہ یہ تسبیح کہے یَا مُرْزِقُ اُرْزُقْنِیْ الْبَقَآءَ بَعْدَ الْفَنَاءِ اس کے بعد اکتالیس بار حضور دل سے سورۂ اخلاص پڑھے اور معنوں پر دھیان رکھے، پھر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اس وقت میں جو دعا کرے گا مستجاب ہوگی۔ اس کے بعد ابتدائے سورۂ انعام بالتسمیہ (یعنی) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ یَعْدِلُوْنَ ؕ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ؕ وَهُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَہْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ؕ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ اور یہ دعا بھی پڑھے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِاللَّیْلِ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِہٖ وَجَآءَ بِالنَّہَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِہٖ اَللّٰہُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِیْدٌ وَّیَوْمٌ جَدِیْدٌ فَافْتَحْہُ عَلَیَّ بِطَاعَتِکَ وَاخْتِمْہُ لِیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَارْزُقْنِیْ فِیْہِ حَسَنَۃً تَقَبَّلْہَا مِنِّیْ وَزَکِّہَا وَضَعِّفْہَا لِیْ وَمَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَاغْفِرْ لِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَارْزُقْنِیْ پھر دو رکعت نماز سنت فجر کی گھر میں ادا کرے اور نیت اس طریق سے کرے نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ رَکْعَتَیْ سُنَّۃِ الْفَجْرِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پہلی رکعت

میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ تسبیح ہر روز پڑھا کرے گا اس کے گناہ نہ لکھے جائیں گے بعد اس کے سُوْرَۃُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ پڑھے اس کے بعد بھی کسی سے[3] بات نہ کرے اگر کوئی بہتر بات ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے منقول ہے۔ جب صبح کے فرض سے فارغ ہو ایک جگہ بیٹھے اور یہ پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَهْلُ النِّعْمَۃِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَاحِبُ الْوُحْدَانِیَّۃِ الْفَرْدَانِیَّۃِ الْقَدِیْمِیَّۃِ الْکَرِیْمِیَّۃِ الْاَزَلِیَّۃِ الْاَبَدِیَّۃِ لَیْسَ لَہٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا شِبْہٌ وَّلَا شَرِیْکٌ وَّمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بِاَمْرِہٖ وَوَحْیِہٖ تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جَلَّ ثَنَآؤُہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی کِبْرِیَآؤُہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا مِّنَ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ لِلّٰہِ وَالْجَبَرُوْتُ لِلّٰہِ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰہِ وَاللَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْہِمَا کُلُّہٗ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَ

---

[3] یعنی ادائے سنت فجر کے بعد ۱۲

علی دین نبینا محمد علیہ السلام وعلی ملۃ ابراہیم حنیفا مسلما وما کان من
المشرکین نشھد علی ھذہ الشھادۃ نحیی وعلیھا نموت وعلیھا نبعث ان شاء اللہ
تعالی تین بار سبحان ربی العلی الوھاب سات بار یا باری النفوس بلا مثال خلا عن
غیرہ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم
گیارہ بار اللھم اجرنا من النار تین بار یا مجیر یا مجیر یا مجیر سات بار بسم اللہ
خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض ورب السماء بسم اللہ الذی لا یضر مع
اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار سبحان اللہ و
بحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و
اتوب الیہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم اھدنا من عندک
وافض علینا من فضلک وانشر علینا من رحمتک وانزل علینا من برکاتک
من سخطک ایک بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ ولا حول و
لا قوۃ الا باللہ واستغفر اللہ الاول والاخر والظاھر والباطن لہ الملک
ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر تین بار اللھم انت خلقتنی
وانت ھدیتنی وانت تسقینی وانت تحیینی وانت ربی لا رب لی سواک ولا
الہ الا انت وحدک لا شریک لک واستغفرک واتوب الیک ایک بار اللھم انت
ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر
الذنوب الا انت یا غفور ایک بار اللھم انی ضعیف فقو فی رضاک ضعفی وخذ
الاسلام منتھی رضائی وبلغنی برحمتک التی ارجو من رحمتک وخذ لی الخیر
بناصیتی واجعل لی ودا فی صدور الذین امنوا وعھدا عندک یا ارحم الراحمین
ایک بار اللھم جنبنا من منکرات الاعمال والاخلاق والاھواء والادواء تین بار اللھم
انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم تین بار
اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین

واعوذ بک رب ان یحضرون تین بار سورۂ اخلاص بالتسمیہ دس بار سبحان اللہ تینتیس بار
والحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت ابدا ذو الجلال والاکرام
بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔

مسبعات عشر کی آفتاب کے طلوع وغروب سے پہلے روزمرہ مواظبت کرنی
چاہیئے کہ عمل بزرگان ہے، سورۂ فاتحہ اور چاروں قل مع بسم اللہ وآیۃ الکرسی ہر ایک
سات سات بار پڑھے اور سات بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ایک بار عدد ما علم
اللہ وزنۃ ما علم اللہ وملء ما علم اللہ اور سات بار درود شریف اللھم صل
علی محمد عبدک ونبیک وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلی الہ وبارک
وسلم اور سات بار اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی
صغیرا واغفر لی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین
اور سات بار اللھم یا رب افعل بی وبھم عاجلا واجلا فی الدین والدنیا و
الاخرۃ ما انت لہ اھل ولا تفعل بنا وبھم یا مولانا ما نحن لہ اھل انک غفور رحیم
جواد کریم ملک قدیم بر رؤف الرحیم اور تین بار سبحان اللہ الحنان المنان سبحان اللہ
العلی الدیان سبحان اللہ الشدید الارکان سبحان اللہ المسبح فی کل مکان سبحان
من لا یشغلہ شان عن شان سبحان من یذھب باللیل ویاتی بالنھار پڑھے اگر رات
کو پڑھے تو بجائے لیل کے نہار اور نہار کے لیل پڑھے اس طرح سے سبحان من یذھب
بالنھار ویاتی باللیل ہر ایک بار سبحان اللہ وبحمدک علی حلمک بعد علمک
سبحان اللہ بحمدک علی عفوک بعد قدرتک سبحان من لہ لطف خفی فسبحان
اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا و
حین تظھرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد

موتها وكذلك تخرجون سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العلمين فلله الحمد رب السموت ورب الارض وهو العزيز الحكيم
فالحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده المصطفى و
رسوله المجتبى ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره
المشركون من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا پر ختم کرے۔

ذکر و نماز اشراق ذاکر کو چاہیے کہ قبلہ رو موضع نماز یا گھر میں مصلے پر بعد نماز صبح
بیٹھا رہے۔ جس وقت کہ آفتاب بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ بلند ہو اس وقت
سورۂ والشمس ایک بار اور تین بار قل ھو اللہ اور ایک بار یہ دعا پڑھے۔ الحمد
لله الذي اطلع الشمس من مشرقها وجعلها ضياء ورحمة للعلمين الحمد
لله الذي جعل الشمس ضياء والقمر نورا الحمد لله الذي جللنا اليوم عافيته و
جاء بالشمس من مطلعها اللهم ارزقني خير هذا اليوم وادفع عني شره
نور قلبي بنور هدايتك كما نورت الارض بنور قدرتك اس وقت دو
رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے۔

(۱) **دو رکعت شکر اللہ** ادا کرے جس کی نیت یہ ہے نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتی
شکر للہ عبادۃ للہ متوجها الی بیت اللہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ
اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تا العظیم اور دوسری میں امن الرسول تا آخر و
اللہ نور السموت والارض علیم تک پڑھے سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا
پڑھے اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو و
اصبحت مرتهنا بعملی واصبح امری بید غیری فلا فقیر افقر منی اللھم
لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ بی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیای
ولا فی الآخرۃ ولا تجعل الدنیا اکبر ھمی ولا مبلغ علمی ولا تسلط علی من

لا یرحمنی فی الدنیا والآخرۃ اللھم انی اعوذ بک من الذنوب التی تزیل بها
النعم ومن الذنوب التی توجب بها النقم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۲) **دو رکعت بہ نیت استعاذہ** پڑھے اول میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری
میں سورۂ ناس اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اعوذ باسمک
الاعظم وکلماتک التامۃ من شر السامۃ والھامۃ واعوذ باسمک الاعظم و
کلماتک التامۃ من شر الشیطان الرجیم واعوذ باسمک الاعظم وکلماتک
التامۃ من شر ما یجری به اللیل والنهار ان ربی اللہ الذی لا الہ الا ھو
علیه توکلت وھو رب العرش العظیم اللھم انک سلطت علینا عدوا بصیرا
بعیوبنا یرانا ھو وقبیله من حیث لا نراھم اللھم آیسه منا کما آیسته من
رحمتک وقنطه منا کما قنطته من عفوک وباعد بیننا وبینه کما باعدت بینه وبین
جنتک انک علی کل شیء قدیر وبالاجابۃ جدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۳) **دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ** ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ
الکافرون دوسری میں سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا
پڑھے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من
فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم
انی لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیوۃ ولا نشورا ولا استطیع
ان اخذ الا ما اعطیتنی ولا ان اتقی الا ما وقیتنی اللھم وفقنی لما تحب وترضی
من القول والعمل فی خیر وعافیۃ اللھم اختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللھم
اجعل الخیرات فی کل قول وعمل اریدہ فی ھذا الیوم واللیل۔

(۴) **دو رکعت نماز نفل بہ نیت استحباب** ادا کرے اول میں سورۂ فاتحہ کے بعد
سورۂ واقعہ دوسری میں سبح اسم اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اللھم
اجعل حبک احب الاشیاء وخشیتک اخوف الاشیاء عندی اللھم انا اوردت
عیون اھل الدنیا ھم فاقرر عینی بک وبعبادتک واقطع عنی لذاید الدنیا

بِاُنْسِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ وَجُعِلَ طَاعَتَكَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مِنِّیْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ بِكَاسِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ شُرْبَةً لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(۵) دو رکعت بہ نیت شکر النہار | ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص
پانچ پانچ مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی
حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ الْمَسَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ الْمَبِیْتِ الْكَبِد
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لِمُلْكِكَ
لَا مُنْتَهٰی لَهٗ دُوْنَ مَشِیَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَدَاءً لَا یُعْجِزُ اِلٰی قَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَدَاءً عَدَدَ الْقَطَرَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَالْحَجَرِ وَالشَّجَرِ وَالذَّرَّاتِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا هُوَ حَقُّهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِهٖ اِلٰهِیْ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْ
فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی غَیْرِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ بِلَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَتُبْ عَلَیَّ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ
وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(۶) دو رکعت نماز بہ نیت شکرانہ مادر و پدر | پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی
ایک مرتبہ اور اخلاص تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا
پڑھے۔ یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ وَلِوَالِدَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا
عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ وَاغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ایضاً یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهَا لِوَالِدَیَّ فَاغْفِرْهُمَا وَلَا تَتَجَاوَزْ
عَنْهُمَا وَارْضَهُمَا عَنِّیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعائے تعلیم کردہ آنحضرتؐ بحضرت ابوبکرؓ | یہ دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ صبح و شام

اور سوتے وقت پڑھا کر اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ
كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَشِرْكِهٖ۔

دعائے ایمان | دن یا رات میں پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو جنت عطا فرماوے گا۔
اگرچہ کسی کام میں رہا ہو۔ وہ دعائے ایمان یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ
اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ۔

ذکر صلوٰۃ تسبیح | مرد عابد جب ان ادعیات و نوافل مذکورۂ بالا سے فارغ ہو تو چاہیے
کہ قرآن شریف کی تلاوت کرے یا ذکر میں مشغول ہو یا صلوٰۃ تسبیح پڑھے۔ اگر صلوٰۃ تسبیح
پڑھے تو اچھا ہے مگر دن میں ایک سلام سے اور رات میں دو سلام سے پڑھا کرے۔ اور
ہر رکعت میں سبحان اللہ پچھتر بار پڑھے طریقہ اس کے پڑھنے کا اس طرح پر ہے کہ اول
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر پڑھے اس کے بعد پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص یا جو جی چاہے آیات
کلام مجید سے پڑھے۔ پھر دس بار وہی تسبیح سبحان اللہ تا آخر پڑھے۔ اور جب رکوع
میں جاوے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ یا سات یا دس بار کہے اور یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَ
بَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعَظْمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَمَا اسْتَقَلَّ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ اس کے بعد سبحان اللہ تا آخر دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ
کہے۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَنْتَ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ
وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا
قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اس کے بعد دس بار سبحان اللہ والحمد للہ
تا آخر پڑھے جب سجدہ میں جاوے تین بار یا پانچ بار یا دس بار سُبْحَانَ رَبِّیَ

سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّ بِکَ لِسَانِیْ وَسَجَدَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ لِوَجْھِکَ الْبَاقِیْ اِلٰھِیْ لَا تُحَرِّمْ مِنْ وَجْھِیْ خَرَّ لَکَ سَاجِدًا اور یہ دعا پڑھے۔ اَلْعَظِیْمِ الْاَعْلٰی کہے اور یہ دعا پڑھے اس وقت دس بار تسبیح کہے پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھے اور یہ پڑھے اِغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ اور دس بار تسبیح کہے اور دوسرا سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور وہی دعائے سابق جو پہلے سجدہ میں پڑھی تھی پڑھے اور بعد اس کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پھر دس بار تسبیح کہے جب دوسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو اس ترتیب مذکورہ کو نگاہ رکھے۔ اور جب اخیر قعدے میں بیٹھے التحیات کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس کے بعد سلام پھیرے اور رات کو دوگانہ اول کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پڑھے اور دوگانہ آخر کے بعد اور دن کو سلام کے بعد تین مرتبہ یہ تسبیح کہے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا دوسری مرتبہ اَبَدًا اَبَدًا تیسری مرتبہ اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا دے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَزَوَالِ الْمُلْکِ وَبَقَائِہٖ مترجم کہتا ہے کہ صلوۃ تسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطاً اور عمداً اور سرًّا اور علانیۃً قدیم و جدید کے حدیث شریف میں آئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے چار رکعتیں ہیں ہر رکعت میں قرأت کے بعد پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس بار اور قومے میں دس بار اور سجدے میں دس بار اور جلسے میں

دس بار اور دوسرے سجدے میں دس بار اور بعد دوسرے سجدے کے بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعت میں تین سو بار پڑھے اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں یا سال بھر میں یا تمام عمر میں ایک بار پڑھے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ایسے ہی ترمذی نے ابی رافع سے روایت کی ہے (مشکوٰۃ المصابیح) اور مروی ہے کہ ان چار رکعت میں ان چاروں سورتوں کو پڑھے یعنی الہٰکم التکاثر، والعصر، قل یا ایہا الکافرون، قل ہو اللہ احد۔ اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسے سبح اسم یا اور مسبحات مگر یہ سہل ہیں۔

ذکر نماز چاشت جب چوتھائی دن گزر جائے تو بارہ رکعتیں بہ نیت چاشت ادا کرے پہلی رکعت میں والشمس دوسری میں واللیل۔ تیسری میں والضحیٰ۔ چوتھی میں الم نشرح پڑھے باقی آٹھ رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص تین بار پڑھے اگر حافظ قرآن ہے تو ان آٹھوں رکعتوں میں جو سورۃ یا جو آیتیں چاہے بعد فراغ دس بار درود دس بار استغفار اور سو بار یہ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمَ الْخَائِفِیْنَ مِنْکَ وَخَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِکَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ وَتَوَکُّلَ الْمُوْقِنِیْنَ بِکَ وَشُکْرَ الصَّابِرِیْنَ عَلَیْکَ وَاِنَابَۃَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْکَ وَالْاِلْحَاقَ بِالشُّھَدَآءِ الْاَحْیَآءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ عِنْدَکَ اگر مجرد ہے تو اور رکعتیں یعنی نوافل پڑھنی شروع کر دے اور جو کاسب ہے تو کسب میں مشغول ہو۔ اور بعد استخارہ یہ نیت کرے کہ مجھ سے اور لوگوں کو فائدہ پہنچے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیَّ فِیْ ھٰذَا الْکَسْبِ جب دوپہر ہو رات کے جاگنے کی نیت سے تھوڑی دیر سو رہے (جس کو قیلولہ کہتے ہیں)

ذکر نماز زوال جب قیلولہ سے اٹھے آبدست کرے یعنی استنجے وغیرہ سے فارغ ہو، پھر وضو کر کے تحیۃ الوضو دوگانہ ادا کرے اس کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ستر بار یا پچاس بار یا دس بار یا

تین بار پڑھے اور بعد فراغ کے سولہ بار سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ پڑھے

ذکر نماز پیشین یعنی ظہر

ذکر نماز ظہر جب ظہر کا وقت ہو چار رکعت سنت ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک ایک قل پڑھے غرضیکہ چاروں رکعتوں میں چاروں قل پورے کرے اور ظہر کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں تاخیر کرے اور جاڑے میں تعجیل۔ اور بیس آیتوں سے چالیس تک پڑھے پھر سلام کے بعد یہ دعا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور درود شریف پڑھتا ہوا یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ ذُنُوْبَنَا فَاغْفِرْهَا وَتَعْلَمُ عُيُوْبَنَا فَاسْتُرْهَا وَتَعْلَمُ حَوَائِجَنَا فَاقْضِهَا وَتَعْلَمُ اَمْرَاضَنَا فَاشْفِهَا وَتَعْلَمُ مُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر دو رکعت سنت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھے دوسری میں اخلاص۔

صلوٰۃ برائے نگاہداشت ایمان اُس کے بعد دو رکعت اور واسطے نگاہداشت ایمان کے پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اعراف میں سے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سے الْمُحْسِنِيْنَ تک پڑھے اور دوسری رکعت میں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ تا آخر سورۃ پڑھے سلام کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ كَانَ كَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَزَالُ يَكُوْنُ كَمَا كَانَ وَكَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَتَغَيَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا فِيْ صِفَاتِهٖ وَلَا فِيْ اَسْمَائِهٖ بِحُدُوْثِ الْاَكْوَانِ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ سُبْحَانَ الْقَآئِمِ الدَّآئِمِ سُبْحَانَ

الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا سُبْحَانَ الَّذِيْ يُمِيْتُ الْخَلَآئِقَ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْمُبْدِئِ سُبْحَانَ الْبَاقِي الْمُغْنِيْ سُبْحَانَ مَنْ لَّا تُسَمّٰى قَبْلَ اَنْ يُّسَمّٰى سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى سُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ فَسُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔

صلوٰۃ الخضر پھر دس رکعت صلوٰۃ الخضر مابین ظہر و عصر کے ادا کرے، اور جو آیات قرآنی یاد ہوں پڑھے مگر سورۂ زمر سے سورۂ انا فتحنا کے آخر تک پڑھے تو خوب ہے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک ہر ایک رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھے اس کے بعد یہ دعا بدرقہ ایمان پڑھے۔

دعا بدرقہ ایمان لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى اَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئَكَ حَقٌّ اَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَشْهَدُ اَنَّكَ اَحَدٌ صَمَدٌ وِّتْرٌ فَرْدٌ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِّنْ دُوْنِ عَرْشِكَ اِلٰى قَرَارِ الْاَرَضِيْنَ بَاطِلٌ غَيْرَ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

ذکر نماز دیگر یعنی عصر

ذکر نماز عصر اوّل چار رکعت سنت ادا کرے پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض اور دوسری میں والعادیات تیسری میں القارعۃ چوتھی میں الہٰکم التکاثر پڑھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں والعصر چار بار دوسری میں تین بار اور تیسری میں دو بار چوتھی میں ایک بار اور اس وقت کی نماز ادا کرنے میں مستحب یہ ہے کہ تاخیر کرے یہاں تک کہ قرص آفتاب متغیر نہ ہو اور ابر کے دن

عصر اور عشاء کی نماز جلد پڑھ لے اور قرأت آیات اس میں بیس سے تیس آیات تک ہے سلام کے بعد ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے اور جو ظہر کے فرضوں کے بعد پڑھا ہے وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ تک پڑھ کر ہاتھ اٹھاوے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ وَیَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ وَیَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ وَیَا دَافِعَ الْبَلَآءِ وَالْبَلِیَّۃِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی السَّجِیَّۃِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْبَرَرَۃِ النَّقِیَّۃِ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا یَا ذِی الْھُدَی الْعُلٰی فِیْ ھٰذَا الْعَصْرِ وَالْعَشِیَّۃِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ یہی دعا جمعہ کی رات کو عشاء کے فرضوں کے بعد تین بار پڑھے۔ واضح ہو کہ عصر کی نماز کے بعد قبولیت کا وقت ہے جو دعا کرے گا مستجاب ہو گی۔ ۱۲ مترجم

اور عصر کی نماز کے بعد علم کے پڑھنے پڑھانے اور وعظ و نصائح اور اقوال مشائخ کے سننے میں مشغول رہے۔ اور جس کام میں کہ مرضی حق ہو سعی بلیغ کرے۔ اگر قرآن شریف یا تسبیح یا استغفار غروب آفتاب تک پڑھتا رہے تو بہت ہی خوب ہے۔ اور عند الغروب مسبعات عشر پڑھے۔ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور شنبہ کی شب کو فرضوں کے بعد یہ دعا پڑھتا رہے۔ یَا جَبَّارُ اُجْبُرْ قَلْبِیْ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ ذَنْبِیْ یَا سَتَّارُ اُسْتُرْ عَیْبِیْ یَا رَحْمٰنُ اَصْلِحْنِیْ یَا رَحِیْمُ ارْحَمْنِیْ یَا تَوَّابُ تُبْ عَلَیَّ یَا سَلَامُ سَلِّمْنِیْ۔ جب آفتاب غروب ہونے لگے اس وقت سورہ واللیل پڑھنی شروع کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے۔

ذکر نماز شام یعنی مغرب

ذکر نماز مغرب جب اذان سنے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوٰتِكَ وَشُھُوْدُ مَلٰٓئِکَتِكَ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ۔

افطاری کی نیت اگر روزہ دار ہے تو پانی یا خرمے کے ساتھ افطار کرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اغْفِرْلِیْ پھر فرض پڑھے اور اس وقت کی نماز میں مستحب ہے کہ تین یا پانچ آیتیں پڑھے اور یہ نماز ستاروں کے ظہور سے پہلے ادا کرے سلام کے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھاوے اور کہے اَللّٰھُمَّ انْقُلْنَا مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِیَۃِ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَۃِ پھر کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ پھر دو رکعت سنت کی نیت باندھے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔ مَرْحَبًا بِمَلٰٓئِکَۃِ اللَّیْلِ وَمَرْحَبًا بِالْمَلَکَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِیْ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالْحَوْضَ حَقٌّ وَّالشَّفَاعَۃَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَوْدَعْتُكَ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃَ لِیَوْمِ حَاجَتِیْ اِلَیْھَا اَللّٰھُمَّ احْطُطْ بِھَا وِزْرِیْ وَاغْفِرْ بِھَا ذَنْبِیْ وَثَقِّلْ بِھَا مِیْزَانِیْ وَاَوْجِبْ لِیْ بِھَا اَمَانِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اور دن میں دعائے بدرقہ ایمان سے پہلے بھی دعا مرحبا بملٰٓئکۃ اللیل کی جگہ النہار باقی بدستور یا ارحم الراحمین تک پڑھے پھر سنت کے بعد بیس رکعت نفل پڑھے اس میں چھ رکعت صلوٰۃ اوابین ہیں۔ اور باقی اس کے علاوہ ہیں۔ جن کا بیان آگے آتا ہے۔

(۱) **صلوٰۃ اوابین** تین سلام سے پڑھے پہلے دوگانہ میں فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے اور دوسرے دوگانہ میں چھ چھ بار اور تیسرے دوگانہ میں معوذتین ایک ایک بار پڑھے۔

(۲) صلوٰۃ فردوس دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ تک اور آیۂ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سے يَعْقِلُوْنَ تک اور پندرہ مرتبے قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری رکعت میں آیۃ الکرسی خالدون تک اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر سورۂ بقرہ تک پڑھے اور پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

(۳) صلوٰۃ نور دو رکعت پڑھے اوّل رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ بروج دوسری میں سورۂ والطارق پڑھے۔

(۴) صلوٰۃ استحباب دو رکعت پڑھے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ زمر اور دوسری میں سورۂ واقعہ۔

(۵) صلوٰۃ شکرانہ شب دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون پانچ پانچ مرتبے اور سلام کے بعد تین مرتبے یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَسَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حُسْنِ الْمَبِيْتِ اور ایک دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَبَدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَقُّهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهٖ۔

(۶) صلوٰۃ برائے زندگی دل و روشنائی قبر دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک بار اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ سِرَاجًا فِيْ قَبْرِيْ وَفِيْ قُبُوْرِ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۷) صلوٰۃ برائے حفظ ایمان دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ پانچ دفعہ اور فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ پانچ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پانچ دفعہ اور سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا وَّاَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّاَسْئَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّاَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّاَسْئَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ حُسْنَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۸) صلوٰۃ برائے مزید محبت دو رکعت پڑھے اور سلام کے بعد سجدے میں سات دفعہ یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سجدے سے سر اٹھا کر اور یہ دعا مانگے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَصِيَامِيْ **تنبیہ** مغرب سے عشاء تک تلاوت قرآن پاک یا نماز و مراقبہ میں مشغول رہے نماز عشاء سے پہلے نہ سوئے اور اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے کہ یہ وقت تمام رات کی نفل اور شب بیداری سے بہتر ہے۔

ذکر نماز خفتن یعنی عشاء

ذکر نماز عشاء جب عشاء کا وقت ہو پہلے چار رکعت سنت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے اور دوسری میں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ تا آخر سورۂ بقرہ اور تیسری میں اوّل سورۂ الحدید تا بِذَاتِ الصُّدُوْرِ چوتھی میں لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ تا آخر سورہ حشر پڑھے اور نماز عشاء کو ایک ثلث شب تک تاخیر پڑھنا مستحب ہے اور قراۃ پندرہ آیتوں سے بیس آیات تک چاہیے۔ جب فرض پڑھ چکے تو سلام کے بعد ایک بار یہ کہہ کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ہاتھ اٹھاوے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ یَاخَالِقَ الْحَیٰوۃِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ دو رکعت سنت پڑھے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون دوسری میں سورۂ اخلاص اس کے بعد چار رکعت اور پڑھے اوّل میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی تین دفعہ دوسری میں اخلاص معوذتین ایک ایک دفعہ تیسری میں آیۃ الکرسی تین دفعہ چوتھی میں تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھے سلام کے بعد سجدے میں جائے اور چار دفعہ کہے سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْھَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِیْ لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَکِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ اور بیس دفعہ یَارَحِیْمُ پڑھے اور اپنی حاجت حق تعالیٰ سے چاہے ایضاً چار رکعت اور پڑھے پہلی میں سورۂ یٰس اور دوسری میں نجم دخان تیسری میں الم تنزیل الکتاب چوتھی میں سورۂ الملک پڑھے سلام کے بعد درود شریف پڑھ کر تین سو بار یَاوَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَہٗ **ف** ذاکر کو چاہیے کہ نوافل پڑھ کر سو رہے اور آخر شب میں اٹھ کر وتر ادا کرے اور افضل یہ ہے کہ وتر میں یہ سورت قرأت کرے پہلی رکعت میں سبح اسم اور انا انزلنا۔ دوسری میں قل یاایہا الکافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت پڑھے۔ سلام کے بعد سجدے میں جا کے تین بار یا پانچ بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ کہے اور سر اٹھا کر آیۃ الکرسی پڑھے پھر دوسرا سجدہ کرے اور یہی تسبیح پڑھ کر سر اٹھاوے اور حاجت چاہے۔

دو رکعت تشفیعا للوتر اس کے بعد دو رکعت تشفیعا للوتر بیٹھ کر پڑھے اوّل رکعت میں سورۂ اذا زلزلت الارض دوسری میں الھکم التکاثر اور سلام کے بعد چار

بار تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ بِقُدْرَتِہٖ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ بِعِزَّتِہٖ اور ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا پڑھے اور اپنی حاجت چاہے تو بہتر ہے **ف** سوتے وقت اور صبح کی نماز کے بعد ان آیات اور سورہ ہائے قرآن مجید کی مواظبت کرے، سورۂ یٰس، سورۂ حشر سورۂ صف سورۂ جمعہ سورۂ تغابن سورہ اعلیٰ سورۂ نون اگر اس قدر نہ ہو سکے تو اذا الشمس کورت تا آخر اور سورۂ فاتحہ اور آیات الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ تا مُفْلِحُوْنَ اور اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ تا یَعْقِلُوْنَ اور اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ تا خٰلِدُوْنَ اور لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ تا آخر و شَھِدَ اللّٰہُ تا اَلْاِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰھُمَّ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ اور اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ تا مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ تا آخر اور قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ تا آخر اور اوّل سورہ کہف سے تا عَجَبًا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تا آخر سورۂ کہف اور وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ تا الْوَارِثِیْنَ اور فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ تا تُخْرَجُوْنَ اور سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور وَالصّٰٓفّٰتِ تا لَازِبٍ اور حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ تا اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ اور لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا تا آخر سورہ قُلْ اُوْحِیَ تا شَطَطًا اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۂ اخلاص اور معوذتین **ف** مترجم کہتا ہے چونکہ شیخ نے بوجہ اختصار کے آیات مذکورہ کا نام لے دیا کہ واقف سمجھ لے گا ناواقفوں کے لیے ایک امر دشوار تھا اس واسطے ان آیات مذکورہ کا نام لے دیا کہ تلاش کرنی نہ پڑے اور ہر شخص بآسانی تلاوت کر سکے (وہو ہذا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَ
مَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ
الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ
اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا
عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا
يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ وَذَا النُّوْنِ
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

سبحنك انی كنت من الظلمين ۝ فاستجبنا له ونجينه من الغم وكذلك ننجي المؤمنين ۝
وزكريا اذ نادى ربه رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين ۝ فسبحن الله حين
تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموت والارض وعشيا وحين تظهرون ۝
يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ويحي الارض بعد موتها وكذلك
تخرجون ۝ سبحن ربك رب العزة عما يصفون ۝ وسلم على المرسلين ۝ والحمد
لله رب العلمين ۝ بسم الله الرحمن الرحيم ۝ والصفت صفا ۝ فالزاجرات زجرا ۝
فالتليت ذكرا ۝ ان الهكم لواحد ۝ رب السموت والارض وما بينهما ورب المشارق ۝
انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب ۝ وحفظا من كل شيطان مارد ۝ لا يسمعون
الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب ۝ دحورا ولهم عذاب واصب ۝ الا من خطف
الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۝ فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقنهم من
طين لازب ۝ بسم الله الرحمن الرحيم ۝ حم ۝ تنزيل الكتب من الله العزيز العليم ۝
غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذي الطول لا اله الا هو اليه المصير ۝
لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله
امنين محلقين رءوسكم ومقصرين لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون
ذلك فتحا قريبا ۝ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على
الدين كله وكفى بالله شهيدا ۝ محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم ترىهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم
في وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم في التورة ومثلهم في الانجيل كزرع
اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم
الكفار وعد الله الذين امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظيما ۝ بسم
الله الرحمن الرحيم ۝ قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا
عجبا ۝ يهدي الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا ۝ وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ
صاحبة ولا ولدا ۝ وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا ۝ بسم الله الرحمن الرحيم ۝

اذا السماء انشقت ۝ واذنت لربها وحقت ۝ واذا الارض مدت ۝ والقت ما فيها وتخلت ۝
واذنت لربها وحقت ۝ يا ايها الانسان انك كادح الى ربك كدحا فملقيه ۝ فاما من اوتي
كتبه بيمينه ۝ فسوف يحاسب حسابا يسيرا ۝ وينقلب الى اهله مسرورا ۝ واما من اوتي كتبه
وراء ظهره ۝ فسوف يدعوا ثبورا ۝ ويصلى سعيرا ۝ انه كان في اهله مسرورا ۝ انه ظن
ان لن يحور ۝ بلى ان ربه كان به بصيرا ۝ فلا اقسم بالشفق ۝ والليل وما وسق ۝ والقمر
اذا اتسق ۝ لتركبن طبقا عن طبق ۝ فما لهم لا يؤمنون ۝ واذا قرئ عليهم القران لا
يسجدون ۝ بل الذين كفروا يكذبون ۝ والله اعلم بما يوعون ۝ فبشرهم بعذاب
اليم ۝ الا الذين امنوا وعملوا الصلحت لهم اجر غير ممنون ۝ بسم الله الرحمن الرحيم
قل يايها الكافرون ۝ لا اعبد ما تعبدون ۝ ولا انتم عابدون ما اعبد ۝ ولا انا عابد ما
عبدتم ۝ ولا انتم عابدون ما اعبد ۝ لكم دينكم ولي دين ۝ بسم الله الرحمن الرحيم
قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم يلد ولم يولد ۝ ولم يكن له كفوا احد ۝ بسم الله
الرحمن الرحيم ۝ قل اعوذ برب الفلق ۝ من شر ما خلق ۝ ومن شر غاسق اذا وقب ۝
ومن شر النفثت في العقد ۝ ومن شر حاسد اذا حسد ۝ بسم الله الرحمن الرحيم
قل اعوذ برب الناس ۝ ملك الناس ۝ اله الناس ۝ من شر الوسواس الخناس ۝ الذي
يوسوس في صدور الناس ۝ من الجنة والناس ۝ يا اكرم من كل كريم يا اعظم من
كل كريم يا اعظم من كل عظيم اغننا بجودك وكرمك ومد عمرنا مع العافية
انك على كل شيء قدير پڑھے اور دایاں ہاتھ سرہانے رکھ کر اشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ پڑھتا ہوا سو جائے
اور منہ قبلہ کی جانب کرے۔

ذکر استنجا اس میں دو چیزیں[1] فرض ہیں اول دور کرنا نجاست کا۔ دوسرے[2] پاکی
کرنی کلوخ سے اور استخواں اور سرگین اور اس سے کہ ایک دفعہ استنجا کیا ہو نہ کرے اور
جیسا کہ کتاب سعادت میں لکھا ہے عمل کرے۔ ف مترجم کہتا ہے کہ شائد کتاب
سعادت سے مراد کیمیائے سعادت ہو۔ لہٰذا اس کی عبارت ترجمہ کر کے یہاں لکھنی مناسب ہوئی وہو ہذا۔

[1] اگر قدرے نجاست درہم شرعی سے کم ہے تو اس کا دھونا سنت ہے اگر برابر ہے تو واجب اور اگر اس سے زیادہ ہے تو فرض ہے ۱۲ ۔

پاخانہ جانے کے آداب کے بیان میں اگر آدمی صحرا میں ہو تو چاہیئے کہ لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جائے اور ممکن ہو تو کسی دیوار کی آڑ کرے اور بیٹھنے سے پہلے ستر نہ کھولے اور آفتاب ماہتاب کی طرف منہ نہ کرے اور قبلہ کی طرف[1] پیٹھ نہ کرے۔ اگر پاخانہ میں تو درست ہے مگر اولیٰ یہی ہے کہ قبلہ دائیں بائیں رہے مجمع عام کی جگہ پاخانہ پیشاب نہ کرے اور نہ پانی میں کھڑے ہو کر اور نہ میوہ دار درخت کے نیچے۔ اور نہ وضو اور غسل کی جگہ اور نہ کسی بل میں اور نہ سخت زمین اور ہوا کے رُخ پیشاب کرے اور بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے جب پاخانہ جانے لگے تو قدمچہ پر پہلے بایاں پاؤں رکھے اور آتے وقت داہنا۔ اور جس چیز میں خدا کا نام ہو اُسے اپنے ساتھ نہ لے جائے۔ اور ننگے سر جائے اور پاخانہ جاتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور باہر نکلتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ۔

استنجے کے بیان میں چاہیے کہ پتھر کے تین ٹکڑے یا مٹی کے تین ڈھیلے پائخانہ پھرنے کے پہلے درست کر رکھے جب فارغ ہو تو بائیں ہاتھ میں پائخانہ کے مقام کے قریب پاک جگہ رکھ کر کھسکائے اور نجاست کے مقام پر لا کر اُسے پھیرے اور نجاست پونچھے۔ دوسری جگہ نجاست نہ لگنے پائے اسی طرح تین ڈھیلے[2] کام میں لائے اگر پاک نہ ہو تو دو ڈھیلے اور لے تاکہ طاق رہیں پھر پتھر کا ایک بڑا ٹکڑا یا ایک بڑا ڈھیلا داہنے ہاتھ میں لے اور آلہ تناسل بائیں ہاتھ سے پکڑے اور اس پتھر یا ڈھیلے پر تین بار یا تین جگہ اُس کا سر رکھے اور بائیں ہاتھ سے ہلائے۔ داہنے ہاتھ سے نہ ہلائے۔ اتنے ہی پر قناعت کرے تو پاکی کے لیے کافی ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ ڈھیلے اور پانی

[1] استنجے کے لیے قبلہ کو منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا مکروہ اور پیشاب کرنا اور پاخانہ پھرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۲ مترجم
[2] گرمی کے دنوں میں پہلے اور تیسرے پتھر کو پیچھے کی طرف سے جا کر پاک کرے اور جاڑے کے دنوں میں پہلے تیسرے پتھر کو آگے کی طرف لا کے پاک کرے اور پہلی صورت میں دوسرے پتھر سے آگے کی طرف پاک کرے۔ اور دوسری میں پیچھے کی طرف اور عورت جاڑے گرمی میں ہمیشہ پہلے پتھر کو پیچھے کی طرف سے جا کر پاک کرے ۱۲۔

دونوں سے استنجا کرے۔ اگر پانی لینا منظور ہو تو اُس جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جائے۔ داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ ہتھیلی تک اس قدر ملے کہ معلوم ہو جائے کہ اب نجاست کا اثر کچھ باقی نہیں رہا تو بہت پانی نہ بہائے اور ملنے میں بہت زور نہ کرے کہ پانی اندر پہنچ جائے لیکن آبدست کے وقت بدن کو ڈھیلا[1] رکھے اور اسی طرح آبدست لینے میں جہاں پانی نہ پہنچے وہ باطن ہے اس کو نجاست کا حکم نہیں ہے وسواس نہ کرنا چاہیئے اسی طرح قطرہ جھاڑنے میں تین بار ذکر کے نیچے ہاتھ لے جائے۔ اور تین بار جھٹکے اور تین قدم چلے اور تین بار کھنکارے اس سے زیادہ اپنے کو تکلیف نہ دے کہ وسواس پیدا ہوگا۔ اگر ایسا کر چکا اور ہر بار معلوم ہوا کہ استنجا کرنے کے بعد تری ظاہر ہوئی اپنی میانی پر پانی ڈال لیوے کہ وہ تری پانی کی معلوم ہو کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وسواس کے دور کرنے کو ایسا ہی فرمایا ہے۔ جب استنجا کر کے فارغ ہو تو دیوار یا زمین پر ہاتھ ملے پھر دھوئے تاکہ کچھ بُو باقی نہ رہے اور بعد استنجے کے یہ دعا پڑھے۔

استنجے کے بعد کی دُعا اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشِ

فقط تمام ہوا مضمون امام غزالیؒ کا۔ جاننا چاہیئے کہ استنجا کرنا اس حدیث سے جو دونوں راہوں سے نکلے پتھر وغیرہ سے یہاں تک کہ صاف ہو جاوے بغیر گنتی کے سنت ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک گنتی بھی سنت ہے۔ واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجے پر مداومت فرمائی ہے ضرور کیا کرے اور تین پتھروں کا ہونا کچھ ضرور نہیں اگر دو پتھروں میں صاف ہو جائے کافی ہے۔ ہمارے مذہب میں کوئی شمار پتھروں کا مسنون نہیں ہے اور بعد پتھر لینے کے پانی سے دھونا ادب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کہ نکلے پائخانے سے مگر یہ کہ چھوا پانی کو (یعنی پانی لیا) اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] اگر روزہ دار ہے تو بہت کھل کر اور ڈھیلا ہو کر نہ بیٹھے کہ پانی جانے کا احتمال ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ
یعنی مسجد قبا میں وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں طہارت کو اور اللہ دوست رکھتا ہے
طہارت کرنے والوں کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے گروہ انصار کے تحقیق
اللہ نے ثنا کی اوپر تمہارے تمہاری طہارت پر پس کیا ہے طہارت تمہاری۔ کہا انہوں
نے کہ ہم وضو کرتے ہیں نماز کے لیے اور غسل کرتے ہیں جنابت سے اور استنجا پاک
کرتے ہیں ہم پانی سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو وہ یہی ہے کہ لازم پکڑو
تم اس کو روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور زرین رحمۃ اللہ علیہما نے تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ طہارت سے مراد قرآن شریف میں بھی استنجا کرنا پانی سے ہے اس واسطے
کہ مسجد قبا والے خاص اس میں اور مہاجرین سے زیادہ تھے ورنہ وضو اور غسل اور
مہاجرین بھی کرتے تھے۔ اور روایت ہے سنن ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ دھوتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پاخانے کی جائے کو تین بار کہا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہم نے اس کو پس پایا ہم نے اس کو دوا اور پاکی
اور راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں۔ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر مخرج کو ڈھیلا چھوڑ
کر خوب صاف کر کے مل کے دھووے اور ایک انگلی یا دو تین انگلیوں کے باطن
سے دھووے اور انگلیوں کے سرے سے نہ دھوئے پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور
اگر نجاست مخرج درم کے برابر تجاوز کرے گی۔ دھونا اس کا شیخین کے نزدیک واجب
ہے اور امامؒ کے نزدیک اگر مخرج سمیت درم سے بڑھ جاوے اس کا بھی دھونا
فرض ہے اور کھانے اور ہڈی اور گوبر اور داہنے ہاتھ سے استنجا درست نہیں۔
اور کھڑے ہو کے پیشاب کرنا خلافِ ادب ہے۔ اور نیز پیشاب کے لیے بہت احتیاط
چاہیے کیونکہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو بول میں احتیاط نہ کرے۔ اس
کے واسطے بڑی وعید شدید ہے روایت کی دار قطنی اور حاکم وغیرہ نے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے اکثر عذاب قبر کا اسی
سے ہوتا ہے (یعنی پیشاب کی بے احتیاطی سے) ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

وضو کا بیان

عبد اللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چہار
دانگ اور ایک من[1] پانی سے وضو کیا کرتے تھے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ ڈیڑھ من چاہیے نصف من استنجے کے لیے اور نصف من ہاتھ اور سر کے
مسح کے لیے اور نصف من پاؤں دھونے کے لیے اگر استنجے کی ضرورت نہ ہو تو صرف
وضو کے لیے ایک من کافی ہے نصف من میں ہاتھ منہ اور مسح سر۔ اور نصف من
میں دونوں پاؤں اور جو موزوں پر مسح کرے تو نصف من اور غسل[2] کے پانی
کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ایک

---

[1] من سے مراد سیر ہے اور من کے عربی میں سیر ہی کے معنی آتے ہیں واضح ہو کہ وضو میں چار فرض ہیں۔ پہلے منہ کا دھونا پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دوسرے دونوں ہاتھوں کا دھونا کہنیوں سمیت۔ تیسرے دونوں پاؤں کا دھونا ٹخنوں سمیت۔ چوتھے مسح کرنا چوتھائی سر کا اور چودہ سنتیں ہیں (۱) دونوں ہاتھوں کا دھونا بند دست تک (۲) وضو کے شروع میں اللہ کا نام لینا بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ کہنا در مختار (۳) مسواک کرنی (۴) تین بار کلی کرنی (۵) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۶) داڑھی کا خلال کرنا (۷) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۸) دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کا تین بار دھونا (۱۰) ایک بار سارے سر کا مسح کرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا سر کے مسح کے پانی سے (۱۲) نیت کرنی وضو کے شروع وقت کی۔ (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) پے در پے اعضاء کا دھونا۔ ۲ مترجم عفی عنہ۔

[2] غسل میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) پانی منہ میں ڈالنا۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی کا پہنچانا۔ اور پانچ چیزیں سنت ہیں۔ (۱) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ (۲) فرج کا دھونا۔ (۳) نجاست دور کرنا فرج دھونے کے بعد۔ (۴) وضو کرنا اگر پتھر وغیرہ غسل کی جگہ نہ رکھا ہو۔ اور وہاں مستعمل پانی جمع رہتا ہو تو بعد میں پاؤں دھوئے۔ (۵) تین بار تمام بدن پر پانی بہانا۔

صاع[1] اور صاع چار من کا ہوتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو کافی نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو بالوں میں تم سے زیادہ ہے اور اطاعت میں تم سے آگے ہے اس کے لیے کافی ہے۔ (اس سے زیادہ کی رخصت نہ دی) حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ نصف من سے پاؤں دھوؤ اور باقی پانی سارے بدن پر بہاؤ۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ نے وہ دعائیں جو ہر عضو کے دھونے کے لیے آثار صالحین سے پائی گئی ہیں نہیں لکھیں۔ اس واسطے یہاں لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ التزام ادعیات میں فرق نہ آئے۔

ادعیہ وضو

(۱) اعوذ و بسم اللہ اور وضو کی نیت کے بعد پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا۔

(۲) مضمضہ کے وقت اَللّٰھُمَّ اَسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ کَاْسًا لَا اَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

(۳) ناک میں پانی دیتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَۃَ نَعِیْمِکَ وَجِنَانِکَ۔

(۴) منہ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

(۵) دایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

(۶) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

(۷) سر کے مسح کے وقت اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ۔

(۸) کان کے مسح کے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

[1] ایک صاع دو سو بہتر تولہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے تین تولہ میں سیر پانی ہو ۱۲ مترجم

فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ

(۹) گردن کے مسح کے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

(۱۰) دایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

(۱۱) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ اور ہر عضو کے دھوتے وقت درود شریف پڑھے (کذا فی الکبیری شرح منیۃ المصلی والحص الحصین) جب وضو کر چکے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ اور ایک بار یا دو بار یا تین بار اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پیئے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْاَحْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ وضو کی دعائیں تمام ہوئیں۔

صلوٰۃ تحیۃ الوضوء وضو کے بعد دو رکعت صلوٰۃ تحیۃ الوضو پڑھے۔ اول میں فاتحہ کے بعد سورۂ الم دوسری میں والضحیٰ اور سلام کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لِیْ کَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ لَکَ کَمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُسْنَ الْاِخْتِبَارِ وَصِحَّۃَ الْاِعْتِبَارِ وَصِدْقَ الْاِفْتِقَارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ مترجم کہتا ہے کہ وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضو پڑھنے کی کتابوں میں بہت بڑی فضیلت لکھی ہے اور دعا کی قبولیت کے لیے ایک واسطہ وثوق بھی ہے (چنانچہ اس کا بیان اب لکھا جاتا ہے) چاہیے کہ ضرور پڑھا کرے شرح منیۃ المصلی کبیری

میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بے وضو ہو اور وضو نہ کیا ہو تو بیشک اس نے مجھ پر جفا کی اور جو بے وضو ہوا اور وضو کیا لیکن دو رکعت نماز نہ پڑھی تو بیشک اس نے مجھ پر جفا کی اور جو بے وضو ہوا اور وضو کیا اور نماز دو رکعت پڑھی اور اس نے مجھ سے سوال کیا اگر میں اس کی حاجت قبول نہ کروں گا تو بے شک ظالم ٹھہروں گا۔ لیکن پروردگار تمہارا ظالم نہیں ہے۔ یعنی دعا اس کی ضرور قبول کی جائے گی۔

صلوٰۃ السعادت چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پڑھے۔ **ایضاً** دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ستر بار اور سلام کے بعد ستر بار استغفار پڑھے۔

تہجد کا بیان

اے عابد جب تجھے توفیق ہو اور تہجد پڑھنا شروع کرے تو چاہیے کہ تحیۃ الوضو سے پہلے یہ پڑھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور دس بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاۤءِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ بَہَآءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ دَیْنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَمَنْ عَلَیْہِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَلِقَآءُکَ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰہُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰہَا وَزَکِّہَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰہَا اَنْتَ وَلِیُّہَا وَمَوْلٰہَا اَللّٰہُمَّ اہْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ فَاِنَّہٗ لَا یَہْدِیْنِیْ لِاَحْسَنِہَآ اِلَّآ اَنْتَ

وَلَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَہَآ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْبَآئِسِ الْمِسْکِیْنِ وَاَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْفَقِیْرِ الذَّلِیْلِ الْخَاضِعِ فَلَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا وَّکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَآ اَکْرَمَ الْمُعْطِیْنَ۔ اَللّٰہُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِہْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ بِاِذْنِکَ وَتَہْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اس کے بعد صلوٰۃ تحیۃ الوضو حسب تحریر بالا ادا کرے اور سلام کے بعد تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْءَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ پڑھ کر تین تین بار سید الاستغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ وَنَفَذَتْ بِہٖ مَشِیَّتُکَ اور اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْفَعْ دَرَجَتَہُمَا فِیْٓ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے۔

صلوٰۃ الاحیاء واللیل دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الاحیاء واللیل پڑھے۔ اوّل میں آیۃ الکرسی دوسری میں اٰمن الرسول اس کے بعد بارہ رکعت چھ سلام سے ادا کرے اور ہر رکعت میں قراءت کم کرے۔ اقل نماز تہجد چار رکعت ہے اور اوسط بارہ رکعت اور اکثر جس قدر ہو سکے۔ ہر دوگانہ کے بعد دم لے اور تسبیح اور استغفار اور صلوٰۃ میں مشغول ہو۔ بعد نماز تہجد اس فقیر کی **مناجات** جو بخطاب غوث مخاطب کیا جاتا ہے ستر بار پڑھے اور وہ یہ ہے: الٰہی آنچہ بد کردم ندانستم خطا کردم ببخش بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

ایضاً دو رکعت اور پڑھے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس بار دوسری

میں معوذتین دس بار اور سلام کے بعد اپنے اور جمیع مومنین اور مومنات کے لیے
مغفرت اور دعا مانگے مستجاب ہوگی اور اسم کے پڑھنے سے جلد قبول ہونے کا واسطہ
ہے اور وہ یہ ہے۔ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّمَعَاذِیْ
عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّیَا رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔

دعائے سریع الاجابت جس وقت مسجد[1] میں داخل ہو اگر وضو ہے تو پہلے دو
رکعت پڑھے اول میں آیۃ الکرسی دوسری میں تین بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد
یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَیْرَ مَا فِیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
شَرِّ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ بِالطَّافِکَ حَتّٰی لَا اَعْصِیَکَ وَاَعِنِّیْ
عَلٰی طَاعَتِکَ وَبِتَوْفِیْقِکَ وَجَنِّبْنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اگر صاحب
عذر ہے تو تیمم۔ اور ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اگر سنت و نوافل گھر
میں پڑھے تو بہتر ہے اور نوافل کی نیت تکمیلاً للفرائض کرے۔

ہفتہ بھر کی نوافل کا بیان

نوافل شب جمعہ جمعہ کی رات میں بین العشائین بارہ رکعت پڑھے۔
اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔

ایضاً: عشاء کے فرض اور سنت کے بعد دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت
میں فاتحہ کے بعد اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے تو شب قدر کی
تمام رات جاگنے کا ثواب پاوے۔

نوافل یوم جمعہ چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے اور جو آیتیں یاد ہوں
وہ پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف کا موظف ہو۔

[1] جب مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے پھر بایاں اور مسجد سے نکلتے وقت
پہلے بایاں پاؤں رکھے پھر دایاں۔ اور پاخانہ میں جاتے وقت اس کے برخلاف کرے بہت سی نیکیاں
اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

نوافل روز شنبہ چالیس رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے
بعد سورۃ الکافرون تین بار اور سلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک
بار۔

نوافل شب یکشنبہ بیس رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص
پچاس بار اور معوذتین ایک بار اور سلام کے بعد درود شریف سو بار
اور استغفار سو بار اور لاحول سو بار اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ
تَوَالَدَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ سو بار پڑھے۔

نوافل روز یکشنبہ اشراق کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت
میں آمن الرسول ایک بار پڑھے۔

ایضاً: ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت دو سلام سے پڑھے اول میں
الم تنزیل الکتاب سجدہ دوسری میں تبارک الذی بیدہ الملک تیسری اور
چوتھی میں ایک ایک بار سورہ جمعہ۔

نوافل شب دوشنبہ چار رکعت پڑھے اول میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس
بار اور دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار اور سلام
کے بعد اخلاص اور معوذتین اور درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
پچھتر بار پڑھے۔

نوافل روز دوشنبہ اشراق کے بعد دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے
بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور
سلام کے بعد بارہ دفعہ سورۂ اخلاص اور بارہ دفعہ استغفار پڑھے۔

نوافل شب سہ شنبہ دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص
اور معوذتین پندرہ بار اور سلام کے بعد درود شریف اور آیۃ الکرسی

اور استغفار پندرہ بار پڑھے۔

نوافل روز سہ شنبہ اشراق کے بعد نصف النہار تک بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے اور اخلاص تین بار۔

نوافل شب چہار شنبہ چھ رکعت تین سلام سے ادا کرے اور ہر ایک میں قل اللّٰہم تا بغیر حساب ایک بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار کہے جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ وَمُسْتَوْجِبُہٗ۔

ایضاً:۔ دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے اوّل میں سورۂ فلق دس بار اور دوسری میں سورۂ والناس دس بار پڑھے اور بعد فراغ صلوٰۃ استغفار۔

نوافل روز چہار شنبہ اشراق کے بعد بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور تینوں قل تین تین بار۔

نوافل شب پنجشنبہ بین العشائین دو رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور تینوں قل پانچ پانچ بار پڑھے اور سلام کے بعد پندرہ بار استغفار اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ ھٰذَا لِوَالِدَیَّ وَرَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔

نوافل روز پنجشنبہ ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت پڑھے اوّل آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری میں اخلاص سو بار اس کے بعد درود شریف و استغفار سو سو بار پڑھے۔

ہفتہ بھر کے اذکار کا بیان

عابد کو چاہیئے کہ ان دعاؤں کو سو بار اس ترتیب سے پڑھا کرے

ہفتہ کو:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اتوار کو:۔

(۱)ہ واضح ہو کہ بہترین اذکار تلاوت قرآن شریف ہے اس سے بڑھ کر کوئی نعمت عظمیٰ نہیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ پیر کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَزِیْزٌ اَجَلِیْلٌ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ۔ منگل کو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بدھ کو:۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا۔ جمعرات کو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جمعہ کو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اس کے بعد دو رکعت پڑھے اور قرآن شریف سے جو یاد ہو قرات کرے اور سلام کے بعد سجدے میں جاکر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے۔

دوسری ترتیب جو سلطان الموحدین حضرت شیخ ظہور الحق والشرع والدین سے

منقول ہے کہ ہر روز ایک ہزار بار اس ترتیب سے پڑھے۔ وہ یہ ہے۔

شنبہ:۔ یَا ھُوَ یَا اَللّٰہُ	یکشنبہ:۔ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
دوشنبہ:۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ	سہ شنبہ:۔ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ
چہار شنبہ:۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	پنجشنبہ:۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

آدینہ:۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

نوعِ دیگر:۔ مروی ہے حضرت شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ سے کہ ہر روز حسب ذیل یک ہزار ایک بار پڑھے۔

روز شنبہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ روز یکشنبہ:۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ روز دوشنبہ:۔ درود شریف روز سہ شنبہ:۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

بقیہ حاشیہ فردوس آرام گاہ حضرت شاہ اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہما اللہ چہار باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حسب ذیل ترتیب سات روز میں قرآن شریف ختم کرنا بہت ہی قبولیت رکھتا ہے۔ جمعہ:۔ سورۂ فاتحہ سے آخر مائدہ تک شنبہ کو انعام سے آخر توبہ تک یکشنبہ کو سورۂ یونس سے آخر سورۂ مریم تک۔ دوشنبہ کو سورۂ طٰہٰ سے آخر قصص تک سہ شنبہ کو عنکبوت سے آخر صاد تک چہار شنبہ کو سورۂ زمر سے آخر سورۂ رحمٰن تک پنجشنبہ کو سورۂ واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھ کر سجدہ کرے اور خدا تعالیٰ سے حاجت چاہے۔ ۱۲ مترجم

الظّٰلِمِیْنَ۔ روز چہارشنبہ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ روز پنجشنبہ: یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ۔ جمعہ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

احزاب کی نماز کا بیان

منگل کے دن ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور قل اللّٰہم مالک الملک تا بغیر حساب اور چاروں قل پڑھے اور پندرہ دفعہ یہ کہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ دس بار رکوع میں اور دس بار قومہ میں اور دس بار سجدے میں اور دس بار جلسہ میں اور دس بار دوسرے سجدے میں اور دس بار جب سجدہ سے سر اٹھائے غرضیکہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہو۔ اس کے بعد اور چار رکعت اسی ترتیب سے پڑھے۔ مگر اخیر رکعت میں التحیات کے بعد سجدہ کرے اور اکتالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے پھر درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور جو دعا یا صلوٰۃ یاد ہو پڑھے۔

استخارہ کی نماز کا بیان

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جب کسی کو کسی کام کی ضرورت ہو تو مشورت کرے اور استخارہ کے معنی بھی مشورت کے ہیں۔ دہپلے رب العالمین سے مشورت کر لے، چاہیے کہ پہلے دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعائے استخارہ پڑھے (خدا چاہے اس کام میں برکت ہوگی۔ اور انجام اچھا ہوگا)، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَلَا تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔ (مترجم) کہتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عمل موافق حدیث صحیح کے ہے اور بہت نافع ہے چاہیے کہ ہر کام سے پہلے تین روز یا سات روز دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد دعائے مذکورہ پڑھے اگر اس کے حق میں بہتر ہوگا تو اس کام کی صورت بنتی چلی جائے گی۔ اگر کوئی صورت نہ دیکھے تو ترک کر دے کہ اس کے حق میں بہتر نہیں ہے۔

طریق استخارہ واضح ہو کہ استخارہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں اور روایتیں وارد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ حدیث ہے مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ترجمہ نقصان نہیں اٹھاتا جو شخص استخارہ کرتا ہے اور پشیمان نہیں ہوتا جو کوئی مشورہ کر لیتا ہے اور بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ یعنی سعادت ابن آدم کی مرضی الٰہی پر راضی ہونا ہے۔ یعنی استخارہ کے بعد جو کچھ حکم یا منع ہو اس پر عمل کرنا سعادت اور اس سے اعراض کرنا باعث شقاوت۔ صاحب سراج السالکین اور احمد الدیرابی الشافعی رحمہما اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جس کسی کو کوئی کام مشکل پیش آئے اور اس کی تدبیر نہ جانتا ہو۔ کوئی غائب ہے کہ مدت سے اس کی خبر نہ پاتا ہو یا کوئی قیدی ہو یا کوئی بیمار ہو تو چاہیئے کہ سونے سے پہلے چھ رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ ایک سلام سے پڑھے۔ پھر کسی سے بات چیت نہ کرے اور علیحدہ مقام ہو جہاں کسی مرد و عورت کا گزر نہ ہو۔ یعنی کوئی نہ آنے پاوے اور یہ بھی ضرور ہے کہ چار شنبہ کو روزہ رکھے اور پنجشنبہ سے عمل شروع کرے، پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح پانچویں میں والتین چھٹی میں انا انزلنا ہر رکعت میں ہر

سورۃ سات سات بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو حق تعالیٰ کی تمجید میں مشغول ہو اور درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَرَبَّ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَرَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِي اللَّيْلَةَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ۔ اگر پہلی رات اس نے اپنے مطلب کو مشاہدہ کیا تو فہو المراد ورنہ دوسری تیسری یہاں تک کر ساتویں رات تک ضرور مطلع کیا جاوے گا یا کوئی شخص خواب میں اس کی کیفیت سے آگاہ کرے گا باذن اللہ تعالیٰ۔

برائے روایت موتیٰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مُردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے تو وتر کے بعد چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الہٰکم التکاثر تلاوت کرے اور اپنے بستر پر یہ کلمات پڑھتا ہوا سو جائے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فُلَانًا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا فلاں کی جگہ اس کا نام لے چنانچہ اُس مردے کو خواب میں دیکھے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

سفر کی نماز کا بیان

جو شخص سفر کرنے کا ارادہ کرے اُس کو چاہیے کہ پہلے دو رکعت ادا کرے۔ اول میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ ایک بار دوسری میں انا انزلنا دس بار اور سلام کے بعد تین ہزار سات بار کُھیْعٓصٓ کہے[1] اور موافق ہر حرف کے ایک ایک سنگریزہ اٹھائے یعنی سات عدد ان میں سے چھ سنگریزے تو چھ طرف پھینکدے اور ایک سنگریزہ اپنے پاس رکھے اور جب منزل پر پہنچے اس کو بھی ڈالدے۔ انشاءاللہ تعالےٰ کامیاب ہوگا اور سفر سے سلامت اپنے گھر آئے گا۔

ف اگر عامل اس عمل کو دوسرے کے واسطے کرے تو دوگانہ شرط نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ بعض آثار (یعنی اقوال صحابہؓ) میں اس طرح آیا ہے کہ جو

[1] بعض نسخوں میں اس طرح پر ہے کُھیْعٓصٓ کُھیْعٓصٓ۔

شخص سفر کرنے کے وقت اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لے گا تو خدا چاہے اس کو کوئی امر مکروہ اور ناگوار چیز نہ پہنچے گی۔ یہاں تک کہ بخیر اپنے گھر واپس آوے گا۔ دیگر جو شخص اسم حفیظ کو اپنی سواری یا خورجی اسباب یا اپنے صندوق یا اپنے گھر میں رکھے گا اس کے لیے سرقہ (یعنی چوری) سے امان ہوگی۔ اور وہ چیز یہ ہے اَللّٰهُ حَفِيْظٌ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ۔

برائے دفع تشنگی اگر سفر میں پیاس کا غلبہ ہو اور پانی نہ ملے تو ایک سنگریزہ پر تین بار انا انزلنا پڑھ کر منہ میں رکھے اور جب بلندی پر پہنچے تکبیر پڑھے۔ انشاءاللہ تشنگی دفع ہوگی۔

نئے کپڑے پہننے کی دُعا

جب کوئی نیا کپڑا بنایا جاوے تو چاہیے کہ پہننے سے پہلے پانی پر دس بار انا انزلنا آخر تک پڑھ کر دم کرے اور اس کپڑے پر چھڑکے مترجم کہتا ہے دیربیؒ نے لکھا ہے جو شخص چھتیس مرتبے اس سورت کو پڑھ کر نئے لباس پر چھڑک دیوے تو جب تک وہ کپڑا اُس کے تن پر قائم رہے گا حق تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت دے گا۔ اور بعضے علماء کے ہاتھ کا لکھا ہوا پایا گیا ہے کہ جو کوئی سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص دس دس بار آب پاکیزہ پر پڑھ کر جدید لباس پر چھڑک دیوے گا تو جب تک اس کا ایک تار بھی اس کے بدن پر باقی رہے گا۔ عیش و عشرت میں رہے گا۔ انتہی کلامہ۔

دلہن کے گھر میں لانے کی دعا

جب دلہن کو گھر میں لاوے تو چاہیے کہ اس کے گوشۂ چادر پر ایک دوگانہ ادا کرے اور سلام کے بعد اپنا داہنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔ يَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ

مترجم کہتا ہے کہ یہ دعا بھی پڑھنی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا اور صحبت سے پہلے دونوں میاں بیوی یہ دعا پڑھ لیا کریں۔

دعائے مباشرت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا اُن کی اولاد شیطاں کے فتنے سے محفوظ رہے گی۔

ذکر نماز حاجت[1]

حدیث میں ایسا ہے کہ اگر کوئی کام مشکل آ پڑے یا کسی ظالم کے پھندے میں گرفتار ہو جائے تو چاہیے کہ یہ نماز پڑھے مجھ کو قسم ہے اس خدائے پاک کی جس نے مجھ کو تبلیغ احکام کے لیے بھیجا ہے اگر صدقِ نیت سے مردہ پر پڑھی جائے تو وہ زندہ ہو جائے وہ نماز یہ ہے۔ چار رکعت دو سلام سے اول میں فاتحہ کے بعد قل اللّٰھم بغیر حساب دوسری میں انا اعطینا تیسری میں قل یاایہا الکفرون چوتھی میں قل ہو اللہ احد ہر ایک پندرہ دفعہ پڑھے سلام کے بعد دعائے مرقومہ ذیل پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مصلے سے اٹھنے نہ پائے گا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا وہ دعائے مکرم و معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ یَامَنْ ذِکْرُہٗ شَرَفٌ لِّلذَّاکِرِیْنَ دَ یَامَنْ طَاعَتُہٗ نَجَاۃٌ لِّلْمُطِیْعِیْنَ یَامَنْ رَافَتُہٗ مَلْجَاءٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ یَامَنْ لَّا یَخْفٰی عَلَیْہِ اَنْبَاءُ الْمُحْتَاجِیْنَ۔

---

[1] بزرگانِ دین حضرت شاہ ولی اللہ و حضرت شاہ اہل اللہ وغیرہما رحمہم اللہ نے اس نماز کے لیے لکھا ہے کہ یہ بہت سریع الاجابت ہے اور اسمیں تمام آیات قرآن مجید میں چار رکعت کی نیت باندھے اول رکعت میں فاتحہ کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار پڑھے دوسری میں رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے تیسری میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ سو بار چوتھی میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار سلام کے بعد سجدہ میں رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ کر جو حاجت مانگے وہ ملے۔ مترجم عفا عنہ۔

ذکر برائے شفائے مریض

دوگانہ پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے سلام کے بعد وہیں مصلے پر بیٹھا رہے اور کسی سے بات چیت نہ کرے اور ہزار بار یہ تسبیح پڑھے۔ یَابَدِیْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَیْرِ اِرْحَمْنِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو ازسرِ نو زندگی عطا فرمائیں گے۔

ذکر عوض نماز جمعہ و حصولِ سعادت

منقول ہے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں گاؤں میں رہتا ہوں اور مدینہ ہم سے دور ہے یہانتک نہیں آسکتے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے کہ میں اپنی قوم کو اطلاع دوں تا کہ وہ لوگ اس میں مشغول ہوں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج نکل آئے۔ تو دوگانہ پڑھو پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق دوسری میں قل اعوذ برب الناس اور سلام کے بعد سات بار آیۃ الکرسی اس کے بعد چار رکعت اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا جاء نصر اللہ ایک بار قل ہو اللہ پچیس بار سلام کے بعد ستر بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے قسم ہے اس خدائے پاک کی کہ محمدؐ کی جان اس کے حکم میں ہے جو مومن مرد یا عورت بروز جمعہ اس کو پڑھے گا در بروز قیامت، اس کو بہشت کے ملنے کا میں ضامن ہوں۔ اور وہ بندہ اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھنے پائے گا کہ بخشا جاوے گا۔ اور زیر عرش منادی ندا کرے گا کہ اے شخص تجھ کو خوشخبری ہو کہ حق تعالیٰ نے تیرے سارے پچھلے گناہ معاف کئے اور نماز کے ادا کرنے والے کو ثواب توریت، زبور، انجیل، فرقان اور ثواب صائم الدہر اور ثواب طواف کنندگان خانہ کعبہ کا ملتا ہے گویا بیت المقدس اس نے اپنے ہاتھ سے بنائی اور اس کے نامۂ اعمال میں حق تعالیٰ اس قدر ثواب لکھتا ہے جس

قدر ڈھیلے پتھر ریت اور درختوں کے پتے ہیں۔ اور گویا کہ موسیٰ علیہ السلام کو پایا۔ جب یہ فرمایا گیا اور زید بن ثابت کی ماں نے سنا اٹھی اور اس اعرابی کے گرد پھری اور کہا یہ نعمت عظمیٰ تیری بدولت ہم کو حاصل ہوئی۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اس اعرابی کو دو جامے اور ہزار درہم دیئے اور ایک شخص نے ستر دینار اور جامہ دیا وہ اعرابی اپنی قوم میں خوش و خرم گیا۔ اور اپنی قوم کو جا کر سکھلایا۔ اس نماز کی فضیلتیں بیشمار ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔

ذکر نماز قلب

اس کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْقَلْبِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار مگر اس میں شرط یہ ہے کہ نیت سے لیکر سلام تک زبان نہ ہلے سب دل میں پڑھے سلام کے بعد سجدے میں جائے اور جو حاجت ہو حق تعالیٰ سے چاہے پھر بحضور دل ستر بار استغفار پڑھے اور اپنے مرشد کا تصور کرے۔

ذکر صلوٰۃ العاشقین

پچھلی رات کو چار رکعت ایک سلام سے پڑھے اور یہ نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْعَاشِقِیْنَ تا آخر اول میں فاتحہ کے بعد یَا اَللّٰہُ دوسری میں یَا رَحْمٰنُ تیسری میں یَا رَحِیْمُ چوتھی میں یَا وَدُوْدُ سو سو بار پڑھے اس کے بعد جس میں انشراح خاطر ہو صبح کاذب کے طلوع ہونے تک اس میں مشغول رہے۔

ذکر نماز تنویر القلب

دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ

اَلْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ آٹھ آٹھ بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یَا اَللّٰہُ الْمُوَفِّقُ کہے۔

قضا شدہ نمازوں کے کفارہ کا بیان

از نسخۂ شیخ الاسلام والمسلمین رئیس الاوتاد مقتدائے الاولیاء شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز کہ جو دا سطے حضرت سلطان قطب الدین انار اللہ برہانہٗ کے بطریق تبرک اور ہدیہ کے لائے تھے اور اس نماز کی اسناد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور تعداد نہ معلوم ہو تو اس کو چاہیے کہ جمعہ کے روز چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سات بار اور انا اعطیناک الکوثر پندرہ بار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ اگر سات سو برس کی نمازیں بھی قضا ہوئیں ہوں گی تو ان کی کفارت کے لیے یہ نماز کافی ہے۔ صحابیوںؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کی عمر ستر یا اسی برس کی ہوتی ہے۔ سات سو برس بیان کرنے کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی نمازیں اس کی قضا ہوئی ہیں اور اس کے ماں باپ اور اس کے فرزندوں سے ہوں وہ سب کے لیے کافی ہے۔ نیت یہ ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ تَکْفِیْرًا لِّلْقَضَآءِ مَا فَاتَ مِنِّیْ فِیْ جَمِیْعِ عُمْرِیْ صَلٰوۃَ النَّفْلِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ نماز کے بعد درود شریف سو بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے اور ایک بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَیَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَیَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا وَاھِبَ الْعَطَایَا وَیَا غَافِرَ الْخَطَایَا یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ یَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

ذکر برآمدن مہمات

بندگی حضرت شیخ جمال الدین یونس سجاوندیؒ روایت کرتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی کام مشکل یا کوئی مہم سخت درپیش آئے تو اس کو چاہیے یہ دعا لکھ کر بہتے پانی میں ڈالے اگر ایک ہفتہ تک اُس کی غرض حاصل نہ ہو تو بروز قیامت میرا دامن اور اس کا ہاتھ (یعنی ایک ہفتہ تک متواتر لکھ کر بہتے پانی میں ڈالے انشاء اللہ تعالے ضرور اس کی حاجت روا ہوگی۔ سبحان اللہ کیا باعتقاد لوگ ہیں کہ حق تعالے کریم پر ایسا پورا پورا بھروسہ کیے ہوئے ہیں کہ اگر کامیاب نہ ہو تو قیامت کو اُس کا ہاتھ اور میرا دامن ہو واقعی یہ امر ہے کہ یہ حصہ خاصان خدا ہی کے لیے ہے چونکہ ہم لوگ حالت تذبذب میں پڑے اور ڈبل کل یقین ہیں اسی وجہ سے ناکامیابی ہوتی ہے ۱۲ مترجم عفا عنہ) دعا مکرم و معظم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۞ ایضاً حاجت برآری کے لیے تین سلام سے چھ رکعت پڑھے اور جو قرآن شریف میں سے یاد ہو قرأت کرے جب نماز سے فارغ ہو تین سجدے کرے سات بار قل یاایہا الکفرون اور تین بار یہ دعا متصل پڑھے جو حاجت چاہے روا ہو اور وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ اَمِدْ بِعَیْشِیْ مَدًّا وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ وَاَسْئَلُکَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

ذکر نماز جنازہ

جب جنازہ دیکھے تو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی الْمَوْتِ وَاجْعَلْ لَنَا خَیْرًا۔ اس کے بعد جب جنازہ کی نماز پڑھتا ہو تو یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ عَلٰی ھٰذَا الْمَیِّتِ بِاَرْبَعِ تَکْبِیْرَاتٍ اَلصَّلٰوۃُ لِلّٰہِ وَالدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ وَالْاِسْتِغْفَارُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ پہلی تکبیر میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ دوسری تکبیر میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبَّنَا اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ تیسری تکبیر میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھے چوتھی تکبیر میں سلام پھیر دے اگر بچہ کا جنازہ ہے تو تیسری تکبیر میں یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اگر لڑکی ہے تو بجائے اجْعَلْہُ کے اجْعَلْھَا پڑھے اور نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پر یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَلَقِّنْ حُجَّتَہٗ وَبَرِّدْ مَضْجَعَہٗ وَنَوِّرْ مَضْجَعَہٗ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَبْعِدْہُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

ذکر نماز دفع بواسیر

دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد الم نشرح اور دوسری میں الم تر کیف اور سلام کے بعد ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَبِّیْ پڑھے روزمرہ مواظبت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بواسیر جاتی رہے گی۔ اور بہت جلد

صحت حاصل ہوگی۔

ذکر نماز و دعا ہائے تمام سال

جب کوئی نیا چاند دیکھا جاوے تو تکبیر پڑھ کر تیس بار سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے خدا چاہے سارے مہینے امن سے رہے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ محرم

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ماہ محرم کا چاند نظر آئے تو پڑھے مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدَةِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدِ وَالْيَوْمِ الْجَدِيْدِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِيْدَةِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبِ وَالشَّهَادَةِ وَالشَّهِيْدِ اُكْتُبَا صَحِيْفَتِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ایضاً پہلی رات کو چھ رکعتیں تین سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ایضاً اول روز آفتاب نکلنے کے بعد دو رکعت پڑھے اور دونوں رکعتوں میں جو قرآن شریف سے یاد ہو تلاوت کرے۔ اور سلام کے بعد سات بار کلمہ طیب پڑھے۔ ایضاً عاشورہ کی رات کو سو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ایضاً عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے۔ یعنی ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ذرا دن چڑھے غسل کر کے اور لباس پہن کر تھوڑا پانی ہاتھ میں لے کر سر پر ملتا جاوے اور یہ تسبیح پڑھتا جاوے

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ نَجٰى وَتَخْلُقُ مَا تَخْلُقُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اس کے بعد دو رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری میں لو انزلنا آخر سورہ حشر تک بعد نماز کے درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْيَوْمِ وَتَخْلُقُ مَا تَخْلُقُ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرَ مَا اَوْلَيْتَ فِيْهِ اَوْلِيَآئَكَ وَاَنْبِيَآئَكَ وَاَصْفِيَآئَكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَايَا وَاَسْهِمْ مَا اَعْطَيْتَهُمْ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بیو ستہ چھ رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں والشمس اور والضحیٰ اور اذا زلزلت الارض اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سجدہ کرے۔ اور قل یا ایہا الکافرون سات دفعہ پڑھ کر اپنی حاجت چاہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِكَ فَهَدَيْتَهٗ وَرَغِبَ اِلَيْكَ فَاَعْطَيْتَهٗ وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاقْتَرَبَ مِنْكَ فَاَدْنَيْتَهٗ اَللّٰهُمَّ امْدُدْنِيْ بِعَيْنِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَدًّا وَّاجْعَلْ لِّيْ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْاِيْمَانَ بِكَ وَاَسْئَلُكَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنَ الْبَلَايَا وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ایضاً جو کوئی عاشورہ کے دن ستر بار حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھے گا حق تعالیٰ شانہٗ اس کو بخش دے گا۔ ایضاً جو کوئی عاشورہ کے دن یہ دعا سات بار پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سال موت کے صدمے سے محفوظ رہے گا۔ اور جس سال اس کی موت ہوگی اس کو پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا اَسْئَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ مترجم کہتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عاشورہ کو

اتنی باتوں کا لحاظ رکھے (۱) اس دن کو بزرگ جاننا (۲) روزہ رکھنا (۳) فحش سے زبان کو روکنا (۴) اپنے اہل و عیال میں نفقہ کی وسعت کرنا یعنی کھانا پکوانا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) صدقہ دینا (۷) مسلمانوں کی زیارت کرنا (۸) سلام کرنا (۹) دشمن سے صلح کرنا (۱۰) جس سے قطع تعلق ہو اس سے میل ملاپ کرنا (۱۱) بال منڈوانا (۱۲) مہمان کے ساتھ افطار کرنا۔ (۱۳) بھوکے کو کھانا کھلانا (۱۴) پیاسے کو پانی دینا (۱۵) جنازہ کے ساتھ جانا (۱۶) مریض کی عیادت کو جانا (۱۷) حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ستر بار پڑھنا (۱۸) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا یعنی اس کو کچھ دینا۔ (۱۹) بلاقصد زیبائش کپڑے بدلنا (۲۰) غسل کرنا (۲۱) اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالنا (۲۲) علماء کی زیارت کرنا۔ (۲۳) ماں باپ کی خدمت کرنا۔ (۲۴) خدا تعالے کے خوف سے گریہ و زاری کرنا اور آنسو بہانا (۲۵) مسلمانوں سے اخلاص کرنا۔ (۲۶) جناب الٰہی میں دعا کرنا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ صفر

پہلی رات کو عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص، اور تیسری میں اعوذ برب الفلق اور چوتھی میں قل اعوذ برب الناس گیارہ گیارہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار درود شریف پڑھ کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور ستر بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور ستر بار درود شریف پڑھے خدا چاہے تمام آفتوں سے مامون رہے گا۔ ایضاً جو کوئی اس دعا کو صفر کے مہینے میں ہر روز پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو تمام آفات سے بچا دے گا اور تمام سال مامون و محفوظ رہے گا۔ دعائے مبارک یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الشَّھْرِ وَمِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ

وَبَلَآءٍ وَبَلِیَّۃٍ بِالَّتِیْ قَدَّرْتَ فِیْہِ یَا دَھْرُ یَا دَیْھُوْرُ یَا دَیْھَارُ وَیَا کَانُ یَا کَیْنُوْنُ یَا کَیْنَانُ یَا اَزَلُ یَا اَبَدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ احْرُسْ بِعَیْنِکَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَدِیْنِیْ وَدُنْیَایَ الَّتِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ بِصُحْبَتِھَا بِحُرْمَۃِ الْاَبْرَارِ وَالْاَخْیَارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ یَا کَرِیْمُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ ایضاً حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ سال بھر میں تین لاکھ بیس ہزار بلا نازل ہوتی ہیں لیکن صفر کے آخری چہار شنبہ کو دنیا میں آتی ہیں اور وہ روز سب دنوں سے زیادہ سخت ہے چاہیے کہ اس روز چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا اعطیناک الکوثر سترہ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار اور معوذتین ایک ایک بار اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ حق تعالے اپنے کرم سے اس کو ان تمام بلاؤں سے سال بھر تک محفوظ رکھیگا اور کوئی بلا اس کے پاس نہ آئے گی دعائے معظم مکرم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی وَیَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اِکْفِنِیْ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ ایضاً ہفت سین لکھ کر پانی میں گھول کر پیجیے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

ذکر نماز و دعائے ماہ ربیع الاول

رات کو شام کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص

دونوں رکعتوں میں تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ ایضاً اسی مہینے کی تیسری تاریخ میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور سورۂ طٰہٰ و سورۂ یٰسین تین تین بار پڑھے اور اُس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح طیبہ کو پہنچاوے ایضاً دسویں تاریخ میں تین سو ساٹھ بار سورہ اخلاص پڑھے ایضاً اکیسویں تاریخ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل ایک ایک بار پڑھے اور سلام پھیرتے ہی سجدہ میں جائے جو کچھ حق تعالیٰ کریم سے مانگے گا ملے گا اور یہ دعا حضوری دل سے پڑھے۔ یَا غَفُوْرُ تَغَفَّرْتَ بِالْغَفْرِ وَالْغَفْرُ فِیْ غَفْرِ غَفْرِكَ یَا غَفُوْرُ۔

ذکر نماز و دُعائے ماہ ربیع الثانی

تیسری رات کو چار رکعتیں پڑھے اور سلام کے بعد چالیس بار یہ اسم پڑھے۔ یَا مُبْدِئُ یَا بَدِیْعُ ایضاً پندرھویں تاریخ چاشت کے بعد چودہ رکعتیں سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اقرا سات سات بار پڑھے اور بعد فراغ ساٹھ بار اس اسم کی تلاوت کرے۔ یَا مَلِیْكُ تَمَلَّكْتَ بِالْمُلْكُوْتِ وَالْمَلْكُوْتُ فِیْ مَلَكُوْتِ مَلَكُوْتِكَ یَا مَلِیْكُ جو کوئی ایک دفعہ بھی اس نماز کو پڑھے گا اُس کو کَفٰی بِاللّٰہِ وَكِیْلًا کے معنی حاصل ہوں گے اور ستر ہزار برس کا ثواب ملے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہ جمادی الاولیٰ

پہلی رات کو دو رکعت ادا کرے اوّل میں فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔ ایضاً پہلی تاریخ دن کو چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں اذا جاء نصر اللہ سات سات بار پڑھے ایضاً اسی مہینے کی تیسری شب کو لیلۃ القدر ہے اکثر صوفیوں نے پائی ہے۔ اگرچہ یہ مشہور نہیں ہے۔ چاہیے کہ اُس

شب جاگتا رہے اور بیس رکعت دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں دس دس بار سورۂ قدر پڑھے اور صبح تک یہ تسبیح پڑھتا رہے۔ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِیْ عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ یَا عَظِیْمُ ایضاً اس مہینے کی اکیسویں تاریخ کو بہت سے اولیاء اللہ صاحب معراج ہوئے ہیں اور بڑے مرتبے ملے ہیں چاہیے کہ یہ رات غفلت میں نہ گزارے اور شب بیداری کرے۔ ایضاً ستائیسویں تاریخ آٹھ رکعتیں دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ ایک ایک بار پڑھے۔ اور چاہیے کہ تمام رات جاگتا رہے اور تسبیح سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ الخ میں مشغول رہے اور اس مہینے کی عظمت اور بزرگی عمل سے خود ظاہر ہو جاوے گی بیان کی حاجت نہیں

ذکر نماز و دعائے ماہ جمادی الآخر

پہلی رات کو دو رکعت پڑھے اور جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو تلاوت کرے اور سلام کے بعد استغفار بہت پڑھے ایضاً دسویں تاریخ کو بارہ رکعتیں چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد لِاِیْلٰفِ پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سورۂ یوسف کی تلاوت کرے خدا تعالیٰ اس کو تنگدستی اور ہر طرح کے رنج و غم اور آفات زمانہ سے محفوظ رکھے گا۔ ایضاً مہینے کے آخری دن ۲۹ یا ۳۰ کو مغرب کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور سلام کے بعد صبح تک یَا مَسْعُوْلُ یَا مُسْعُوْدُ یہ تسبیح پڑھتا رہے تا سال آیندہ خلائق کی نظروں میں عزیز و محترم رہے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ رجب

پہلی رات کو شام کی نماز کے بعد بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ بار اور سلام کے بعد کلمہ طیبہ بیس بار پڑھے۔ ایضاً پہلے روز روزہ رکھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ صَامَ یَوْمًا وَّاحِدًا فِیْ شَهْرِ رَجَبَ سَدَّ اللّٰهُ عَنْهُ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ ایضاً جس نے پہلی

تاریخ رجب کو روزہ رکھا۔ بند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دروازے دوزخ کے دروازوں
میں سے افطار کے وقت دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور
معوذتین ایک بار پڑھے۔ ایضاً ہر روز فجر کے بعد سورۂ یٰس پڑھے۔ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ
فِیْ شَهْرِ رَجَبَ سُوْرَةَ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ مَرَّةً وَّاحِدَةً غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَ خَمْسِیْنَ
سَنَةً وَّدَفَعَ عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتی ہیں کہ جو کوئی رجب کے مہینے میں فجر کی نماز کے بعد ایک بار سورۂ یٰس پڑھے
گا حق تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دے گا اور عذاب قبر سے نجات دے گا۔

نمازِ خواجہ اویس قرنی | نماز خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے آپ سے سنی یعنی تیسری اور چوتھی اور پانچویں اور ایک روایت میں تیرھویں
چودھویں پندرھویں اور ایک روایت میں تئیسویں چوبیسویں پچیسویں کو روزہ
رکھے چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور بات چیت کسی سے نہ کرے زوال
سے پہلے بارہ رکعتیں تین سلام سے پڑھے چار رکعتوں میں فاتحہ کے بعد جو قرآن
سے یاد ہو پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔
لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ پڑھے۔ دوسری چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ
کے بعد اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ تین تین بار اور سلام کے بعد ستر بار اِنَّكَ اَنْتَ مُعِیْنٌ وَّ
اَهْدِنِیْ دَلِیْلٌ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اور تیسری چار رکعتوں میں فاتحہ
کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار اور سلام کے بعد ستر بار الم نشرح پڑھے۔ پھر دایاں
ہاتھ سینے سے نیچے اتار کر سجدہ میں جائے جو حاجت حق تعالیٰ سے مانگے گا۔
پوری ہوگی۔

دعائے لیلۃ القدر | پہلی جمعرات کو جو اس مہینے میں واقع ہو روزہ رکھے اور
جمعہ کی شب کو شام کی نماز کے بعد چھ سلام سے بارہ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت
میں فاتحہ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا تین تین بار اور اخلاص بارہ بار جب نماز سے فارغ ہو کر سجدہ

کرے اور ستر بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھے پھر سجدہ سے
سر اٹھا کر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ الَّتِیْ اَمَرَ بِهَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخِیَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ شَفِیْعُ
الْاُمَّةِ وَكَاشِفُ الْغُمَّةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتُ مُقَصِّرًا فِیْ اِتْمَامِ حَقِّهَا فَقِهَا
عَامِلًا عَنْ تَعْدِیَةِ شَرَائِطِهَا كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ مِنْ عِبَادِكَ اَنْ
یَّعْبُدَكَ وَیُطِیْعَكَ كَمَا یَنْبَغِیْ لَكَ فَاِذَا اعْتَرَفْتُ بِتَقْصِیْرِیْ وَقِلَّةِ جُهْدِیْ وَاَقْرَرْتُ
بِضُعْفِیْ وَعَجْزِیْ فَلَا تَحْرِمْنِیْ جَزَآءَ تَصْدِیْقِ رَسُوْلِكَ وَثَوَابَ حُسْنِ الرَّغْبَةِ وَبِصِدْقِ
النِّیَّةِ فِیْ سُنَّةِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ وَّمَغْفِرَةٍ عَلٰی عِبَادِكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

نماز شب استفتاح | کہ اس مہینے کی پندرھویں رات ہے دس رکعت میں فاتحہ
کے بعد سورہ اخلاص تیس تیس بار اور بعد نماز فراغ سو بار استغفار پڑھے۔ ایضاً
پندرھویں تاریخ کو چاشت کے بعد پچاس رکعتیں پچیس سلام سے ادا کرے اور
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر نماز سے فارغ ہو
کر سجدہ کرے اور یہ دعا حضور دل سے پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّیْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ وَ
بِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَكُبُوْنِیْ بِوَجْهِیْ وَانْفِرَادِیْ وَخُشُوْعِیْ وَخُضُوْعِیْ وَ
تَضَرُّعِیْ وَتَحَیُّرِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا مِّنْ هَمِّیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

دعا و نماز شب معراج | چاہیے کہ ستائیسویں تاریخ اس مہینے کی شب کو بارہ رکعتیں
تین سلام سے پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سو بار استغفار
اور سو بار درود شریف پڑھ کر سجدہ کرے اور جناب الٰہی سے اپنی حاجت چاہے
پوری ہوگی حاجت اس کی۔ ایضاً اسی مہینے کی آخر نماز جمعہ کے بعد بارہ رکعتیں پڑھے
اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار پڑھے بعد فراغ ہاتھ دعا کے لیے
اٹھائے اور جو حاجت چاہے حاجت اُس کی روا ہوگی۔

ذکر نماز و دعائے ماہ شعبان

پہلی شب کو بارہ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ ثواب اُس کا یہ ہے کہ دس ہزار نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور دس ہزار بدیاں اُس کے نام سے دور کی جاتی ہیں۔

نماز و دعائے شب برأت شب برأت کو سوؔ رکعتیں پچاس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص دس بار ایضاً حضرت خواجہ ذوالنون مصریؒ روایت کرتے ہیں کہ شب براءت کو بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس بار عامل اس کا سوؔ رکعتوں کا ثواب پائے گا۔ ایضاً سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حمید حضور قدس سرہ العزیز روایت کرتے ہیں کہ شب براءت کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچسو بار اور معوذتین سو بار ایک سو بارہ رکعتوں کا ثواب پاوے گا۔ اور ثواب معوذتین کا زیادہ ہے۔ سلام کے بعد سجدہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّ بِکَ لِسَانِیْ وَهٰذَا اُذُنَایَ الظَّاهِرُ بَیْنَ یَدَیْکَ یَا عَظِیْمُ کُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِنْ یَغْفِرُ غَیْرُکَ یَا عَظِیْمُ اَللّٰهُمَّ سَجَدَ وَجْهِیَ الْفَانِیْ لِوُجُوْدِکَ الْبَاقِیْ اِلٰهِیْ بِجُرْمٍ مَرَّ بِهٖ خَیْرٌ لَکَ سَاجِدٌ اور یہ دعا بھی پڑھے اِغْفِرْ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ بِوَجْهِ سَیِّدِیْ وَبِحَقِّ وَجْهِ سَیِّدِیْ اَنْ یَغْفِرَ الْوُجُوْدَ لَهٗ پھر سر اٹھا کر بیٹھے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا تَقِیًّا مِنَ الشِّرْکِ بَرِیًّا لَا کَافِرًا وَلَا شَقِیًّا۔

شب برأت کو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا ظَهِیْرَ اللَّاجِئِیْنَ وَیَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَیَا مَرِیْحَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ عِنْدَکَ شَقِیًّا فَقِیْرًا فَامْحُ عَنِّیْ اِسْمَ الشَّقَاوَةِ وَالْفَقْرِ وَثَبِّتْنِیْ عِنْدَکَ سَعِیْدًا غَنِیًّا وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ عِنْدَکَ

مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَیَّ رِزْقِیْ فَامْحُ عَنِّیْ حِرْمَانِیْ وَتَقْتِیْرَ رِزْقِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ مبارک رمضان

جب ماہ رمضان کا چاند دیکھا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالصِّحَّةِ مِنَ السَّقَمِ وَالْفَرَاغِ مِنَ الشُّغْلِ وَاَعِنَّا عَلَی الصِّیَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی یَنْقَضِیَ عَنَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَرَضِیْتَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ قَدْ حَضَرَ فَسَلِّمْهُ لَنَا وَسَلِّمْنَا لَهٗ وَتَسَلَّمْهُ بِیُسْرٍ مِنْکَ وَعَافِیَةٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صِیَامَهٗ وَقِیَامَهٗ تَکُوْنُ مِنَّا بِاِیْمَانٍ وَاحْتِسَابٍ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْکَسَلَ وَالْفَتْرَةَ وَالسَّآمَةَ وَارْزُقْنَا فِیْهِ الْخَیْرَ وَالْجِدَّ وَالْاِجْتِهَادَ وَالْاَجْرَ وَالْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

نماز و دعائے تراویح رمضان شریف کی ہر شب کو نماز کے بعد وتر سے پہلے بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت کے بعد تین بار تسبیح پڑھے۔ پہلی تسبیح جو چار رکعت کے بعد پڑھنی چاہیے یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دوسری تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَمِلْءَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ تیسری تسبیح سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ الْکَرِیْمِ السَّتَّارِ سُبْحَانَ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ سُبْحَانَ خَالِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ چوتھی تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا پانچویں تسبیح اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ کَشَّافُ الْکُرُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ ذَلِیْلٍ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا

وَالْحَیٰوۃَ وَلَانُشُوْرًا۔ ایضاً تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ یَاخَالِقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ، یَاعَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَاکَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَابَارُّ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ
ایضاً ستائیسویں شب کو بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار اور سلام کے بعد سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

نماز و دعائے آخر ماہ رمضان | رمضان کی اخیر رات تراویح کے بعد دس رکعتیں پانچ سلام سے اور جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے سلام کے بعد ہزار بار استغفار پڑھ کر سجدے میں جاوے اور یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَارَحْمٰنَ یَارَحِیْمَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَصِیَامِیْ وَقِیَامِیْ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بخشا جاوے گا اور گناہ عفو ہوں گے۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ شوال المکرم

عید الفطر کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھے اول میں فاتحہ کے ساتھ سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار پڑھے اور سلام کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ ایضاً چھٹی تاریخ میں چھ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد والسماء والطارق ایک ایک بار پڑھے۔
اور سلام کے بعد سو بار درود شریف پڑھے۔ ایضاً اس مہینے کے آخری عشرہ میں ہر روز سورۂ فاتحہ پچاس بار پڑھے ختم قرآن اور شہداء کا ثواب عطا ہو گا۔ اور اس سال کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاوے گا۔

ذکر نماز و دعائے ماہِ ذیقعدہ

پہلی رات کو تیس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ

اذا زلزلت الارض پڑھے اور سلام کے بعد عم یتساءلون ایک بار پڑھے ایضاً نویں تاریخ واسطے ترقی درجات کے دو رکعت پڑھے اور دونوں میں فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل پڑھے اور سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کا مؤظف ہو۔
ایضاً اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر تین بار اور سلام کے بعد گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے۔ اور جناب الٰہی میں دعا مانگے۔ جو کچھ مانگے گا ملے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ذکر نماز و دعائے ماہ ذی الحجہ

پہلی رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون ایک ایک بار پڑھے ایضاً پہلے عشرہ کو جمعہ کی شب ہو یا روز ہو چھ رکعت تین سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد کہے یَانُوْرُ تَنَوَّرْتَ یَا النُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِکَ یَانُوْرُ۔
ایضاً اس مہینے کی آٹھویں تاریخ کو کہ اس کو یوم الترویہ کہتے ہیں چھ رکعتیں پڑھے چار رکعت تو ایک سلام سے اس ترتیب سے پڑھے کہ پہلی میں والعصر ایک بار دوسری میں لایلاف قریش ایکبار تیسری میں اذا جاء نصر اللہ ایک بار اور چوتھی میں سورۂ اخلاص تین بار اور دوسری دونوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔
بہت ثواب پاوے گا۔

نماز شب عرفہ | شب عرفہ کو پانچ رکعتیں پانچ سلام سے ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد لایلاف قریش پانچ پانچ بار پڑھے ایضاً نماز و دعائے روز عرفہ چاہیئے کہ عرفہ کے روز چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا تین بار اور سورۂ اخلاص اکیس بار قرأت کرے اور سلام کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ستر بار اور ستر بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

پڑھے۔ ایضاً عید الضحیٰ کی نماز کے اور خطبہ کے بعد چار رکعت ایک سلام سے
ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں
سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے حق تعالیٰ کریم اس کے پچاس سال کے گناہ محو فرما دیگا ایضاً
جس وقت عید گاہ سے نماز پڑھ کر گھر میں آوے دو رکعتوں کی نیت باندھے اور فاتحہ کے بعد
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ تین تین بار پڑھے ثواب قربانی کا حاصل ہو گا اگر مفلس ہے اور صاحب قربانی کو چاہیئے
کہ قربانی کے وقت یہ آیت پڑھے اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ
لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ فِدَاءٌ لِّیْ لَحْمُھَا بِلَحْمِیْ وَدَمُھَا
بِدَمِیْ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِیْ اِلٰھِیْ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

دعائے سعادت | جو کوئی اس دعائے سعادت کو آخر سال میں اکیس بار پڑھے گا
تمام احوال باطنی کو اپنے معاملہ میں معاینہ کرے گا۔ بلکہ صاحب ابرار اس کو ہر روز
بطور وظیفہ پڑھتا رہے تاکہ وہ اپنی ترقی سے مطلع رہے۔ دعائے بزرگوار یہ ہے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یارب اکرمنی بشہود انوار قدسک وایدنی
بظہور سطوات سلطان انسک حتی انقلب فی سبحات معارف اسمائک و
طلاعنی علیٰ اسرار ذرات وجودک فی معالم شہودک لاتنہد بہا ما اودعتہ فی عوالم
الملک والملکوت واعاین سریان سر تدبیرک فی عوالم شواھد اللاھوت والناسوت
وعرفنی معرفۃ تامۃ فی حکمۃ علمہ حتی لایبقیٰ معلوم الا واطلع علیٰ دقائقہ
الدقایق المستنبط فی الموجودات واذھب بظلمۃ المانعۃ عن ادراک حقائق الایمان
وتقرب مانی القلوب والارواح بسہمات المحبۃ ذالوداد والرشد والارشاد انک
انت المحب والمحبوب والطالب والمطلوب یا مقلب القلوب ویا کاشف
الکروب ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین انک انت علام الغیوب بانت
ربی ورب کل شیٔ اللھم لا تجعلنا بین الناس مغرورین ولا عن خدمتک مہجورین
ولا بنعمتک مستدرجین ولا من الذین یاکلون الدنیا بالدین وصلی اللہ علیٰ خیر
خلقہ محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط پہلا جوہر تمام ہوا

دوسرا جوہر

زاہدوں کے زہد اور اُن کے طریقوں کے بیان میں

جب انسان حق تعالیٰ کی ظاہری عبادت میں مضبوط اور کامل ہو جائے
تو اس کو چاہیے کہ صفائی قلب اور اجتماع خاطر اور تزکیہ نفس اور تجلیہ روح کیلئے
ریاضت باطنی اختیار کرے اور اپنے مرشد کے ذریعہ سے چار خطرے جو انسان کے
باطن میں پیدا ہوتے ہیں پہچانے۔ ان چار خطروں کے یہ نام ہیں۔ خطرۂ شیطانی نفسانی
ملکی۔ رحمانی (علاج) جب کہ زاہد کو ذکر و شغل کے وقت خطرہ شیطانی کا اثر معلوم
ہو تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کلمہ تمجید پڑھنا شروع کرے انشاء اللہ خطرہ دفع ہو گا۔
اسی طرح اگر خطرہ نفسانی پیش آئے تو استغفار پڑھے اور سات بار سورۂ اخلاص
اور خطرہ ملکی کے لیے گیارہ بار یہ دعا سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ
وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ پڑھے بیشک خطرہ دور ہو گا۔ اگر خطرہ رحمانی کا اثر معلوم ہو
تو کلمہ طیب یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کثرت سے تلاوت کرے۔ اگر جاتا
رہے تو روحانی خطرہ سمجھنا چاہیے اور اگر زائل نہ ہو تو وہ اصل خطرۂ رحمانی ہے اُس
کے استحکام اور استقرار کے لیے تین بار اسمار کبیر کی تلاوت کرے۔ اور ان اسماء
مبارک کا جامع یہ فقیر ہے جو غوث اللہ کے خطاب سے مخاطب ہے اور وہ اسماء
کبیر معظم یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا اھمر آسیل بحق یا شمخیثا یا
شموطیثا یا معزوسن یا اھفتون یا اخشیوذ یا ھموا کیل یا اسرافیل یا انوا کیل یا
تنکفیل اللھم یا منرقب یا حجمطر کو یا ھیجن یا کفکف یا مستطیع یا لعطوا کیل یا
رفتیائیل یا دردائیل یا اھجمائیل یا لجبرائیل اللھم یا مستطیع یا الخشفق یا غیطر رجح یا
سنکر یا بادیسون یا حرو دزائیل یا جبرائیل یا صرقائیل یا حرزائیل یا حوکائیل

اَللّٰهُمَّ یَا دَمْنِیْ یَا صَنُوْنُ یَا خَمُوْنَا عَرُ مَا فَطْلِیْلَخُ وَبُرْهَانُ اَغْرَثْنِیْ یَا عَنَا كُفِیْ یَا تَنْلَفِیْلُ یَا رَزْیَائِیْلُ یَا دَوْدَائِیْلُ یَا مَهْكَائِیْلُ یَا اَمْوَاكِیْلُ اَللّٰهُمَّ یَا بَزَاغِثْنِیْ یَا بَطْهَرْمَلِیْ یَا صَلْعَبُوْخُ یَا حَیُّ یَا نَصُوْ مَلِعُوْرَئِیْلُ یَا لَدُوْیَائِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا سَكْفِیْلُ یَا رَوْیَائِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا مَنْكَفِیْلُ یَا نَضَائِیْلُ اَللّٰهُمَّ یَا حَجْرَةُ یَا دَسْتُوْسُ یَا طَسْخَوْسُ یَا عَطِیْرَاتُ یَا عَدْمُوْلِیْ یَا تَنْكَفِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا عَطْرَائِیْلُ یَا رَدْیَائِیْلُ اَللّٰهُمَّ یَا دَاهُ یَا طَمْنُوْنُ یَا مَلْحُوْنُ یَا طَغْضِعَانُ یَا مُنْتَظِرُ یَا حَوْلُ لَامِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا عَطْرَائِیْلُ یَا دَرْدَمِیْلُ یَا كَلْكَائِیْلُ اَللّٰهُمَّ یَا اَزَلُ یَا عَصَاجُوْ یَا سَوْرَاهِیْ یَا سَرْمَاحِیْ یَا عَطْرَائِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا نُوْدُ یَا دَخْنَشُ كَلِیْخُ یَا رَوْیَائِیْلُ یَا حَرُوْرَائِیْلُ یَا نُوْمَائِیْلُ یَا نُوْخَائِیْلُ بِحَقِّ الْجَبَلِ الْقَصَدِ الْغَفُوْرِ یَا قُدُّوْسُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط ایضاً کشف القلوب کے لئے بارہ دفعہ مجموعہ اسماء عظام فجر کی نماز کے بعد اور پانچ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد پڑھے اور روزمرہ پڑھا کرے۔ کشف قلوب حاصل ہوگا مگر یہ ضرور ہے کہ اس مجموعہ اسماء اسماء عظام کے بعد دعائے اختتام اور دعائے استجابت بھی پڑھے (جو جلد اثر ہونے کا باعث ہیں۔) جس کو ہم آگے لکھتے ہیں۔

مجموعہ اسماء عظام یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعَ جَلَالُهٗ یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ فِعَالِهٖ یَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَیْءٍ وَّرَاحِمَهٗ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَؤُدُهٗ یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَهٗ یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْهٍ فَلَا شَیْءَ كَمِثْلِهٖ یَا بَارُّ فَلَا شَیْءَ كُفُوَهٗ یُدَانِیْهِ وَلَا اِمْكَانَ لِوَصْفِهٖ یَا كَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا

تَهْتَدِی الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِهٖ یَا زَاكِیُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ یَا كَافِیُ الْمُوَسِّعَ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَایَا فَضْلِهٖ یَا نَقِیًّا مِّنْ كُلِّ جَوْرٍ لَّمْ یَرْضَهٗ وَلَمْ یُخَالِطْهُ فَعَالُهٗ یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا یَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْهُ یَا دَیَّانُ الْعِبَادِ كُلٌّ یَّقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ یَا خَالِقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ اِلَیْهِ مَعَادُهٗ یَا رَحِیْمُ كُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِیَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ یَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ كُلَّ جَلَالِهٖ وَمُلْكِهٖ وَعِزِّهٖ یَا مُبْدِیَ الْبَدَائِعِ لَمْ یَبْتَغِ فِیْ اِنْشَائِهَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ حِفْظِهٖ یَا حَكِیْمُ ذَا الْاٰیَاتِ فَلَا یُعَادِلُهٗ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَّخَافَتِهٖ یَا حَمِیْدُ الْفَعَّالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی جَمِیْعِ اَمْرِهٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ كُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا نُوْرَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ یَا عَالِیُ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یَا مُبْدِیَٔ الْبَرَایَا وَمُعِیْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ یَا جَلِیْلُ الْمُتَكَبِّرُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ كُلَّ شَانِهٖ وَمَجْدِهٖ یَا كَرِیْمُ الْعَفُوُّ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَاَ كُلَّ شَیْءٍ عَدْلُهٗ یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّهٗ یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُتَدَانِیْ دُوْنَ كُلِّ شَیْءٍ قُرْبُهٗ یَا عَجِیْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا یَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِكُلِّ اٰلَائِهٖ وَثَنَائِهٖ وَنَعْمَائِهٖ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّیَا رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثِیْ۔

دعائے اختتام یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِیْفَةِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ اِیْمَانًا

وأملنا من عقوبات الدنیا والآخرة وأن تجلس عنی أبصار الظلمة والمریدین
لی السوء وأن تصرف قلوبهم عن شر ما یضمرونه إلی خیر ما لا یملکه غیرک
اللهم هذا الدعاء منی ومنک الإجابة وهذا الجهد منی وعلیک التکلان ولا حول
ولا قوة إلا بالله العلی العظیم وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله الطیبین
الطاهرین برحمتک یا أرحم الراحمین۔

دعائے استجابت یہ ہے بسم الله الرحمن الرحیم یا مفتح الأبواب ویا مسبب
الأسباب ویا مقلب القلوب والأبصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین
ویا مخرج المحزونین أغثنی توکلت علیک یا ربی قضیت وفوضت أمری إلیک
یا رزاق یا فتاح یا باسط صلی الله علی خیر خلقه محمد وآله أجمعین۔

ایضاً برائے مشاہدہ انوار الٰہی مہتر جبرئیل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ جو کوئی اس دعا کو ذکر کی مشغولی کے وقت سات بار
پڑھے گا حق تعالیٰ کی طرف سے اس کو مشاہدہ غیب حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔
بسم الله الرحمن الرحیم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الرحمن الرحیم
سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت رب العالمین سبحانک أنت الله لا إله إلا
أنت السلام المؤمن سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت المهیمن العزیز سبحانک
أنت الله لا إله إلا أنت الجبار المتکبر سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت المصور
الحلیم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت بصیر الصدق سبحانک أنت الله لا إله إلا
أنت الحی القیوم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الحبیب الباری سبحانک أنت الله
لا إله إلا أنت المحیی الممیت سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت السلطان الخالق
سبحانک لا إله إلا أنت الحنان المنان سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت التبیان الملک
سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت علام الغیوب سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت
القدیم المتعال سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت سابق العدد سبحانک أنت الله
لا إله إلا أنت الطاهر المطهر سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الرفیع الباقی

سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الوتر الباری سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت
الوتر الهادی سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الغنی المغنی سبحانک أنت الله
لا إله إلا أنت المفضل المنعم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت خیر الراحمین
سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت خیر الناصرین سبحانک أنت الله لا إله إلا
أنت الواسع اللطیف سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت العزیز الحکیم سبحانک
أنت الله لا إله إلا أنت الأول والآخر سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الواجد
الماجد سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الطاهر المطهر سبحانک أنت الله لا إله
إلا أنت المتعالی الحق سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الباسط القابض سبحانک أنت الله
لا إله إلا أنت الصمد المنعم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت الرازق الرزاق
سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت التواب الوهاب سبحانک أنت الله لا
إله إلا أنت القاهر القهار سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت المغیث
الدائم سبحانک أنت الله لا إله إلا أنت لم یلد ولم یولد ولم یکن له
کفوا أحد لا إله إلا أنت سبحانک إنی کنت من الظالمین فاستجبنا له ونجیناه
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین ولا حول ولا قوة إلا بالله العلی العظیم
وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله أجمعین۔

ایضاً حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور وہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ کوئی دعا اس دعا سے بہتر نہیں ہے۔ جو کوئی میری امت میں
سے اس دعا کو پڑھے گا خدائے تبارک وتعالیٰ ستر ہزار بیماریاں ظاہری وباطنی
اس کی دور فرمائے گا۔ اور جو کوئی ایام بیض میں تین رات دن برابر پڑھے گا۔
اپنے نفس کافر پر فتح یاب ہوگا۔ اور اس کے تمام گناہ صغیرہ وکبیرہ بخشے جاویں
گے اور جو کوئی اکیس رات برابر اکیس بار اس دعا کو پڑھے گا عالم ارواح اس
پر منکشف ہوگا اور سب کچھ دکھلائی دے گا دبعض نسخوں میں اتنا اور زیادہ

ہے اتنا ثواب حق تعالیٰ کرامت فرمائے گا۔ کہ سوائے خدا کے اور کوئی نہ جانے گا۔ اور
جو کوئی ہمیشہ یہ دعا پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو عذاب گور سے نجات دے گا۔ اور
قیامت کو بھی عذاب سے بچائے گا۔ اور دارین کی آفات سے محفوظ رکھے گا اور
دوزخ کی سخت آواز اس کے کان میں نہ آوے گی اور مرگ مفاجات سے ایمن رہے گا اور
توانگر ہوگا اور خلائق کی نگاہ میں عزیز ہوگا۔ اور حج کا ثواب ملے گا۔ اور
جو کوئی اس دعا کو ایک دفعہ روز پڑھ لیا کرے گا کبھی مقروض نہ ہوگا اور
اپنے دشمنوں کے شر سے مامون رہے گا۔ اور بھی بہت کچھ لکھا ہے مگر
اُس کے لکھنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ط اللھم انی اسئلک باسمآئک الحسنی یا اللہ یا اللہ
یا اللہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یا رحمن الرحمن علی العرش استوی یا رحیم
وکان اللہ غفورا رحیما یا ملک لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار یا قدوس
الملک القدوس یا متعال فتعال اللہ الملک الحق یا سلام سلام
قولا من رب الرحیم یا مومن المومن المہیمن یا عزیز وھو العزیز
الحکیم یا جبار المتکبر یا خالق فتبارک اللہ احسن الخالقین یا باری
الخالق الباری المصور یا مصور ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء
یا اول یا آخر ھو الاول ھو الآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم
یا شکور ان ربنا لغفور شکور یا غفور واللہ غفور رحیم یا ودود وھو الغفور
الودود یا باطن وھو الاول والآخر والظاھر والباطن یا قائم قائما بالقسط
لا الہ الا ھو العزیز الحکیم یا قاھر فوق عبادہ یا حی وھو الحی القیوم
یا سمیع فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم یا بصیر ان اللہ
بصیر بالعباد یا علیم واللہ بکل شیء علیم یا حلیم ان
اللہ علیم حلیم یا عظیم وھو العلی العظیم یا حکیم وکان اللہ عزیزا
حکیما یا کریم ان ربی غنی کریم یا قادر وھو قادر علی ان یبعث علیکم

یا مقتدر عند ملیک مقتدر یا رؤف ان ربک لرؤف رحیم یا لطیف لما
یشاء یا قہار لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار یا خبیر ان اللہ کان
خبیرا یا قریب یا مجیب ان ربی قریب مجیب یا باعث و ان اللہ یبعث
من فی القبور یا وارث وھو خیر الوارثین یا وارث وللہ میراث
السموت والارض یا صادق ولقد صدقکم اللہ وعدہ یا فاطر السموت
والارض یا باسط ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ یا قوی ان اللہ
لقوی عزیز یا شہید واللہ علی کل شیء شہید یا مبدی انہ ھو یبدی
ویعید یا رزاق واللہ یرزق من یشآء بغیر حساب یا تواب ان اللہ
تواب رحیم یا وھاب انک انت الوھاب یا جلیل یا ذالجلال والاکرام
یا جمیل فاصبر صبرا جمیلا یا کافی وکفی باللہ وکیلا یا کافی وکفی
اللہ المومنین القتال یا ولی وھو الولی الحمید یا رب فتبارک اللہ رب
العلمین یا غنی واللہ الغنی وانتم الفقرآء یا شکور ومن تطوع
خیرا فان اللہ شاکر علیم یا خلاق وھو الخلاق العلیم یا نور اللہ نور
السموت والارض یا محسن واللہ یحب المحسنین یا قدیر ان اللہ علی کل
شیء قدیر یا مفضل واللہ ذو الفضل العظیم یا متم ویتم نعمتہ علیک
یا معز وتعز من تشآء یا مذل وتذل من تشآء یا رفیع رفیع الدرجات
ذو العرش یا شفیع من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یا کبیر ان اللہ
کان علیا کبیرا یا حق فتعالی اللہ الملک الحق یا بر انہ ھو البر الرحیم یا وتر
والشفع والوتر یا غفار انہ کان غفارا یا غافر وانت خیر الغافرین
یا حمید واللہ ھو الولی الحمید یا منان قل اللہ یمن علیکم ان ھدکم
للایمان یا احد قل ھو اللہ احد یا متین ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ
المتین یا ہادی ان اللہ یہدی من یشآء یا بدیع بدیع السموت والارض
یا عالم عالم الغیب والشہادۃ یا فتاح وھو الفتاح العلیم یا رقیب ان اللہ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا یَا مُحِیْطُ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ یَا قَاضِیُ وَاللّٰہُ یَقْضِیْ
بِالْحَقِّ یَا صَمَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا حَسِیْبُ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا یَا نَاصِرُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یَا وَاسِعُ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیْمًا ۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ
نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اگر کسی شخص کو ذکر و شغل کی حالت
میں خطرہ واقع ہوتا ہو تو اس کے اندفاع اور خطرہ بندی کے لئے یہ دُعائے
بشمخ گیارہ بار پڑھے سوائے حق کے اور کچھ اس کے دل میں راہ نہ پاوے گا۔ بلکہ
عشق و محبت زیادہ ہوگی۔ اور اگر ذکر و شغل کے وقت نیند کا غلبہ ہو تو اس کو
بھی چاہیئے کہ اس دعا کو سات مرتبہ پڑھ لیا کرے نیند جاتی رہے گی۔ وہ دُعائے
مکرم و معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخُ یَا بَشْمَخُ ذَا الْاَھَامُوْا
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی تو بڑا خداوند بزرگوار قدیم
شَیْطِیْثُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا ذَنُوْا مَلْخُوْتُوْا وَمُوْثُوْا دَایُمُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا خِیْثُوْا مِیْقُوْنَ
ہے۔ الٰہی تو اپنے بندوں اور آدمیوں کے بھید سے واقف ہے۔ الٰہی برکت کر ان لوگوں کی برکت
اَرَمَشْ وَارَعَلِیْثُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا رَحِیْمْتَا رَاھِلِیْلُوْنَ مَیْنَتَطَرُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا رَخِیْتُوْا
سے جنکو تو نے اپنے فضل و کرم سے بے حساب بہشت میں داخل فرمایا۔ الٰہی تو بہت رحم کرنیوالا ہے ہم پر
اَخْلَاقُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا رَحْمُوْثُ اَرَخِمْ اَرَخِیْمُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا اِھْیًا اَشْرَاھِیًا
گرامی کر ہمکو اور غالب رکھ ہر کام پر۔ الٰہی تو تمام خلائق کو روزی پہنچاتا ہے۔ الٰہی تو رحمت نازل کر ہم پر اپنی رضا
اَذُوْنِیْ اَصْبَاوُتَ اَصْبَاذُنُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ اِرْمِیْشَ اَرْغِیْ تَشْلِیْثُوْنَ اَللّٰھُمَّ
الٰہی تو زندہ ہے قبل ہر چیز کے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے بعد ہر چیز کے دور رکھ ہمکو بلاؤں اور آفتوں سے
اَشْبِرْ اَسْمَاءَ اَسْمَاوُنَ اَللّٰھُمَّ یَا مَلِیْغُوْثَا اَمْلِیْخَا مَلْخُوْنَ اَللّٰھُمَّ بِالدَّمَارِ اَغِدْ
اور دور رکھ ہمسے آفات اور بلا۔ الٰہی تو خلائق کے کاموں کا درست کرنیوالا ہے الٰہی تو نیکو کار ہے اور میں گنہگار و بدکردار
اَرَعِیْ یَزْنُوْنَ اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخُ مَشْمَخِیْثَا مَثْلَامُوْنَ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ
الٰہی تو بادشاہ ہے اور میں تیری درگاہ کا فقیر۔ الٰہی تو بڑا عظیم ہے اور عاجزوں بیکسوں کا فریاد رس۔ الٰہی حق ہے اپنے دعوے کے ہمکو محروم نہ رکھو۔

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ
مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۔

دعائے اختتام | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ وَّاٰفَۃٍ
وَّعَاھَۃٍ وَّوَجَعٍ وَّکُلِّ عِلَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ فِتْنَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّبَلِیَّۃٍ وَّزَلْزَلٍ وَّزَلْزَلَۃٍ
وَّمِنْ کُلِّ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اِلٰھِیْ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ
الْاَسْمَاءِ وَبِحَقِّ ھُوَ یَا مَنْ ھُوْ ھُوْ یَا مَنْ ھُوْ ھُوْ یَا مَنْ ھُوْ ھُوْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ایضاً برائے بہرہ مندی دارین | اگر کسی طالب کو راہ دین میں بہرہ مندی[1] حاصل نہوتی
ہو تو اس کو چاہیئے کہ پنجشنبہ کی آدھی رات کو اٹھے اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو
ہو کر اور شکرانہ وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین
بار یہ دُعا اور التحیات پڑھے جب دو رکعت پوری ہو جاویں تو دل میں سلام
پھیرے اور سات قدم آگے بڑھے اور ستر بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ کر سجدہ میں
جائے اور مرشد کا تصور کرے جب مرشد کی حضوری حاصل ہو۔ اس وقت
چالیس بار یہ دُعا پڑھے حق تعالیٰ کی کمال بزرگی اور احسان سے بہرہ مند ہوگا۔
دُعا یہ ہے۔ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُفَرِّجَ کَرْبِ
الْمَکْرُوْبِیْنَ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْرِفُ حَالِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ۔
اور یہ دعا واسطے تاثیر ہونے دُعا مذکور کے ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ یَا
کَاشِفَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّیَا مُجِیْبَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَّیَا مُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْرٍ وَّ
یَا صَاحِبَ کُلِّ غَرِیْبٍ وَّیَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَسْئَلُکَ اَنْ
تَجْعَلَ لِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَنْ تَقْذِفَ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ لَا یَکُوْنُ لِیْ ھَمٌّ وَلَا اَذْکُرُ غَیْرَکَ

[1] کیفیت اور لذت ذکر کے وقت نہ حاصل ہوتی ہو یا دل نہ لگتا ہو یا انشراح خاطر نہ ہو۔

وَاَنْ تَحْفَظَنِیْ وَتَرْحَمَنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

برائے دفع ولہ اگر کسی شخص کو حالت زہد میں ولہ یعنی شیفتگی اور بے قراری ایسی بڑھی ہوئی ہو کہ کوئی عمل نہ کر سکے تو اس کو چاہیئے کہ شغل کے وقت سات بار بہ نیت دفع ولہ یہ دعا پڑھے توفیق عمل زیادہ ہوگی۔ دُعائے بزرگوار یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوْعٍ وَّیَا جَابِرَ كُلِّ كَسِیْرٍ وَّیَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰی وَّیَا حَاضِرَ كُلِّ بَلَاءٍ وَّیَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِیْبٍ وَّیَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِیْدٍ اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔

دیدن حق تعالیٰ را در خواب حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو ننانوے بار خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اتنی ہی بار یہی پوچھا کہ خداوندا جو آپ کا دیدار چاہے وُہ دنیا میں کیا کرے حضرت عزّت سے فرمان ہوا کہ چاشت کے وقت تیرہ بار یہ دُعا پڑھا کرے اور قرار پکڑے خدا تعالیٰ کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوگا۔ وُہ دُعا بزرگ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ جَلَالَكَ فِیْ قُلُوْبِنَا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ۔ ایضاً اگر کسی کو بغیر دیدار الٰہی کے چین نہ پڑتا ہو اور بیقرار و بے آرام ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس دُعا کو روزمرّہ سولہ بار پڑھا کرے۔ ہمیشہ حضرت کا مقرب رہیگا اور خطرۂ رحمانی اس کا مستحکم ہو جاوے گا اور دل اس کا غنی اور چہرہ اس کا منور ہوگا اور وُہ موصوف بصفات کمال الٰہی ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

برائے دفع خطرہ مہتر جبرئیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے

اور کہا کہ فرمان ہوتا ہے کہ جس کسی کو دین اور دُنیا کے دونوں خطرے ایک جگہ پیش آئیں تو اس کو چاہیئے کہ اس دُعا کو پچیس بار پڑھے خطرہ مذکور دفع ہوگا وہ دعائے بزرگ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَنَّانُ الْقَدِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الرَّحِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْعَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِیْمِ وَاَنْتَ الْعَظِیْمُ الْقَیُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دُعا تاجنامہ برائے قرب حق حق تعالیٰ شانہٗ کے قرب حاصل کرنے کیلئے دعائے تاجنامہ کی مواظبت کرنی چاہیئے اس کی مواظبت سے قرب حضرت عزّت حاصل ہوگا اس دُعا کی اسناد دوسری کتابوں میں بہت کچھ لکھی ہیں مگر ہم نے اسی پر اکتفا کیا کہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ یَا بَصِیْرُ یَا وَاحِدُ یَا كَرِیْمُ یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا كَبِیْرُ یَا مُتَكَبِّرُ یَا جَمِیْلُ یَا جَلِیْلُ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ یَا مُتَعَذِّرُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا تَوَّابُ یَا بَاعِثُ یَا بَارُّ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا مَوْجُوْدُ یَا كَلِیْمُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا طَهُوْرُ یَا طَاهِرُ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا شَامِخُ یَا وَاسِعُ یَا سَلَامُ یَا رَفِیْعُ یَا مُرْتَفِعُ یَا نُوْرُ یَا ذَا الْقُوَّةِ وَالْاِكْرَامِ۔

حقیقتہ سورۂ مزمل اگر کسی شخص کو کوئی ایسی مہم پیش آئے کہ بظاہر اسکا سرانجام نہ معلوم ہوتا ہو تو چاہیئے کہ پنجشنبہ کو غسل کرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے اور مصلّے پر بیٹھ کر تیس بار سورۂ مزمل پڑھے اور غلبہ نفس کے دفعیہ کے لئے پانچ بار ہر روز پڑھ لیا کرے۔ تمام عمر اس کو خدائے تعالیٰ غلبات نفسانی سے بچانے

گا۔ عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اوّل اعوذ اور بسم اللہ کے بعد دس بار درود شریف اور تین بار آیۃ الکرسی اور تین بار استغفار پھر مع تسمیہ سورۂ مزمل اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا اِنِ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

برائے قضائے حاجات وکفایت مہمات و دفع خطرات کسی بزرگ سے منقول ہے کہ اگر کسی کو کوئی سخت کام پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ سات روز تک یہ دعا لکھے اور بہتے پانی میں ڈال دے اگر ساتویں دن اس کی حاجت اور مراد دلی بر نہ آوے تو قیامت کے دن اس کا ہاتھ اور میرا دامن ہو۔ دوسری اسناد یہ ہے کہ اگر مرد کو ایسے خطرات پیش آئیں کہ اس کے اختیار سے خارج ہوں یعنی ان کے دفع

پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ یہ دعا روزمرہ سو دفعہ پڑھا کرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ مُبِیْنِ الْمَغْفِرَةِ وَاَنْتَ الْغَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد ستر بار یہ مناجات پڑھے اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ كُنْ فَیَكُوْنُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

برائے حصول صفائی دل جو کوئی اس دعا کو سوتے وقت اکیس بار پڑھا کرے گا ایک چلہ میں اس کو دل کی صفائی حاصل ہوگی اور باطن اس کا پاک ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِیْ بِرِضَائِكَ وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی بَلَائِكَ وَاَوْزِعْنِیْ عَلٰی شُكْرِ نَعْمَائِكَ وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِیَتِكَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَلِّغْنِیْ عُمْرِیْ اِلٰی مِائَةٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

لاجل الحاجۃ یعنی بہت ضروری حاجت کے لئے جو شخص اس آیۃ کو ایک ہزار ایکبار باطہارت قبلہ رو تلاوت کرے گا اور بیچ میں کسی سے بات چیت نہ کرے گا تو حق تعالیٰ اس کی حاجتیں دینی اور دنیوی روا فرما دے گا اور وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ایضاً فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص یہ چاہے کہ میری دعا قبول ہو اور حاجتیں پوری ہوں تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے۔ یَا كَافِیُ یَا هَادِیُ یَا عَالِمُ یَا رَزَّاقُ یَا حَلِیْمُ یَا صَادِقُ حق تعالیٰ اس کی دعا کو ایسا قبول کرتا ہے جیسے زکریا علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔

سبب نجات امام شافعی کسی نے امام شافعی رحمۃ اللہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ امام رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ان پانچ درودوں کی برکت سے مجھ کو بخش دیا اگرچہ میں لائق بخشش کے نہ تھا جو کوئی ان درودوں کو شب و روز پڑھے گا بیشک حق تعالیٰ اسکو بخش دے گا۔

وہ درود شریف یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

دعائے امام مقاتلؒ

امام مقاتل فرماتے ہیں کہ جس کسی کو بحضرت قادر ذوالجلال کوئی حاجت دینی یا دنیوی پیش ہو تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی رات کو سو بار یہ دعا پڑھے اور اپنی حاجت چاہئے اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو مقاتل کی قبر پر لعنت کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا دَآئِمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

برائے دفع خطرات بعورات اجنبیہ

اگر کسی شخص کو خطرہ نفسانی اجنبی عورتوں کی طرف پیش آئے یعنی اجنبی عورتوں کیطرف میلان خاطر ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس طرف سے یا جس کی طرف میلان ہو اس کی پاؤں کی مٹی لے کر اور یہ اسم اعظم پڑھ کر اس طرف ڈال دے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ خطرہ دور ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا شَمْعِيْثَا الَّذِيْ يُقَلِّبُ الشَّمْسَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْمَشْرِقِ ۔

در فضیلت آیۃ الکرسی برائے تخفیف عذاب گور

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مومن آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور اس کا ثواب اہل قبور کے لیے بھیجتا ہے تو حق تعالیٰ مشرق اور مغرب سے چالیس نور ہر میت کی قبر میں داخل فرماتا ہے اور ان کی قبروں میں وسعت دیتا ہے اور ان کے درجے بڑھاتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو ساٹھ نبیوں کا ثواب ملتا ہے اور ہر حرف کے بدلے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک اس کیلئے تسبیح

کرتا ہے اور مغفرت مانگتا ہے ۔

لدفع عذاب القبر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ جو کوئی مر جائے اور کفنایا جائے اور یہ آیتیں لکھ کر اس کی چھاتی پر رکھ دی جائیں تو بیشک عذاب قبر اس کو نہ ہوگا۔ قسم ہے اللہ کی اگر کافر بھی ہوگا تو اس کو عذاب قبر نہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّلِقَائَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ (پھر الم نشرح تمام لکھی جائے پھر لکھے اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْيَا اَشْرَاهِيَا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔ اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَّهَوَائِيْ غَالِبٌ وَّعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَّطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَّمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَيَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا غَفَّارُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

ظفر مندی بر نفس کافر

جو کوئی اس اسم کو تین سو بار پڑھے اپنے نفس کافر پر ظفریاب ہوگا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلَاشَانُ الرَّحْمٰنِ اَبْرَتَمَاتَ ۔

الرَّحِیْمِ حیثمان الیضاً غلبۂ نفسانی اور شیطان کے دفعیہ کے لئے چھ بار یہ اسم
پڑھے ۔ یَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِیْ قَهْرِ تَقَهُّرِكَ یَا قَهَّارُ ۔

اسنادِ دُعائے کیمیائے سعادت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دعائے کیمیائے سعادت سات بار عشاء کے وقت پڑھے گا حق تعالیٰ کے کرم سے عجائب و غرائب دیکھے گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی ہر روز پچاس بار پڑھے گا اس کا مرتبہ اعلیٰ ہوگا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی اس دُعا کو پچاس بار پڑھے گا ضرور حق تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا اگرچہ کسی حال میں ہو اور کشف حاصل ہوگا۔

برائے فرزند نرینہ مترجم کہتا ہے کہ میرے عم بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں اس قدر خواص اور زیادہ لکھے ہیں کہ اگر کسی عورت کا کچا حمل گر جاتا ہو چاہیئے کہ یہ دُعا لکھ کر اس کے گلے میں باندھے خدا چاہے پھر نہ گرے گا اور اگر سات ماہ حمل والی عورت کو قند پر یہ دُعا پڑھ کر کھلائی جائے تو خداوند تعالیٰ اپنے فضل سے لڑکی کو لڑکے سے بدل دے گا اور فرزند نرینہ پیدا ہوگا۔

برائے عقیمہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی عورت برسوں سے بانجھ ہو اور اولاد نہ ہوتی ہو تو اس کے لئے پندرہ روز تک ایک سپاری تر لائی جائے اور اس پر تین بار یہ دُعا پڑھ کر عورت عقیمہ کو کھلائی جاوے ضرور نطفہ قرار پکڑے گا۔ اور خدا کے فضل سے لڑکا ہوگا اور اگر نہ ہوگا تو قیامت کو میرا دامن اور اس کا ہاتھ ہو۔

برائے موافقت زن و شوہر اور حضرت خواجہ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اگر میاں بی بی میں ناموافقت ہو تو اس دُعا کو پندرہ بار شیرینی پر پڑھ کر کھلائے خدا چاہے موافقت ہو جائے گی۔ انتہی ١٢ مترجم

دعائے کیمیائے سعادت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ فَمَنْ یَّدْعُ الْعَبْدُ اِلَّا الرَّبُّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَالِقُ

وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَخْلُوْقُ اِلَّا الْخَالِقَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَمْلُوْكُ اِلَّا الْمَالِكُ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ فَمَنْ یَّدْعُ الْفَقِیْرُ اِلَّا الْغَنِیَّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ فَمَنْ یَّدْعُ الضَّعِیْفُ اِلَّا الْقَوِیَّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَیُّوْمُ وَاَنَا الزَّائِلُ فَمَنْ یَّدْعُ الزَّائِلُ اِلَّا الْقَیُّوْمَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَفُوُّ وَاَنَا الْمُسِیْئُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسِیْئُ اِلَّا الْعَفُوَّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُذْنِبُ اِلَّا الْغَفُوْرَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّحِیْمُ وَاَنَا الْخَاطِیُ فَمَنْ یَّدْعُ الْخَاطِیُ اِلَّا الرَّحِیْمَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُغِیْثُ وَاَنَا الْمُسْتَغِیْثُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسْتَغِیْثُ اِلَّا الْمُغِیْثَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُجِیْبُ وَاَنَا الدَّاعِیْ فَمَنْ یَّدْعُ الدَّاعِیْ اِلَّا الْمُجِیْبَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُجِیْرُ وَاَنَا الْمُسْتَجِیْرُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُسْتَجِیْرُ اِلَّا الْمُجِیْرَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ فَمَنْ یَّدْعُ اِلَّا الْعَزِیْزَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیْ وَاَنَا السَّائِلُ فَمَنْ یَّدْعُ السَّائِلُ اِلَّا الْمُعْطِیَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاَنَا الْبَائِسُ فَمَنْ یَّدْعُ الْبَائِسُ اِلَّا الْوَهَّابَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُفَرِّجُ وَاَنَا الْمَغْمُوْمُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَغْمُوْمُ اِلَّا الْمُفَرِّجَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُنْجِیْ وَاَنَا الْغَرِیْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْغَرِیْقُ اِلَّا الْمُنْجِیَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمَرْزُوْقُ اِلَّا الرَّزَّاقَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَفَّارُ وَاَنَا الْمُتَضَرِّعُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُتَضَرِّعُ اِلَّا الْغَفَّارَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْكَاشِفُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ اِلَّا الْكَاشِفَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّیِّدُ وَاَنَا الْمُبْتَهِلُ فَمَنْ یَّدْعُ الْمُبْتَهِلُ اِلَّا السَّیِّدَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَاَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○

برائے دفع کاہلی در زہد اگر کسی کو زہد میں کاہلی اور سستی آتی ہو تو اس کے دفعیہ کے لئے یہ اسم دو سو مرتبے پڑھے بفضل خدا کاہلی دور ہوگی۔ اسم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا كَلْكَائِیْلُ بِحَقِّ جَبَّارٍ اَلَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ بِجَبْرُوْتِهٖ یَا كَلْكَائِیْلُ ۔

برائے حصول رزق حسنہ جو کوئی اس اسم کو ہر روز پڑھے گا۔ رزق حسنہ پائیگا اسم معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طیفھوج الَّذِیْ طَاهِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بعد اس کے یہ اسم پڑھے اَللّٰهُ قَائِمٌ اَنَا لِیْ فِیْ اَنَا لِیَتِهٖ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

برائے قضائے حاجات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو کوئی صبح کو فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ نہایت ذوق وشوق کیساتھ اس دعا کو پڑھے گا ایک ہفتہ میں اپنی دلی مراد کو پہنچے گا اگر اس ہفتہ میں اس کی حاجت برآری نہ ہوئی تو اپنی خطا سمجھے (یعنی کوئی قصور اس سے واقع ہوا یا کوئی گناہ کیا یا تلاوت یا طہارت میں فرق ہوا) اعتقاد درست رکھنا شرط عظیم ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا قَائِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؀

برائے فتح مندی مہمات راہ دین بندگی حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو راہ دین میں کوئی مہم پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر ایک ہزار سو دفعہ اس دعا کو پڑھے (خدا چاہے کامیاب ہوگا اور ذوق وشوق حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا زیادہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؀ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؀

برائے خوشنودی تمام سال جو کوئی اس دعا کو ربیع الاوّل کی بارہویں کو پڑھے گا تمام سال خوش رہے گا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ وہ بے حساب بہشت میں جاویگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، بار یَا اَللّٰهُ ، بار۔ یَا رَحْمٰنُ ، بار۔ یَا غَفُوْرُ ، بار۔ یَا رَحِیْمُ ، بار۔ یَا حَنَّانُ ۷ بار یَا مَنَّانُ ، بار۔ یَا دَیَّانُ ، بار۔ یَا سُبْحَانُ ، بار۔

برائے قضائے حاجات حاجت برآری کے لئے جمعہ کی شب کو پانچہزار مرتبہ یہ

دعا پڑھے مگر پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور ایک ہی جلسہ میں تمام کرے بزرگوار یہ ہے یَا مُسَهِّلُ سَهِّلْ کُلَّ صَعْبٍ اَصْبَحْتُ فِیْ جَوَارِ اللّٰهِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ۔

برائے روشنی قلب وقضائے حاجات حضرت سلطان صوفیان نظام الحق والشرع والدین قدس سرہٗ روایت کرتے ہیں کہ طالب خدا کو چاہیئے کہ اس مناجات کو ستر ہزار بار پڑھے (اس کی برکت سے) اس کے دل میں روشنی پیدا ہوگی اور قلب منور ہوگا اور اگر کسی حاجت کے لئے پڑھے گا۔ تو وہ بھی برآوے گی مناجات یہ ہے۔ اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَهَوَائِیْ غَالِبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَمَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ وَلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

درود معظم ایک درود معظم ومکرم قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے اوراد میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو مومن اس درود کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گا تو جگ کا ثواب اس بندہ کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو اپنے پاس رکھے گا تمام دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے امن میں رہیگا اور عقبیٰ میں حضرت کی ہمسائے گی اسے نصیب ہوگی۔ درود معظم یہ ہے۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ نِ الْعَرَبِیُّ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ نِ الْقُرَشِیُّ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ نِ الْمَکِّیُّ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ حَبِیْبُ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا جَدَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَبَا الْفَاطِمَةِ الزَّهْرَاءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صَاحِبَ الْمِنْبَرِ وَالْمِعْرَاجِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

برائے حصول کلید خزانہ غیب وترقی دارین بندگی حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور الحق والشرع والدین حاجی حضور روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی روزمرہ

اس دعا کو ہر فریضہ کے بعد ایک بار پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو کلید خزانہ غیب عطا کرے گا اور دارین کی ترقی عنایت فرمائے گا۔ دُعائے بزرگوار یہ ہے:۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ الرَّقِیْبُ الرَّؤُوْفُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ الْحَافِظُ الْحَکِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّ فَقِنِیْ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ یَا بَاسِطُ بِسْمِ اللّٰہِ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِکَ وَاَبْوَابَ دَوْلَتِکَ وَاَبْوَابَ سَعَادَتِکَ وَاَبْوَابَ سَلَامَتِکَ وَاَبْوَابَ عَطِیَّتِکَ وَاَبْوَابَ عَافِیَتِکَ وَاَبْوَابَ بَرَکَاتِکَ وَاَبْوَابَ حَمْدِکَ وَاَبْوَابَ شُکْرِکَ وَاَبْوَابَ طَاعَتِکَ وَاَبْوَابَ حَقَائِقِکَ وَاَبْوَابَ تَوْفِیْقِکَ وَاَبْوَابَ عِبَادَتِکَ وَاَبْوَابَ عِزَّتِکَ وَاَبْوَابَ تَوَکُّلِکَ وَاَبْوَابَ سَبِیْلِکَ وَاَبْوَابَ مَرْضَاتِکَ وَاَبْوَابَ ثَنَائِکَ وَاَبْوَابَ مَحَبَّتِکَ وَاَبْوَابَ عِنَایَتِکَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِکَ وَاَبْوَابَ لُطْفِکَ وَاَبْوَابَ مَغْفِرَتِکَ وَاَبْوَابَ جَنَّتِکَ وَاَبْوَابَ مُحِبَّتِکَ وَاَبْوَابَ اِحْسَانِکَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِکَ وَاَبْوَابَ لُطْفِکَ وَاَبْوَابَ کَرَمِکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قَدْ تَکَفَّلْتَ بِرِزْقِیْ وَرِزْقِ کُلِّ دَابَّۃٍ فَاَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ یَا اَفْضَلَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ الْبَدِیْعِ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ لِنَفْسِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِصَاحِبِ ھٰذَا الدُّعَاءِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ بِفَضْلِکَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّاسِعًا مُّبَارَکًا ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا بِلَا کَدٍّ وَّلَا مِنَّۃِ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَمِنْ عَطِیَّتِکَ وَرِزْقِکَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ یَا سُلْطَانُ یَا بُرْھَانُ یَا مُسْتَعَانُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّفَھْمًا وَّمَحَبَّۃً فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ عَزِیْزًا فِیْ عُیُوْنِھِمْ وَاجْعَلْنِیْ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَصَلَّی

اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

دُرُودِ معظم جو کوئی یہ دُرود شریف سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم پر پڑھیگا ضرور اپنے مقصود کو پہنچے گا (یعنی جملہ مقاصد پورے ہوں گے یا وصول الی اللہ میسر ہو گا یا جو حوائج دینی یا دنیوی ہوں گے بر آویں گے دُرودِ معظم یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی التَّوْفِیْقِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَلَی التَّقْصِیْرِ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

دُعائے قرشیہ برائے استحکام زہد صاحب زہد کو چاہیئے کہ اس کے استحکام اور استقرار کے لئے یہ دعائے قرشیہ ہر روز بارہ دفعہ پڑھے زہد اس کے باطن میں قرار حاصل کرے گا۔ دعائے قرشیہ یہ ہے:۔ قَرْشِیًّا قَرْشِیًّا رَحِلًا وَمِلًا دُوْتًا تَشْوِیًّا شَھُوْیًا شَیُوْیًا شَمُوْتَلِیًا اَزْرَکْطَا اَزْرَطِیًّا عَنْطًا عَنْطِیًّا طُوطًا طُوطِیًّا طُوطَنْطِیًّا طُوطَا طِیًا اِھْیًا اَشْرَاھِیًا تَدْرَمِھِیًّا ھَلْیَمِیًّا ھَلَامِھِیًّا ھَلْبَرِھِیًّا ھَرْجُوْھِیًّا ھَرَائِیْلَ ھَرْجَائِیْلَ مِھْرَجِیْلَ نَھْرَجِیْلَ صَھُوْرَطَائِیْلَ نَھْرَطَائِیْلَ اَھْرَائِیْلَ اَکْھَرَائِیْلَ اَھْلَائِیْلَ اَھْیَائِیْلَ اَھْوَائِیْلَ اَعْیَائِیْلَ اَکْرَائِیْلَ مَطْوَائِیْلَ مَکْوَائِیْلَ اَکْوَائِیْلَ جَھْطَائِیْلَ خَرْدَائِیْلَ دَرْمَائِیْلَ اَلْوَائِیْلَ رُوْحَائِیْلَ اَطْوَائِیْلَ اَعْمَائِیْلَ جَھْطَائِیْلَ طَائِیْلَ سَجْیَجَائِیْلَ مِیْکَائِیْلَ رَدْنَائِیْلَ سَفْرَسَھَائِیْلَ اَشْرُوْتِیَا اَشْرُوْقَدَا اَشْجَائِیْلَ اَشْجَائِیْلَ اَھْرَائِیْلَ اَعْلَائِیْلَ مُجَائِیْلَ رُوْھَاھِیْلَ سَھْجَائِیْلَ ھَزْکَرَنْ اَھْیَائِیْلَ اَلْوَائِیْلَ اَحْمَائِیْلَ تَرْشُوْتَائِیْلَ رَرْحُوْتَائِیْلَ مَلْحُوْتَائِیْلَ رَدْفَائِیْلَ عَزْرَرَعَلِیْلَ قَدْتَائِیْلَ تَشْقَتَائِیْلَ سَرْکَتَائِیْلَ تَرْلَمَتَائِیْلَ نَوْرَائِیْلَ سَفْرَسَھَائِیْلَ سَفْرَسَقْ سَھَائِیْلَ مَلْکَائِیْلَ مِیْکَائِیْلَ اَدْرَدَۃُ اَھْدَۃُ دَرَایَۃُ سَرْتَائِیْلَ یَکْیَائِیْلَ شَدَّقِیْلَ اَمْتَشْکِیْلُوْ ھُجَدَرْ

عد قائیل مجد وائیل من طوطائیل سیطوطا شبطوطیۃ مجد دما برغا نفرقا مایش
ادریش ادم و اروۃ صاایۃ طوطائیل مرطائیل اکہائیل موزد دائیل شمخائیل
سکجیل دم دائیل جنھکائیل جبرائیل بطمطائیل شعمائیل منطرئ مغطرئ
برمائیل نہر تائیل رمائیل انہا ھی انہا ھی تبیشا مشیشا تیشا تکو بشمشہطرا
شہطرثیا شہطرا یانہ ھاھیری ترتین ۔

دعائے اختتام یہ ہے الٰہی احفظنی اھلی ومالی وولدی بحق ھذہ الاسماء السحرۃ البرۃ وبحرمۃ کراما کاتبین و الروحانیین ان تقضی حاجتی یا رب العالمین ویاخیر الناصرین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

دعائے ہفت ہیکل جو کوئی اس دعائے ہفت ہیکل کو سات روز تک برابر علی الترتیب سات ہزار بار پڑھے گا۔ کشف قلوب اور قبور حاصل ہوگا اور عالم ملائکہ اس پر منکشف ہوگا وہ دعائے ہفت ہیکل یہ ہے۔

ہیکل اول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا جلیل تجللت بالجلال والجلال فی جلال جلالک یا جلیل یا دائم المعبود ویا منعم المقصود ویا من لا الٰہ الا اللہ یا احکم الحاکمین۔ **ہیکل دوم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا لطیف باوصاف کمالہ باللطافۃ واللطافۃ فی لطافۃ لطافتک یا لطیف انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق والی طریق مستقیم ویاخیر الرازقین۔ **ہیکل سوم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا سمیع البرھان واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن یا سمیع تسمعت بالسمع والسمع فی سمع سمعک یا سمیع والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون وھو الحق الوکیل یا احسن الخالقین۔ **ہیکل چہارم** اللھم یا معز المذل یا علیم یا عظیم تعظمت بالعظمۃ والعظمۃ فی عظمۃ عظمتک یا عظیم فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم ویاخیر الناصرین **ہیکل پنجم** بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم اللھم یا رحیم ترحمت بالرحمۃ والرحمۃ فی رحمۃ رحمتک یا رحیم یا حفیظ تحفظت بالحفظ والحفظ فی حفظ حفظک یا حفیظ یا اکرم الصادقین ویا منعم الحافظین۔ **ہیکل ششم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا کریم تکرمت بالکرم والکرم فی کرم کرمک یا کریم ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض واللہ بصیر بما تعملون یا سریع الحاسبین **ہیکل ہفتم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یا غفور تغفرت بالمغفرۃ والمغفرۃ فی مغفرۃ مغفرتک یا غفور لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

دعائے پنج گنج جو کوئی اس دعا پنج گنج کا ہمیشہ ورد رکھے گا فتوحات غیبی اس کو حاصل ہوں گی اور اس دعا کی برکت سے بہت سے اسرار ظاہر و باطن اس پر منکشف ہوں گے اور وہ یہ ہے۔ **گنج اول** من ارادنا بسوء فردہ ومن کادنا بکید فکدہ ومن بغی علینا فاھلکہ رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی یا امان الخائفین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ **گنج دوم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وافوض امری الی اللہ واستغفر باللہ وما النصر الا من عند اللہ لا الٰہ الا اللہ شھد اللہ قلبی اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام وبعزتک التی لا ترام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت رجاءنا برحمتک یا ارحم الراحمین۔ **گنج سوم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم اھدنا من عندک وانعم علینا من فضلک وانشر علینا من رحمتک وانزل علینا مائدۃ من السماء من برکاتک واعوذبک منک عز جارک وجل ثناؤک ولا الٰہ غیرک یا قادر یا قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین۔ **گنج چہارم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم احفظنا من بین ایدینا ومن خلفنا وعن ایماننا وعن شمائلنا ومتعنا باسماعنا وابصارنا واجعلھما الوارث منا وانصرنا ربنا علی من ظلمنا ولا تخذلنا وانت مولٰنا یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین **گنج پنجم** بسم اللہ الرحمٰن

الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ یَا شَاھِدًا غَیْرَ غَائِبٍ وَیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ وَ یَا خَالِقًا غَیْرَ مَخْلُوْقٍ وَیَا رَازِقًا غَیْرَ مَرْزُوْقٍ وَیَا مَعْبُوْدًا غَیْرَ عَابِدٍ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَرْزُقَنِیْ نِعَمَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ یَا حَکِیْمُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اسماءِ جبروت | جو زاہد ان اسماءِ جبروت کی روزمرہ مواظبت کرے گا۔ حق تعالیٰ اس کو جمیع صفات موصوف فرمائے گا۔ اسماءِ جبروت یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یَا نُوْرُ: تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِكَ یَا نُوْرُ۔

یَا عَزِیْزُ: تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّۃِ وَالْعِزَّۃُ فِیْ عِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ۔

یَا جَلِیْلُ: تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِ جَلَالِكَ یَا جَلِیْلُ۔

یَا وَاحِدُ: تَوَحَّدْتَ بِالْوَاحْدَانِیَّۃِ وَالْوَاحْدَانِیَّۃُ فِیْ وَحْدَانِیَّۃِ وَحْدَانِیَّتِكَ یَا وَاحِدُ۔

یَا فَرْدُ: تَفَرَّدْتَ بِالْفَرْدَانِیَّۃِ وَالْفَرْدَانِیَّۃُ فِیْ فَرْدَانِیَّۃِ فَرْدَانِیَّتِكَ یَا فَرْدُ۔

یَا جَمِیْلُ: تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِیْ جَمَالِ جَمَالِكَ یَا جَمِیْلُ۔

یَا عَظِیْمُ: تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَۃِ وَالْعَظَمَۃُ فِیْ عَظَمَۃِ عَظَمَتِكَ یَا عَظِیْمُ۔

یَا کَبِیْرُ: تَکَبَّرْتَ بِالْکِبْرِیَاءِ وَالْکِبْرِیَاءُ فِیْ کِبْرِیَاءِ کِبْرِیَائِكَ یَا کَبِیْرُ۔

یَا کَرِیْمُ: تَکَرَّمْتَ بِالْکَرَمِ وَالْکَرَمُ فِیْ کَرَمِ کَرَمِكَ یَا کَرِیْمُ۔

یَا قَدِیْرُ: تَقَدَّرْتَ بِالْقُدْرَۃِ وَالْقُدْرَۃُ فِیْ قُدْرَۃِ قُدْرَتِكَ یَا قَدِیْرُ۔

یَا جَبَّارُ: تَجَبَّرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتُ فِیْ جَبَرُوْتِ جَبَرُوْتِكَ یَا جَبَّارُ۔

یَا قَھَّارُ: تَقَھَّرْتَ بِالْقَھْرِ وَالْقَھْرُ فِیْ قَھْرِكَ یَا قَھَّارُ۔

یَا مَلِیْكُ: تَمَلَّکْتَ بِالْمَلَکُوْتِ وَالْمَلَکُوْتُ فِیْ مَلَکُوْتِ مَلَکُوْتِكَ یَا مَلِیْكُ۔

یَا قُدُّوْسُ: تَقَدَّسْتَ بِالْقُدْسِ وَالْقُدْسُ فِیْ قُدْسِ قُدْسِكَ یَا قُدُّوْسُ۔

یَا رَبُّ: تَرَبَّبْتَ بِالرَّبُوْبِیَّۃِ وَالرَّبُوْبِیَّۃُ فِیْ رَبُوْبِیَّۃِ رَبُوْبِیَّتِكَ یَا رَبُّ۔

یَا رَحِیْمُ: تَرَحَّمْتَ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّحْمَۃُ فِیْ رَحْمَۃِ رَحْمَتِكَ یَا رَحِیْمُ۔

یَا وَھَّابُ: تَوَھَّبْتَ بِالْوَھْبَۃِ وَالْوَھْبَۃُ فِیْ وَھْبَۃِ وَھْبَتِكَ یَا وَھَّابُ۔

یَا مَنَّانُ: تَمَنَّنْتَ بِالْمِنَّۃِ وَالْمِنَّۃُ فِیْ مِنَّۃِ مِنَّتِكَ یَا مَنَّانُ۔

یَا حَکِیْمُ: تَحَکَّمْتَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ حِکْمَۃِ حِکْمَتِكَ یَا حَکِیْمُ۔

یَا مَجِیْدُ: تَمَجَّدْتَ بِالْمَجْدِ وَالْمَجْدُ فِیْ مَجْدِ مَجْدِكَ یَا مَجِیْدُ۔

یَا حَنَّانُ: تَحَنَّنْتَ بِالْحِنَّۃِ وَالْحِنَّۃُ فِیْ حِنَّۃِ حِنَّتِكَ یَا حَنَّانُ۔

یَا حَمِیْدُ: تَحَمَّدْتَ بِالْحَمْدِ وَالْحَمْدُ فِیْ حَمْدِ حَمْدِكَ یَا حَمِیْدُ۔

یَا حَلِیْمُ: تَحَلَّمْتَ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ فِیْ حِلْمِ حِلْمِكَ یَا حَلِیْمُ۔

یَا قَدِیْمُ: تَقَدَّمْتَ بِالْقِدَمِ وَالْقِدَمُ فِیْ قِدَمِ قِدَمِكَ یَا قَدِیْمُ۔

یَا شَھِیْدُ: تَشَھَّدْتَ بِالشَّھَادَۃِ وَالشَّھَادَۃُ فِیْ شَھَادَۃِ شَھَادَتِكَ یَا شَھِیْدُ۔

یَا قَرِیْبُ: تَقَرَّبْتَ بِالْقُرْبِ وَالْقُرْبُ فِیْ قُرْبِ قُرْبِكَ یَا قَرِیْبُ۔

یَا نَصِیْرُ: تَنَصَّرْتَ بِالنُّصْرَۃِ وَالنُّصْرَۃُ فِیْ نُصْرَۃِ نُصْرَتِكَ یَا نَصِیْرُ۔

یَا شَکُوْرُ: تَشَکَّرْتَ بِالشُّکْرِ وَالشُّکْرُ فِیْ شُکْرِ شُکْرِكَ یَا شَکُوْرُ۔

یَا سَتَّارُ: تَسَتَّرْتَ بِالسِّتْرِ وَالسِّتْرُ فِیْ سِتْرِ سِتْرِكَ یَا سَتَّارُ۔

یَا خَالِقُ: تَخَلَّقْتَ بِالْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِیْ خَلْقِ خَلْقِكَ یَا خَالِقُ۔

یَا رَزَّاقُ: تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِیْ رِزْقِ رِزْقِكَ یَا رَزَّاقُ۔

یَا فَتَّاحُ: تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِیْ فَتْحِ فَتْحِكَ یَا فَتَّاحُ۔

یَا عَلِیْمُ: تَعَلَّمْتَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ فِیْ عِلْمِ عِلْمِكَ یَا عَلِیْمُ۔

یَا رَفِیْعُ: تَرَفَّعْتَ بِالرَّفْعِ وَالرَّفْعُ فِیْ رَفْعِ رَفْعِكَ یَا رَفِیْعُ۔

یَا حَافِظُ: تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِیْ حِفْظِ حِفْظِكَ یَا حَفِیْظُ۔

یَا سَلَامُ: تَسَلَّمْتَ بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامُ فِیْ سَلَامِ سَلَامِكَ یَا سَلَامُ۔

یَا وَاصِلُ: تَوَصَّلْتَ بِالْوَصْلِ وَالْوَصْلُ فِیْ وَصْلِ وَصْلِكَ یَا وَاصِلُ۔

یَا فَاضِلُ: تَفَضَّلْتَ بِالْفَضْلِ وَالْفَضْلُ فِیْ فَضْلِ فَضْلِكَ یَا فَاضِلُ۔

یَا فَاعِلُ : تَفَعَّلْتَ بِالْفِعْلِ وَالْفِعْلُ فِیْ فِعْلِ فِعْلِكَ یَا فَاعِلُ۔

یَا فَارِضُ : تَفَرَّضْتَ بِالْفَرْضِ وَالْفَرْضُ فِیْ فَرْضِ فَرْضِكَ یَا فَارِضُ۔

یَا سَمِیْعُ : تَسَمَّعْتَ بِالسَّمْعِ وَالسَّمْعُ فِیْ سَمْعِ سَمْعِكَ یَا سَمِیْعُ۔

یَا سَامِعُ : یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا عَزِیْزُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔

یَا قُدُّوْسُ : اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتَتُوْبَ عَلَیَّ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَتَكْفِیْ مُهِمَّاتِیْ وَتَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ وَتَقَبَّلْ عِبَادَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

برائے زیارت رسول علیہ السلام | جو شخص یہ چاہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپ کے اصحاب اور ارواح طیبات کو دیکھوں تو اس کو چاہیئے کہ شہر سے باہر جائے اور لب دریا یا حوض یا تالاب جائے پاکیزہ پر بیٹھ کر غسل کرے اور سر ننگا کر کے دو رکعت شکرانہ وضو ادا کرے اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃ ارواح پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۃ اخلاص اور دوسری میں فاتحہ کے بعد اکیس بار معوذ تین بار پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور تین بار یہ دُعا عجز سے کہے اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اور اسم کو سات ہزار بار پڑھے وہ اسم یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَقْوَاهُ یَا اَللّٰهُ۔ جس وقت طالب اس علم کو پورا پڑھ چکے آسمان کیطرف منہ اٹھائے تین قدم آگے پھر تین قدم پیچھے تین قدم دائیں تین قدم بائیں چلے مگر قبلہ کی طرف سے منہ نہ ہٹائے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے آنکھیں کھول دے اور ارواح پاک حضرت رسالت پناہ اور سب اصحابیوں کی اور اُن کے ماسوا سب اس کو دکھلائی دیں گے عرض حاجت کرے جو مقصود ہو بر آئے یہ خاص اس فقیر کا عمل ہے بعد اس کے یہ مناجات پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی آنچہ بد کردم ندانستم خطا کردم ؎

ف ۔ بعض گفتہ اند کہ دریں عمل شرط آنست کہ اول روزہ طے دارد بعد ازاں بعمل رجوع کند مقصود رسد ۱۲۔ سماع

بخش بحق لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

ایضاً : جو شخص یہ چاہے کہ نفس وشیطان مغلوب رہیں اور میں ان پر ظفر یاب رہوں تو اس کو چاہیئے کہ پہلے دوگانہ ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الم ترکیف تین بار اور دوسری میں تبت یدا تین بار پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور سو بار عجز ونیاز کے ساتھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھ کر بارہ دفعہ یہ دُعائے عزرائیل پڑھے تاکہ وسوسوں نفسانی وشیطانی سے خلاصی پائے۔

دُعائے عزرائیل | جو کوئی اس دُعائے عزرائیل کو ہمیشہ ایکبار پڑھے گا انقطاع ماسوی اللہ اسے حاصل ہوگا اور وہ دعا یہ ہے۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا عِزْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا صَاحِبَ النَّارِ وَالْمَوْتِ وَالْقَهْرِ وَیَا قَلْمَائِیْمُ وَیَا سِرَّ الْكِبَائِیْلُ بِحَقِّ اُهْطُحُشْ وَبِحَقِّ اُهْطَمُفَشُدُ اَتْبِعْهُ دَمَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَلَا یَبْقٰی فِیْ نُكُوْنِ ذُو الرُّوْحِ اِلَّا وَنَارُ الْقَهْرِ اَخْمَدَتْ ظُهُوْرَهٗ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا قَاهِرُ یَا قَهَّارُ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَهٗ عِزْرَائِیْلَ مِنْ قُوٰی اَسْمَائِكَ الْقَاهِرَةِ الْقَاهِرِیَّةِ فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوْسُ بِالْقَهْرِ اَلْبِسْنِیْ ذٰلِكَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ حَتّٰی اَلِیْنَ بِهٖ كُلَّ صَعْبٍ وَاُذَلِّلَ بِهٖ كُلَّ مَنِیْعٍ بِقُوَّتِكَ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظَّالِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ رَبِّ اَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْ عِنَایَتِكَ رُوْحَانِیًّا تُقَوِّیْ بِهِ الْقُوَی الْكُلِّیَّةَ وَالْجُزْئِیَّةَ حَتّٰی اَقْهَرَ بِمُعَادِیْ یَا شَارَةَ عَقْلِیْ وَنَفْسِیْ كُلَّ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ قَاهِرَةٍ فَتَقْبِضُ دَقَائِقَهَا اِنْقِبَاضًا فَلَا یَبْقٰی ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یَا سَیْفَ اللّٰهِ قَتَلْتَ بِسَیْفِ اللّٰهِ۔

خواص اسماء اللہ الحسنیٰ | قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا۔ یعنی خدائے تبارک وتعالیٰ کے نام پاک ہیں پکارو اللہ کو ان ناموں سے قال

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً غَیْرَ وَاحِدَۃٍ مَنْ اَحْصَاھَا وَقَرَاَھَا وَعَمِلَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (یہ روایت ابی ہریرہ سے ہے) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے اُن کو اور ان کے بموجب عمل کرے داخل ہوگا بہشت میں (یعنی اوّل ہی داخل ہوگا بہشت میں بغیر عذاب کے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے ھُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفِقٌ عَلَیْہِ (یعنی اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور یہ حدیث متفق علیہ ہے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَھَّارُ الْوَھَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّھِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمُعْطِیْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْھَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ السَّیِّدُ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ الْاَمِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ وَیَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاَنْ تَحْشُرَنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِاللّٰہِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِحَقِّ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۰

مترجم کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کے اور بھی نام ہیں مگر یہ خاصیت جو ان پر مذکور ہوئی ان ناموں کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے جداگانہ ہر نام کے خواص اور فضائل نہیں لکھے لہٰذا ضرور ہوا کہ جو خواص اور فضائل علماء دین اور اولیاء کرام نے تحریر فرمائے ہیں مع حوالہ اور ثبوت اس جگہ درج کئے جائیں تاکہ طالب پورا فائدہ اٹھائیں۔

صاحب منہاج الاعمال اور مشائخ علیہم الرحمۃ نے اسماء الحسنیٰ کو اعتصام اور اختتام کے ساتھ پڑھا ہے جس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے: کہ اوّل ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ تا اَلصَّبُوْرُ پڑھ کر یہ پڑھے اَلَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی مَنْ یَّعْتَصِمْ بِحَبْلِ اللّٰہِ نَجٰی۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یَزَلْ کَرِیْمًا وَّلَا یَزَالُ رَحِیْمًا بعد اس کے یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۰ اور مشائخ سے یہ بھی منقول ہے کہ حرف ندا کے ساتھ اللہ پاک کا نام لینا (یا اللہ) زیادہ قبولیت کا اثر رکھتا ہے۔ اور بعض یوں فرماتے ہیں کہ دن کو بالف ولام جیسے (الملک القدوس) اور شب کو حرف ندا کے ساتھ پڑھے جیسا کہ اوپر تمثیلاً ذکر ہوا۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ کے تین قسم پر نام ہیں۔ جمالی۔ جلالی۔ مشترک۔

ہر اسم کے ساتھ اشارہ کردیا گیا ہے اور تعیین عدد قرأت بھی لکھ دی گئی ہے۔ طالبانِ صادق کو اس کے موافق عمل کرنا چاہیئے اگر تعیین ایام کسی جگہ نہ لکھی گئی ہو تو نو دن یا چہل روز سمجھنے چاہیئیں۔

اور یہ جو کچھ خواص اور فضائل اس عاجز نے لکھے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی شرح سے لکھے ہیں انہوں نے اکثر مشائخ کرام کے مکاشفے اور سماع سے تحریر فرمائے ہیں اور بعض خاصیتیں شاہ عبدالرحمن چشتیؒ کی شرح سے اور بعض مولانا احمدالدیزلی شافعی اور بعض مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب اور بعض مولینا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمہم اللہ کے فوائد سے اور بعض دیگر کتب معتبرہ سے بھی اخذ کرکے نہایت احتیاط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علامت حرف (ح) اور شاہ عبدالرحمن چشتیؒ کی علامت حرف (ع) اور باقی بزرگوں کے نام لکھدیئے گئے ہیں۔ اور جگہ کتاب کا حوالہ بھی ہے۔

اَللّٰہُ : عدد اس کے ۶۶ ہیں۔ یہ اسم ذات جامع جمیع صفات کمال ہے اور بعض محققین کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے اور قرآن مجید میں یہ اسم دو ہزار تین سو ساٹھ جگہ آیا ہے اور یہ اسم سلطان سائر اسماء ہے اور اس کو سب اسماء پر شرف ہے اور یہ اسم ذات جامع ہے معناً جمیع اسماء کا اور جمیع اسماء صفات اسی سے متعلق ہیں جو کوئی اس اسم کو ہر روز ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اس کا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ۱۲ح اور بخار کے دفعیہ کے لئے نقش مربع پر کرکے گلے میں ڈالے۔ ہٰکذا صورتہ۔

۷۸۶

۱	۴۶	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۴۵
۶	۹	۴۸	۳
۴۷	۴	۵	۱۰

اور واسطے شفائے اسقام اور امراض کے اگر اس کو موافق اس کے عدد کے ۶۶ مرتبہ لکھیں اور اس کو دھو کر جس مریض کو پلائیں خدا چاہے شفا ہوگی اور

گزند رسیدہ اور آسیب زدہ کو بھی لکھ کر دھو کر پلائے اور اگر آسیب زدہ کے ہاتھوں کی انگلیوں پر اس اسم کا ایک ایک حرف لکھ دیں تو وہ شخص جن سے محفوظ اور جن اس سے باز ایستادہ رہے گا اور اگر ارادہ اس کے جلانے کا ہو تو حرف اسم اللہ ایک نیلے کپڑے پر لکھیں اور فلیتہ بنا کر ایک سرے سے اسکو جلائیں اور جن زدہ کو سونگھائیں اس صورت میں اگر ارادہ اس کے مار ڈالنے یا جلا دینے کا رکھتے ہوں یا اس کو گویا کرنا چاہتے ہوں تو یہ سب باتیں اس سے حاصل ہوں گی اور بعض علماء سلف نے ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اسم اللہ کو کسی ظرف میں بلا تعداد جس قدر اس ظرف میں گنجائش ہو لکھ کر اور دھو کر اس کا پانی مصروع یا آسیب زدہ پر چھڑک دیوے تو شیطان اس کا جل جائے گا۔ اور بونی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے یہی عمل ایک شخص کو بتایا کہ اس کا لڑکا چونتیس برس سے مصروع یعنی آسیب زدہ تھا اور اس سے سخت عاجز آگیا تھا پس وہ شخص تین روز اس عمل پر آمادہ رہا اور لکھ کر پلاتا رہا اور اس کے پانی سے چھینٹے بھی دیتا رہا خدا کے فضل سے آسیب اس کا جل گیا اور اس نے نجات پائی اور پھر کبھی وہ عارضہ اس کو نہ ہوا یہ اسم کامل دوام ہے اور ساری بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ : یہ اسم شریف جمالی ہے عدد اس کے ۲۹۸ ہیں۔ غفلت اور نسیان اور دل کی سختی دور ہونے کے لئے ہر نماز کے بعد سو بار پڑھے ۱۲ح۔

اور واسطے درد اور صحت دل اور سینہ اور جگر اور جملہ عوارض کے لئے یہ نقش مربع شربا دھلا کام میں لائے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۲۷۲
۱۲	۲۷۱	۲	۱۳
۲۷۰	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۲۶۹	۱۰

اَلرَّحِیْمُ: جمالی عدد ۲۵۸ جو کوئی سو بار صبح کی نماز کے بعد پڑھتا رہے تمام خلائق اس کی مہربان اور مشفق ہو ۱۲ ح اور جو کوئی اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا چشم خلائق میں عزیز ہوگا اور سب اس کے حال پر رحم کریں گے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۲۳۲
۱۲	۲۳۱	۲	۱۳
۲۳۰	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۲۲۹	۱۰

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: جو کوئی ہر نماز کے بعد پڑھے گا حق تعالیٰ اس کے دل سے غفلت اور نسیان اور قساوت قلبی اٹھا دے گا ۱۲ ح اور جو کوئی ان دونوں ناموں کو آہنی نگینے پر کندہ کرا کے جمعہ کے بعد پہنے گا۔ کوئی امر مکروہ اس کو پیش نہ آئے گا اور تمام مہمات اس کی سرانجام پائیں گی۔ یہ نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کہ اس میں اسم ذات بھی ہے اور دونوں نام صفاتی بھی ہیں جملہ مہمات کے لئے اکسیر اعظم ہے اور جو اوپر لکھا گیا ہے ان سب کے لئے شربار دحملاً مفید ہے۔ جو کوئی الرحیم لکھ کر اپنے سرہانے رکھ کر سوئے اور جناب باری میں عرض کرے الٰہی فلاں امر کے ہونے نہ ہونے یا اس کے خیر و شر سے آگاہی دے کئی روز تک رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقصد کو پائے گا۔ مولینا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم	الله	الرحمن	الرحیم
۲۳۰	۲۸۸	۱۰۳	۶۵
۲۸۷	۳۲۷	۶۸	۱۰۴
۶۷	۱۰۵	۱۰۵	۳۲۸

اَلْمَلِکُ: مشترک ہے عدد (۹۰) جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے یعنی (الملک القدوس) کے ملازمت کرے گا اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اس کے ملک کو قایم و دایم رکھے اور نفس اس کا مطیع و فرمانبردار ہوگا۔ اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑھے مجرب ہے ۱۲ ح۔ اور حضرت شاہ عبدالرحمٰن صاحب نے خاصیت اسکی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم (الملک) کو نوے بار کہے روشن دل اور تونگر

ہو اور بادشاہ اس کے مسخر ہوں۔ اور واسطے جاہ اور زیادتی عز و حرمت کے بھی مجرب ہے ۱۲ ع۔

واسطے تصفیہ دل اور تسخیر ملوک اور حصول جاہ دنیا اور عزت کے ہر روز نوے بار پڑھے اور حضرت مخدوم جہانیاں رح اور دیگر اولیاء کرام سے بھی منقول ہے کہ جو کوئی اس اسم کو تین روز بحسب دعوت صغیر یا نو روز باعتبار دعوت کبیر ہر روز نو ہزار بار پڑھے صاحب جاہ و جلال ہو اور اگر اس کا طالب نہ ہو تو حضرت عزت کا قرب چاہے مقرب جناب باری ہوگا۔ شب و روز پڑھے یہی شرط ہے۔

اَلْقُدُّوْسُ: مشترک ہے عدد اس کے (۱۷۰) ہیں جو کوئی ہر روز زوال کے قریب پڑھے دل اس کا صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کے روز نماز کے بعد اسم سبوح کے ساتھ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے فرشتہ صفت ہو۔ اور دشمنوں سے پناہ حاصل ہونے کے سے بھاگتے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے۔ اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبھی درماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو انیس ۳۱۹ بار شیرنی پر پڑھ کر دشمن کو دے مہربان ہو ۱۲ ح۔

اَلسَّلَامُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۳۱) ہیں جو کوئی اس اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالیٰ اس کو صحت و شفا دے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو ۱۲ ح۔ اور جو کوئی تین سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دیگا مشفق و مہربان ہوگا۔

اَلْمُؤْمِنُ: جمالی ہے عدد اس کے ۱۳۶ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے نڈر رکھے اور کوئی اس پر قدرت نہ پاتے۔ اور ظاہر و باطن اس کا حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اس کو بہت پڑھے خلق اس کی مطیع و منقاد ہو ۱۲ ح۔

اَلْمُهَیْمِنُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۴۵) ہیں جو کوئی غسل کرے اور اس

اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے لوگوں کے دلوں کے بھید اور غیبوں سے مطلع ہو اور اُس پر مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پائے ۱۲ ح اور وُہ شخص بہشتی ہو ۱۲ ع

اَلْعَزِیْزُ: جلالی ہے اور عدد اس کے ۹۴ ہیں جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور بعد خواری کے اگر اس کی مداومت کرے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں ۔ ۱۲ ح ۔ اور صبح کی سُنت اور فرض کے درمیان میں چالیس۴۰ روز تک اکتالیس بار پڑھے دُنیا و عقبیٰ میں محتاجی نہ ہوگی ۔

اَلْجَبَّارُ: جلالی ہے عدد اس کے (۲۰۶) ہیں ۔ جو کوئی مُسبعات عشر کے بعد اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے کوئی اس کی بدگوئی اور غیبت نہ کرے اور ہر طرح سے ماموں اور اہلِ دولت و سلطنت ہو ۔ اور انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے اس کی ہیبت و شوکت خلق کے دل میں تمکن ہو ۱۲ ح ۔ اور بعض کتب میں یہ لکھا ہے کہ بادشاہوں اور اکابر سلطنت کو اس کی مواظبت چاہیئے اور مقہوری اعدا کے لئے جمعہ کی نماز کے بعد تین سو بار پڑھے

اَلْمُتَكَبِّرُ: جمالی ہے عدد (۶۶۲) جو شخص دخول کرنے سے پہلے دس بار اس اسم کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو فرزند نیک اور پرہیزگار عطا فرمائے گا اور ہر کام کی ابتدا میں اس کو پڑھے گا ۔ اپنی مراد کو پہنچے گا ۔

اَلْخَالِقُ، جمالی ہے عدد (۷۳۱) جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے اس کی عبادت کے لئے روز قیامت تک اور دل اور منہ اس کا روشن اور نورانی کر دے ۱۲ ح ۔ اور بعض کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی شب کو اس کی مواظبت کرے دل اس کا منور ہو اور ہر کام میں قوت حاصل ہو اور ثواب اس کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے اور حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے جو روز جزا تک اس کے لئے عبادت کرے اور استغفار چاہے ۔ اور شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ نے فقط اتنا لکھا ہے کہ جو کوئی اس اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اس

کا روشن ہو اور تمام کاموں میں قوی ہو ۔

اَلْبَارِئُ: مشترک ہے عدد (۲۱۳) اس کے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ قبر میں نہیں چھوڑتا بلکہ اس کو ریاض قدس میں پہنچاتا ہے ۱۲ ح اور بعض جگہ اس طرح لکھا ہے کہ جو کوئی ایک ہفتہ تک ہر روز سو بار پڑھے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہو ۔ اور اگر طبیب اس پر مداومت کرے علاج اس کا موافق پڑے یہی شاہ عبدالرحمٰن صاحب نے بھی لکھا ہے ۔ اور جو کوئی یہ چاہے کہ میری محبت میں کوئی مبتلا ہو اور ایسا کہ ایک ساعت دم نہ دے ۔ تو اس کو چاہیئے کہ گلاب یا موتیا یا چنبیلی کے پھول پر ۵، بار پڑھ کر اور متصل ہی اس کے اپنا اور اسکا نام لیکر دم کرے اور جس کی آرزو ہے اس کو دے وُہ اس کی محبت میں والہ اور شیفتہ ہو گا ۔

اَلْمُصَوِّرُ: جلالی ہے (عدد ۳۳۶) ۔ جو عورت بانجھ ہو سات روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار المصوّر پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیئے اور اپنے خاوند سے ہم بستر ہوتی ہے حق تعالیٰ اس کو فرزند نیک اور نرینہ عطا فرمائے اور جو کوئی بہت پڑھے دشوار کام اس پر آسان ہوں ۱۲ ع ۔ اور جو کوئی وضو کرنے میں اپنی پیشانی پر شہادت کی انگلی سے یہ اسم لکھے جس سے ملاقات کرے وہ اس کا دوست ہو

اَلْغَفَّارُ: جمالی ہے عدد اس کے (۱۲۸) ہیں جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد سو بار کہے یَاغَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ حق تعالیٰ اس کو بخشدیتا ہے ۔

اَلْقَهَّارُ، جلالی ہے عدد اس کے (۳۰۶) جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ دُنیا کی محبت اس کے دل سے اٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اس کا بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی محبت و شوق اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے ۱۲ ع اور واسطے ہر مہم کے اگر اس اسم کو سو بار پڑھے مہم اس کی آسان ہو اگر اس پر مداومت کرے دُنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے اگر صبح کی سنت و فرض کے درمیان بہ نیت مقہوری اعدا سو بار پڑھے دشمن اس کے مقہور ہوں ۔

اَلْوَهَّابُ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۴ ہیں جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج میں ہو اس

اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اس کو ایسی نعمات دیتا ہے کہ حیران رہ جاتا ہے۔
اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے۔ اور جو بعد نماز چاشت
کے آیتِ سجدہ پڑھے اور سجدے میں سر رکھ کر سات بار یہ اسم پڑھے خلقت سے
بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اور کوئی حاجت رکھتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ آدھی رات
کو گھر کے صحن میں یا مسجد میں تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار یَا وَهَّابُ پڑھے
حاجت اس کی روا ہوتی ہے۔ اور واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے
چار رکعت پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں جاوے اور ایک سو چار مرتبے یا وہاب
پڑھے اور اگر فرصت نہ ہو پچاس ہی پر اکتفا کرے ۱۲ مولینا شاہ عبدالعزیزؒ اور جو
کوئی چہار شنبہ کو غسل کر کے دو رکعت پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار یا وہاب پڑھے
حق تعالیٰ اس کو دُنیا کا حساب اس قدر عطا کرے کہ شمار میں نہ آئے۔

اَلرَّزَّاقُ : جمالی ہے عدد اس کے (۳۰۸) ہیں جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے
نماز سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار پڑھے اس گھر میں کبھی
رنج اور مفلسی نہ ہو لیکن داہنے کونے میں شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے
نہ پھیرے ۱۲ح جو کوئی اس کو پانسو پنتالیس بار پڑھے رزق کا کشادہ ہو اور
کوئی دشواری اور درماندگی نہ دیکھے اگر ہزار بار تنہائی میں پڑھے خضر علیہ السلام سے
ملاقات حاصل ہو لیکن روزی وجہ حلال سے پیدا کر کے کھائے۔

اَلْفَتَّاحُ : جمالی ہے عدد اس کے ۴۸۹ ہیں جو کوئی فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ
سینہ پر رکھ کر ستر بار اس کو پڑھے زنگ اس کے دل سے جاتا رہے اور صفائی
ارزانی ہو ۱۲ح۔

اَلْعَلِيْمُ : مشترک ہے عدد اس کے (۱۵۰) ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے
حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب
حق تعالیٰ اس کو کشف عنایت کرتا ہے ۱۲ح۔ اگر چاہیئے کہ پوشیدہ کام سے آگاہی
حاصل ہو تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی شب کو نماز کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یا علیم

پڑھے اور وہیں سو جائے ہیئت اس کام کی اس پر آشکارا ہوگی۔ جو شخص یہ
چاہے کہ میری حاجت جلد بر آئے تو اس کو چاہیئے کہ وضو کر کے جنگل میں جائے
اور دو رکعت نماز ادا کرے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر ہزار بار یہ اسم پڑھے حاجت اس
کی جلد بر آئے مجرب ہے۔

اَلْقَابِضُ : عدد اس کے (۹۰۳) ہیں جو کوئی چالیس روز تک برابر روٹی کے
چار ٹکڑوں پر لکھ کر کھا لیا کرے عذاب قبر اور بھوک سے امن میں رہیگا ۱۲۔ح

اَلْبَاسِطُ : جمالی ہے عدد اس کے (۷۲) ہیں۔ جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اٹھا کر
اس کو دس بار پڑھے اور مُنہ پر ہاتھ پھیرے ہرگز اس کو حاجت اس کی نہ ہو کہ
کسی سے کچھ چاہے ۱۲ح۔

اَلْخَافِضُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۴۸۱ ہیں۔ جو کوئی تین روزے رکھے اور
چوتھے روز ایک مجلس میں اس کو ستر بار پڑھے دشمن پر فتح پائے ۱۲ح۔

اَلرَّافِعُ : جلالی ہے عدد اس کے (۳۵۱) ہیں جو کوئی اس اسم کو آدھی رات
میں یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو خلائق سے برگزیدہ کرے اور تونگر
وبے نیاز کر دے ۱۲ح۔

اَلْمُعِزُّ ، جلالی ہے عدد (۱۱۷) جو کوئی اس اسم کو شب دوشنبہ یا شب جمعہ میں
شام کی نماز کے بعد ایک سو چالیس بار پڑھے اس کے لئے خلق کی نظر میں ایک
ہیبت وعزت ظاہر ہو اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ۱۲ح۔

اَلْمُذِلُّ : جلالی ہے عدد اس کے (۷۷۰) ہیں جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا
ہو پچھتر بار اس کو پڑھے بعد اس کے سجدہ کرے اور کہے کہ الٰہی فلانے ظالم کے
شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دے گا ۱۲ح۔

اَلسَّمِیْعُ : جلالی ہے عدد (۱۸۰) ہیں۔ جو کوئی پنجشنبہ کو چاشت کی نماز کے بعد
پانچ سو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے اور پڑھتے وقت کسی
سے بات نہ کرے بعد اس کے دُعا مانگے دعا اس کی قبول ہوگی ۱۲ح۔

اَلْبَصِيْرُ : جمالی ہے عدد اس کے (۳۰۲) ہیں جو کوئی اس کو درمیان سنت و فرض
صبح کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو بار پڑھے مخصوص بہ نظر عنایت حق تعالیٰ
ہو گا۔ ۱۲ ح۔

اَلْحَكِيْمُ : جلالی ہے عدد اس کے (۶۸) ہیں۔ جو کوئی اس کو شب جمعہ میں اور
بموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بے ہوش ہو جائے حق تعالےٰ
اس کے باطن کو معدن اسرار کرے گا ۱۲ ح۔

اَلْعَدْلُ : جلالی ہے۔ عدد اس کے ۱۰۴ ہیں جو کوئی اس کو شب جمعہ میں روٹی
کے بیس لقموں پر لکھ کر کھائے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر کرے گا ۱۲ ح۔

اَللَّطِيْفُ : جمالی ہے۔ عدد اس کے ۱۲۹ ہیں جس کو اسباب معاش مہیا نہ
ہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا غربت میں کوئی غمخوار نہ ہو یا بیمار ہے اور کوئی
تیمارداری اس کی نہ کرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اس سے نکاح کی
نہیں کرتا ہے۔ وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر اس اسم کو اس
نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کی مہم کو کفالت کرے ۱۲ ح۔

واسطے نصیب کھلنے بیٹیوں کے اور صحت امراض کے اور کفالت مہمات
کے تحیۃ الوضو کے بعد سو بار مداومت کرے اور عمل پیران اخوانیہ کا یہ ہے کہ واسطے
ہر مہم دینی اور دنیاوی کے خالی جگہ میں سات شرائط دعا کے سولہ ہزار تین سو
اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہنچے گا اور مقصد اس کا بر آدے گا ۱۲ ح۔

اَلْخَبِيْرُ : مشترک ہے عدد اس کے ۸۱۲ ہیں جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ میں
ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پائے گا ۱۲ ح۔

اَلْحَلِيْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۸۸ ہیں جو کوئی اس کو کاغذ پر لکھ کر دھوے
اور پانی اس کا کھیتی یا درخت پر ڈالے آفتوں سے امن میں رہے گا اور کمال کو
پہنچے گا اور برکت اس میں ہوگی ۱۲ ع ح۔

اَلْعَظِيْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۲۰ ہیں۔ جو کوئی اس پر مداومت کرے خلق

کی نظر میں عزیز و مکرم ہو گا ۱۲ ح۔

اَلْغَفُوْرُ : جمالی ہے عدد اس کے (۱۲۸۶) ہیں جس کو کوئی بیماری ہو مانند تپ
اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اس پر غلبہ کرے اسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر
اس کے نقش کو جذب کرے اور کھا دے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اس کو بخشے
اور اگر اس کو بہت پڑھے سیاہی اس کے دل سے جاتی رہے، اور حدیث صحیح
میں آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے میں یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے
حق تعالیٰ اس کے گناہ اگلے پچھلے بخش دے گا۔ ۱۲ ح جس کو درد سر یا اور کوئی بیماری
یا غم پیش آئے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھ کر پانی میں گھول کر پیے شفا پائے گا ۱۲ ع

اَلشَّكُوْرُ : جمالی ہے عدد اس کے ۵۲۶ ہیں۔ جس کو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل
کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیئے اور آنکھوں پر
ملے شفا پائے گا اور تونگر ہو گا ۱۲ ح۔

اَلْعَلِيُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۰ ہیں۔ جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے
یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بے قدر ہو تو بزرگ ہو اور جو فقیر ہو تو تونگر ہو اور
اگر مسافت میں مبتلا ہو تو پھر اپنے وطن مالوف کو پہنچے ۱۲ ح۔

اَلْكَبِيْرُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۳۲ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ
اور عالی قدر ہو اور اگر حکام والی اس پر مداومت کریں سب ان سے ڈریں اور
مہمات خوب سرانجام پائیں ۱۲ ح۔

اَلْحَفِيْظُ : جمالی ہے عدد اس کے ۹۹۸ ہیں۔ جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے بازو پر
باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد سے نڈر ہو ۱۲ ع۔

اَلْمُقِيْتُ : جلالی ہے عدد اس کے ۵۵۰ ہیں اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اس
کو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بد خوئی کرے یا بہت روئے سات بار خالی کوزہ یعنی
آبخورہ وغیرہ پر پڑھ کر دم کرے بعد اس کے پانی ڈال کر پینے اور دوسرے کو پینے
کے لئے دیوے اگر روزہ دار کو خوف ہلاکی کا ہو پھول پر پڑھ کر سونگھے قوت پائے

گا اور روزہ رکھ سکے گا ۱۲ ح۔

اَلْحَسِیْبُ : جمالی ہے عدد اس کے ۸۰ ہیں۔ جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ یا دشمن سے چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ مگر پنجشنبہ کے روز سے شروع کرے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے نگاہ رکھے گا ۱۲ ح۔ ہنوز ہفتہ نہ گزرے گا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ۱۲ ح

اَلْجَلِیْلُ ، جمالی ہے عدد اس کے (۷۳) ہیں جو کوئی اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا کھا دے تمام خلائق اس کی تعظیم و تکریم کریں ۱۲۔

اَلْکَرِیْمُ ؛ جمالی ہے عدد اس کے ۲۷۰ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو اپنے بستر پر پڑھے اور پڑھتے پڑھتے سو جائے فرشتے اس کے لئے دعا کریں اور کہیں کہ اکرمک اللہ بزرگ کرے تجھ کو اللہ اور مکرم و معزز ہو۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے ان کو کرم اللہ کہتے ہیں ۱۲ ح۔

اَلرَّقِیْبُ ؛ جمالی ہے عدد اس کے ۳۱۲ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور ان کے گرد دم کرے تمام دشمنوں اور سب آفتوں سے نڈر ہو گا ۱۲ ح۔

اَلْمُجِیْبُ : جلالی ہے عدد اس کے ۵۵ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے حق کی امان میں رہے گا ۱۲ ح۔

اَلْوَاسِعُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۳۷ ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو قناعت و برکت دے ۱۲ ح

اَلْحَکِیْمُ : جمالی ہے عدد اس کے ۷۸ ہیں۔ جس کو کوئی کام پیش آئے کہ اس سے سرانجام اس کا نہ ہو سکتا ہو اس اسم کی مداومت کرے مہم اس کی سرانجام پائے ۱۲

اَلْوَدُوْدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۰ ہیں۔ اگر میاں بیوی میں ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار اور ایک بار طعام پر پڑھے۔ اور جس جانب

سے کہ ناموافقت ہو اس کو دیں تا کہ وہ طعام کھایا جائے خدا چاہے ان دونوں میں اتفاق اور الفت ہو جائے گی ۱۲ ح۔

اَلْمَجِیْدُ ، جمالی ہے عدد اس کے (۵۷) ہیں۔ جس کو آبلہ یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض میں روزے رکھے اور افطار کے وقت بہت سا پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیئے شفا پائے اور جس کو اپنے ہم جنسوں میں عزت و حرمت نہ ہو ہر صبح کو ننانوے بار پڑھے اور اپنے اوپر پھونکے عزت و حرمت پائے ۱۲ ح۔

اَلْبَاعِثُ : جمالی ہے عدد اس کے (۵۷۳) ہیں جو کوئی چاہے کہ دل اس کا زندہ ہو سونے کے وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اور اس اسم کو ایک سو ایک بار پڑھے حق تعالیٰ اس سے مردہ دل کو زندہ فرمائے اور انوار و برکات نازل کرے گا۔ ۱۲۔

اَلشَّهِیْدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۳۱۹ ہیں۔ جس کا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہو صبح کے وقت ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کر کے اکیس بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اس کو صالح کرے ۱۲ ح۔

اَلْحَقُّ ؛ جلالی ہے عدد اس کے (۱۰۸) ہیں۔ جس کا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر اس اسم کو لکھے اور کاغذ کے بیچ میں نام اس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کے شفیع لاوے اسباب اس کا پایا جاوے یا اس میں سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی رات کو سر ننگا کر کے ایک سو ساٹھ بار پڑھے خلاصی پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَکِیْلُ ، جمالی ہے عدد اس کے (۶۶) ہیں اگر بجلی گرنے یا ہوا پانی یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پائے گا۔ اگر خوف کی جگہ میں بہت سا پڑھے نڈر ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْقَوِیُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۶ ہیں جس کا دشمن قوی ہو کہ اس کے دفع سے عاجز ہووے تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اس کی ایک ہزار گولیاں بنائے اور ایک ایک گولی اٹھائے اور یا قوی پڑھ کر بہ نیت دفع دشمن مرغ کے آگے

ڈالے حق تعالیٰ اس کے دشمن کو مقہور اور مغلوب کرے ۱۲ ح۔
اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ۱۲ ح۔
اَلْمَتِیْنُ: جمالی ہے عدد اس کے (۵۰۰) ہیں۔ جس نے بچہ کا دودھ چھڑایا ہو۔ اور وہ صبر نہیں کرسکتا ہے یا دودھ پلانے والی کے دودھ میں نقصان ہو۔ چاہیئے کہ لکھ کر اس بچہ کو پلاوے اور وہ دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشتغال و اعمال ملکی میں سے کچھ چاہے تو اتوار کے روز اول ساعت میں اس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے ۱۲ ح اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فقط دودھ ہی پڑھنے کے واسطے لکھا ہے۔ ۱۲۔
اَلْوَلِیُّ: جمالی ہے عدد اس کے (۴۶) ہیں جو کوئی اس اسم کو پڑھے خلق کی دلوں کی باتوں پر آگاہ ہونے کے واسطے اور جس کی لونڈی اور بیوی بدسیرت ہو تو اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اس کو صلاحیت پر لادے۔ ۱۲ ح۔
اَلْحَمِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۶۱ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہوں اور جس پر فحش و بدزبانی غالب آئے اور اپنے کو اس برائی سے باز نہیں رہ سکتا ہو تو اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضوں نے کہا ہے نوّے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالہ میں پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاوے گا ۱۲ ح۔
اَلْمُحْصِیْ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۴۸ ہیں۔ جو کوئی شب جمعہ کو یہ اسم ایک ہزار اور ایک بار پڑھے عذاب گور اور قبر سے نڈر ہوگا۔ ۱۲ ح۔
جس کی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہے چاہیئے کہ خاوند اس کا سحر کے وقت نوّے بار اس کو پڑھے اور شہادت کی انگلی پیٹ کے گرد پھیرا دے حمل ساقط نہ ہو اور خلاصی پاوے اور اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے۔ اور جو کوئی اس پر مداومت کرے جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہو مقرون

بصدق و ثواب ہو۔ ۱۲ ح۔
اَلْمُعِیْدُ: جمالی ہے عدد اس کے ۱۲۴ ہیں۔ جس کا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجائے یا اس کی خبر پائے جس وقت کہ اس کے گھر کے لوگ سوتے ہوں اس اسم کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر بار پڑھے اور اس کے بعد کہے یا معید پھیر مجھ پر فلانے کو سات روز نہ گزریں گے کہ غائب آجاوے گا۔ یا اس کی خبر آوے گی۔ ۱۲۔
اور اگر کچھ جاتا رہے اور اس اسم کو بہت پڑھے خدا چاہے وہ شخص پلٹ آئے ۱۲ ح
اَلْمُحْیِیْ: جلالی ہے عدد اس کے ۶۸ ہیں۔ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو سے خائف ہو اسم المحیی کو سات بار پڑھے حق تعالیٰ اس سے نڈر کرے ۱۲۔
واسطے دفع درد ہفت اندام کر کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر اس پر مداومت کرے دل اس کا زندہ ہو اور اس کے بدن میں قوت پیدا ہو۔ ۱۲ ح۔
اَلْمُمِیْتُ: جلالی ہے عدد اس کے ۴۹۰ ہیں جو کوئی نفس پر قادر نہ ہو کہ متابعت میں غلبہ کرے سوتے وقت ہاتھ سینہ پر رکھے اور یہ اسم پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جائے حق تعالیٰ اس کے نفس کو فرمانبردار کرے ۱۲ ح۔
اَلْحَیُّ: جلالی ہے۔ عدد اس کے ۱۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پائے یا کوئی اور پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ۱۲ ح۔
اگر بیمار پر آنکھ سامنے کر کے بہت پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے عمر اس کی دراز ہو اور قوت روحانیہ اس میں زیادہ ہو۔ ۱۲ ح۔
اَلْقَیُّوْمُ: جلالی ہے عدد اس کے (۱۵۶) ہیں جو کوئی اس کو بہت پڑھے۔ خاص کر سحر کے وقت دلوں میں تصرف اس کا ظاہر ہو یعنی لوگ اس کو دوست رکھیں گے۔ ۱۲ ح۔

اور اگر بہت پڑھے مہمات اس کی حسب خواہ بر آدیں۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَاجِدُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۴۱ ہیں جو کوئی کھاتے وقت ہر نوالہ کے ساتھ یہ اسم پڑھے وہ کھانا پیٹ میں نور ہو۔ اور جو کوئی خلوت میں اسکو بہت پڑھے تونگر ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْمَاجِدُ : جلالی ہے عدد اس کے ۴۸ ہیں جو کوئی خلوت میں اس کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جائے انوار الٰہی اس کے دل پر زیادہ ہوں۔ ۱۲ ح۔

اور اگر بہت پڑھے خلق کی آنکھ میں بزرگ ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ ، جلالی ہے عدد (۱۹)(۱۳) اگر کسی کا دل خلوت سے ہراساں ہو ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے خوف اس کے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق ہو۔ اور اگر فرزند کی آرزو رکھتا ہو تو اس اسم کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ۱۲ ح۔

اَلصَّمَدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۳۴ ہیں۔ جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور ہرگز کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہ ہو اور اگر حالت وضو میں کہے بے پروا ہو ۱۲ ح۔

اَلْقَادِرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۳۰۵ ہیں اگر وضو میں ہر عضو کے دھوتے وقت اسم القادر پڑھے کبھی کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے اور اگر کوئی مشکل آپڑے اکتالیس بار پڑھے خدا چاہے۔ وہ کام درستی پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْمُقْتَدِرُ : جلالی ہے عدد اس کے (۷۴۴) ہیں جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے غفلت اس کی جاتی رہے اور جو سوتے اٹھ کر اسم المقتدر کو بیس بار پڑھے تمام کام اس کے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ۱۲ ع۔

اَلْمُقَدِّمُ : جلالی ہے عدد اس کے (۱۸۴) ہیں جو شخص معرکہ جنگ میں

اس کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اس کو نہ پہنچے اور اگر بہت پڑھے طاعت الٰہی میں فرمان بردار ہو ۱۲ ح۔

اَلْمُؤَخِّرُ : جلالی ہے عدد اس کے (۸۴۶) ہیں اگر سو بار پڑھے دل اس کا ماسوی اللہ سے آرام نہ پکڑے ۱۲ ح اور جو شخص ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اس کے پورے ہوں اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اس کا مطیع ہو ۱۲ ع۔

اَلْاَوَّلُ ، جلالی ہے عدد اس کے (۳۷) ہیں۔ اگر کسی کے فرزند نہ ہو چالیس دن تک پڑھے مراد اس کی بر آوے۔ ۱۲ ح۔

اور جس کو آرزو فرزند کی ہو یا تونگری چاہتا ہو یا کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتیں بر آدیں ۱۲ ع۔

اَلْاٰخِرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۸۰۱ ہیں۔ جس کی عمر آخر کو پہنچے اور اعمال صالحہ سے معرا ہو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کا ورد کرے حق تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے گا ۱۲ ح۔

اَلظَّاهِرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۰۶ ہیں۔ جو کوئی اشراق کی نماز کے بعد پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھیں اس کی روشن کرے۔ ۱۲ ح۔

اور اگر خوف ہوا اور مینہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے۔ اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ۱۲ ع۔

اَلْبَاطِنُ : مشترک ہے عدد اس کے ۶۲ ہیں۔ جو کوئی ہر روز تینتیس ۳۳ بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو۔ ۱۲ ح۔

جو کوئی اس کی مداومت کرے جو دیکھے گا اس کا دوست ہوگا ۱۲ ع۔

اَلْوَالِيُ : جمالی ہے عدد اس کے (۴۷) ہیں۔ جو کوئی چاہے کہ گھر اس کا یا غیر اس کا معمور و آباد ہو، اور ہوا اور مینہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے اس اسم کو کوزۂ آب نارسیدہ پر لکھے اور پانی اس کوزہ میں ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیواروں پر مارے گھر کے درو دیوار سلامت رہیں اور تسخیر کے لئے

گیارہ بار پڑھے بہ نیت اس کے جس کو مسخر کرنا چاہتا ہے خدا چاہے وہ شخص مطیع ومنقاد اس کا ہو ۱۲ ح۔

جو کوئی چاہے کہ گھر اس کا خراب نہ ہو تین سو بار یہ اسم پڑھے۔ سلامت رہے ۱۲ ح۔

اَلْمُتَعَالِیُ: جلالی ہے۔ عدد اس کے ۵۵۱ ہیں۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تمام دشواریاں آسان ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو عورت حیض میں ہو۔ اس اسم کو پڑھے اور اس کے پڑھنے کی کثرت کرے۔ اس کی آفتوں سے خلاصی پاوے۔ ۱۲ ح۔

اَلْبَرُّ: جلالی ہے عدد اس کے ۲۰۲ ہیں۔ جو کوئی آفتوں مانند ہوا وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاوے اور جس کے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خداوند تعالیٰ کے سپرد کر دے وقت بلوغ تک امن میں رہیگا۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا میں مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑھے اس کا دل اس کام سے ہٹ جائیگا۔ ۱۲ ح۔

اَلتَّوَّابُ: جمالی ہے عدد اس کے ۴۰۹ ہیں۔ جو کوئی اس کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو کرامت فرمائے اور جو کوئی اس کو بہت پڑھے گا۔ کار اس کے اصلاح پذیر ہوں گے اور نفس اس کا طاعت میں آرام پکڑے ۱۲ ح۔

اَلْمُنْتَقِمُ: جمالی ہے عدد اس کے ۶۳۰ ہیں۔ جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نہ کرے تین جمعوں تک اس کی ملازمت کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے۔ اور ابوہریرہؓ کی روایت میں المنعم بھی آیا ہے۔ جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کرے ہرگز کسی کا محتاج نہ ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْعَفُوُّ: مشترک ہے عدد اس کے ۱۱۵۶ ہیں۔ جس کے گناہ بہت ہوں۔

اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اس کے عفو فرمائے ۱۲ ح۔

اَلرَّؤُفُ: جمالی ہے عدد اس کے ۲۸۶ ہیں۔ جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑائے اس کو دس بار پڑھے وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کرے گا۔ اور جو کوئی اس پر مداومت کرے دل اس کا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اس پر مہربان ہوں ۱۲ ح۔

مَالِكُ الْمُلْكِ: جلالی ہے عدد اس کے ۲۱۲۰ ہیں۔ جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے تو انگر ہو۔ اور حاجات ومہمات دارین کی درستی پائے ۱۲۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ: جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۹۴ ہیں جو خاصیت مالک الملک کی ہے وہی اس کی ہے ۱۲ ح۔

اور دیزلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس ذکر پر مداومت کرے اور بکثرت پڑھا کرے یہاں تک کہ اس سے۔ اس پر ایک ایسی حالت کیفیت طاری ہو گی کہ آدمیوں کی نگاہ میں وہ شخص معظم معلوم ہو گا اور لوگ اس کی ملاقات میں باعزاز واکرام پیش آئیں گے اور اس کے لئے عالم ارواح میں تصرف ودخل عظیم حاصل ہو گا۔ اور یہ اسم سائر اسماء میں نادر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ التجا کرو بہ ندائے یا ذوالجلال والاکرام یعنی گڑگڑا کر اس اسم کو پکارو اور اس کے ذکر میں اکثار کرو۔ اور یہ بات تحقیق ہے کہ امام محمد بن ادریس الرازی نے اپنی کتاب کبیر میں جس کو خزانۂ ہارون رشید سے انتخاب کیا ہے لکھا ہے کہ وہ اسم جس کے ساتھ آصف برخیلنے جس کو کتاب معانی سے کچھ بہرہ تھا۔ بلقیس کے تخت حاضر کرنے کے لئے پڑھا تھا یہی ہے اور یہ اسم اعظم ہے اور یہ اسم ذوالجلال والاکرام جلیل اور سریع الاجابت ہے۔

اَلْمُقْسِطُ: جمالی ہے عدد اس کے ۲۰۹ ہیں۔ جو کوئی اسم کو سو بار پڑھے۔ شیطان کے شر اور وسوسوں سے نڈر رہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو۔ ۱۲ ح۔

اَلْجَامِعُ : عدد اس کے ۱۱۴ ہیں۔ جس کے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہوں۔ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کرکے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک ایک انگلی ہر بار بند کرتا جائے پھر ہاتھ منہ پر پھیرے تھوڑے عرصے میں سب جمع ہو جائے گی۔ ۱۲ ح۔

اَلْغَنِیُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۶۰ ہیں۔ جو کوئی بلائے طمع میں گرفتار ہو اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لا دے حق تعالیٰ بلا اس کی دفع کرے گا۔ اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اس کے مال میں برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہ ہوگا ۱۲ ح۔

یَا مُغْنِیُ : جمالی ہے عدد اس کے ۱۱۰۰ ہیں۔ جو شخص دس جمعوں تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پرواہ ہوگا۔ ۱۲ ح۔

اَلْمَانِعُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۶۱ ہیں۔ جب میاں بیوی میں خفگی اور نزاع واقع ہو جس وقت بچھونے پر جائے اس اسم کو بیس بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کا غصہ دفع کر دے گا۔ ۱۲ ح۔

اور حضرت شیخ نے شرح اسماء الحسنیٰ میں پہلے اس اسم کے المعطے لکھا ہے۔ اور بعد شرح و معانی کے خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی اس کا ورد کرے اور یا معطی السائلین بہت پڑھے کبھی کسی سوال کا محتاج نہ ہو ۱۲ ح۔

اَلضَّارُّ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۰۰۱ ہیں۔ جس کو ایک حال اور مقام میسر ہو اس کو چاہیئے کہ اس کو جمعہ کی راتوں میں سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو اس مرتبے پر قائم رکھے گا۔ اور مرتبہ اہل قرب کا عطا ہوگا ۱۲ ح۔

اَلنَّافِعُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۰۱ ہیں۔ جو کوئی کشتی میں بیٹھے ہر روز اس کو پڑھا کرے کوئی آفت اس کو نہ پہنچے اور اگر ہر کام کی ابتداء میں اکتالیس بار پڑھے تمام کام اس کے حسب دلخواہ ہوں ۱۲ ح۔

اَلنُّوْرُ : جمالی ہے عدد اس کے ۲۵۶ ہیں۔ جو شخص جمعہ کی رات کو سات

بار سورۂ نور اور ایک ہزار ایکبار یہ اسم پڑھے اس کے دل میں نور پیدا ہو۔ اور جو صبح کو ملازمت کیا کرے دل اس کا روشن ہو۔

اَلْهَادِیُ : جمالی ہے عدد اس کے (۲۰) ہیں۔ جو کوئی ہاتھ اٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کرکے اور یہ اسم بہت پڑھے اور پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ اور آنکھوں پر پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پائے۔ ۱۲ ح۔

اَلْبَدِیْعُ : جلالی ہے عدد اس کے ۸۶ ہیں جس کو کوئی غم یا مہم پیش آئے ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا بدیع السمٰوٰت والارض پڑھے۔ وہ مہم سرانجام پائے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کرکے اتنا پڑھے کہ سو جائے جو کچھ چاہے خواب میں دیکھے ۱۲ ح۔

اَلْبَاقِیُ : جلالی ہے عدد اس کے ۱۱۳ ہیں جو کوئی جمعہ کی شب کو پڑھے تمام عمل اس کے قبول ہوں اور کسی سے رنج اس کو نہ پہنچے۔

اَلْوَارِثُ : جمالی ہے عدد اس کے ۷۰۷ ہیں جو کوئی اس کو آفتاب نکلنے کے وقت سو بار پڑھے کچھ رنج اس کو نہ پہنچے۔ ۱۲ ح۔

جو کوئی اس کو بہت پڑھے تمام کام اس کے سرانجام پائیں۔ ۱۲ ع۔

اَلرَّشِیْدُ : جمالی ہے عدد اس کے ۵۱۴ ہیں۔ جو کوئی تدبیر اپنے کام کی نہ جانے درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب ہو اس پر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے مہمات اس کی بے سعی انجام پائیں ۱۲ ح۔

اَلصَّبُوْرُ : جلالی ہے عدد اس کے ۲۹۸ ہیں۔ جس کو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش آئے ۳۳ بار اس کو پڑھے اطمینان پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں اور رفقائے سلطان اور قبولیت دلوں کے خاصیت تمام رکھتا ہے ۱۲ ح ع۔

تمام ہوئے خواص اسماءُ الحسنیٰ کے

✲

برائے دفع خطرۂ سعد و نحس و نحوست و ستارہ

اگر زاہد کو کوئی خطرہ نیک بد یعنی سعد و نحس کا پیش آوے تو اس کو چاہیئے کہ اس خطرے کو دل میں جگہ نہ دے اور کسی وقت کو منحوس نہ سمجھے اور ستارہ کی نحوست کے دفعیہ کیلئے اور خطرات کے دور ہونے کے واسطے طلوع و غروب کے وقت نوبار یہ دعا پڑھے خدا چاہے نحوست بند ہو جائے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا هَادِيُ يَا قَدِيْمُ يَا جَلِيْلُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ نُحُوْسَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمِرِّيْخِ وَالْعُطَارِدِ وَالْمُشْتَرِيْ وَالزُّهَرَةِ وَالرَّاسِ وَالذَّنَبِ بِحَقِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

برائے استحکام زہد در باطن و تسخیر ارواح۔

جس وقت کہ یہ ورد مرتب ہو تو چاہیئے یہ دعا بھی پڑھے تاکہ زہد اس باطن میں مستحکم ہو اور تسخیر ارواح کے لئے سات بار پڑھے تاکہ وہ اس پر مدد کریں دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّيْ وَتَقَبَّلْ وَافْتَحْ عَلَيَّ اَبْوَابَ كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

دوسرا جوہر تمام ہوا

خاتمہ

الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تیرے فضل و کرم سے ان دو جوہروں کا ترجمہ بخیر و خوبی تمام ہوا اور حسب مراد چھپا الٰہی تو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طفیل سے مقبول خلائق کر اور آگے کو ان تین جوہروں کے ترجمہ کی توفیق عطا فرما اور خاتمہ بالخیر کر آمین یا رب العالمین۔

۳۰ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ روز یک شنبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر الانام محمد بیگ ابن حاجی مرزا رحیم بیگ نقشبندی مجددی غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما صاحبان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ترجمہ جوہر اول و دوم کے بعد مجھ کو چند موانع ایسے پیش آئے کہ جس کے سبب سے تیسرے جوہر کا ترجمہ نہ کر سکا۔ اور ایک مدت تک ان سے نجات نہ ملی اور یہاں شائقین کے متواتر تقاضوں نے مجبور کر ڈالا۔ اب میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کے فضل و کرم سے اکثر موانع دور ہوئے۔ اور نیز اس کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک کے طفیل سے کلیتہً نجات بخشے اور جملہ مقاصد اور حاجات روا فرمائے اگرچہ فرصت بالکل نہ تھی اور طبیعت کو اعتدال نہ تھا۔ مگر توکلاً علی اللہ اس کا ترجمہ شروع کر دیا اور جو لکھ کر تیار ہوتا گیا چھپتا گیا۔

اگرچہ اس جوہر کے بعض بعض مقامات از حد دقیق تھے۔ جن کا سمجھنا بجائے خود دشواریوں سے خالی نہ تھا۔ مگر بحمد اللہ بہمت پیران کامگار بہت خوبی سے وہ عقدے حل کئے گئے۔ اور ہر مقام کی تشریح عمدہ طور سے میسر ہوئی۔ اور ہر ایک لاحل مقام کو اس کے قواعد کلیہ سے منضبط کر دیا گیا شائقین مطالعہ سے معلوم کریں گے۔ اور نیز اس کے آخر میں بطور ضمیمہ چند دعوات اور اعمال عجیب و غریب جو اکثر بزرگان دین سے منقول اور نافع خلائق ہیں شامل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور سب مسلمانوں کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۲۵ شوال المکرم ۱۳۱۱ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا جوہر دعوت اعمال میں اور یہ ایک مقدمہ اور چند فصلوں پر منقسم ہے

مُقدّمہ

جاننا چاہیئے کہ جب طالب مراتب ابرار اور اخیار کو طے کر چکے تو اس کو چاہیئے کہ دعوت اسمار الٰہی میں مشغول ہو تاکہ اسرار الٰہی اور حقائق اشیار اس پر منکشف ہوں اور تصرفات ظاہری و باطنی حاصل ہوں۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ جب اسمار عظام کی دعوت شروع کرے تو پہلے اس فن کو کسی مرشد کامل سے سیکھے اور مرشد کامل وہ ہے جو[1] اسمائے الٰہی کے ہر مراتب سے واقف ہو اور[2] ان کے مؤکلات اور ماہیات اصلی کو خوب پہچانتا ہو۔ اور[3] حقائق اشیار اسکے دل پر روشن ہوں۔ اور وُہ ان حالات پر مغرور نہ ہو۔ اور[4] سوائے محرم راز کے غیر کو نہ بتاتا ہو اور[5] کشف و کرامات کا مبتلا نہ ہو ورنہ ایسے شخص کو خامس دعوت کہتے ہیں جس میں یہ صفات مسطورہ بالا پائی جائیں اس کو مرشد کامل تصور کرنا چاہیئے۔ بعض مشائخ جو بلا عمل اپنے مریدوں اور طالبوں کو ارشاد کر دیتے ہیں اور اجازت دیدیتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس میں تاثیر کم ہوتی ہے اور ناکامیابی بھی ظہور میں آجاتی ہے۔ یہ درویش بخویش بھی ایک مدت تک ہر ولایت میں پھرتا رہا اور اس اثنار میں بہت سے مشائخوں سے ملتا رہا۔ لیکن کسی جگہ ایسی بات نہ پائی کہ دل کو اطمینان ہوتا آخر کئی سال کے بعد حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور[2] حاجی حضور کی خدمت بابرکت میں پہنچا اور چند مدت ملازمت

[1] یعنی چہل اسمار ۱۲ مترجم عفی عنہ [2] آپ کا نام حاجی حمید ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار میں ان کا حال مختصر طور پر لکھا ہے اور آخر میں حضرت محمد غوث گوالیاری مصنف کتاب ہذا کا احوال اور حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچنا اور خطاب غوث سے شرف پانے کا بھی ذکر لکھا ہے ۱۲ مترجم۔

میں رہا البتہ ان کو اس فن میں کامل پایا جب اس فقیر کے احوال سے حضور نے اطلاع پائی تو بہت سی شفقت فرمائی اور محرم راز کیا اور تمام دعوات کلی و جزئی سے آگاہ کیا اس کے بعد یہ فقیر کئی سال تک ایک خلوت میں مشغول بدعوت رہا اور اسی اثنار میں یکایک عالم مغیبات کا ظہور پایا۔ اور ایسا کچھ دیکھا کہ بیئت اسکی احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے۔ آخر الامر بعنایت ازل الازل و بہدایت جیب لایزال و بامداد پیران کامگار و مرشدان نامدار وہ مغیبات سب عمل میں آئے اور یہ عہد ہوا کہ قیامت تک اس فقیر کے سلسلہ میں رجعت نہ ہوگی) اور طریق دعوت اور شرائط اسمار بھی معلوم کرے اور جب دعوت دے تو شرائط اسمار اور شرائط عمل[1] کا ضرور لحاظ رکھے بلکہ واجب لازم جانے اس کے بعد اس راہ میں قدم رکھے اور چونکہ آگے اعداد سے کام پڑے گا اس لئے پہلے ابجد کا حساب معلوم کرنا چاہیئے لہٰذا ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

حروف ابجد اور ان کے اعداد

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰

ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

واضح ہو کہ یہ چار حرف خ ط س ش یہاں پر خارج ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بارہ بارہ طرح کرنے کے بعد کوئی عدد نہیں بچتا۔ پس عامل[2] کو چاہیئے کہ اپنے اسم کی خاصیت

[1] چنانچہ نصاب زکوٰۃ عشر قفل دور مدور بذل ختم تکرار وغیرہ ۱۲ [2] جس وقت شرائط اسمار شروع کرے تو نصاب کے بعد یا وکیلُ ۶۶ بار پڑھے اور زکوٰۃ کے بعد یا مجیبُ ۵۵ بار۔ اور عشر کے بعد یا ولیُ ۴۶ بار اور قفل کے بعد یا فتاحُ ۴۸۹ بار اور دور مدور کے بعد یا مُعطیُ ۱۲۹ بار اور بذل کے بعد یا وہابُ ۱۴ بار اور ختم کے بعد یا ہادیُ ۲۰ بار پڑھے ثمرات بے نہایت ظہور میں آئیں گی ۱۲ منہ رح فائدہ اور دور تمام ہونے کے بعد ایک بار چہل اسمار کو بھی پڑھے کہ اس میں ایک بہت بڑا سر ہے جس کے حال سے ہر کسی کو خوف نہیں ہے اور درد کو مع مؤکلات پڑھے اگر بہ نیت خالصاً للہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور جو کسی دنیوی امر کے واسطے ہے تو جنوب کو منہ کر کے پڑھے اور مہد عشق کیلئے جانب شمال اور بہ نیت تجرید و تفرید بجانب فوق ۱۲ منہ رح [3] اکل حلال صدق مقال وغیرہ ۱۲ [4] عامل کو چاہیئے کہ دعوت کے شروع میں مؤکلات دوازدہ بروج کو بھی اسم کیساتھ ملا کر سات بار ضرور پڑھے اور مدد طلب کرے اور طرف کا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور اسم اعظم سے غافل نہ ہو اور شمار ابجد کو دوازدہ بروج کے موافق کرکے اس طرح عامل ہو کر تمام مقطعات اسم اعظم موافق حکم جمل جمع کرے اور اس کو بارہ پر تقسیم کرے جو عدد[1] باقی رہے (پہلے برج سے شمار کرکے اس بُرج کو معلوم کرے) وہی برج ان اسماء کا ہوگا اور جو اس برج کی تاثیر وخاصیت ہوگی وہی اس اسم کی ہوگی۔

اسی طریق سے اپنے نام کی بھی خاصیت نکالے اگر سطور پر نہ کریگا تو جن دعوات میں کر استخراج ہر دو اسم یا فقط اسمائے الٰہی شرط ہے وہ دعوات پوری نہ ہونگی اور تاثیر کم ہوگی

خواص اسمائے بروج معہ مؤکلات نقشہ ذیل سے معلوم کرو

آتشی	خاکی	بادی	آبی
حمل ہراحیل اسد سراکیل قوس مطائیل	ثور ہوائیل سنبلہ سکھیل جدی سمائیل	جوزا سرائیل میزان سرکیل دلو میکائیل	سرطان تنائیل عقرب مرمائیل حوت نبائیل

جب خاصیت اسم نقشہ بروج سے دریافت کرلے تو پھر کواکب پر نظر ڈالے اور معلوم کرے کہ کونسا کوکب کس برج میں ہے۔ اور اس میں کیا تاثیر رکھتا ہے سعد و نحس[2] دیکھ کر عمل کرے۔

خیال ضرور رکھے جیسا کہ پیچھے فائدہ میں بیان ہو چکا ہے ۱۲ منہ (بعض نسخ میں مؤکلوں (بقیہ حاشیہ) کے نام یہ لکھے ہیں) سراحیل سراطیل سطائیل سرائیل سہلاکیل صحکیائیل تھقائیل ہرصائیل فقائیل عہدائیل سکھیل سکائیل ۱۲ منہ

[1] مثلاً بعد طرح دوازدہ گانہ اگر ایک عدد باقی رہے تو حمل اور دو رہیں تو ثور اور تین رہیں تو جوزا۔ وقس علیٰ ہذا ۱۲ مترجم عفی عنہ [2] یہ بات تو آگے چل کر نقشہ سے معلوم ہوگی جس کو مترجم نے اگلے ورق پر لکھا ہے کہ ہر ایک ستارہ یعنی کوکب ایک ایک دن سے متعلق ہے۔ اور ان کے کیا نام ہیں اور کیا خواص رکھتے ہیں جس سے سعد و نحس کا حال بھی معلوم ہوتا ہے یہاں صرف ایک شب و روز کی خاصیت جو باہمدگر موافقت رکھتی ہے

اور بارہ[1] برجوں کی تقسیم ساتوں سیاروں پر اس طور پر ہے کہ ہر ایک سیارہ کے لئے دو دو خانے ہیں مگر شمس و قمر کے لئے ایک ایک خانہ ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

زحل		مشتری		مریخ		شمس	زہرہ		عطارد		قمر
جدی	دلو	قوس	حوت	حمل	عقرب	اسد	ثور	میزان	جوزا	سنبلہ	سرطان

فائدہ نقشہ ذیل کو ملاحظہ کرے کہ کوکب کس بُرج میں کتنی مدت رہتا ہے جو اسم جس برج و کوکب کے موافق ہو اس مدت تک اس اسم کی دعوت دے (نقشہ سیارگان کواکب)

خواص	اسمائے کوکب	دور تمام	سیر کوکب ہر برج	رجعت
سعد بذات و نحس بنظر	شمس	یک سال	یک ماہ	۔
پانزدہ روز زوال سعد باقی نحس	قمر	بست و ہفت روز	یک پاؤ دو روز	۔
نحس اکبر	زحل	شش سال	دو نیم سال	چہار و نیم ماہ
سعد اکبر	مشتری	سیزدہ سال	یک سال یکماہ	چہار ماہ
نحس اصغر	زہرہ	دو سال و دو ماہ و دہ روز	چہل و پنج روز	ہشتاد روز
سعد اصغر	زہرہ	دو سال و دو ماہ و دہ روز	بست و سہ روز	چہل و پنج روز
بین بین	عطارد	ششماہ و یک سال	ہفتہ روز	بست و یک روز

پس[2] اگر سالک یہ چاہے کہ دعوت بہت حاصل ہو تو اس کو لازم ہے کہ

(بقیہ حاشیہ) لکھی جاتی ہے۔ مثلاً روز یکشنبہ اور شب پنجشنبہ کی ایک خاصیت ہے اول ساعت نیم چاشت نزدیک استوا رنماز ظہر میان دو نماز عصر آخر روز۔ روز دوشنبہ اور شب جمعہ کی ایک خاصیت ہے اوّل ساعت نیم چاشت نزدیک استوا رنماز ظہر میان دو نماز عصر آخر روز۔ روز سہ شنبہ اور شب اوّل ہفتہ کی ایک خاصیت ہے، اوّل ساعت نیم چاشت نزدیک استوا رنماز پیشیں درمیان دو نماز نماز عصر آخر روز روز چہار شنبہ[3] اور شب یکشنبہ کی ایک خاصیت ہے۔ بطریق مذکور روز پنجشنبہ اور شب دوشنبہ کی بھی بطریق مذکور ایک ہی خاصیت ہے ۱۲

[1] اس وجہ سے کہ نیرین یعنی شمس و قمر دونوں بادشاہ ہیں۔ اور باقی سیارہ ان کے تابع ہیں ۱۲ منہ رح [2] حاصل جب اسم کو موافق کوکب کے کرے تو چاہیئے کہ دعوت کے بعد ساتوں سیاروں کے مؤکلوں کو بھی اسم کے ساتھ ملا کر سات بار پڑھے اور ان سے مدد طلب کرے اور اپنے حجرہ کو سات پر تقسیم کرے سات حصے تصور کرے اور ہر قسمت شدہ حصہ

پہلے کوکب اپنے نام اور اسماء کے موافق استخراج کرے اور بخورات بھی اسی کوکب کے موافق مہیا کرے تاکہ اجابت دعوت کا ثمرہ پائے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اٹھائیس حروف سات سیاروں پر منقسم ہیں اور ہر سیارہ چار حرف سے علاقہ رکھتا ہے جس کی صورت نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

ابجد	موافق	زحل	ا ب ج د
ھوزح	موافق	مشتری	ھ و ز ح
طیکل	موافق	مریخ	ط ی ک ل
منسع	موافق	شمس	م ن س ع
فصقر	موافق	زہرہ	ف ص ق ر
شتثخ	موافق	عطارد	ش ت ث خ
ذضظغ	موافق	قمر	ذ ض ظ غ

اور ہر کوکب کے بخور علیحدہ علیحدہ تفصیل ذیل اس طور پر ہیں۔

زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
عود دلوبان	عود دشک	عود ملاگیر	عود داچینی	عود صندل سفید	عود صندل سرخ	عود دکافور

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب بیان شیخ علیہ الرحمۃ نے علیحدہ علیحدہ تحریر فرما دیئے تاکہ سالک ان سب باتوں کو اپنے ذہن میں جمالے اور قواعد سے واقفیت حاصل کرے مگر مجھ کو یہاں پر ایک ایسے مفصل اور جامع نقشہ کی ضرورت پائی گئی کہ جس

(بقیہ حاشیہ) کو ایک اقلیم تصور کرے۔ اور ہر قسمت شدہ کو ایک اقلیم تصور کرے مثلاً پہلی اقلیم تعلق ہے زحل سے اور دوسری مشتری سے اور تیسری مریخ سے اور چوتھی شمس سے اور پانچویں زہرہ سے چھٹی عطارد سے ساتویں قمر سے پس ستارہ موافق اسم کے نکال کر سجادہ ہر رنگ کوکب کے تیار کرکے اسی اقلیم میں بچھاوے اور دعوت شروع کردے اگر اسم جلالی ہے وہ اقلیم زحل اور مریخ میں پڑھے اور اگر جمالی ہے تو اقلیم مشتری اور زہرہ میں اور اگر مشترک ہے تو اقلیم عطارد میں کر ذ جدین ہی پڑھے اور اگر تسخیر کیلئے پڑھنا چاہے تو اقلیم شمس یا قمر میں بیٹھ کر پڑھے اور سجادہ کو مشرق مغرب کی جانب طول دے اور جانب ... سے اسکی قسمت شروع کرے اور حاجات کے موافق عمل کرے موکلوں کے نام یہ ہیں ارقائیل بخودیھ عیائیل کلیشما اسمھون اسکی تقوئیل ۱۲ منہ رح۔ (دو نسخوں میں بجائے مشک کے شکر ہے)۔

کے دیکھنے سے ہر شخص حروف کواکب اور الوان ایام اور خواص اور بخور وغیرہ کو بہت آسان طور سے یکجائی معلوم کر سکے اور شیخ علیہ الرحمۃ کے مطالب کا خلاصہ بھی (اگر جو حاشیہ پر بطور منہیہ کے لکھے ہوئے ہیں) اس نقشہ میں آجائے۔ لہٰذا درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نقشہ جامع آسامی ایام کواکب و خواص والوان و بخور وغیرہ

ایام کواکب	آسامی کواکب	خواص	ذات: آتشی	ذات: بادی	ذات: آبی	ذات: خاکی	بخورات	الوان کواکب
شنبہ	زحل	نحس ظالم اکبر	ا	ب	ج	د	عود دلوبان	سیاہ
پنجشنبہ	مشتری	سعد اکبر	ہ	و	ز	ح	عود دشکر	صندلی
سہ شنبہ	مریخ	نحس ظالم	ط	ی	ک	ل	عود ملاگیر	سرخ
یک شنبہ	شمس	سعد اکبر	م	ن	س	ع	عود داچینی	زرد
جمعہ	زہرہ	سعد اصغر	ف	ص	ق	ر	عود صندل سفید	سفید
چہار شنبہ	عطارد	سعد اصغر	ش	ت	ث	خ	عود صندل سرخ	فیروزہ گون
دوشنبہ	قمر	سعد اصغر	ذ	ض	ظ	غ	عود دکافور	سبز

جب کہ سالک اس اسم کو اس کوکب کے موافق کرچکا اور اس کے سب مراتب سطورہ بالا سے واقف ہوچکا تو اس کو چاہیئے کہ اسی کوکب کے روز یا اس کی ساعت میں دعوت شروع کرے (اور تسخیر کے لئے تو جب تک وہ کوکب اس برج میں ہو جب تک دعوت دے اور جب نکل جائے تو ترک کردے) بعض دعوت چند روز بعد بعض چند ماہ بعض چند سال تک دیجاتی ہے جب اس طور پر دعوت مرتب ہوگی تو جو کچھ تحت تصرف اس اسم و کوکب کے ہوگا وہ تمام عامل کے تحت و تصرف میں

[1] اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر صاحب دعوت اسمائے رب العالمین سے کسی کی دعوت دیگا اور شرائط (بقیہ اگلے صفحہ پر)

آجائے گا۔

شرائط متعلق خواندنی اسم | اس اسم پر یہ بیان بطریق اجمال لکھا گیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہر فصل میں حسب موقع تفصیل کے ساتھ بیان ہو گا۔ پس جب یہ شرائط مذکورہ بالا شرائط اسم کے ساتھ موافق کر لے تو بعض شرائط جو متعلق خواندنی اسم ہیں اس سے بھی اس کو مکمل کرے۔ جیسا کہ نصاب[۱] زکوٰۃ۔ عشر قفل۔ دور مدور: ۱۰ ختم۔ تکرار توہم۔ ہر اسم کو انہیں شرائط کے ساتھ پڑھے اچھا تا اگر کوئی امر نامشروع واقع ہو جاتے تو اس سے جلد تائب ہو تا کہ اس اسم کا تصرف بحال رہے اور اگر ایک دو شرائط ان میں سے ترک ہوں گے تو ضرور ہے کہ عمل از سر نو شروع کیا جائے ہر عمل کی تعریف ہر فصل کے تحت میں لکھی جائیگی۔ اور سب سے زیادہ ضروری یہ بات بھی ہے کہ ایام دعوت میں تعین روز اس وقت کا از حد پابند ہو اور وقت

(بقیہ حاشیہ) دعوت کبیر یا صغیر یا کلیات جزئیات سے مرتب کریگا تو اور اسماء اور آیات قرآنی اور عزیمتیں اور ہندی افسوں وغیرہ کو جنکا ہر حرف اس اسم کے ہر حرف کے موافق و مطابق ہو گا۔ وہ بھی صاحب دعوت کے تحت و تصرف میں آجائیں گے ان کی شرائط دینی نہ پڑیں گی صرف ان کی دعوت سے کار براری ہو جا دیگی ۱۲ شرح بونی رحمۃ اللہ علیہ۔

[۱] جاننا چاہیئے کہ جب مرشد حکم الٰہی کے موافق مرید کو خزانہ اسرار ازلی میں سے نقد اجازت عطا فرماتا ہے تو اس کی مداومت کی وجہ سے وجود طالب میں اسرار الٰہی متمکن ہو جاتے ہیں اور صاحب نصاب ہو جاتا ہے کیونکہ جب طالب مرشد کے حکم سے تو عدد معہودہ کے موافق اسم معہودہ کو پڑھتا ہے تو بالفعل اس کا حاکم ہو جاتا ہے بلکہ ہمیشہ کیلئے اس کا مطلق نہیں رہ سکتا۔ پس بقائے تصرف کے لئے اس پر زکوٰۃ دینا ضروری ہوتا ہے جب زکوٰۃ سے فارغ ہو تو اس کے شکرانہ میں بہ نیت عشر پڑھے تا کہ ہمیشہ کے لئے تصرف قائم ہو اس کے بعد قفل کی نیت سے پڑھے تا کہ اجازت کے دروازے طالب پر کھل جائیں کیونکہ یہ باری تعالیٰ کے خزانہائے ثوابت تاثیرات کی کنجی ہے پھر بہ نیت دور مدور یعنی بلا لحاظ صفات جلالی پڑھے تا کہ صفات کیساتھ متصف اور صاحب تصرف کامل ہو اس وقت میں چاہیئے کہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل اور ترحم و سخاوت اختیار کرے اور اپنے عمل کا ثواب مرشد کو بخشے جسکو اصطلاح عاملین میں بذل کہتے ہیں اس کے بعد بہ نیت ختم (پڑھے) جس کے معنی مہر لگانے کے ہیں تاکہ بعد بجا آوری شرائط تمام تاثیرات اور فوائد عامل کے لئے محفوظ و مصئون رہیں اور عامل اظہار اسرار سے باز رہے اور یوماً فیوماً اس کے مراتب ترقی پذیر ہوتے ہیں۔

کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور اس میں ایک اسرار ہے جس کو مشائخین کاملین یوں ظاہر فرماتے ہیں کہ جس وقت سالک دعوت شروع کرتا ہے۔ تمامی مسخرات ہر روز بلا ناغہ وقت معین پر حاضر ہوتے ہیں اور صاحب دعوت کے ہزار بار پڑھنے تک دائم الحال بمعتاد خود حاضر رہتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ جب وقت معینہ میں فرق آیا تو آنے جانے میں ان کو تکلیف ہوئی اور وہ اس کے عادی نہیں اس وجہ سے دعوت ناتمام رہتی ہے۔ اور وہ قبول نہیں کرتے۔ اس میں ذرا سا بھی شبہ نہ سمجھے کہ عامل کو ایسی حرکات سے ضرور تشویش پہنچتی ہے

جب دعوت مرتب ہو تو روزہ موافق دوازدہ بروج یا موافق سبع سیارہ یا موافق عناصر اربعہ و طبائع یا جمل اسم نکال کر بارہ بارہ یا سات سات یا آٹھ آٹھ یا چار چار طرح دیگر عدد باقی ماندہ کو حسب قاعدہ احاد یا عشرات یا مآت یا الوف ہمیشہ بوقت معین پڑھا کرے۔

شرائط عمل | اور عمل کی یہ شرطیں ہیں اکل[۱] حلال[۲]۔ صدق مقال۔ کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا[۵]۔ نیت درست[۶] رکھنا۔ صدق دل سے پڑھنا مرشد کو ماننا۔ حق کی طرف[۷] دل لگانا (یعنی حضوری دل سے پڑھنا) روزہ[۸] بلا انفصال[۹] رکھنا۔ خلقت[۱۰] سے تنہائی اختیار کرنا۔ گوشہ گزین[۱۱] ہونا۔ کپڑا[۱۲]، جگہ[۱۳]۔ بدن[۱۵] پاک رکھنا۔ مرشد سے اجازت[۱۶] لینا۔ انشراح[۱۷] خاطر رکھنا۔ نفس پر شدت[۱۸] اور تنبیہ کرنا۔ بے طلب[۱۹] جانوروں کا رہا کرانا۔ حجرہ تنگ[۲۰] و تاریک استغفار رکھنا۔ بات[۲۱] نہ کرنا کھانا پینا۔ اس کے لئے ایک[۲۲] خادم مقرر کرنا۔ گوشت کی بو[۲۳] سے آنکھ ناک کو بچانا۔ دل کو حسد[۲۴] و کبر سے صاف رکھنا۔ ترک کرنا حیوانات جلالی جمالی مکروہات محرمات احرامی کا حسب تفصیل ذیل ہے

[۱] عامل کو چاہیئے کہ تمام کھانے کی چیزیں اور ضروری اشیاء سب وجہ حلال سے پیدا کرے اور کسب کرکے کھانا حاصل کرے اور بوقت ضرورت کو کسی سے قرض حسنہ لے اور جو روغن کنجد وغیرہ استعمال کرے تو اس میں بھی احتیاط کرے اور گرم خوردہ کو نکال کر ٹانے اور دودھ کش کر خوب صاف کرے اور چمڑے کے برتن میں نہ رکھے اور کھانا پکانے وغیرہ اقسام گوبر سے نہ پکوائے بلکہ لکڑیوں کا استعمال کرے اور کھانا ہری لکڑی سے پکائے ۱۲ منہ [۲] حضرت شیخ اللہ دیا پر یہ تاکید فرماتے ہیں مگر درمیان صوم بلا انفصال ایام عید واقع ہو تو چاہیئے کہ الحمد منہ نکلے کیونکہ اس دن روزہ رکھنا منع ہے لیکن اور سب شرائط کو مرعی رکھے اور عدد کا تکمیل اوقات سے [illegible]

(محمد حسین عفی عنہ ۱۲)

جلالی۔ مثل گوشت۔ ماہی۔ بیضہ۔ شہد۔ مشک۔ جوز صدف۔ استعمال آب مشک اور اسی قبیل سے جو اور شے ہو مثل ڈول یا جلد کتاب یا کفش یا موزہ یا کمبل یا پشمینہ یا دستہ چاقو وغیرہ جو استخوان سے بنا ہو یا جماع وغیرہ۔

جمالی۔ دودھ دہی۔ سرکہ۔ نمک عملی[1] (یعنی سانبھر وغیرہ) خرما وغیرہ اور قبلہ اور لمس وغیرہ (یعنی بوس وکنار مساس جو مبادی جماع ہیں)۔

مکروہات: لہسن پیاز۔ گندنا۔ حلتیت (ہینگ) وغیرہ۔

محرمات احرامی: بناؤ سنگھار کرنا۔ لباس فاخرہ پہننا۔ فصد یا حجامت سے خون نکلوانا سلا ہوا کپڑا پہننا اگر ایک بھی شرط ان میں سے فوت ہوگی اور شرائط مذکورہ بالا کے موافق عمل نہ کرے گا تو بے شک خطر عظیم واقع ہوگا۔ بلکہ جان کے لالے پڑ جائیں گے اس امر میں سب درویشوں کا اتفاق ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے حاشیہ پر بلفظ تنبیہ پھر لکھا ہے کہ "اگر ایک بھی شرط شرائط جلالی سے اثنائے دعوت میں فوت ہوگی تو جان سے کہ خیر نہیں کوئی عمل بغیر اجازت مرشد نہ کرے بلکہ اس کے بے حضور بھی نہ کرے۔ اور تسخیرات کے لیے تو بھی شرائط کے ترک میں جان کا خطرہ تو نہیں ہے لیکن اجابت دعوت میں تاخیر ضرور ہوگی مگر شرائط باطل نہ ہوں گی انتہی۔ ایسی حالت میں داعی کو لازم ہے کہ اس کے دفعیہ کے لیے عمل رد رجعت میں مشغول ہو اور اپنے مرشد کی طرف توجہ کرے اگر اپنے میں حالت نہ ہو تو دوسرے کو اس کے دفعیہ کے لیے مقرر کرے اور اگر نعوذ باللہ درمیان دعوت کے کوئی مرض لاحق ہو اور اس سے سخت عاجز ہو تو محض تصور ہی کر لیا کرے اگر اس سے بھی عاجز ہو کسی آدمی کو مقرر کرے کہ وہ روز پڑھ کر سنایا کرے صحت کے بعد اسکو پورا کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ وقت دعوت اسم جلالی اور وقت دعوت اسم جمالی اسم جلالی نہ پڑھے اگر مشترک اسم ہو تو مضائقہ نہیں مگر اس کیلئے بھی شرائط جمالی و جلالی دونوں کا لحاظ رکھے اگر دعوت اسم جلالی کے وقت ضرورت اسم جمالی کے ہو تو اس کا

[1] نمک لاہوری کا استعمال رکھے ۱۲۔ ف پسو مچھر کھٹمل جوں وغیرہ مارنا بال کتروانا یہ سب محرمات احرامی میں داخل ہیں ۱۲

طریق ہے کہ وہی اسم جلالی پڑھے مگر بجائے سر کلمہ اسم جلالی۔ اسم جمالی قراءت کرے اور جو جمالی کے وقت جلالی کی ضرورت آپڑے تو اس کے برعکس کرے لیکن ان دونوں حالتوں میں اپنے قدیم ورد کو خواہ جلالی یا جمالی ہو ترک نہ کرے۔ اسم جلالی کو روز سہ شنبہ اور مشترک کو روز چہارشنبہ اور جمالی کو روز پنجشنبہ سے شروع کرے اور جس ساعت میں اول روز شروع کیا ہے اسی ساعت میں ہر روز شروع کرے مثلاً پہلے روز عامل نے شمس میں عمل شروع کیا ہے تو اور روز بھی اسی ساعت میں شروع کرے ف۔ حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو مطلب جمالی میں ایام نزول ماہ (کہ یہ اسکے لئے سخت مخالف ہیں) واقع ہوں تو چاہیئے کہ اپنے مطلب کے موافقات کے دفعیہ کے لئے نیت کر کے پڑھے کہ اس سے بھی وہی مطلب حاصل ہوتا ہے اور بندہ نا جلد بر آتا ہے لیکن تعیین قراءۃ میں فرق نہ ڈالے اور یہ قید دعوت میں ہے نہ شرائط میں اگر اثنائے شرائط میں ایک روز پانچ ہزار بار اور دوسرے روز چھ ہزار بار پڑھے تو کچھ خوف نہیں ہاں دعوت سریع الاجابت اور دعوت حاجت میں قراءۃ عدد معینہ سے سر مو تجاوز نہ کرے کہ اس میں خوف ہے۔ **ف** حضرت مسیح الاولیاء قدس سرہ واوصل علینا فتوحہ فرماتے ہیں کہ اگر قراءۃ دعوت روزمرہ کی تعداد اس قدر ہو کہ روز کے روز تمام نہ کر سکے تو اس کی سہل ترکیب یہ ہے کہ دو پاس آخر شب اور دو پاس اول شب ہر روز قراءۃ روزمرہ میں داخل کرے اور ورد معینہ کو اس آٹھ پہر میں پورا کرے دعوت سے پہلے تین روزے رکھے اگر اسم جلالی ہو تو دوشنبہ اور جمالی ہو تو شنبہ اور مشترک ہو تو یکشنبہ سے روزہ رکھے جو چوتھی رات آئے تو کھانا نہ کھائے اور وضو کر کے گوشہ میں بیٹھے اور استغفار پڑھنا شروع کرے پھر وہیں آرام کرے پچھلی رات کو اٹھے وضو کر کے دوگانہ تحیۃ الوضوء ادا کرے اس کے بعد دوگانہ بہ نیت کشف الارواح پڑھے جس کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ کَشْفِ الْاَرْوَاحِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ پڑھے اور سلام کے بعد ہزار بار یہ دعائے ملکیہ پڑھے۔

۲۴ اور آیۃ اور عین اس دعا کی مشغولی میں اپنے باطن پر توجہ کرے اللہ کی عنایت سے ارواح نمودار ہونگی پھر چوتھے روز طلوع آفتاب کے وقت غسل[1] پاک کرے اور دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سات بار یہ آیت پڑھے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یا کلمہ شہادت اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ یا کلمہ تمجید پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یہ آیت پڑھے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ پھر خدا تعالیٰ سے اپنی مراد مانگے اس کے بعد ارواح مطہرات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیائے عظام و عشرہ مبشرہ اور جمیع اصحاب کرام و شہدائے نامدار و مشائخ کبار کو ایک ایک دوگانہ علیحدہ علیحدہ اور پیران ظاہر و باطن کی ارواح طیبات کو اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھ کر ثواب پہنچائے۔ پھر از لولت الارمن دو بار اور سورہ اخلاص تین بار اور سورۂ فاتحہ پانچ بار مخصوص بہ ثواب ارواح پیران سہروردیہ اور دوگانہ بارواح قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت غوث الثقلین سید شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز ادا کرے اور فاتحہ پڑھ کر بتوجہ تمام متوجہ ہو کر مدد طلب کرے۔ پھر ایک دوگانہ مخصوص بارواح حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور ادا کرے بعدہ فاتحہ پڑھے

[1] غسل پاک سے یہ مراد ہے کہ بے جنابت ہو (یعنی ناپاک نہ ہو) اگر جنبی ہو یا شبہ ہو تو پہلے غسل جنابت کرے پھر غسل پاک کر جو بہ نیت دعوت ہے کہ غسل پاک کے بعد سات بار ہتھیلی پر پانی لے اور ہر دفعہ سات بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کر اور اپنے سر پر ڈالے تاکہ حصار دعوت اور مانع رجعت ہو اور شرائط یا دعوت کیلئے بھی جب غسل کرے تو اسی طریق کو عمل میں لائے۔ غسل کے بعد کسی سے بات چیت نہ کرے کم سے کم ہزار بار جب تک پڑھ لے اور ہر شرط کے شروع میں نصاب سے لیکر ختم تک ان سات شرطوں میں غسل اور دوگانہ لازم کرے۔ اگر غسل کے بعد کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اگر نہ ٹوٹا ہو تو اسی طرح کئی شرطیں ادا ہو سکتی ہیں پھر غسل اور وضو اور دوگانہ کی ضرورت نہیں مگر ایک شرط کی قراۃ کو جب تک پورا نہ کرے دوسری شرط کی قراۃ شروع نہ کرے ۱۲

اور ننانوے ۹۹ بار یا ظہور الحق کہے اور مدد طلب کرے (مترجم کہتا ہے کہ ایک نسخے کے حاشیہ پر اتنا اور زیادہ لکھا ہوا ہے کہ ایک دوگانہ بروح غوث الاسلام والمسلمین حضرت شیخ محمد غوث ؒ اور ایک دوگانہ بروح سلطان المحققین حضرت شیخ عیسےٰ عنداللہ اور ایک دوگانہ بروح قطب الموحدین حضرت شیخ برہان الدین محمد راز الہیٰ ادا کرے) لیکن اتنا نہ ہو سکے تو حضرت شیخ مؤلف کتاب کی روح کو تو ضرور ہی دوگانہ و فاتحہ پڑھ کر ثواب پہنچائے اس سے یہ مراد نہیں کہ دوگانہائے مسطورہ بالا کو ترک کردے۔ پھر ایک دوگانہ بہ نیت سلامتی مرشد ادا کرے اگر مرشد برحق زندہ ہو ورنہ ان کی روح پاک کو ثواب پہنچائے۔ پھر ایک دوگانہ بہ نیت محبۃ اللہ ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے پھر حضور دل کیساتھ جناب الہیٰ میں متوجہ ہو اور ستر بار درود پڑھے اور پھر سجدہ میں جائے اور عرض مطلب کرے۔ پھر ننانوے ۹۹ بار اسم اور ستر بار درود پڑھے۔ پھر دعوت اسم شروع کرے۔ جس مقدار سے پڑھنا شروع کیا ہے اتمام دعوت تک شب و روز پڑھے اور مصلے سے اٹھتے بیٹھتے ہر روز ہر وقت دعائے اجابت پڑھتا رہے اور وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ عَلَيَّ اَقْفَالَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِمَا وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ بِغَيْرِهٖ وَبِحَقِّ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُخْرِجَ الْمَحْزُوْنِيْنَ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ يَا رَبِّيْ فَقَضَيْتُ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا بَاسِطُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ بعد اتمام شرائط و اختتام دعوت کچھ نان اور شیرینی فقراء کو تقسیم کرے اور ان سے دعا کی استمداد کرے اور اسم کے ہر حرف کے بدلے دو دو جانور جو بے طلب خریدے گئے ہوں رہا کرے یہ شرائط دعوت ہیں جو لکھی گئیں آگے بھی انشاء اللہ تعالیٰ حسب موقع ہر فصل میں مجمل یا مفصل لکھی جائیں گی (چونکہ شیخ علیہ الرحمۃ کو ہر دعوت کا طریق علیحدہ علیحدہ لکھنا منظور ہے اس واسطے ان کو پندرہ فصلوں پر منقسم کیا ہے جن کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے وہو ھذا)

پہلی فصل ۔ حروف تہجی کی دعوت اور طریق استخراج مؤکل ہر حرف اور ان ناموں کے بیان میں۔
دوسری فصل ۔ مقطعات کی دعوت کے بیان میں ۔
تیسری فصل ۔ دعوت حرفی کے بیان میں ۔
چوتھی فصل ۔ دعوت لفظی کے بیان میں ۔
پانچویں فصل ۔ دعوت کلیات و جزئیات کے بیان میں ۔
چھٹی فصل ۔ دعوت سفیر الآدم کے بیان میں ۔
ساتویں فصل ۔ دعوت صراط مستقیم کے بیان میں ۔
آٹھویں فصل ۔ دعوت حقی کے بیان میں ۔
نویں فصل ۔ دعوت ادیسیہ کے بیان میں ۔
دسویں فصل ۔ دعوت مجموعہ اور خمسیتہ کے بیان میں ۔
گیارھویں فصل ۔ دعوت کبیرہ کے بیان میں ۔
بارھویں فصل ۔ دعوت صغیرہ کے بیان میں ۔
تیرھویں فصل ۔ دعوت دعائے سیفی و عزرائیلی و دعائے کبیرہ و شیخ و قرشیہ و عظائم و اسماء الحسنیٰ و اسمائے جبرُوتی کے بیان میں
چودھویں فصل ۔ ردّ دعوت اور سحر کے بیان میں ۔
پندرھویں فصل ۔ اربعین اور اس کے طریقوں کے بیان میں ۔

پہلی فصل حروف تہجی کی دعوت اور طریق استخراج موکل ہر حرف اور انکے ناموں کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ حروف تہجی کی دعوت عاملان کامگار اور مقربان نامدار نے برسبیل حاجت اس سند کے ساتھ مقرر فرمائی ہے کہ اوّل نیت کو ملاحظ کرے اور اس ملک کی زبان میں عامل کی نیت کا سرحرف[1] معلوم کرے اور اسکی ترکیب یہ ہے

(1) کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

کہ پہلے چار ضلع قائم کرے اور ہر ضلع میں سات سات خانے بنائے اور ہر خانے میں ایک ایک حرف لکھے تو سات چوک اٹھائیس خانوں میں اٹھائیس حرف لکھے گئے یہ چار ضلعے چار خصلتوں سے ممتاز ہیں اور دوازدہ بروج انہیں چار خصائل سے نسبت رکھتے ہیں اور وُہ خصائل یہ ہیں :- آتشی۔ بادی۔ آبی۔ خاکی (پوری کیفیت نقشہ ذیل سے معلوم کرو جیسا کہ مترجم نے شیخ علیہ الرحمۃ کے مختلف حاشیوں سے منتخب کرکے لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے :-

اسمائے کواکب	خصائل: مرفوع آتشی	منصوب بادی	مجرور آبی	مجزوم خاکی	ہفت صفات الٰہی	تعلقات حروف با اعضاء
زحل	ا	ب	ج	د	حیات	سر
مشتری	ہ	و	ز	ح	علم	دست راست
مریخ	ط	ی	ک	ل	قدرت	دست چپ
شمس	م	ن	س	ع	بصر	پشت
زہرہ	ف	ص	ق	ر	سمع	شکم
عطارد	ش	ت	ث	خ	کلام	ران راست
قمر	ذ	ض	ظ	غ	ارادت	ران چپ
اسمائے بروج	حمل۔ اسد قوس	جوزا۔ میزان دلو	سرطان عقرب حوت	سنبلہ۔ ثور جدی		

پس حرف نیت کو دیکھے کہ کس ضلع میں ہے وہی حرف لے اور اس کے برج کے موافق دعوت دے ۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ ایک ایک حرف کی دعوت کے تین تین درجے عاملان کامگار نے مقرر فرمائے ہیں اوّل مرکز دوم بنشیان[2]

حاشیہ صفحہ ۱۴۶ یعنی نیت میں بزبان عربی لفظ محبت کا آیا تو سر حرف اس کا میم ہوا۔ اور عجمی زبان میں لفظ دوستی آیا تو سرحرف اس کا دال ہوا۔ وقس علےٰ ہذا ۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

سوئم مدار جب ان میں سے پہلے درجہ کی دعوت دے اور اس میں تاخیر واقع ہو تو اسی طرح تینوں درجے طے کرے انشاء اللہ تعالیٰ تیسری بار ضرور کامیاب ہوگا۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر حرف بذاتہ مرکز ہے اور مدار اس کا ظہور اور کل حرفوں کا مرکز الف اور الف تمام حرفوں کا قطب ہے۔ اور قطب ہے اسمائے الٰہی اور ممکنات کا کیونکہ ارقام الف ۱۱۱ اور قطب کے برابر ہیں جب سالک الف کی حقیقت سے متصف ہوتا ہے تو قطب عالم ہو جاتا ہے اور کل حروف تہجی بنیان ہیں اسمائے ذاتی اور صفات ذاتی اور افعالی کے۔

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار مرکز | اب طریق دعوت باعتبار مرکز حروف معلوم کرے اور وہ یہ ہے کہ اسمائے حروف بسیط کو مؤکل مرکب اور بسیط کے ساتھ ملا کر دعوت دے۔

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار بنیان | اور جب یہ چاہے کہ دعوت حروف تہجی باعتبار بنیان ہو تو ان حرفوں سے اسمائے حسنٰی نکالے لیکن ایک یا تین یا پانچ سے زیادہ نہ ہوں۔ پس اگر موافق حرف کے اسم پیدا نہ ہوں تو موافق ارقام حرف ملاحظہ کرے جو برابر ہوں اس کو لے جیسا کہ الف اور کافی کے عدد برابر ہیں۔ (یعنی اللہ)

طریق دعوت حروف تہجی باعتبار مدار | اب طریق دعوت حروف باعتبار مدار معلوم کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اعداد حرف[1] ملفوظی الف اور بے کا ملاحظہ کرے جب

[1] مثلاً اگر سر حرف پنت کا الف آیا تو اعداد ملفوظی الف کے ایک سو گیارہ ہوئے۔ جب اٹھائیس طرح کئے تو ستائیس باقی رہے اب نقشہ سطور ۃ الصدر میں حرف گنے شروع کئے کہ ستائیسواں حرف کون سا ہے معلوم ہوا کہ ظ ہے پس یہی حرف الف کا مدار ٹھہرا۔ پس اسمائے الٰہی میں ایسا نام دیکھنا چاہیئے کہ جس کا سر حرف ظا ہو معلوم ہوا کہ یَا ظَاهِرُ ہے اب مؤکل استخراج کیا تو ذ ق حق ی طرح ہوا۔ جس کو دقصائیل پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان چار حرفوں کے عدد اور ظا کے عدد برابر ہیں۔ پھر ان کے آگے آئیل منضم کر دیا گیا۔ (یہ قاعدہ آگے چل کر نقشہ استخراج مؤکلات سے ظاہر ہوگا۔) اب یہ ترتیب نکل آئی کہ یَا ظَاهِرُ بِحَقِّ يَا دَقْصَائِيلُ اسی طرح سے ہر اسم کے مؤکل نکل آتے ہیں۔ ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

اٹھائیس سے زیادہ پائے تو اٹھائیس طرح کرتا جائے جو عدد باقی رہے اس کو سرے سے یعنی ابجد سے شمار کرنا شروع کرے۔ جب اس عدد کے موافق اس حرف پر پہنچے پس اس حرف کو اس حرف کا مدار سمجھے۔

اگر اٹھائیس[1] سے کم ہو تو بطریق مذکورا ابجد سے شمار کرے جو حرف نکلے اسی کو اس کا مدار قرار دے۔ اور ارقام حروف غیر ملفوظ سے (جیسا کہ ادب) مؤکل استخراج کرے اور کلمۂ ایل اس کے آخر میں بموجب حروف اس کے اعراب کے (جیسا کہ آگے قاعدہ بیان ہوگا) آخر میں منضم کرے اور سر اسم کے موافق ہی اسم الٰہی حاصل کرے پھر وہ اسم مؤکل کے ساتھ ملائے اور موافق عدد مؤکل اور اسم کے شمار کرکے دعوت شروع کر دے۔ اور ہر درجہ میں اسی طرح عدد مؤکل اور اسم کا لحاظ رکھے۔ اگر کامیابی میں تاخیر ہو تو تینوں[2] درجوں کو ایک جگہ جمع کرکے تین چلوں تک پیوستہ پڑھے اور ہر چلہ کے درمیان میں فاصلہ نہ کرے۔ اور وقت کو نگاہ رکھے۔ البتہ بفرمان الٰہی نبویت ہوگی۔

اب یہاں پر طریق دریافت کرنے مؤکلات حروف تہجی اور ان کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ مفرد ایک حرف کو کہتے ہیں اور مرکب دو حرف کو اوّل حرف متحرک ہوتا ہے۔ اور دوسرا ساکن اور آخر میں کلمہ آئیل کہ جو ایک اسمائے الٰہی سے ہے شامل کیا جاتا ہے اور ہمزہ آئیل اسم کے آخر میں بکسر ہمزہ آتا ہے اگر الف کے بعد یا تین حرفوں کے بعد واقع ہوتا ہے۔ تو ثابت رہتا ہے ورنہ محذوف ہو جاتا ہے۔

طریق مؤکلات ترکیبی یہ ہے۔

[1] جن حرفوں کے اعداد اٹھائیس سے کم ہیں وہ سات ہیں بے حے زے طے دال ہے یے کہ ان میں ہر طرح ملکن نہیں ہے پس ایسے حرفوں میں سے جو حرف آئے اس کے اعداد شمار کرے اور بقاعدہ جمل جس جگہ عدد تمام ہو وہی حرف ہے ۱۲۔ [2] شیخ علیہ الرحمۃ حاشیہ پر فرماتے ہیں کہ اگر ان چلوں میں مقصود حاصل نہ ہو تو پھر چوتھے چلے میں ان تینوں درجوں کو جمع کرکے پڑھے ۱۲۔

(الف) یہ پہلا حرف ہے بارھویں حرف سے زیر کے ساتھ مرکب ہے اور دسواں حرف پہلے حرف کے ساتھ بالفتح مرکب ہے اور بیسواں حرف مفرد ہے۔ زیر کے ساتھ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو اِسْرَافِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ب) پانچواں حرف دوسرے حرف سے مرکب ہے زیر کے ساتھ اور دسواں حرف مفرد ہے زبر کے ساتھ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو جِبْرَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ت) اٹھارہواں حرف گیارہویں حرف سے زیر کے ساتھ مرکب ہے اور دسواں زبر کے ساتھ پہلے حرف سے مرکب ہے۔ آخر میں کلمۂ ائیل شامل کیا تو عَزْرَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ث) چوبیسواں حرف اٹھائیسواں حرف سے زبر کے ساتھ مرکب ہے اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل سے مِیکَائِیْلَ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ج) بائیسواں حرف تیئیسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے اور بائیسواں حرف پہلے

طریق عمل خواندنی اسمائے موکلات حروف تہجی | ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی۔

(الف) (طریق مرکز) یا اسرافیل یا ائیل بحق الف (طریق بیان) یا اسرافیل یا آئیل بحق یا اللہ یا احد یا کافی (طریق مدہ) یا ذتعائیل بحق یا ظاہر جب تینوں شامل کرکے پڑھے تو اس طرح پڑھے یا اسرافیل یا آئیل یا ذتعائیل بحق الف یا الف بحق یا اللہ یا احد یا کافی بحق یا ظاہر ۱۲۔

(ب) یا جبرائیل یا بائیل بحق بے یا بے یا جبرائیل یا بائیل بحق یا باعث یا بدیع یا باقی یا کہائیل بحق یا لطیف۔

(ت) یا عزرائیل یا تائیل بحق تے یا تے یا عزرائیل یا تائیل بحق یا تواب۔ یا سکہائیل بحق یا صمد ۱۲۔

(ث) یا میکائیل یا ثائیل بحق ثے یا ثے۔ یا میکائیل یا ثائیل بحق یا ثابت۔ یا حیائیل بحق یا وارث ۱۲۔

(ج) یا کلکائیل یا جائیل بحق جیم یا جیم۔ یا کلکائیل یا جائیل بحق یا جلیل یا جبار یا جمیل۔ یا قرنائیل بحق ذی الفضل العظیم ۱۲۔

(ح) یا تنکفیل یا حائیل بحق حے یا حے تنکفیل یا حائیل بحق یا حی یا حکم یا حکیم یا حمید۔ منائیل بحق یا مسور ۱۲۔

حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل تَنْکَائِیْلَ موکل حرف مذکور ہوا۔

(ح) تیسرا حرف چھبیسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے اور بائیسواں حرف بالفتح اور بیسواں حرف بالکسر مفرد ہے بشمول کلمۂ ائیل تَنْکَفِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(خ) چوبیسواں حرف ستائیسویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ آئیل مُہْکَائِیْلُ مؤکل حرف مذکور ہوا۔

(د) آٹھواں حرف دسویں حرف سے بالفتح مرکب اور اسی حرکت کے ساتھ آٹھواں حرف پہلے حرف سے مرکب بشمول کلمۂ ائیل دَرْدَائِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ذ) پہلا حرف ستائیسویں حرف سے بالفتح مرکب اور دسواں حرف اسی حرکت سے پہلے کے ساتھ مرکب اور سولھواں حرف بالکسر مفرد بشمول کلمۂ ائیل اَہْرَاطِیْلُ مؤکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ر) پہلا حرف مفرد بالفتح اور چوبیسواں بھی اسی حرکت کے ساتھ مفرد اور چھبیسواں حرف پہلے حرف کے ساتھ بالفتح مرکب اور بائیسواں حرف مفرد بالکسر بشمول کلمۂ ائیل اَمْوَاکِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ز) چوتھا حرف دسویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل شَرْفَائِیْلُ حرف موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(س) ستائیسواں حرف چوبیسویں حرف سے اور چھبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ اور بائیسواں حرف مفرد ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل ھَمْوَاکِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(خ) یا مہکائیل یا خائیل بحق خے یا خے یا مہکائیل یا خائیل بحق یا خالق یا خلاق یا خبیر۔ یا خرقیائیل بحق یا تام ۱۲۔

(د) یا دردائیل یا دائیل بحق دال یا دال۔ یا دردائیل یا دائیل بحق یا دیان یا دوام یا دائم۔ یا ہبائیل بحق یا زاکی ۱۲۔

(ذ) یا اہراطیل یا ذائیل بحق ذال یا ذال۔ یا اہراطیل یا ذائیل بحق یا ذوالجلال والاکرام۔ یا بائیل بحق یا جامع ۱۲۔

(ر) یا امواکیل یا رائیل بحق رے یا رے۔ یا امواکیل یا رائیل بحق یا رحمٰن یا رحیم یا رفیع۔ یا مبائیل بحق یا نافع ۱۲۔

(ز) یا شرفائیل یا زائیل بحق زے یا زے۔ یا شرفائیل یا زائیل بحق یا زاکی۔ یا ممیائیل بحق یا فاضل ۱۲۔

(س) یا ہمواکیل یا سائیل بحق سین یا سین یا ہمواکیل یا سائیل بحق یا سلام یا سبوح یا سبحان۔ یا وبائیل بحق یا حید ۱۲۔

(ح کا حاشیہ پچھلے صفحے سے پڑھیے)

(ش) ستائیسواں حرف چوبیسویں حرف سے اور دوسرا حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل ھَمَرَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ص) پہلا حرف ستائیسویں حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ اور پانچواں حرف بالفتح مفرد ہے اور چھبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے۔ بشمول کلمۂ ائیل اَہجمَائِیل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ض) اٹھارھواں حرف سولھویں حرف سے اور بائیسواں حرف پہلے سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل عَطکائِیل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ط) پہلا حرف بارھویں حرف سے بالکسر مرکب ہے اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب اور اٹھارھواں حرف مفرد بالکسر با کلمۂ ائیل اِسْمَاعِیْلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ظ) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور گیارھواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے یا کلمۂ ائیل آذَنَمَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ع) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل کَوْھَمَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(غ) تیسواں حرف چھبیسویں حرف سے اور ساتواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل لَوْخَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ش) یا ہمرائیل یا شائیل بحق شین یا شین۔ یا ہمرائیل یا شائیل بحق یا شکور یا شافی یا شہید۔ یا مشائیل بحق یا خلیل ۱۲۔

(ص) یا اہجمائیل یا صائیل بحق صاد یا صاد۔ اہجمائیل یا صائیل بحق یا صانع۔ یا یحیائیل بحق یا کریم ۱۲۔

(ض) یا عطکائیل یا ضائیل یا ضاد یا ضاد۔ یا عطکائیل یا ضائیل بحق یا ضاد۔ یا حبائیل بحق یا شاہد ۱۲۔

(ط) یا اسماعیل یا طائیل بحق طے یا طے۔ یا اسماعیل یا طاعیل بحق یا طاہر یا میائیل بحق یا قیوم ۱۲۔

(ظ) یا اوزائیل یا ظائیل بحق ظے یا ظے۔ یا اوزائیل یا ظائیل بحق یا ظاہر۔ یا طلیائیل بحق یا نور ۱۲۔

(ع) یا لوہائیل یا عائیل بحق عین یا عین۔ یا لوہائیل یا عائیل بحق یا علیم یا علام یا عظیم۔ یا بلیائیل بحق یا صادق ۱۲۔

(غ) یا لوہاخیل یا غائیل بحق غین یا غین۔ یا لوخائیل یا غائیل بحق یا غفور یا غفار یا غنی یا مرشائیل بحق یا خیر الغافرین ۱۲۔ (نہ یا شرمیائیل)

(ف) بارھواں حرف دسویں حرف سے بالفتح مرکب اور چھٹا حرف مفرد اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے مرکب اور بائیسواں حرف بالکسر مفرد با کلمۂ ائیل سَرْحَمَکِیْل موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ق) اٹھارھواں حرف سولھویں حرف سے اور دسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل عِطْرَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ک) چھٹا حرف مفرد بالفتح اور دسواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم مرکب اور گیارھواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل حَوْذَرَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ل) سولھواں حرف پہلے حرف سے اور پھر سولھواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل طَاطَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(م) دسواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم اور اٹھائیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے بشمول کلمۂ ائیل رَدْیَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ن) چھٹا حرف چھبیسویں حرف سے اور تیئیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب ہے با کلمۂ ائیل حَوْنَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(و) دسواں حرف بیسویں حرف سے بالفتح مرکب اور تیسرا حرف بالفتح مفرد اور چوبیسواں حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب با کلمۂ ائیل رَفْتَمَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہوا۔

(ف) یا سرحمکیل یا فائیل بحق فے یا فے۔ یا سرحمکیل یا فائیل بحق یا فتاح یا فرد یا فاطر۔ یا میائیل بحق یا دائم ۱۲۔

(ق) یا عطرائیل یا قائیل بحق قاف یا قاف۔ یا عطرائیل یا قائیل بحق یا قہار یا قدوس یا قابض۔ یا لجائیل بحق یا متین ۱۲۔

(ک) یا حروزائیل یا کائیل بحق کاف یا کاف۔ یا حروزائیل یا کائیل بحق یا کافی یا کفیل یا کبیر یا سجائیل بحق یا ذاکر ۱۲۔

(ل) یا طاطائیل یا لائیل بحق لام یا لام۔ یا طاطائیل یا لائیل بحق یا لطیف یا نبائیل بحق یا ستار ۱۲۔

(م) یا ردیائیل یا مائیل بحق میم یا میم۔ یا ردیائیل یا مائیل بحق یا مومن یا مہیمن یا معز یا مذل یا معطی۔ یا رحمائیل بحق یا واحد ۱۲۔

(ن) یا حولائیل یا نائیل بحق نون یا نون۔ یا حولائیل یا نائیل بحق یا ناصر یا نافع یا نقی یا سکیائیل بحق یا تام ۱۲۔

(و) یا رفتمائیل یا وائیل بحق واؤ یا واؤ۔ یا رفتمائیل یا وائیل بحق یا واحد یا وارث یا وکیل۔ یا کتائیل بحق یا مانع یا بجکیائیل بحق یا تکیل

(ھ ؎) آٹھواں حرف چھبیسویں حرف سے بالضم مرکب اور دسواں حرف بالفتح مفرد اور دوسرا حرف پہلے حرف سے بالفتح مرکب باکلمۂ ائیل دُدُہیائیلُ موکل حرف مذکور کا ہُوا۔

(یؔ ؎) دسواں حرف بالفتح مفرد اور دوسرا حرف پہلے حرف سے مرکب بالفتح اور بائیسواں حرف اٹھائیسویں حرف سے مرکب بالکسر اور سولہواں حرف پہلے حرف سے مرکب بالفتح باکلمۂ ائیل سَرَاکِیطَائِیلُ موکل حرف مذکور کا ہُوا۔

ایضاً جبکہ حروف مذکورہ کے موکلات کی ترکیب اور اس کے اعراب وغیرہ سے واقفیت ہو چکی تو اب دوسری حقیقت حروف کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل ان حرفوں کی عالم احدیث میں کیا ہے اور عالم اعیان اور عالم ملکوت میں کیا صورت رکھتے ہیں اور عالم ملک میں کیا قرار پائی ہوئی ہے۔ سو یہ بات معلوم رہے کہ احدیث میں شیون اور اعیان ثابتہ میں صور اسمائے الٰہی اور ملکوت میں وجود ملک اور ملک میں صورت حروف کہ جو ان اٹھائیس حرفوں کی صورت دیکھنے میں آتی ہے یہ ماہیات ان ملکوت کی ہیں جب ہر حرف کے آخر میں کلمۂ ایل (جو اسمائے باری تعالٰی سے ہے) شامل کیا جاتا ہے۔ موکل ہو جاتا ہے۔ اور جب اسم کیساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے باعث جلدی قبول ہونے دعا کا ہوتا ہے۔ طریق یہ ہے یَا آئیل یَا بَائیل یَا تائیل یَا ثائیل یَا جائیل یَا حائیل یَا خائیل یَا دَائیل یَا ذَائیل یَا رَائیل یَا زَائیل یَا سَائیل یَا شائیل یَا صَائیل یَا ضائیل یَا طائیل یَا ظائیل یَا عَائیل یَا غائیل یَا فائیل یَا قائیل یَا کَائیل یَا لَائیل یَا مائیل یَا نائیل یَا وائیل یَا ہائیل یَا یائیل۔

طریق استخراج مؤکلات اسمائے الٰہی | جو کچھ ترتیب و ترکیب وضع مفردات موکلات تھی سو لکھی گئی۔ اب طریق استخراج مؤکلات اسمائے الٰہی معلوم کرنا چاہیئے اسمائے الٰہی سے جس اسم کی رُوحانیت پیدا کرنے کا ارادہ ہو تو چاہیئے کہ پہلے آخر کے حرف کو

(ھؔ ؎) یا دَرِیائیل یا ہائیل بھی ہے یعنی یا دریائیل یا ہائیل بھی یا ہادی یا سمیائیل بھی یا سامع ۱۲۔

(یؔ ؎) یا سرکیطائیل یا یائیل بھی ہے یا یعنی یا سرکیطائیل یا یائیل یا بدیع یا نیتائیل بھی یا رزاق ۱۲ منہ رح۔

(حاشیہ ۳ اگلے صفحہ پر پڑھیئے)

اوّل کلمہ سے جُدا کرے باقی حرفوں کے عدد نکالے اور ان اعداد کے موافق اور حرف اوّل کا ایک مجموعہ بنا دے اور اسم کے آخری حرف کو جو جدا کیا ہے اسی مجموعہ کے اوّل میں لگا دے اور آخر کلمہ میں ایل شامل کرے اس اسم کی روحانیت جس کو مؤکل کہتے ہیں نکل آئیگی چنانچہ سُبْحَانَکَ کا مؤکل کَلْھَائِیلُ ؎ اور اِللہ کا مؤکل ھَکْطَبَائِیلُ ہُوا پس اسی طرح اور اسمائے الٰہی کے مؤکل نکالے اور پڑھنے کا طریق بھی معلوم کرے اور وُہ اس طور پر ہے کہ پہلے مؤکل ترکیب حروف اور دوسرے مؤکل حرف جو د اور تیسرے مؤکل اسم الٰہی کہ پہلے کلمہ سے استخراج کیا ہے اسم کے ساتھ ملا کر اس طور پر دعوت دے یَاھَمُوَاکِیلُ یَاسَائِیلُ یَا کَلْھَائِیلُ بِحَقِّ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَاہَادِیَ کُلِّ شَیْءٍ دَوَائِرَتُہٗ دَمَائِرَقَہٗ دَمَاحِمَۃٌ دعوت کے شروع میں ان مؤکلوں کو اسم مذکور کے ساتھ ملا کر ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور ہر روز وقت ابتدا بارہ دفعہ اور ختم کے بعد سات دفعہ اور جس روز دعوت تمام ہو ستر دفعہ پڑھے خدا تعالٰی کے فضل و کرم سے جلد مؤثر ہوگا اور باقی اسمائے عظام کی ترکیب اسی پر قیاس کرے۔

دُوسری فصل دعوت مقطّعات کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ عاملان کامگار اور متصرفانِ نامدار نے اس دعوت کے اسم کی رُجعت کے لئے تعین فرمایا ہے۔ اور اس کی صورت یوں ہے کہ جتنے حروف قراۃ میں آتے ہیں ان سب کے عدد نکالے اور بارہ بارہ طرح کرتا جائے اسکے بعد جو باقی رہے اس کو اوّل برج سے شمار کرے جس جگہ عدد تمام ہو وہی برج اس اسم کے موافق ہوگا۔ اور جو تاثیر اس بُرج کی ہوگی وہی اس اسم کی ہوگی۔ مثلاً اگر ایک رہے حمل اور دو رہیں تو ثور باقی کو اس طور پر قیاس کرلے اور اسم اعظم کی موافقت

؎ سُبْحَانَکَ۔ س ب ح ا ن ک حرف آخر کاف جُدا کیا پانچ باقی رہے ان کے ۱۲۱ عدد ہوئے پس ایسا لفظ تلاش کرنا چاہیئے جس کے عدد ۱۲۱ ہوں ہم نے شلاً لعا تلاش کیا اس کے ۱۲۱ عدد ہوئے حرف آخر سحر جو اس کے اوّل میں لگایا تو کلھا ہوا۔ آخر میں کلمہ ایل شامل کیا تو کلھائیل ہوا ۱۲۔

کوکب کے ساتھ اور اس کے بخور وغیرہ کا طریقہ مقدمہ سے (جیساکہ اوپر شرح وبسط کے ساتھ لکھا جا چکا ہے معلوم کرے اور دائرہ کھینچے اور اس کا یہ طریق ہے کہ ایک کاغذ کی پٹی لے اور سُبحانک سے غیاثی تک اسم لکھے اور اپنے حجرہ میں اس کا دائرہ بنا دے اور اس کے دونوں سروں کو سوئی سے ملا دے یا اکتالیس بار مجموعہ اسمائے عظام ایک چھری پر پڑھے اور ایک سانس میں اس سے اپنے حجرہ میں دائرہ کھینچے اور اس دائرہ کا رنگ مثل اس کوکب کے کرے جس سے وہ متعلق ہے اگر زحل ہے تو سیاہ اور مشتری کا صندلی مریخ کا سُرخ شمس کا زرد زہرہ کا سپید عطارد کا فیروزہ گون قمر کا سبز پھر اس دائرہ کے اندر اس برج کی صورت بنائے۔ اور اس پر مصلیٰ بچھا کر اس کوکب کے روز یا اس کی ساعت میں دعوت شروع کر دے۔

ایضاً ترتیب خواندنی اسم معلوم کرے اور وُہ یہ ہے کہ ارقام اسم اعظم اور بُرج اور کوکب اور اپنے اسم کی جمع کر کے مؤکل مرکب کیساتھ ملا کر سر دائرہ پر تمام کرے اگر طالب اسرار دعوت کا خواستگار ہے تو اس کو لازم ہے کہ اوّل عمل دعوۃ مقطعات شروع کرے تاکہ رجعت اسم نہ ہو اس کے بعد جس دعوت یا شرائط میں چاہے مشغول ہو کیونکہ دعوت اسمائے عظام میں بہت ہی زیادہ مشکل ہے پھر جس کو چاہے اجازت دے خدا چاہے اس کو بھی رجعت نہ ہوگی۔ بہت سے طالب ناواقفیت اور نادانی کی وجہ سے حسرت کے ساتھ جان دیتے ہیں اور منزل مقصُود کو نہیں پہنچتے۔

اور طریق دوگا اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ اس کے موافق عمل کرے۔ دعوت اسم اوّل با مُوکل یَا هَمُوَاکِیْلُ بِحَقِّ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ عدد اس کے بحساب ابجد دو ہزار پانسو پینسٹھ ہوتے ہیں پس بحکم قاعدہ سطرح یہ اسم آتشی ہے اور طالع اس اسم کا برج قوس میں ہے جس وقت دعوت شروع کرے اوّل ایک دائرہ برنگ کھینچے اور اس پر ہیئت اس بُرج کی بنا کر مصلیٰ بچھا دے اور روز شمس یا اس کی ساعت میں مصلیٰ پر بیٹھ کر دعوت شروع کر دے

اور عود اور دار چینی کا بخور کرے اور بشمار اسم اعظم و برج و کوکب و اسم خود بحساب جمل جمع کر کے ہمراہ مؤکل اس مصلّے پر بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ پڑھے اور باقی اسمائے عظام کا طریق اسی پر قیاس کر کے عمل کرے۔

تیسری فصل دعوت حرفی کے بیان میں

آگاہ ہو کہ ماہیت حروف ابتدا سے انتہا تک حرفاً بعد حرف مفصل بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ اس طور پر ہے کہ یہ اٹھائیس حروف اصل میں اٹھائیس نام اللہ سبحانہ کے ہیں ہر حرف کا ایک مؤکل رُوحانی ہے۔ جو اس اسم الٰہی کے ذکر میں مشغول ہے۔ اصل حروف بسیط ہیں جس وقت اسمائے حروف بسائط مذکور کی دعوت ادا کی وکلات حروف دریافت ہوئے اور روحانیت ان کی بنظر مکاشفہ و مشاہدہ عیاں ہوئی ان سے اسمائے بست و ہشتگانہ الٰہی دریافت ہوئے اور ان اٹھائیس اسمائے الٰہی سے اٹھائیس منازل قمر (جن کو ہندی میں نچھتر کہتے ہیں) ظاہر ہوئیں پس جس طرح اٹھائیس حروف اسمائے الٰہی کلی ہیں اسی طرح منازل قمر اسمائے کونی کلی ہیں اس عالم میں جو کچھ تاثیر ہے وہ ان اسمائے کونی کلی سے ہے۔ عالم ظاہر ملک اور باطن ملکوت ہے ملک و ملکوت بایکدیگر رنگ آمیزی کر رہے ہیں۔ بلا دعوت حروف ماہیت معلوم نہیں ہو سکتی اور جو کوئی یہ دعوت پوری کرے عند اللہ و عند الناس اور جمیع موجودات کے نزدیک درجہ قبولیت کا پا دے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ تخصیص اس دعوت کی کیا ہے اور دعوات کا بھی یہی حکم ہے جواب فی الواقع ایسا ہی ہے لیکن اور دعوتوں میں نیت ہر ایک کام کی معتبر ہے اور اس میں فقط توجہ حرف کی ہے اور حرف میں تفصیل مراتب ہے اور ہر ایک شے میں تجلیات اسم (جو عالم میں نمودار ہیں، ظاہر ہیں جس وقت سالک اس دعوت سے مشرف ہوتا ہے اللہ جل شانہ کی عنایت سے شرف مراتب حروف کا پاتا ہے۔

سند شرائط: حروف مکتوبی و مدغم غیر جامد جو کہ اسم میں ہوں جمع کرے فرض کرد

کہ مثلاً بیس حرف ہوں پس ہر حرف کو سو مرتبہ پڑھے۔ نصاب مرتب ہوئی کہ مجموعہ اس کا دو ہزار ہوا اور اس کا نصف اضافہ کر کے پڑھے زکوٰۃ مرتب ہوئی کہ مجموعہ اس کا تین ہزار ہوا اور اس نصف کا نصف زیادہ کر کے پڑھے عشر مرتب ہوا کہ مجموعہ اس کا تین ہزار پانچ سو ہوا اور نصف نصف النصف زیادہ کر کے پڑھے تو قفل مرتب ہوا کہ جس کی تعداد دو سو پچاس ہوئی۔ اور عشر و قفل کی تعداد کو دو چندان کیا تو سات ہزار پانچ سو ہوئے یہ دور مدور مرتب ہوا۔ بذل کی نیت سے سات ہزار اور ختم کی نیت سے بارہ سو مرتبہ پڑھے کہ اس دعوت میں قرأت بذل و ختم تمام اسمائے عظام میں اسی قدر ہے۔ یہ شرائط تھیں جو بیان کی گئیں۔

طریق دعوت معلوم کرنا چاہیئے کہ جس اسم کی شرائط کا ادا کرنا منظور ہو اسکے تمام حروف شمار کرے اور بقاعدہ حضرت موصل الطالب الی المطالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ ہر حرف کے تین حرف وضع کر لے اور ہر حرف کے ہزار لے اور ہر حرف کے اعداد بھی بحساب جمل ضرور لے پھر عدد و رقم دونوں کو جمع کر کے پڑھے اس سند پر کہ جس روز دعوت شروع کرے ہزار مرتبہ سورہ فاتحہ سے اسم کو ضم کر کے پڑھے اور آخر دعوت میں بھی اسی طرح اسم کے ساتھ سورہ مذکور ضم کرے بعنایت الٰہی سریع الاجابت ہوگا۔ **دعوت اسم اول** سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ (ترجمہ) پاک ہے تجھ کو نہیں معبود سوا تیرے اے پروردگار ہر چیز کے اور وارث اس کے اور رازق اس کے اور رحم کرنے والے اس پر ۱۲۔ **نصاب** چار ہزار پانچ سو بار **زکوٰۃ** چھ ہزار سو بار **عشر** سات ہزار سات سو بہتر بار **قفل** پانچ سو تریسٹھ

(ف) اگر کوئی شخص سبحانک سے کل شئی تک دعوت دے تو بعد ادائے سند شرائط حق تعالیٰ اسکو کشف قلب عطا فرمائے اور ارواح حاضر ہوں اور فتوح غیب سے پردہ داریب سے ہر روز ظہور میں آئے اور شفاعت اور امداد ارواح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل پیغمبروں اور درویشوں کی اسکو نصیب ہو اور بعض وقت مغیبات کی کیفیت اسکے خیال ہی سے ظاہر ہو اور فیض و ہدایت اور حقیقت فردانیت اس کی اہل عالم کے دلوں میں مکشوف ہو اور اس کا اثر خود اسکے چہرے سے عیاں ہو اور ہمیشہ بادشاہ اور امیر اسکے مطیع فرمان ہوں اور اکثر خلق اسکی مرید و معتقد ہو۔ عامل کو چاہیئے کہ واقف ہو کر دعوت دے ورنہ فائدہ مترتب نہ ہوگا بلکہ ضرر پہنچیگا ۱۲ منہ رحمہ

بار دور مدور سولہ ہزار سات سو چھہتر بار **بذل** سات ہزار بار **ختم** ایک ہزار بار حسب قاعدہ مذکور اس اسم میں ایک سو پینتیس حرف ہوتے ہیں پس قرات حروف اور جمل دونوں کو جمع کر کے اول و آخر فاتحہ کے ساتھ جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے پڑھنا شروع کرے۔ اور باقی اسمائے عظام کا طریق اسی پر قیاس کر کے عمل کرے۔

واضح ہو کہ اس فصل میں بعض اعراب قاعدہ کے موافق ہیں۔ اور بعض مخالف اور وہ سماع سے تعلق رکھتی ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے جو بیان کیا جائے وہ مکاشفہ سے پائے گئے ہیں اس کے متعلق نکات اور فوائد بقلم خفی علیحدہ لکھے گئے ہیں۔ اس کو دیکھ کر عمل کرے۔

(۲) سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا لِلْاٰلِهَةِ الرَّفِيْعُ جَلَالُهٗ يَا اِلٰهُ۔

(ترجمہ) پاک ہے تجھ کو اے معبود سب معبودوں کے کہ بلند ہے بزرگی اسکی اے معبود ۱۲۔

(۳) يَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ يَا اَللّٰهُ۔

(ترجمہ) اے اللہ اپنے سب کاموں میں تعریف کئے گئے اے اللہ ۱۲۔

(۴) يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ۔

(ترجمہ) اے بخشش کرنیوالے ہر چیز کے اور وارث اسکے اور رحم کرنیوالے اس پر ۱۲۔

(ف) اگر رفیع بفتح عین اور جلالہ بضم لام پڑھے جیسا کہ شرح صغیرہ میں مذکور ہے اسکا ثمرہ عامل کو خود معلوم ہو جائیگا اور اگر رفیع بضم عین اور جلالہ بفتح لام پڑھے معرفت کا دروازہ اس پر کھل جائیگا اور ثابت قدمی میسر ہوگی۔ اور اگر بر لئے قہر رفیع بفتح عین و کسر لام والے جلالہ پڑھے جس کیلئے پڑھے وہ ہلاک و خراب ہوگا۔ اور جس طرف کہ دشمن ہو اس کو پشت دیکر دعوت دے سریع الاجابت ہوگی اور اصلی اعراب کیساتھ بہ نیت دنیاوی منہ جنوب کی طرف کرے اور بہ نیت مزید عشق منہ شمال کی طرف کرے اور بہ نیت تجرید و تفرید مشرق کیطرف اور بہ نیت خالصاً للہ قبلہ کیطرف منہ کرے باعث اجابت ہو ۱۲ منہ رحمہ۔ ف ۲ اگر فعالہ بکسر فا پڑھیگا تمام دشمن ظاہری باطنی اس کے مقہور ہونگے۔ اگر کسی کو ہلاک کرنا چاہے گا ذلیل ہوگا اگر فعالہ بفتح فا پڑھے گا تمام افعال حسنہ اسکو حاصل ہونگے جس کیلئے دعا کریگا مینہ برسے گا اور اپنے اور مسلمانوں کی ترقی درجات کیلئے دعا کریگا ترقی مدارج ہوگی اور دشمن کی ہزیمت جلد ہوگی ۱۲ منہ رحمہ۔ ف ۳ اگر رحمٰن بفتح نون و کلّ بجر لام پڑھے تمام درخت اس سے کلام کریں۔ اگر رحمٰن بضم و کلّ بفتح لام پڑھے خدا تعالیٰ کی محبت زیادہ ہو اور تمام کام اس کے سرانجام پائیں ۱۲ منہ رحمہ۔

(۵) یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا حَیُّ۔

(ترجمہ) اے بخشش کرنیوالے اے زندہ جبکہ نہیں کوئی زندہ بیچ ہمیشگی بادشاہت اسکی کے اور باقی رہنے اسکے کے اے زندہ ۱۲ منہ

(۶) یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَؤُوْدُهٗ یَا قَیُّوْمُ۔

(ترجمہ) اے ہمیشہ رہنے والے پس نہیں چھپی ہوئی کوئی چیز اسکے علم سے اور نہ وہ تھکاتی ہے اسکو اے تدبیر کرنیوالے عالم کے ۱۲

(۷) یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَهٗ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ یَا وَاحِدُ۔

(ترجمہ) اے یگانہ زندہ رہنے والے اول ہر چیز کے اور آخر اس کے نہیں مثل اس کی کوئی اے یگانہ ۱۲ م۔

(۸) یَا دَآئِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا دَآئِمُ۔

(ترجمہ) اے ہمیشہ رہنے والے پس نہیں فنا اور نہیں زوال اس کی بادشاہت کو اور اسکے باقی رہنے کو اے ہمیشہ رہنے والے ۱۲ م

(۹) یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْهٍ فَلَا شَیْءَ کَمِثْلِهٖ یَا صَمَدُ۔

(ترجمہ) اے بے نیاز بغیر مثل پس نہیں کوئی چیز مثل اس کی اے بے احتیاج۔

ف۱۔ اگر حی بکسر یا پڑھے خضر نصیب ہو اور تمام ارواح کا معائنہ کرے اور کشف باطنی حاصل ہو جائے اور اگر بین بفتح نون پڑھے جس مریض کے مرض کو دیکھے گا خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سے وہ مرض جاتا رہیگا اور جس کو تعویذ دیگا مؤثر ہوگا اور تمام قول و فعل اس کے درست ہونگے ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۲۔ اگر فلا یفوت بفتح تا پڑھے تمامی علم ادیان ظاہری جو کتابوں میں لکھا ہے حاصل ہوگا۔ اور جو پیش کے ساتھ پڑھیگا علم لدنی کل ذی علم علیم نصیب ہوگا۔ اور وجود کی ماہیت اس پر منکشف ہوگی ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۳۔ اگر اول فتح لام و آخر بکسر خا پڑھے علم ہدایت و معاد صاحب علم کو نصیب ہوگا۔ اور کچھ اس پر مخفی نہ رہیگا اور اگر اول بضم لام و آخر بفتح خا پڑھے تمام خلق اسکی معتقد ہو اور سب اس کی اطاعت کریں اور جس فاسق فاجر پر اس عامل کی نظر پڑے تمام فسق و فجور اس کا دور ہوا اور وہ شخص تائب ہو ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۴۔ اگر فناءٍ بکسر ہمزہ و تنوین پڑھے تمام عالم ظاہری و باطنی اسکو فنا دکھلائی دے اگر فناءَ بفتح ہمزہ پڑھے تمام عالم ظاہر و باطن کو فنا دیکھے اور دونوں مرتبوں میں سالک اپنے کو پاوے ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۔ اگر کمثلہٖ بکسر لام و سکون ا پڑھے تمام جانوروں کی بولیوں سے آگاہ ہو۔ اور کمثلہ بضم لام و ا پڑھے جنی بنات سہو اور تمام عالم کو اپنی صورت کا دیکھے۔ اور اگر کمثلہٖ بکسر لام و بکسر ا پڑھے تصرف تمام اسمائے صفات کا اس کو حاصل ہو۔ ۱۲ منہ۔

(۱۰) یَا بَارُّ فَلَا شَیْءَ کُفْوُهٗ یُدَانِیْهِ وَلَا اِمْکَانَ لِوَصْفِهٖ یَا بَارُّ۔

(ترجمہ) اے احسان کرنیوالے پس نہیں کوئی شی ہمسر اس کے قریب ہو اس سے اور نہیں ہو سکتی تعریف اسکی اے احسان کرنے والے ۱۲۔

(۱۱) یَا کَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا تَهْتَدِی الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ یَا کَبِیْرُ۔

(ترجمہ) اے بزرگ تو وہ ذات ہے کہ نہیں پہنچتیں عقلیں واسطے وصف بزرگی اس کی کے اے بڑے۔ ۱۲۔

(۱۲) یَا بَارِیَٔ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِهٖ یَا بَارِیُٔ۔

(ترجمہ) اے درست کرنے والے جانوں کے بے مثل خالی غیر بعض سے اے نئے نظام کرنے والے ۱۲۔

(۱۳) یَا زَاکِیُ الطَّاهِرُ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ یَا زَاکِیُ۔

(ترجمہ) اے پاک کرنیوالے پاک ہر آفت سے ساتھ پاکی اپنی کے اے پاک کرنے والے ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۱۔ اگر یا بار بضم را اور بوصفہ بکسر ا پڑھے دل اس کا حق کے ساتھ صاف ہو اور فسق و فجور سے باز رہے اور صفات ملکی سے موصوف ہو اور جو کوئی صاحب عمل کا منہ دیکھے اسکے دل میں عبرت پیدا ہو اور کبھی برائی اور معصیت کے پاس نہ پھٹکے اور اگر یا بار بفتح را اور بوصفہ بسکون ا پڑھے جس شہر یا قریہ یا جس جگہ صاحب عمل اس طور پر دعوت دے وہ جگہ تمام خراب اور ویران ہو جائے اور تمام پھل اور باغات خشک ہو جاویں ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۲۔ اگر یا کبیر بضم را و لا تہتدی تے کے ساتھ پڑھے تمام اکابر اس جگہ کے عامل کی طرف رجوع ہوں اور معتقد ہو کر فرمانبردار ہوں اور کبھی سرکشی نہ کریں اور جو سرکشی کرے تو ذلیل اور گمراہ ہو۔ اور اگر کبیر بفتح را و تہتدی بیاء یعنی یہتدی پڑھے اور چھ مہینے تک بحساب خمس حرفا قل الفا پڑھ کر پھونکے اس مقام پر ایک غار پیدا ہو گا عامل اس کے اندر بیٹھے جس جگہ جانے کی نیت کرے گا اس راہ سے چلا جاوے گا۔ یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۳۔ اگر یا باری ہمزہ کے ساتھ پڑھے تمام عالم اس کی حمایت میں آئے اور جو سرکشی کرے وہ بے ہدایت ہو۔ اور اگر یا باری یے کے ساتھ پڑھے جس مریض پر نظر ڈالے یا دم کرے خدا چاہے تندرست ہو جائے یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رحمہ۔

ف۴۔ اگر یا زاکی الطاہر بغیر یے کے پڑھے سات قلندر کہ جو اس عالم میں ہیں حاضر ہوں اور اس عامل کے فرمانبردار ہوں اور اگر یا زاکی الطاہر بفتح یا پڑھے عالم ارواح اس صاحب عمل کے روبرو حاضر ہوں اور اپنا حال صاحب عمل سے عرض کریں اور صاحب دعوت جس مہم کے لئے ان سے مدد چاہے مدد کریں ۱۲ منہ رحمہ۔

(۱۴) یَا کَافِی الْمُوَسِّعِ لِمَا خَلَقَ لَهُ مِنْ عَطَایَا فَضْلِهِ یَا کَافِی۔

(ترجمہ) اے کفایت کرنیوالے کشادہ کرنے واسطے اسکے کہ پیدا کئے گئے وہ واسطے عطاؤں فضل اپنے سے اے کفایت کرنے والے ۱۲۔

(۱۵) یَا نَقِیُّ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَهُ وَلَمْ یُخَالِطْهُ فِعَالُهُ یَا نَقِیُّ۔

(ترجمہ) اے پاک ہر ظلم سے نہ وہ راضی ہے اس سے اور نہ شامل اسکو کام اسے پاک ۱۲ منہ رح۔

(۱۶) یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا یَا حَنَّانُ۔

(ترجمہ) اے رحم کرنے والے تو وہ ہے کہ سمایا ہے تونے ہر شے کو رحمت اور علم سے اے رحم کرنے والے ۱۲ منہ رح۔

ف۱۔ اگر موسع بفتح سین پڑھے خدا تعالیٰ اس کو رزق عطا فرماوے اور دل غنی کرے اور کسی مخلوق کا اسکو محتاج نہ بناوے اور اگر موسع بکسر سین پڑھے کوئی سانپ اور بچھو اور کوئی درندہ اس کو مضرت نہ پہنچائے اور سب اس کے حکم کے تابع ہوں اور اس کے نام لینے اور سوگند دینے سے دوسرے پر سے اثر اس گزندہ یا درندہ کا جاتا رہے ۱۲ منہ رح۔

ف۲۔ اگر یا نقیاً بشدہ راور فعالہ بفتح فا۔ اور ضم لام پڑھے تمام چیزوں میں متصرف ہو اور جس کسی کو صاحب عمل اجازت دے دے وہی تاثیر حاصل ہو جو عامل کو تھی اور ہر ایک نام کی حقیقت صورت بنکر اس کو دکھلائی دے اور اگر یا نقیاً بغیر تشدید اور فعالہ بکسر فا و فتح لام پڑھے اور ستر خلوتیں کرے ہر خلوت میں ایک نیا اسرار ظاہر ہو۔ اور بعد گذرنے اکیس ہفتوں کے عالم سیمیا کا ظہور ہو کر اس کے تحت و تصرف میں آئے سرائے باطن بھی ایسی ہی معمور و آباد ہے جیسے سرائے ظاہری مگر اس سرائے باطن میں ارواح پیغمبران اور صدیقان اور شہداء اور صالحین ہیں جن کی زیارت سے عامل مشرف ہوگا۔ اور اس کے فضل و کرم سے جس کو چاہے گا دکھلا دے گا ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اگر حنان بضم نون اور وسعت بسکون تا اور رحمۃ اور علما بقاعدہ مرفوع رہے اور واؤ کو مشدد پڑھے تمام موکلات آتشی و بادی اس کے مسخر ہوں گے اور ہر کام میں اس کے معین و مددگار ہو جائیں گے۔ اگر حنان بفتح نون اور وسعت بفتح تا اور رحمۃ بہ تنوین تا پڑھے تو قوم قیل و ما قیل جن کا مسکن زمین ششم پر ہے حاضر ہوں اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ اس سے آگاہ کریں اور صاحب عمل کو وہ جگہ دکھلا دیں یہ اسم کلی ہے ۱۲ منہ رح۔

(۱۷) یَا مَنَّانُ ذُو الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ کُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّهُ یَا مَنَّانُ۔

(ترجمہ) اے عطا کرنیوالے صاحب احسان کے کہ پہنچا ہوا ہے تمام مخلوق کو احسان اس کا اے نعمت دینے والے ۱۲۔

(۱۸) یَا دَیَّانَ الْعِبَادِ کُلٌّ یَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهِ وَرَغْبَتِهِ یَا دَیَّانُ

(ترجمہ) اے حاکم بندوں کے ہر ایک کھڑا ہوتا ہے تواضع کرتا بسبب خوف اسکے کے اور رغبت اسکی کے اے حکم کرنے والے۔

(۱۹) یَا خَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ اِلَیْهِ مَعَادُهُ یَا خَالِقُ۔

(ترجمہ) اے پیدا کرنے والے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ سب کو اسی طرف پھر جانا الٹنا ہے اے پیدا کرنیوالے ۱۲۔

(۲۰) یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ غِیَاثُهُ وَمَعَاذُهُ یَا رَحِیْمُ۔

(ترجمہ) اے رحم کرنیوالے ہر فریاد کرنے والے اور مغموم کے تو ہی مددگار اس کا اور پناہ اس کی اے رحم کرنے والے ۱۲۔

(۲۱) یَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ کُنْهِ جَلَالِ مُلْکِهِ وَعِزِّهِ یَا تَامُّ۔

(ترجمہ) اے کامل بس نہیں بیان کر سکتیں زبانیں تمام حقیقت بزرگی اس کی کو اے کامل ۱۲۔

ف۱۔ اگر منّہ بضم نون پڑھے اور خالصاً للہ دعوت دے تو ایک شخص عالم کیمیا غیب سے ظاہر ہو اور اس کی نظر فیض اثر سے یہ عامل صاحب عرفان و ایقان ہو۔ اور اگر بفتح نون پڑھے ایک مرد عالم غیب سے ظاہر ہو اس کو علم سکھلائے وہ عامل اگر پتھر پر نظر ڈالے گا خالص سونا ہو جائے گا ۱۲ منہ رح۔

ف۲۔ اگر کل یقوم بقاعدہ مرفوع اور رہبتہ اور رغبتہ بکسرا پڑھے تمام ممالک کی چیزوں کا متصرف ہو اور کل ماہیت نت و فرق کی اس پر منکشف ہو اگر کل بضم لام اور رہبتہ، رغبتہ بفتح تا بہ تنوین پڑھے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا معجزہ اسے نصیب ہو اور اپنے زمانہ کا ہادی اور امام ہو ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اگر خالقٌ بضم قاف اور کلٌ بہ تشدید لام با تنوین اور معادہ بضم دال پڑھے مبداء انسان اس پر مکشوف ہو اور اگر خالق بفتح قاف اور کل بضم بلا تنوین اور معادہ بفتح دال پڑھے تمام درختوں کی ماہیت سے آگاہ ہو اور یہ مرتبہ نصیب ہو کہ اگر چاہے تو بلا تخم بھی درخت قائم ہو جائے ۱۲ منہ رح۔

ف۴۔ اگر یا رحیم بفتح میم اور غیاثہ بفتح ثا اور معاذہ بفتح ذال پڑھے اسکے دل میں ایسا عشق پیدا ہو کہ ہر شے میں حق کا مشاہدہ کرے۔ اور اگر رحیم بضم میم اور غیاثہ بضم ثا اور معاذہ بضم ذال پڑھے صاحب دعوت موحد ہو سوائے وحدت وجود کے اور کچھ نظر نہ آوے ۱۲ منہ رح۔

ف۵۔ اگر یا تام بضم میم اور السن بضم نون پڑھے مالک ملک ہو اور کل اسکے فرمانبردار ہوں اگر تام بفتح میم اور السن بفتح سین و نون پڑھے تصرف ظاہری و باطنی اس کو نصیب ہو اور صاحب عطا ہو ۱۲ منہ رح۔

(۲۲) یَامُبْدِعَ الْبَدَآئِعِ لَمْ تَبْغِ فِیْ اِنْشَائِهَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ یَامُبْدِعُ۔

(ترجمہ) اے ترسید اکرنیوالے تو پیدا کرنے والا ہے نہیں چاہی تونے پیدا کرنے میں خلقت کے مدد اپنی مخلوقات سے اے پیدا کرنیوالے ۱۲۔

(۲۳) یَاعَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَایَفُوْتُ شَیْئٌ مِّنْ حِفْظِهٖ یَاعَلَّامُ۔

(ترجمہ) اے خوب جاننے والے چھپی ہوئی چیزوں کے پس نہیں چھپی رہی کوئی نگہبانی اسکی سے اے خوب جاننے والے ۱۲۔

(۲۴) یَاحَلِیْمُ ذِی الْاَنَاتِ فَلَا یُعَادِلُهٗ شَیْئٌ مِّنْ خَلْقِهٖ یَاحَلِیْمُ۔

(ترجمہ) اے بردبار صاحب علم پس نہیں برابر اس کے کوئی مخلوق اس کی سے اے بردبار ۱۲۔

(۲۵) یَامُعِیْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَآئِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَّخَافَتِهٖ یَامُعِیْدُ۔

(ترجمہ) اے دوبارہ پیدا کرنے والے جسکو ناپید کیا ہے اس نے جب نکلیں گے گروہ گروہ خلقت کے واسطے پکارا اس کی کے خوف اس کے سے اے دوبارہ پیدا کرنے والے ۱۲۔

(۲۶) یَاحَمِیْدُ الْفِعَالِ ذُوالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یَاحَمِیْدُ۔

(ترجمہ) اے تعریف کئے گئے کاموں کے صاحب احسان کے تمام مخلوق اپنی پر ساتھ مہربانی اپنی کے اے تعریف کئے گئے ۱۲

ف ۱ ۔ اگر بدائع بجر عین ولم تبغ بکسر غین اور من خلقہ بکسر ا ، ہفتہ اور دوسرے نسخہ کے موافق بارہ ہفتہ بحکم خذحرفا قل ان شددات اور مکررات کیساتھ دعوت دے تو کشف عالم ہو اور جو مراتب قلب کے معاینہ کرے اگر بدائع بفتح عین اور من خلقہ بسکون ا پڑھے تو تمام ابدال اور اوتاد اور عامل اس کے مسخر ہوں ۱۲ ت۔

ف ۲ ۔ اگر علامُ بضم میم اور غیوبُ بضم غین پڑھے تمام علم ظاہری کا حافظ ہو اور علم لوح محفوظ اسمائے اعظم کی برکت سے اس پر کشوف ہو اور عامل اپنی نظر سے معاینہ کرے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳ ۔ اگر ذی الاناتِ بغیر ذال کے پڑھے اس قدر اس کا دل منور ہو اور روشنی پیدا ہو کہ ہژدہ ہزار عالم کا عکس اسکے دل پر پڑے اور اس کو دکھلائی دے اور جانوروں کی بولیاں سمجھنے لگے ۔ اگر ذالانات ذال مہملہ کے ساتھ پڑھے کوئی افسوں اور جادو اس پر نہ چلے اگر کوئی کسی پر جادو کرے تو مسحور عامل کی نظر اور اسکے دم کرنے سے فوراً اچھا ہو جائے ۱۲ در۔

ف ۴ ۔ اگر یا معید بضم دال پڑھے خطرہ حق اس کے دل میں غالب ہو اگر معید کی دال زیر کیساتھ ریاضت کی توفیق اسکو حاصل ہو۔ اور حرام لقمہ سے بچتا رہے اور سوائے لقمہ حلال کے اس کے حلق میں نہ جائے ۱۲۔

ف ۵ ۔ اگر فعال بفتح فا اور ذالمن بجزم نون پڑھے دنیا اور مال و منال اور جاہ و حشمت صاحب عمل کو حاصل ہو اور اس کثرت سے ہو کہ شمار نہ ہو سکے ۔ اگر ایک روز در ترک ہوگا تصرف اس کا جاتا رہیگا ۔ قیام تصرف (باقی اگلے صفحہ پر)

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۲۷) یَاعَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ فَلَا شَیْئٌ یُعَادِلُهٗ یَاعَزِیْزُ۔

(ترجمہ) اے صاحب عزت قوت والے غالب اپنے امر اپنے کے پس نہیں کوئی کہ برابر ہو اس کے اے عزت والے ۱۲۔

(۲۸) یَاقَاهِرُ ذَاالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَاقَاهِرُ۔

(ترجمہ) اے غالب سخت پکڑنے والے تو وہ ہے کہ نہیں طاقت بدلا لینے سکے کی اے غالب ۱۲۔

(۲۹) یَاقَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ یَاقَرِیْبُ۔

(ترجمہ) اے قریب بلند شان بلند ہے ہر شئے سے بلندی مرتبہ اس کے کی اے قریب ۱۲۔

(بقیہ حاشیہ) کیلئے بہتر یہ بات ہے کہ چاندی کی انگشتری پر اسکو کندہ کرائے اور ہر وقت پہنے سب انگشتری رد کا حکم دے گی۔ اگر فعال بجزم فا پڑھے اسقدر فقر میں مبتلا ہو کہ کوئی اس کو نہ پوچھے اور محتاج ہو جاوے ۔ اور جو کوئی اس شخص کی دعوت کرے تو اسم کی رجعت اس پر عود کرے وہ مفلس اور محتاج ہو جاوے ۱۲ منہ رح۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ۱ اگر علی جمیع امرہ بکسر ا پڑھے ہر چیز پر قادر ہو اور سب اس کے ثنا گو اور فرمانبردار ہوں اور اسکی ہیبت و ملت خلائق کے دلوں پر اثر کرے ۔ جسکی وہ عزت کرے سب عزت کریں اور جسکو وہ نکال دے سب اس سے نفرت کریں اور اگر امرہ بسکون ا پڑھے علائق دنیوی سے مجرد ہو اور کوئی ملاء دنیا سے اسکو نہ ہو ۱۲ منہ رح۔ **ف ۲** اگر قاہر کا لفظ حرفے متصل لیحیا جسکو چاہے گا زیر و زبر کرے گا اگر ایک ہفتہ دو پرانی قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر برہنہ سر کرکے اور کپڑا سیاہ پہنکر سات ہزار بار روز پڑھے گا اور دعوت دیگا اور اپنے دشمن کی صورت زرد تصور کریگا دشمن بیمار ہو گا ۔ اور سرخ تصور کرے گا ہلاک ہوگا۔ اگر الف کو قاف کے ساتھ متصل کرکے پڑھے گا کار ہا دینی و دنیوی انجام پائیں گے جسکو عنایت سے دیکھے گا وہی نوازا جائیگا اور منظور نظر ہوگا ۱۲ منہ رح **ف ۳** اگر یا قریب بضم با دمتعالی بسکون یا وکل بکسر لام پڑھے فرشتے انسان کی صورت میں ظاہر ہوں اور عامل کی روح کو آسمان پر لے جائیں اور جبرائیل علیہ السلام تسلیم کریں اور اس کو مقام معراج پر پہنچائیں تا کہ قاب قوسین او ادنیٰ کے درجے پر پہنچے وہاں پہنچتے ہی عامل بیہوش ہو اور چند ساعت کے بعد ہوشیار ہو اور کل ماہیت اس عالم کی بیان کرے صاحب خلوت کو لازم ہے کہ ہر کسی کو اپنی خلوت میں نہ آنے دے اگر قریب بفتح با اور متعالی بضم یا مشدد اور کل بفتح لام پڑھے اور چالیس روز خلوت کرے اور بحکم خذحرفا قل الفا بحرف مکرر دعوت دے تو عامل کو تاثیر ذکر قربالی حاصل ہو اور یہ ہے کہ ذکر کے وقت عامل کے ہاتھ اور پاؤں اور اعضاء تن سے جدا ہوں اور پھر یکجا ہوں۔ اس ذکر کے لئے ایک حجرہ علیحدہ تنگ و تاریک ہونا چاہیئے ۔ کہ کوئی اس کی آواز نہ سنے اور نہ وہ کسی کی آواز سنے ۔ ۱۲ منہ رح۔

(۳۰) یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ۔

(ترجمہ) اے ذلت دینے والے ہر متکبر سرکش کو ساتھ قہر کے غالب ہے غلبہ اس کا اے ذلت دینے والے ۱۲۔منہ

(۳۱) یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ یَا نُوْرُ۔

(ترجمہ) اے نور ہر شے کے اور ہدایت اس کی تو وہ ہے کہ دور ہو گئیں تاریکیاں ساتھ روشنی اس کی کے اے نور ۱۲ منہ

(۳۲) یَا عَالِیُ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ یَا عَالِیُ۔

(ترجمہ) اے بلند بلند عزت ہر شے پر ہے بلند مرتبہ اس کے کی اے بلند ۱۲۔

(۳۳) یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ یَا قُدُّوْسُ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ

(ترجمہ) اے پاکیزہ پاک ہر شے سے پس نہیں کوئی شے کہ برابر ہو اس سے تمام مخلوق اسکی سے اے پاکیزہ ۱۲۔

(۳۴) یَا مُبْدِئَ الْبَرَایَا وَمُعِیْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ یَا مُبْدِئُ۔

(ترجمہ) اے شروع سے پیدا کرنے والے تمام مخلوق کے اور دوبارہ پیدا کرنے والے انکو پیچھے ناپید ہونے انکے کے ساتھ قدرت اپنی کے اے شروع سے پیدا کرنے والے ۱۲۔

ف ۱۔ اگر یا مذلُّ بضم لام و کلّ بفتح لام دشمن کی ہلاکت کیلئے پڑھے ہلاک ہو اور اگر یا مذلّ کلّ دونوں بفتح لام اور عزیز بکسر زا پڑھے تمام امراء اور اہل دفتر اور ارکان دولت اور مملکت اور تمام مخلوقات اسکی مطیع و فرمانبردار ہو۔ اور اگر جبار عنید اور عزیز بجر واحد پڑھے اور سلطانہ بسکون نون وہا پڑھے تمام اعداء اسکے ہلاک ہوں اور کوئی ان کی نسل سے باقی نہ رہے۔ اور اگر کوئی باقی رہے تو ذلیل اور خراب اور خستہ حال رہے اس دعوت میں جو تصور کریگا وہی ہوگا۔ اگر سلطانہ بضم نون وہا پڑھے سلطان جابر و قاہر حال کی نظر پڑنے سے مہربان ہوں اور کوئی تکلیف اسکو نہ پہنچا سکیں یہ اہم کی ہے ۱۲ منہ رح۔ ف ۲ اگر خلق بغیر تا پڑھے تمام روحانیات کے مسخر ہوں اور اسکو اپنے مقام پر لیجائیں اور سیر کرائیں اور ہر مہم و مشکل میں اسکے معین اور مددگار ہوں اگر خلقتہ تے کیساتھ پڑھے ہفت افلاک کی ہیئت پر نمو کرے اور یہ مرتبہ نصیب ہو کہ تمام شان افلاک کے سکنے اور بتلائے اسکو معلوم ہوں اگر بجائے فلق فلق پڑھے تمام خلقت اسکی معتقد اور مسخر اور فرمانبردار ہو ۱۲ منہ رح ف ۳ اگر عالی بفتح یا اور شامخ بفتح خا پڑھے تمام سیارات اسکے مسخر ہوں اور سب ستاروں کی ہیئت سے آگاہ ہو اگر عالی بضم یا اور شامخ بضم خا پڑھے بارہ برجوں کی قوت اس پر ظاہر ہو اسکے تصرف میں آئیں ۱۲ منہ رح۔ ف ۴ اگر یا عادلہ با ذال معجمہ پڑھے تمام خلق اسکی مشتاق و مہربان ہو۔ اگر یا عادلہ بادال مہملہ پڑھے صاحب عمل ہمیشہ درد ناک رہے اور ذوق و شوق الٰہی اسکو زیادہ ہو اور [illegible] خطرہ نہ رہے عقل معاش کم ہو اور عقل معاد نصیب ہو ۱۲ منہ رح ف ۵ اگر یا مبدی البرایا الف وصل کرکے پڑھے اور اس مریض پر دم کرے جو قریب مرگ ہو خدا چاہے تو وہ مریض تندرست ہوجائے اور اگر البرایا بغیر وصل بفتح ہمزہ پڑھے ایسا صاحب تصرف ہو کہ مردہ پر دم کرے تو زندہ ہوجائے اور رجال الغیب تمام [illegible] ہو ۱۲ منہ

(۳۵) یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ یَا جَلِیْلُ

(ترجمہ) اے بزرگ متکبر ہر شے سے پس عدل حکم اس کا ہے اور سچا ہے وعدہ اس کا اے بزرگ ۱۲۔

(۳۶) یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ کُلَّ کُنْهِ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ یَا مَحْمُوْدُ

(ترجمہ) اے تعریف کئے گئے پس نہیں پہنچے وہم اسکی تمام حقیقت تعریف اور بزرگی کو اے تعریف کئے گئے۔

(۳۷) یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَاَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُهٗ یَا کَرِیْمُ۔

(ترجمہ) اے بزرگ بخشش کے اے صاحب انصاف کہ تو وہ ہے کہ بھر دیا ہر شے کو اپنے عدل سے اے بزرگ ۱۲ منہ۔

(۳۸) یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّهٗ یَا عَظِیْمُ۔

(ترجمہ) اے عظمت والے صاحب تعریف بزرگ اور عزت اور بزرگی اور بڑائی پس نہیں ذلیل ہوتے عزیز اسکے اے بزرگ ۱۲۔

ف ۱۔ اگر یا جلیل بضم لام اور صدق بغیر الف ولام اور وعدہ بادال معجمہ پڑھے جو کچھ ساتوں زمینوں کے طبقے کے نیچے ہے سب صاحب دعوت پر مکشوف ہو۔ اگر یا جلیل بفتح لام اور الصدق با الف اور وعدہ بادال مہملہ اکتالیس بار پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے خلائق کی نظر سے غائب ہو اور اگر چاہے کہ اپنے کو ظاہر کرے تو پہلی ترکیب سے پڑھے خلق میں آشکارا ہوگا ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اگر یا محمود بضم دال اور فلا تبلغ بضم غین پڑھے تمام عالم مشرق سے مغرب تک اس کی ثنا و ستایش کریں اور اگر یا محمود بفتح دال اور تبلغ بفتح غین اور کلّ بضم لام پڑھے بجمال احوال مصطفوی موصوف ہو اور معرفت نبوی صلعم اس کو حاصل ہو اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے درجہ پر فائز ہو ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اگر یا کریم بضم میم اور یا عدل بضم لام اور ملأ با ہمزہ پڑھے مقام اولیاء اور انبیاء ظاہراً و باطناً اسکو نصیب ہو۔ اگر کریم بفتح میم پڑھے اپنی اور دوسروں کی کیفیت موت و حیات سے آگاہی پائے ۱۲ منہ رح۔

ف ۴۔ اگر یا عظیم بضم میم اور فاخر بفتح اور لا یذل بہ تنوین لام پڑھے قولاً و فعلاً تمام خلق میں اسکو سرداری ملے اور کم العاملین اور عماد الدین کے لقب سے ملقب ہو جو بات زبان سے کہے وہ خلائق کے لئے حجت یقین ہو اگر یا عظیم بفتح میم اور ہمزہ ثناء کو الفاخر کے ساتھ وصل کرے اور فلا یذلُّ بغیر تنوین کے پڑھے حق تعالیٰ یہ رتبہ نصیب کرے کہ اس مقام پر کوئی ایسا کافر نہ ہو جو اسکی صورت دیکھنے سے مسلمان نہ ہو اگر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ میں کافر زیادہ ہوں تو ان کی ہزیمت کے لئے دعوت دیوے وہ سب کافر بہت ذلیل اور خوار ہونگے اور ایسے ہی اس باغی کیلئے جو اپنے بادشاہ سے بغاوت کی ہو اسی طور پر اس اسم کی دعوت دے۔ خدا چاہے اثر ہو ۱۲ منہ رح۔

(۳۹) یَا نَجِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیْ دُوْنَ كُلِّ شَیْءٍ قُرْبُهٗ یَا قَرِیْبُ۔

(ترجمہ) اے نزدیک ہونیوالے قبول کرنیوالے نزدیک ہونیوالے ہر شے سے نزدیکی اسکی اے نزدیک ہونیوالے ۱۲۔

(۴۰) یَا مُجِیْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِكُلِّ الْاٰلَآئِهٖ وَنَعْمَائِهٖ یَا عَجِیْبُ۔

(ترجمہ) اے عجیب پیدا کرنیوالے پس نہیں بیان کر سکتیں زبانیں اسکی تمام نعمتوں اور انعاموں اور تعریف کو اے عجیب ۱۲۔

(۴۱) یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمُوْنِسِیْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّیَا رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثِیْ۔

(ترجمہ) اے میرے فریاد کو پہنچنے والے ہر تکلیف کے وقت اور قبول کرنیوالے میری ہر دعا کے وقت اور میرے مونس ہر وحشت کے وقت اور میری پناہ ہر سختی کے وقت اور میری امید جب رہے وسیلہ میرا اے میری فریاد کو پہنچنے والے ۱۲۔

چوتھی فصل دعوت لفظی کے بیان میں

اگر عامل چاہے کہ تمام جن و انس اور ارواح اس کے تحت و تصرف میں آئیں اور فرمانبردار ہوں اور اس کے حکم سے سرکشی کریں تو اس کو چاہیئے کہ طریق آداب اور سند دوگانہ (جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے) بشرائط تمام ادا کرے اسکے بعد تسخیرات کا عمل شروع کرے شرائط یہ ہیں۔ بہ نیت نصاب مجموعۂ اسمائے عظام سبحانک

ف ۱۔ اگر یا قریب بضم با پڑھے پیغمبروں کی جماعت میں پہنچے اور تمام مشکلیں حل ہوں۔ اگر یا قریب بفتح با پڑھے سات تن اوتاد قلندر صاحب عمل کے مصاحب ہوں اور حکمت و عمل سے اسکو آگاہ کریں ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اگر صانع بایا اور شنا بغیر نعمانہ پڑھے تمام خلقت بغیر اس کے دیدار کے حیران و پریشان پھرے۔ جب تک اس کو دیکھ نہ لیں قرار نہ آئے اگر صانع بایا اور شنانہ و نعمانہ دونوں پڑھے آفتاب و مہتاب اور عطارد یہ تینوں صاحب دعوت کے فرمانبردار مطیع ہو جاویں ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اگر یا غیاثی بفتح یا اور کل بفتح لام پڑھے حق تعالیٰ تمام رنج و غم سے اس کو فارغ کرے اور اس کا دل نعمتہائے بیشمار سے شاداں رہے اگر یا غیاث بغیر یا پڑھے حق تعالیٰ اس کی تمام حاجتوں کو روا کرے اگر عین بفتح زہ اور تنقطع بفتح عین اور حیلتی بفتح یا پڑھے حق تعالیٰ اس کو رزق حسنہ عطا فرمائے اور خزانۂ غیب در عالم لاریب سے نعمتہائے ظاہری باطنی اور رزق کے دروازے اس پر کشادہ ہوں ۱۲ منہ رح۔

سے غیاثی تک اکتالیس ہزار بار اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر اور اس کا نصف بہ نیت قفل اور بہ نیت دور صد در برابر نصاب یا نصاب سے دو چند یا تمام شرائط سے دو چند پڑھے بذل اور ختم سات ہزار موافق دعوت حرفی۔ شرائط کے بعد تین خلوتیں ایک گوشہ میں اختیار کرے مگر وہ جگہ ایسی ہو کہ اس کے کان میں کوئی آواز کسی قسم کی نہ پہنچے۔ اگر ایسی جگہ شہر میں میسر نہ ہو تو پہاڑ یا جنگل میں تلاش کرے۔ مگر جس جگہ ایک خلوت کی ہو وہاں دوسری خلوت نہ کرے اگر میسر نہ ہو تو ہر بار اسی کا رنگ تبدیل کرتا رہے۔

پہلی خلوت کا طریق اس خلوت میں حجرہ کی تہ گیرو یا شنجرف سے سرخ کرے یا جو چیز سرخ موجود ہو اسی کی تہ دے پھر اس پر سرخ مصلیٰ بچھا کر بیٹھے۔ اور ہر روز تیس ہزار ساٹھ بار بہ نیت دعوت سات ہفتے تک پڑھے ہر ہفتے میں ایک ہی علامت ظاہر ہوگی آخر ہفتے میں جنوں اور ان کے توابع کا سایہ صاحب دعوت کو معلوم ہوگا اور اس کے روبرو حاضر ہونگے اور عذر کریں گے اور عہد واثق کریں گے۔ مگر صاحب دعوت کو چاہیئے کہ پڑھنے میں مشغول رہے اشارہ سے بات چیت کرے۔ آخر الامر جب وہ بہت عاجز ہوں ان سے بہرہ طلب کرے اور قراۃ کو معین کرالے کہ کتنی دفعہ پڑھا جائے جو تم حاضر ہو اس بارے میں عہد واثق کرے جو ٹھہر جائے اس پر عمل کرے عامل کو چاہیئے کہ یہ راز کسی پر منکشف نہ ہونے دے اور نہ کسی سے خود بیان کرے ورنہ یہ تصرف نہ رہے گا۔

دوسری خلوت کا طریق اس خلوت میں حجرہ کی تہ پر زرد مٹی پھیرے اگر زرد نہ ہو سیاہی کی تہ دے اور اس تہ پر اسی رنگ کا مصلیٰ خواہ زرد ہو خواہ سیاہ بچھا کر بیٹھے اور سات ہفتے تک سات خلوتیں اختیار کرے اور قرات موافق خلوت اول پڑھنا شروع کرے ہر ہفتے میں ایک نئی بات کا ظہور ہوگا۔ آخری ہفتے میں کوئی انسان فرزند آدم سے ایسا نہ ہوگا جو اس کا مطیع نہ ہوگا۔ جب اس مرتبے پر پہنچے تو عجب و پندار سے اپنے تئیں بچائے اور مغرور نہ ہو جائے تاکہ اس پھل کا مزہ پائے اور دنیا داروں کی صحبت سے بچتا رہے ورنہ ضرر کا خوف ہے۔

تیسری خلوت کا طریق اس خلوت میں اپنے حجرہ کی زرد رنگ پر سبز رنگ کی تہ دے اور سبز ہی مصلا بچھا کر بیٹھے اور قرأت مذکور بموجب خلوت اوّل پڑھنا شروع کرے۔ پڑھتے وقت عامل پر عجیب و غریب معاملے ظاہر ہوں گے سالک کو چاہیے کہ استقلال کے ساتھ اپنا ورد پڑھتا رہے اور اپنی خاطر میں اصلاً وہم کو دخل نہ دے جیسا اس خلوت میں عجائب و غرائب کا ظہور بکثرت ہے ویسا ہی استقلال سالک بھی زبردست ہونا چاہیے اس خلوت میں سالک جس کام کی طرف خیال کرے گا وہی ہوگا۔ کوئی مشکل مشکل نہ رہے گی سب عقدے بامداد ارواح حل ہوں گے سات ہفتے تک خلوت میں رہے ہر ہفتے میں نیا ظہور ہوگا۔ چنانچہ ایک ہفتے میں زمین سے آسمان تک ایک فرش پیدا ہوگا پھر ایک جماعت روحانی حاضر ہوگی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس فرش کی راہ سے آسمان پر لے جاوے گی اور پہلے آسمان کی سیر کرائیں گے۔ جتنی روحیں وہاں ہونگی وہ سب اس سے ملاقات کریں گی۔ اسی طرح سب آسمانوں کی سیر کرے گا وہ اس سے دریافت کریں گے کہ تیرا مقصد کیا ہے اگر سالک یہ کہیگا لَامَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس کلمے کے سننے سے تمام ارواح خوش ہوں گی اور اس کی تحسین کریں گی اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ کریں گی۔ اور اس کو مقبول کرائیں گی بعد حصول قبولیت اس کو لوح محفوظ کے قریب لے جائیں گی اور اس کی زیارت سے مشرف کرائیں گی عامل کو چاہیے کہ اس راز سے مطلع نہ کرے ورنہ اس مرتبے سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اور یہ مرتبہ نہ رہے گا۔ بزرگوں نے کہا ہے لَا تُفْشُوْا اَسْرَارَ الرَّبُوْبِیَّۃِ۔

پانچویں فصل کلیات و جزئیات کی دعوت کے بیان میں

واضح ہو کہ یہ دعوت بہترین دعوت سے ہے اور بہت سے فائدوں پر مشتمل ہے اور استخراج شرائط اس دعوت کا کتابت و قراٗۃ حروف اسم پر ہے اگر بشرائط تمام اس دعوت کو پورا کرے ثمرات بے شمار اور تجلیات بے تکرار معائنہ کرے اور

تھوڑی مدت میں علم لدنی حاصل ہو اور جب کسی کو کسی عمل میں مشکل آ پڑے فوراً اس کی زبان سے حل ہو سند **استخراج شرائط دعوت** اس طور پر ہے کہ جو حروف لکھنے اور پڑھنے میں آتے ہیں مکرر اور غیر مکرر اور مدغم سب کو شمار کرے لیکن اتفاقی ہے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ہمزہ بھی لے اور حرف ندا اگر کہیں آئے تو اس کو ترک کر دے اگر درمیان میں آئے تو اختیار ہے خواہ لے یا نہ لے غرضکہ تمام حروف اور حرکات اور تشدید اور جزم اور نقاط حروف اصلی اور وصلی جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے علم جعفر میں لکھا ہے جمع کرے اور طریق دوگانہ اور شرائط عمل جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے عمل میں لائے۔ اور **شرائط دعوت** اس طور پر ہیں کہ بتعداد حروف مکرر وغیرہ مکرر بہ نیت نصاب مقدار غیر مکرر بہ نیت زکوٰۃ تمام اسم کے حروف کی مقدار بہ نیت عشر اسم کے پہلے کلمے کے حروف کی مقدار بہ نیت قفل اکتالیس بار مجموعہ اسمائے عظام بہ نیت بذل مقدار نقاط بہ نیت ختم پس بشمار ہر حرف و حرکت اور تشدید و سکون ایک ایک ہزار بار پڑھے مگر قفل میں سو سو بار۔ اس کے بعد بہ نیت دعوت حروف اصلی و وصلی بحکم خذ حرفاً قل الفاً ہر حرف کے پیچھے ہزار بار پڑھے عنایت الٰہی سے سریع الاجابت ہو اور پہلے اسم کی دعوت کا طریق مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ عامل بخوبی سمجھ لے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَ یَا رَازِقَہٗ وَ یَا رَاحِمَہٗ نصاب چالیس ہزار زکوٰۃ ستر ہزار عشر دو ہزار پانسو چھپن قفل چھ سو بار دور مد در مجموعہ اسمائے عظام اکتالیس بار بذل اکتالیس ہزار بار ختم انیس ہزار۔ اس اسم میں ایک سو بیس حروف اصلی و وصلی ہیں پس ہر حرف ہزار بار پڑھے اور بہ نیت دعوت اعداد بھی نکال کر اسی میں شامل کرے اور دعوت دے اور باقی اور اسماء کی دعوت کا طریق اسی پر قیاس کرے

چھٹی فصل سفیر الآدم کی دعوت کے بیان میں

یہ دعوت سب دعوتوں سے عجیب و غریب اور بے مثل اور بے نظیر ہے طالبان دانش کے دریافت کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے کہ عامل اس کار میں بیکار نہ ہو اور معلوم

کرے کہ ہر کار کی تدبیر نقطہ پرکار پر کس طرح نمودار ہے واضح ہو کہ چہل اسم نہ افلاک پر
منقسم ہیں ہر فلک پانچ ناموں سے نامزد ہے۔ مگر کرسی دو ناموں سے اور عرش تین
ناموں سے اور ہر ہفت فلک کے لئے سات سات اقلیم مقرر ہیں اقلیم سے مراد مرتبے ہیں
ہر فلک کو سات سات مرتبے حاصل ہیں مگر کرسی کو دو اور عرش کو تین اور ہر ایک اقلیم
کے لئے ایک رئیس مقرر ہے۔ پس عامل پانچ اسم کی دعوت دینے سے پانچ اقلیم کی
ماہیت سے مطلع ہوتا ہے مگر دو اقلیم کی ماہیت سے واقف نہ ہوگا اگر واقف ہوگا تو
بشریت سے باہر ہو جائیگا کیونکہ اور دعوتیں تسخیر اشیاء کیلئے ہیں اور یہ دعوت عکس مکاشفات
عالم علوی اور مافیہا کیلئے لہٰذا ہر فلک کی ماہیت[1] ہر اسم کے تحت حاشیہ میں درج ہوگی۔

واضح ہو کہ جیسے اور دعوتوں کی شرائط اسم کی تقسیم پر ہیں ویسے ہی اسکی شرائط
تقسیم میں عالم عرش سے مرکز خاک تک ہی داعی جب دعوت سفیر الآدم کی شروع کرے
تو اس کو لازم ہے کہ پہلے شرائط ادا کرے اس کے بعد دعوت دے سند شرائط یہ ہے
نصاب بارہ ہزار موافق دوازدہ بروج زکوٰۃ اٹھائیس ہزار موافق اٹھائیس منازل
قمر عشر سات ہزار موافق ہفت کواکب قفل چار ہزار موافق عناصر اربعہ دور مدور
تیرہ ہزار موافق افلاک تسعہ و طبائع اربعہ بذل تین ہزار موافق موالید ثلاثہ ختم ایک
ہزار موافق مرکز یہ تو شرائط کا بیان تھا۔ اب طریق وضع دعوت معلوم کرنا چاہیئے
اور وہ اس طور پہ ہے کہ سوائے حروف معنوی اور حرف اشباع اور مدغم اور اسم جامد
کے تمام حروف مکتوبی و ملفوظی مرتب اور غیر مرتب اسم کے جمع کرے۔ (مرتب دو سہ حرفی
حروف ہیں جن کا ذکر ہر حرف سہ حرفی ہوا اور غیر مرتب وہ حرف ہیں جو دو حروف سے
مرکب ہوں) پہلے اصلی حروف قائم کرے ان میں سے حروف مرتب وصلی استخراج کرے
حروف وصلی سے مراد حروف مرتب کے اجزائے تحلیلی ہیں جو نو ہو جاتے ہیں اور انکو علیحدہ
لکھا جائے اس کے بعد ان سہ حرفی حروف میں جن کا بعض جزو دو حرفی ہے اس طریق
سے عمل کرے کہ اس کی جزو دو حرفی سے پہلے حرف کو جو ثلاثی ہوگا استخراج کرکے علیحدہ

[1] مترجم نے ہر اسم کی ماہیت کو نشان دے کر نیچے لکھا ہے جیسا کہ ناظرین ملاحظہ کریں گے ۱۲۔

لکھا جائے بنوعیکہ اسی طرح جس حد تک حروف مرتب نکل سکیں نکالے جب وہ حروف
رہ جائیں کہ جن کے اجزاء کسی طرح سہ حرفی نہ ہو سکیں ان کو دو حرفی میں داخل کرے۔
دو حرفی حروف کو جو دو دو حرفوں سے مرکب ہیں دو چند کرے اور سہ حرفی حروف کو
جو تین تین حرفوں سے مرکب ہیں تین میں ضرب دے کر نو کرے پھر تمام حروف کو ضبط
کرکے بحساب ابجد تعداد نکالے اور تا اتمام دعوت ہر روز دعوت دے پھر ثوانی کو کب
فلک ثوابت جو اہل ریاضت کے نزدیک ایک ہزار ایک سو بیس ہیں ہر کوکب کے مقابل
ہزار عدد دے پس تمام عدد گیارہ لاکھ بیس ہزار ہوئے ان کو اعداد حروف اصلی و وصلی
پر منقسم کرکے جو حاصل تقسیم ہو بمدت تعداد حرف اصلی وصلی ہر روز دعوت دے
اور جو عدد کہ تقسیم سے رہ گیا ہو یعنی قابل قسمت نہ ہو اس کو اتمام دعوت کے دن
بڑھائے یہ طریق وضع دعوت تھا جو بیان کیا گیا اب مثال کے طور پر پہلے اسم کی دعوت
کا بیان لکھا جاتا ہے۔

طریق دعوت اسم اول۔ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ
وَرَاحِمَهٗ اس اسم میں بحکم قاعدہ زبطن چار سو چودہ حروف ہیں اور بحساب ابجد
انکی رقم دس ہزار چھ سو ستاون ہے اور حروف اصلی و وصلی کی تعداد ایک سو بیس ہے پس

ف۔ اقلیم اول فلک اول | اگر عامل فلک اول کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ پہلے
اس کے رئیس اور چار ہرکوں کی اس سند کیساتھ دعوت دے اور سالہ رفیع البدرہ کلیا تتوں بحق سبحانک لا الٰہ الا انت الخ
اثنائے دعوت میں بے انتہا لشکر نمودار ہوگا اور پھر گم ہو جائیگا۔ جب اس طرح چند دن گزریں گے تو ایک شخص تخت زمرد
پر اور چار خادموں کے ساتھ علماء کے لباس میں ظاہر ہوگا اور السلام علیک کرے گا عامل کو چاہیئے کہ سوائے جواب سلام
کے اور کچھ نہ بولے اور اپنے کام میں مشغول رہے۔ ایک ساعت کے بعد وہ خود ہی کہے گا کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ داعی جواب
دے کہ میں خاصۃً للہ تیری اقلیم کا عجیب و غریب تماشا دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ رئیس یہ سنتے ہی عامل کا ہاتھ پکڑ کر اپنے
برابر تخت پر بٹھلائے گا اسکے چاروں خادم تخت کے چاروں کونے پکڑ کر اڑیں گے۔ اور اپنی اقلیم میں لے جائیں گے اس
اقلیم کی جو کچھ تاثیر اور ماہیت ہوگی۔ عامل پر خوب طرح ظاہر ہو جائے گی۔ اور واضح ہو کہ ہر اقلیم کا تخت جداگانہ ہوگا
پس جس تخت کو دیکھے گا پہچان لے گا کہ یہ تخت فلاں اقلیم کا ہے ۱۲ منہ رحمہ۔

ایک دفعہ تو بمدت تعداد حروف اصلی و وصلی ہر روز. بموجب ارقام دس ہزار چھ سو ستاون بار پڑھے اور دوسری بار عدد کو اک گیارہ لاکھ بیس ہزار کو ایک سو بیس پر منقسم کرکے جس کی تعداد نو ہزار تین سو تینتیس ہوئی. ایک سو بیس روز تک پڑھے.

اور چالیس عدد جو تقسیم سے باقی رہے اس کو آخر دن میں بڑھالے. خداتعالیٰ کی عنایت سے دعوت مؤثر ہو باقی اسماء کی دعوت کا طریق اسی پر قیاس کرے.

مترجم کہتا ہے کہ جیسا اس دعوت میں اشکال واقع ہوا ایسا کسی میں نہیں ہوا. شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کے طریق وضع دعوت کو ایسے مجمل الفاظ میں لکھا ہے کہ ترجمہ کرنا تو درکنار اس کا سمجھنا ہی بجائے خود دشواریوں سے خالی نہیں اگرچہ ذہنی امور کا اظہار کرنا اور قلم بند کرنا سوائے امداد غیبی کے سخت دشوار ہے مگر الحمدللہ کہ خداتعالیٰ نے میری مدد کی اور یہ عقیدہ حل ہوا. واضح ہو کہ طریق وضع دعوت سے لیکر آخر مثال تک ترجمہ کرنے میں شیخ کی عبارت کی پابندی نہیں کی گئی بلکہ ان کے مفہوم کو جو مثل نقطہ موہوم کے معہود ذہنی تھا معرض ظہور میں لایا گیا اور کوئی نکتہ اور دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہر ایک بیان کو مفصل طور پر لکھ دیا اور آسانی کے لئے نقشہ استخراج حروف بھی لکھ دیا گیا تاکہ سالک بخوبی سمجھ لے. اور مترجم کو دعائے خیر سے یاد کرے.

حروف ثلاثی. (۲۷) س ا ن ك ل اا ال اال اا ن ا ك ل ش و ا و ا ق و ا م

حروف ثنائی. (۱۷) ا ب ح ه ت ي ی ر ب ی ر ث ه ز ر ه ر ح ه

دفعہ اوّل. حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۱۰) ن ل ل ل ن ل د د د د یہ حروف سہ حرفی مرتب ہیں جو نو ہو جاتے ہیں. اور بحالت وصل (۹۰) مثلاً نون ہے کہ تین حرفوں سے مرکب اس کا ہر حرف سہ حرفی ہے تو تین کو تین میں ضرب دیا تو نو ہوئے.

دفعہ دوم. حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۱۷) س ل ا ل ل ل ل ل ل ل ا ش ل ل ا ل م اور بحالت وصل (۱۵۳).

دفعہ سوم. حروف مرتب مستخرجہ بحالت اصل (۶) س ل ل ش ل م.

اور بحالت وصل (۵۴)

دفعہ چہارم. حروف غیر مرتب مستخرجہ (۳) س ش م. اب ان کا کوئی جز سہ حرفی نہیں ہوتا لہٰذا ان کو حروف ثنائی میں شامل کیا گیا. جیسے ثنائی کے دو دو حرف لئے جائیں گے ویسے ہی ان کے دو دو حرف لئے جائیں گے.

میزان حروف غیر مرتب بحالت وصل ———— (۴۰)

میزان حروف مرتب بحالت وصل ---------- (۲۹۷)

میزان حروف بحالت اصل ---------- (۷۷)

میزان کل ⟷ (۴۱۴)

(۲) یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِيْعُ جَلَالُهٗ

(۳) یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ فِعَالِهٖ

(۴) یَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّرَاحِمَهٗ

ن ۱. اقلیم دوم فلک اوّل | اگر داعی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو اس کو ضرور ہے کہ پہلے اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے جو یہ ہیں. مُرْسِيُ. مُرْتَا. اَنُوْحِ بِحَقِّ یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت پر سوار مع اپنے چار خادموں کے حاضر ہو اور مطلب دریافت کرے داعی اس کی اقلیم کے سیر کی آرزو کرے. رئیس معاً عامل کو تخت پر بٹھا کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور ہر ایک چیز کا معائنہ کرا کے متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح.

ن ۲. اقلیم سوم فلک اوّل | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس طور پر دعوت دے. مَادُوْتِ. اَفْشَائِيْ. قَبُوْرِ. بُوْرِقِ. اَنُوْثِ بِحَقِّ یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے چار موکلوں کے تخت پر سوار حاضر ہوگا. اور عامل کو بطریق مذکور اپنی اقلیم میں لے جا کر تمام عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے گا. ۱۲ منہ رح.

ن ۲. اقلیم چہارم فلک اوّل | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے. نَوَاسِ قَبْضُوْرِ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵) یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ۔
(۶) یَاقَیُّوْمُ فَلَایَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَایَؤُدُہٗ۔
(۷) یَاوَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرُہٗ۔

(بقیہ حاشیہ) کَوْکِیْ۔ خَیْرٍ۔ شَوْیُمْ بِحَقِّ یَارَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ الخ۔ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور مع چار خادم بطریق مذکور حاضر ہوکر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۱۔ اقلیم پنجم فلک اوّل | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کی اس طرح دعوت دے۔ شَمْشَمِیْعًا۔ شَوْیُمْ۔ اَیْلِیْنَاہٗ۔ اَہْ بِیَالٍ۔ اَہْ تِیْبِیَالٍ بِحَقِّ یَاحَیُّ حِیْنَ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع خدام حاضر ہوکر اپنی اقلیم کے عجائبات دکھاکر داعی کو متصرف کرادے۔ ۱۲ منہ رح (۱) یَشْمَعُ۔ (۲) شَیُوْمِ (۳) تِبْیَابِیْلُ۔

ف۲۔ اقلیم اوّل فلک دوم | اگر دوسرے فلک کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے۔ اَیْنَفَرُہٗ۔ تَوَارْ۔ عِنْدَ یَاکِبْ۔ اَہْ مُہْیَابْ۔ بَوْشِیَابْ بِحَقِّ یَاقَیُّوْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے عِنْدَیَابِل خدام کے سانپ پر سوار حاضر ہو اور بہت تیزی سے مطلب دریافت کرے عامل کو بلاخوف وخطر تیزی سے جواب دے کہ میں تیری اقلیم کے عجائبات دیکھنا چاہتا ہوں پس رئیس نرم ہوگا اور اپنے ساتھ سانپ پر سوار کرکے لے جائیگا (داعی اس سانپ کو دیکھ کر کسی طرح کا خوف وخطر دل میں نہ لائے اور نہ ڈرے ورنہ جان کا خوف ہے اس سانپ کی مقدار ربع دنیا کے برابر ہوگی اور ہر اقلیم کے سانپ کی صورت جداگانہ ہوگی) اور سیر کراکے متصرف کرادے گا مگر عامل کو لازم ہے کہ اپنا اسم پڑھتا رہے ۱۲ منہ رح۔

ف۳ اقلیم دوم فلک دوم | اگر دوسری اقلیم کی کیفیت دریافت کرنا اور اپنے تحت و تصرف میں لانا چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق پر دعوت دے بَرْمَشَالِ۔ بَکَوْنِیَابْ۔ رَہِیَالٍ۔ اَدْمِیَابْ۔ کُرْسِیَابْ بِحَقِّ یَاوَاحِدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع خدام بطریق مذکور حاضر ہوکر عامل کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ

(۸) یَادَائِمُ بِلَافَنَاءٍ وَّلَازَوَالٍ لِمُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ۔
(۹) یَاصَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٍ فَلَاشَیْءَ کَمِثْلِہٖ۔
(۱۰) یَابَارُّ فَلَاشَیْءَ کُفُوُہٗ یُدَانِیْہِ وَلَا اِمْکَانَ بِوَصْفِہٖ۔
(۱۱) یَاکَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَاتَہْتَدِی الْعُقُوْلُ بِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ۔

ف اقلیم سوم فلک دوم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنا اور اس کو اپنے تصرف میں لانا چاہے تو مع اس کے رئیس اور خدام کے اس طرح دعوت دے۔ یَنْتَوِیْلْ۔ ہَنْجَرْ۔ لَخْزِیَابْ۔ اَہْبَیَابْ۔ اَتَرْخَوْابِحَقِّ یَادَائِمُ الخ اثنائے دعوت میں بطریق مذکور رئیس حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۱۔ اقلیم چہارم فلک دوم | اگر داعی چوتھی اقلیم کی سیر کرنا چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اَدْرِیَابْ۔ رَہُوْبْ۔ اَیْنُوْبْ۔ ہَلَالْ۔ الیُنْ بِحَقِّ یَاصَمَدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور باروش مسطور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھاکر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۳۔ اقلیم پنجم فلک دوم | اگر پانچویں اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو لازم ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اَکْبَابْ۔ ضَبَابِلْ۔ نَمُوْنِیْ۔ اَدْہَرِثْ۔ اَتْقِیْ بِحَقِّ یَابَارُّ الخ رئیس اثنائے دعوت میں بطریق مذکور حاضر ہوکر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جاکر سیر کرائے اور متصرف کرادے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف۴۔ اگر داعی تیسرے فلک کی اوّل اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو بطریق مذکور پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کی دعوت دے۔ سَیْخَابِلْ۔ اَکْیَابِلْ۔ مَرْشِیَابِلْ۔ اَہْ دِیَابِلْ۔ اَبْرِیَابِلْ بِحَقِّ یَاکَبِیْرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس شیر پر سوار مع اپنے چار مؤکلوں کے داعی کے روبرو حاضر ہوکر سلام علیک کرے اور شیر سے اتر کر مسیح کے روبرو بیٹھے اور بہت سہمناک الفاظ سے گفتگو کرے۔ عامل بالکل نہ ڈرے اور بلاخوف اسم پڑھتا رہے اب رئیس اس کو قوی اور نڈر دیکھے گا عرض کریگا کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ عامل جواب دے کہ میں فلک سوم کی سیر کرنا چاہتا ہوں رئیس فوراً داعی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۱۲) يَابَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَيْرِهٖ۔

(۱۳) يَا زَاكِيُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ بِقُدْسِهٖ۔

(۱۴) يَا كَافِيُ الْمُوَسِّعِ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهٖ۔

(۱۵) يَا نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهٗ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهٗ۔

(بقیہ حاشیہ) شیر پر سوار کرا کے اپنی اقلیم میں لے جائے اور تماشا دکھا کر متصرف کرا دے اور یہ یاد رہے کہ ہر اقلیم کا شیر جداگانہ صورت پر ہوگا ۱۲ منہ ا

ف ۱۔ اقلیم دوم فلک سوم | اگر داعی دوسری اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے فرکونش وکرنی موھنونش۔ انہ موارش۔ طیطغونش بحق یا بارئ النفوس الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور بطریق مسطور حاضر ہو کر داعی کو اسی طریق پر لے جا کر بعد سیر عجائبات متصرف کرا دے

ف ۲۔ اقلیم سوم فلک سوم | اگر عامل چاہے کہ تیسری اقلیم کی سیر کرے تو اس کو لازم ہے کہ اول اسکے رئیس کی مع چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے عوذیال۔ فنوال نکلموئیال۔ ھمصمیال۔ صدنیال بحق یا زاکی الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور بطریق معہود حاضر ہو کر داعی کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لے جا کر وہاں کے عجائبات دکھائے اور متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اقلیم چہارم فلک سوم | اگر چوتھی اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس طریق پر دعوت دے۔ یا طمیال۔ طرحیال۔ تومیال۔ ازمیال۔ عقیال بحق یا کافی الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے حاضر ہو کر داعی کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور سیر کرا کے متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف ۴۔ اقلیم اول فلک چہارم | اگر پانچویں اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو اول مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے۔ سفریال۔ لخیال۔ سبیال۔ فسصال۔ لحلیال بحق یا نقیا الخ اثنائے دعوت میں رئیس حاضر ہو اور اپنی اقلیم کی سیر کرا کے متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔ متوال۔ ذکزل۔ ایکفوال۔ ھبمیال۔ زر یا تیمیال۔

(۱۶) يَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِيْ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا۔

(۱۷) يَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْهُ۔

(۱۸) يَا دَيَّانَ الْعِبَادِ كُلٌّ يَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ۔

ف ۱۔ اقلیم اول فلک چہارم | اگر عامل چاہے کہ چوتھے فلک کی پہلی اقلیم کی سیر کرے تو ضرور ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے طھزیال۔ نوھزیال۔ ارتیال۔ ارقیال۔ شموزیال۔ اجود بحق یا حنان الخ اثنائے دعوت میں رئیس طاؤس پر سوار مع اپنے چار موکلوں کے حاضر ہو کر مسبح کو دیکھ کر ہنسے اور یہ کہے کہ تجھکو کیا ہوا ہے اے شخص جو تو نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا۔ مسبح کو چاہیئے کہ اپنے کام میں مشغول رہے اور اس کی طرف ذرا التفات نہ کرے تھوڑی دیر کے بعد وہ رئیس عاجزی سے پیش آئیگا اور کہے گا کہ اے فرزند آدم تیرا کیا مقصد ہے ضرور ہم سے بیان کر داعی فلک چہارم کے عجائبات دیکھنے کی درخواست کرے رئیس یہ سنتے ہی داعی سے کہے کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے اور مجھ سے عہد کر اور حق تعالیٰ سے میرے لئے آمرزش کی دعا کر داعی قبول کرے پھر رئیس داعی کو اپنے ہمراہ طاؤس پر سوار کر کے اپنی اقلیم میں لیجا کر بعد سیر عجائبات متصرف کرا دے۔ واضح ہو کہ اس فلک کی ہر اقلیم کا طاؤس جداگانہ رنگ پر ہوگا ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اقلیم دوم فلک چہارم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو حسب دستور مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس طریق سے دعوت دے یا جشیال۔ ایذال۔ رمشیال۔ ھجیال۔ امیمیال بحق یا منان الخ اثنائے دعوت میں رئیس حاضر ہو اور مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جا کر عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اقلیم سوم فلک چہارم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کی اس طریق سے دعوت دے۔ یا دیدیال۔ یارکبسیال۔ انکال۔ تیبداال۔ دیبائیل بحق یا دیان الخ اثنائے دعوت میں رئیس مذکور اسی طریق کے ساتھ حاضر ہو کر مسبح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

(۱۹) یَا خَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکُلٌّ اِلَیْہِ مَعَادُہٗ۔

(۲۰) یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ۔

(۲۱) یَا تَآمُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ جَلَالِہٖ وَمُلْکِہٖ وَعِزِّہٖ۔

(۲۲) یَا مُبْدِعَ الْبَدَآئِعِ لَمْ یَبْغِ فِیْ اِنْشَآئِہَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِہٖ۔

ف ۔اقلیم چہارم فلک چہارم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طرح دعوت دے۔ یَاعَزْبَرَائِیْلُ ھَیْنَیَائِیْلُ تَصْفَیَائِیْلُ بَشْمِیَائِیْلُ [illegible] نَیَائِیْلُ بِحَقِّ یَاخَالِقُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لیجاکر عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۲ اقلیم پنجم فلک چہارم | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس طرح دعوت دے۔ آنخوائیل۔ مَرَادِرِیْنِیْغَرَ دُوْنَا۔ کَفُوْشِیْ بِحَقِّ یَارَحِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بسند مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اسی طرح اپنی اقلیم میں لیجاکر عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۳ ۔اقلیم اول فلک پنجم | اگر عامل فلک پنجم کی اقلیم اول کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے اَمْیَائِیْلُ بَھْیَائِیْلُ نَرُوْدُکُوْسِ بَعْدَائِیْلُ دَخُوْلُ بِحَقِّ یَاتَآمُّ الخ اثنائے دعوت میں رئیس طوطے پر سوار مع اپنے چار خدام کے حاضر ہو اور مسیح کو دیکھ کر سرنگوں ہو کر سواری سے اتر کر مسیح کے روبرو آ بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کھڑا ہو کر مودبانہ گزارش کرے کہ اے عارف خدا تو کیا چاہتا ہے مسیح کہے کہ میں فلک پنجم کی سیر کرنی چاہتا ہوں وہ رئیس یہ بات سنتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے طوطے پر سوار کر کے اپنی اقلیم میں لے جاوے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۴ اقلیم دوم فلک پنجم | اگر دوسری اقلیم کی سیر کرنی چاہے تو پہلے بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چھ موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے یَاعَفُوْشِنْ۔ کَیْعُوْنُ کَیْلِہَا۔ کَنْیَائِیْلُ بَشَائِیْلُ۔ طَرْطَائِیْلُ۔ یَفْضَیَائِیْلُ بِحَقِّ یَامُبْدِعُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس (بقیہ اگلے صفحہ)

(۲۳) یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ حِفْظِہٖ۔

(۲۴) یَا حَلِیْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا یُعَادِلُہٗ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِہٖ۔

(۲۵) یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاہُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَآئِقُ لِدَعْوَتِہٖ مِنْ مَّخَافَتِہٖ۔

(۲۶) یَا حَمِیْدَ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ۔

(بقیہ حاشیہ) بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۱ اقلیم سوم فلک پنجم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ یَانَاقِیَائِیْلُ۔ تَسْقِیَائِیْلُ۔ مَجُوْیِیْلُ۔ کَمْلَکَفْیَائِیْلُ۔ مَخْزِیَائِیْلُ۔ بِحَقِّ یَا عَلَّامُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر اپنی اقلیم میں لے جا کر عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح۔

ف۲ اقلیم چہارم فلک پنجم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق کے ساتھ دعوت دے ھَتْقِیَائِیْلُ کَلْیَائِیْلُ۔ مَقْبُوْلُ۔ اتقیائیل۔ نَرُوْسِیَائِیْلُ بِحَقِّ یَاحَلِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح

ف۳ اقلیم پنجم فلک پنجم | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے فُوْدَرْشَائِیْلُ۔ اُرُوْشَیَائِیْلُ مَزْیَائِیْلُ قُوْسَا قُوْسِیَائِیْلُ بِحَقِّ یَامُعِیْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرادے ۱۲ منہ رح

ف۴ اقلیم اول فلک ششم | اگر داعی فلک ششم کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے بَفْرِیَائِیْلُ۔ مَلْغُوْثُ۔ سَکْسَابُ۔ آجْزِیَائِیْلُ بِحَقِّ یَاحَمِیْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت زجاج پر سوار ہمراہی خدام حاضر ہو کر مسیح کو سلام کرے اور دریافت کرے کہ اے فرزند آدم کیا مقصود رکھتا ہے۔ مسیح بیان کرے کہ میں تیری اقلیم کے عجائبات کی سیر دیکھنا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۷) یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی جَمِیْعِ اَمْرِہٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُہٗ۔

(۲۸) یَا قَاہِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ۔

(۲۹) یَا قَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِہٖ۔

(۳۰) یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ۔

(بقیہ حاشیہ) چاہتا ہوں۔ رئیس مقصود مسیح دریافت کرکے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر تخت پر بٹھلائے اور اپنی اقلیم میں لے جاوے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے اور واضح ہو کہ ہر اقلیم کے تخت کا رنگ جداگانہ ہوگا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

ف۱ اقلیم دوم فلک ششم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَنْہُوْنَ۔ تَتُوْنَ۔ رَاقِیَالِ سَہْیَالِ۔ سَکْیَالِ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بسند مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲۔

ف۲ اقلیم سوم فلک ششم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْقِیَالِ۔ فَخْرَیَالِ رَہْیَالِ نُوْرِقْیَالِ۔ تَیْطُوْہٖ بِحَقِّ یَا قَاہِرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ رح۔

ف۳ اقلیم چہارم فلک ششم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَارِیَالِ۔ اَحَدِیَالِ بَحْرَیَالِ۔ فَسْتُوْنِ۔ اَبْرِیَالِ بِحَقِّ یَا قَرِیْبُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح

ف۴ اقلیم پنجم فلک ششم | اگر پانچویں اقلیم کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ اَنْفِرْیَالِ۔ سَبْیَالِ۔ اِغْمَیَالِ طُمُوْسِ صَوْدِیْسِ بِحَقِّ یَا مُذِلَّ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے۔ اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

(۳۱) یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ہُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ۔

(۳۲) یَا عَالِیَ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِہٖ۔

(۳۳) یَا قُدُّوْسُ الطَّاہِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْءَ یُعَادُہٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ۔

ف۱ اقلیم اول فلک ہفتم | اگر فلک ہفتم کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو چاہیئے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْرُوْقِ بِرْتِیَالِ۔ بَرْنِیَالِ۔ ارنیالِ۔ عَوْدَیَالِ بِحَقِّ یَا نُوْرُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس تخت یاقوت پر سوار مع اپنے تین سو خدام اور بے شمار لشکر کے حاضر ہو (اس تخت کا رنگ ساری دنیا سے نرالا ہوگا) اور مسیح کے خلوت خانہ میں آکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ کی ضربیں لگائے اور اس سے ایسا شور ہو کر نمونۂ قیامت بن جائے۔ مسیح کو چاہیئے کہ کسی طرح کا خوف و خطر اپنے دل میں نہ لائے اور اپنے کام میں مشغول رہے وہ دن تو اسی طرح گزریگا۔ دوسرے دن وہ رئیس پھر حاضر ہوگا اور ادب سے کہے گا کہ اے عارف خدا تیرا کیا مقصد ہے مسیح بیان کرے کہ میں فلک ہفتم کے عجائب اور غرائب اشیاء دیکھنا چاہتا ہوں رئیس یہ سنتے ہی داعی کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھا کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲

ف۲ اقلیم دوم فلک ہفتم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ بَرْخِیَالِ۔ دَعْیَالِ۔ دَنْدَسْیَالِ وَمَرْخِیَالِ فَرْدَالِ بِحَقِّ یَا عَالِیَ الشَّامِخُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ

ف۳ اقلیم سوم فلک ہفتم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے مَرْشِیَالِ مَرْکِیَالِ۔ شَہْیَالِ۔ ہُوْنِ۔ ہُوْدِ بِحَقِّ یَا قُدُّوْسُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے چار خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

(۱) عودیال (۱) نَزْسِیَالِ (۲) مَرْطِیَالِ۔

(۲۷) یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی جَمِیْعِ اَمْرِہٖ فَلَا شَیْئَ یُعَادِلُہٗ۔

(۲۸) یَا قَاھِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ۔

(۲۹) یَا قَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِہٖ۔

(۳۰) یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ۔

(بقیہ حاشیہ) چاہتا ہوں۔ رئیس مقصود مسیح دریافت کرکے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر تخت پر بٹھلائے اور اپنی اقلیم میں لے جاوے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے اور واضح ہو کہ ہر اقلیم کے تخت کا رنگ جداگانہ ہوگا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

ف۱ اقلیم دوم فلک ششم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَنْھُوْنَ. تَنُوْنَ رَاتِیَالِ سَھْیَالِ. سَکْیَالِ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس بسند مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اسی طریق سے اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲۔

ف۲ اقلیم سوم فلک ششم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْقِیَالِ. فَخْرِیَالِ رَزْھِیَالِ نُوْرِقِیَالِ. تَیْطُوْہِ بِحَقِّ یَا قَاھِرُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ رح۔

ف۳ اقلیم چہارم فلک ششم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے یَارِیَالِ. اَحَدِیَالِ بَحْرِیَالِ. فَسْتُوْنِ. اَبْرِیَالِ بِحَقِّ یَا قَرِیْبُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح

ف۴ اقلیم پنجم فلک ششم | اگر پانچویں اقلیم کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو مع اسکے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ اَفْرِیَالِ. سَبْیَالِ. اِغْمَیَالِ مُرْنِیْ صَوْدِسِ بِحَقِّ یَا مُذِلُّ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے۔ در عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

(۳۱) یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْئٍ وَ ھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ۔

(۳۲) یَا عَالِیُ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِہٖ۔

(۳۳) یَا قُدُّوْسُ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْئَ یُعَادُہٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ۔

ف اقلیم اول فلک ہفتم | اگر فلک ہفتم کی پہلی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو چاہئے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس طریق سے دعوت دے اَبْرَقِیَالِ بَرْتِیَالِ. اَرْنِیَالِ. عَوْدَیَالِ بِحَقِّ یَا نُوْرُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس تخت یاقوت پر سوار مع اپنے تین سو خدام اور بے شمار لشکر کے حاضر ہو۔ اس تخت کا رنگ ساری دنیا سے نرالا ہوگا۔ اور مسیح کے خلوت خانہ میں آکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ کی ضربیں لگائے اور اس سے ایسا شور ہو کہ نمونۂ قیامت بن جائے۔ مسیح کو چاہیئے کہ کسی طرح کا خوف و خطر اپنے دل میں نہ لائے اور اپنے کام میں مشغول رہے وہ دن تو اسی طرح گزریگا۔ دوسرے دن وہ رئیس پھر حاضر ہوگا اور ادب سے کہے گا کہ اے عارف خدا تیرا کیا مقصد ہے مسیح بیان کرے کہ میں فلک ہفتم کے عجائب اور غرائب اشیاء دیکھنا چاہتا ہوں رئیس یہ سنتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھا کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲

ف۲ اقلیم دوم فلک ہفتم | اگر دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار مؤکلوں کے اس طریق سے دعوت دے۔ بَرْخِیَالِ. دَغْیَالِ. دَنْدَسْیَالِ وَ مَرْخِیَالِ نَرْدَایِلِ بِحَقِّ یَا عَالِیُ الشَّامِخُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجا اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ

ف۳ اقلیم سوم فلک ہفتم | اگر تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے مَرْشِیَالِ مَرْکِیَالِ. شَلْیَالِ. ھُوْنِ. ھُوْدِ بِحَقِّ یَا قُدُّوْسُ ۷ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے چار خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متعرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

۱ عودیال ۲ فَرْسِیَالِ ۳ مَرْطِیَالِ۔

(۳۴) یَا مُبْدِئُ الْبَرَایَا وَمُعِیْدُهَا بَعْدَ فَنَائِهَا۔

(۳۵) یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ۔

(۳۶) یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ کُلَّ ثَنَائِهٖ وَمَجْدِهٖ۔

ف ۱۔ اقلیم چہارم فلک ہفتم | اگر چوتھی اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے خُرُوْدِیْنَائِلْ۔ طَلْکِیْشَائِلْ بَرَنْیَائِلْ قَطِیْحَبَائِلْ۔ جَلْبَائِلْ۔ بِحَقِّ یَا مُبْدِئُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خدام کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لیجائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

ف ۲۔ اقلیم پنجم فلک ہفتم | اگر پانچویں اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے صَلْیَائِلْ۔ دِرْقِیَائِلْ۔ شَمْکِیَائِلْ قَدُحِیَائِلْ۔ نَقْرَائِلْ۔ بِحَقِّ یَا جَلِیْلُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس مع اپنے خادموں کے بطریق مذکور حاضر ہو کر مسیح کو اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲۔

ف ۳۔ اقلیم اول عرش معلےٰ | اگر عرش معلیٰ کی حقیقت دریافت کرنی چاہے تو لازم ہے کہ پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے دَیْنُوَائِلْ[۱] بَرْهُوْثْ[۲]۔ اَرْشِیَائِلْ۔ ضَمْیَائِلْ۔ عَفْرِیَائِلْ بِحَقِّ یَا مَحْمُوْدُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس طرح طرح کے لشکروں کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور سلام کرے مسیح سوائے جواب سلام کے اور کچھ نہ کہے ایک ساعت کے بعد رئیس مذکور مسیح سے کہے کہ اے موحد خدا تیرا کیا مقصد ہے تو نے اس قدر جفاکشی اختیار کی۔ مسیح عرش کے عجائبات دیکھنے کی آرزو کرے رئیس کہے کہ حالانکہ عرش تین ہیں جب تک وہ تینوں حاضر نہ ہونگے عرش کی پوری کیفیت و ماہیت معلوم نہ ہو گی منجملہ ان تین کے ایک میں ہوں جو میرے متعلق ہے میں دکھا سکتا ہوں۔ مسیح کہے کہ بہتر ہے جو آپ کے متعلق ہے آپ دکھائیے رئیس مذکور مسیح کا ہاتھ پکڑ کر غائب ہوا اور ایک دوسرے کا وجود دونوں میں سے کسی کو نہ دکھائی دے مگر جب عرش کے پاس پہنچیں تو مسیح کے آگے سلام کر کے کھڑا ہوا اور بیان کرے کہ جو کچھ میرے متعلق تھا میں نے دکھا دیا اب یہاں سے دوسرے کے متعلق ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

(۳۷) یَا کَرِیْمُ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُهٗ۔

(۳۸) یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّهٗ۔

(۳۹) یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیْ دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُهٗ۔

ف ۱۔ اقلیم دوم عرش معلےٰ | اگر داعی عرش کی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو بطریق مذکور مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کیساتھ دعوت دے۔ اٰمَنْکِیَائِلْ دَمْهَرْکِیَائِلْ۔ سَلْمِیَائِلْ۔ اٰمَنْجِیَائِلْ اَبْعَثْ بِحَقِّ یَا کَرِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس یا اس قسم کے محافظ زرد کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائیں اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرا دیں ۱۲ منہ رح

ف ۲۔ اقلیم سوم عرش معلےٰ | اگر عرش کی تیسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کی اس سند کے ساتھ دعوت دے اَلْکَدْوَا[۱] کَمَارِبْ[۲]۔ اٰنْجَمْ۔ بَرْحَائِلْ۔ قِیَائِلْ بِحَقِّ یَا عَظِیْمُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس یا اس قسم کے محافظ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوں اور مسیح کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائیں اور عجائبات دکھا کر متصرف کرا دیں ۱۲ منہ رح۔

ف ۳۔ اقلیم اول کرسی | اگر داعی کرسی کی ماہیت دریافت کرنی چاہے تو پہلے مع اسکے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند کے ساتھ دعوت دے۔ اَهْدُدُوْب۔ سَفْرُوْدِجْ نَلُوْہٖ۔ یَا حَسُوْبُ[۳] سِقْیَائِلْ بِحَقِّ یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الخ اثنائے دعوت میں رئیس سفید لباس کے ساتھ ظاہر ہو اور مسیح سے کہے کہ اے سالک خدا تو کیا چاہتا ہے سالک بیان کرے کہ میں کرسی کی ماہیت دریافت کرنی چاہتا ہوں اس کے جواب میں وہ رئیس کہے کہ اس کے دو محافظ ہیں ایک بلباس سفید جو میں ہوں اور دوسرا بلباس سرخ مجھ کو اپنی اقلیم کی سیر کرانے کا حکم ہوا ہے۔ مسیح کہے بہتر ہے آپ اپنی اقلیم کی سیر کرائیں وہ رئیس معاً مسیح کا ہاتھ پکڑ کر غائب ہو اور اپنی اقلیم میں لے جائے اور وہاں کے عجائبات دکھا کر متصرف کرا دے ۱۲ منہ رح۔

[۱] اَکْدَ وَابِ [۲] کَمَارِبْ [۳] شَیْقِفْیَائِبْ۔

(۴۰) یَا بَجِیْبَ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِکُلِّ الْاٰیِہٖ وَ ثَنَائِہٖ۔

(۴۱) یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَ مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَ مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَ رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔

ف[۱] اقلیم دوم کرسی اگر دائمی کرسی کی دوسری اقلیم کی ماہیت دریافت کرنی چاہیے تو مع اس کے رئیس اور چار موکلوں کے اس سند سے دعوت دے یَاتِیْشَالِ اَفُوْلَمَہُ دُوْتَیَابِ۔ اَمَاشِیَالِ۔ هَشْیَالِ بِحَقِّ یَا عَجِیْبَ الصَّنَائِعِ الخ اثنائے دعوت میں رئیس بلباس سرخ حاضر ہو کر مسیح کا ہاتھ پکڑ کر اپنی اقلیم میں لے جائے اور عجائبات دکھلائے مسیح وہاں کے فرشتوں کو یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ کی دعوت میں مشغول دیکھے ۱۲ منہ رح۔

ف[۲]. جب مسیح اپنی جگہ پر آئے تو اس کو ضرور ہے کہ سند شرائط کے ساتھ چھ مہینے تک اس اسم کی دعوت دے تاکہ ان دعوتوں کا اثر قائم رہے ورنہ جاتا رہے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ ان اقلیموں کے بہت سے اسرار نہیں لکھے گئے ہیں۔ سالک حصول مرتبہ سے معلوم کرلے گا۔ ۱۲ منہ رح۔

ساتویں فصل صراط المستقیم کی دعوت کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام دعوتیں تو عجائبات گوناگوں دکھلاتی ہیں اور یہ دعوت سالک پر وحدت وجود اور موجود کو بتمامہ منکشف کرتی ہے اور ہر اسم کی اثنائے دعوت میں ہژدہ ہزار عالم کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور اسمائے جلالی کی تاثیر سے عالم جلالی اور اسمائے جمالی کی تاثیر سے عالم جمال اور اسمائے مشترک کی تاثیر سے عالم مشترک کا ظہور ہوتا ہے اور وہ وحدانیت کا علم بیان کرتے ہیں اور محو ہو جاتے ہیں پھر ایک لمحے کے بعد مربی کوئی جن کو اسمائے الٰہی سے تعبیر کرتے ہیں سالک کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں سالک ان صورتوں کے دیکھنے سے اپنے آپ کو ایسا بھول جاتا ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور کیا ہوگا۔ جب ہوش میں آتا ہے تو اپنے آپ کو تخلقوا باخلاق کا مصداق پاتا ہے۔

پھر اپنے آپ[۱] کو اسمائے الٰہی کونی سے آراستہ و پیراستہ دیکھتا ہے اور یہ وہ حال ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا جو کچھ قابل اظہار تھا بیان کیا گیا۔

اب یہ جاننا چاہیئے کہ ہر حرف کئی نقطہ کا ہوتا ہے اس واسطے اسی کے جاننے پر دعوت موقوف ہے۔

الف[۲]	ب ت ث	ج ح خ	د ذ	ر ز	س ش	ص ض	ط ظ
۱ نقطہ	۹ نقطہ	۵ نقطہ	۲ نقطہ	۲ نقطہ	۶	۸ ۰	۱۱

ع غ	ف ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
۵	۴	۱۵	۱۰	۴	۹	۱۲	۵	۹

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ ہر حرف اس قدر نقاط رکھتا ہے تو اب دوسری بات معلوم کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ہر اسم کے حروف شمار کرے اور ان میں سے حرف مکرر کو طرح کر کے باقی کے نقاط معلوم کر کے شمار کرے اور ہر حرف پر ایک ایک نقطہ لازم شمار میں زیادہ کرے کیونکہ نقطہ موسوم جوہر فرد کا حکم رکھتا ہے۔ اور حرف مرکب مثل بدن کے ہے اور رقم حرف (یعنی ہیئت حرف) مثل روح کے ہے جیسا کہ بغیر جوہر فرد کے حرف مرکب نہیں ہوتا ویسا ہی جسم بے روح اور روح بے جسم بیکار ہے۔ ہاں روح اور جسم دونوں کے ملنے سے بندکونی و آہی محکم ہو جاتے ہیں۔ اب طریق شرائط معلوم کرنا چاہیئے واضح ہو کہ ہر دعوت میں نو نو شرائط ہیں۔ مگر اس دعوت میں نصاب تکرار[۲]۔ توہم[۳] تین ہی ہیں۔ چاہیئے کہ اس ترتیب سے شروع کرے کہ اول آیہ کلام ربانی اور اس کے بعد پانچوں اسم۔ اور آخر میں یا غیاثی ملا کر اس طور پر پڑھے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ وَارِثَهٗ وَ رَازِقَهٗ وَ رَاحِمَهٗ سُبْحَانَكَ يَا اللّٰهُ الْاٰلِهَةِ الرَّفِيْعِ جَلَالُهٗ يَا اللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَ رَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا

---

[۱] یعنی تمام مراتب الٰہی میں اپنے کو پاتا ہے۔ اور غیر کو اصلاً درمیان میں نہیں دیکھتا ہے۔ ۱۲ کشف الاسرار۔

[۲] واضح ہو کہ یہ تقسیم خط کوفی پر مبنی ہے۔ کیونکہ خط تمام خطوں کی اصل ہے ۱۲۔ کشف الاسرار۔

حَیًّا فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَرَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَاغِیَاثِیْ تین سو آٹھ بار پڑھے پانچ اسم کی نصاب مرتب ہوئی بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک اسم کی نصاب ہوئی لیکن صحیح یہی ہے کہ چہل اسمار کو بہ ترتیب مذکور پڑھے گا نصاب مرتب ہو جائے گی۔

سند استخراج دعوت سند دعوۃ ہر نقطے پر ہزار اور حرف اصل پر دس ہزار اور وصل پر ہزار اور موافق رقم حروف اصل وصل ان چاروں کو جمع کرے اور چالیس روز پر تقسیم کرکے خلوت میں پڑھے تمام اسرار وحدانیت اللہ تعالیٰ کی عنایت سے صاحب دعوت پر مکشوف ہوں گے۔

دعوۃ اسم اول سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ اس اسم میں سترہ حروف غیر مکرر ہیں۔ بحساب نقاط خطوط ایک سو بیالیس ایک لاکھ بیالیس ہزار اور بحساب سترہ حروف اصل ایک لاکھ سترہ ہزار اور بحساب چھبیس حروف وصل چھبیس ہزار اور بحساب ارقام حروف اصل و وصل دو ہزار تین سو پینسٹھ جملہ اعداد مذکور کو تین لاکھ بیالیس ہزار تین سو پینسٹھ ہوئے ان سب کو چالیس دن پر تقسیم کیا تو ہر روز کا ورد آٹھ ہزار پانسو انچاس ہوا۔ پانچ عدد جو تقسیم سے باقی رہے ان کو آخر روز میں بڑھانا چاہیئے تاکہ تعداد پوری ہو جائے باقی اسمار کا طریق اسی پر قیاس کر لیوے۔

آٹھویں فصل دعوت حقی کے بیان میں

جو غواص کہ دریائے توحید کی پیراکی چاہے اور معدن معانی اور کنوز سبحانی اور بحر قدم سے گوہر نفیس بے قیمت اور لآلی بے نقص سے اپنا دامن پر کرکے باہر آنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ خزانۂ دعوت حقی جو عین واصل الی الحق ہے حاصل کرے خالصاً

• واضح ہو کہ جو حروف غیر مکرر استخراج کئے ہیں ان کے حروف وصلی چھبیس[۲] سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے چھبیس کس قاعدہ سے نکالے ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

لوجہ اللہ تعالیٰ سبحانہ پڑھے تاکہ موصوف بجمیع صفات حق ہو اور عالم علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین اور حقیقت الیقین کا اس پر مکشوف ہو۔ سالک کو چاہیئے کہ سوائے توجہ حق کے دوسری طرف خیال نہ دوڑائے ورنہ اسم کی رجعت اس پر راجعت کرے گی۔ واضح ہو کہ جیسے قرآن شریف کے بطن ہیں ویسے ہی اس دعوت کے بھی بطن ہیں۔ جس کو سعادت اصلی نصیب ہے[۱] اسی کو یہ دعوت نصیب ہوتی ہے اور کمال حق جیسا کہ حق ہے ظاہر ہوتا ہے للدعوۃ ظہر وبطن وبکل حرف یکون ثمانیہ وعشرون وبکل بطن مشاہدۃ الحق یرفع حجابہ من مرتبۃ الی مرتبہ من الخلق الی الحق فلیس الخلق الا سوا الحق۔

اور دعوات تو طرح طرح کے مشاہدات اور تصرف تکوین اور کشف ملکوت کیلئے ہیں اور یہ دعوت خاص حق کے پہچاننے کے لئے ہے جیسا کہ حق[۲] ہے ظاہر ہو اور اس دعوت میں دو طور ہیں اور ہیں ایک وفق اعداد دوسری حرکت الفاظ ہر ایک کا بیان بالتفصیل کیا جاوے گا۔

طریق شرائط ہر سہ دعوت عروج ماہ روز پنجشنبہ۔ بترتیب مذکورہ سابق غسل ودوگانہ ادا کرے اس کے بعد ایک[۳] جگہ پر بہ نیت نصاب چار ہزار سو چالیس بار اور بہ نیت زکوٰۃ روز جمعہ بترتیب مذکورہ شروع کرے۔ اور سات دن ہزار بار ایک[۳] مکان میں پڑھے اور دوسرے جمعہ کو بہ نیت عشر ایک مکان میں اور بہ نیت قفل بروز شنبہ ایک مکان میں اوّل درود شریف اور فاتحہ اور آخر میں اخلاص اور درمیان میں اسم اعظم ننانوے بار پڑھے اور بہ نیت دورہ مد دو تمام شرائط مذکورہ کے اعداد کو دوچند کرکے پڑھے اور بہ نیت بذل سات ہزار بار اور بہ نیت ختم ایک ہزار دو سو بار پڑھے۔

[۱] یہ دعوت کہ دعوت حقیقت ظاہری و باطنی سے ہے ہر حرف حروف تہجی کے اٹھائیس بطن میں شاہد حق ہے کہ اٹھاتا ہے پردے کو مرتبے سے دوسرے مرتبے کی طرف اور نیز خلقت سے طرف حق کو بس نہیں ہے خلق مگر وہی حق ہے ۱۲ [۲] یعنی کمال ذاتی اور کمال اسماء علی وجہ التحقیق معلوم کرے [۳] یعنی بلکہ علیحدہ میں پڑھے ۱۲ [۳] یعنی ہر روز وظیفہ کو ایک ہی جگہ پڑھے ۔۱۲۔

سند دعوۃ حقی ۔ اسم میں جتنے حروف ہوں ان سب کے اٹھائیس بطون معین کرے پھر ان کے عدد نکال کر ننانوے روز تک مؤکل سماعی کیساتھ ملا کر پڑھے۔

فائدہ المترجم عفی عنہ واضح ہو کہ علم کے معنے لغت میں جاننے کے ہیں اور اصطلاحی معنے حضور عند المدرک یعنی ایک شئے کا ذہن میں آجانا) اور یہ تین قسم پر منقسم ہے۔ اول علم الیقین کہ وجود شے بطریق تواتر معلوم ہو۔ دوم عین الیقین کہ باوجود معلوم متواتر ہونے کے بچشم خود دیکھے اور معلوم کرے۔ سوم حق الیقین کہ باوجود معلوم ہونے طریق سابق کے وہ تمام آثار اپنے اوپر نمایاں ہوں مثال جیسے آگ کا سوزان ہونا مثلاً کوئی شخص کہے کہ آگ کا کام جلا دینا ہے تو یقین کیا جائے گا۔ کہ بے شک آگ جلانیوالی ہے اس کا نام علم الیقین ہے۔ اگر کوئی چیز آگ میں جلتی ہوئی دیکھی جائیگی تو اس کو عین الیقین کہیں گے کیونکہ فقط اس شخص کے قول ہی پر عمل نہیں ہوا بلکہ اپنی آنکھ سے بھی دیکھا یہ درجہ اول سے بڑھ کر ہے اور اگر خود آگ میں گرے اور اس کے آثار بھی اپنے اوپر دیکھے تو اس کو حق الیقین کہیں گے۔ یہ درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور اس میں کسی طرح کے شک و شبہ کو اصلاً دخل نہیں اور دوسری مثال یہ بھی ہے کہ جب کسی شئے کو آگ میں ڈالا جائے اور آگ کے آثار اس پر مترتب ہوں اور وہ شے مثل آگ کے سرخ اور شعلہ خیز ہو تو حق الیقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ معائنہ مع ظہور آثار ہے اور اصطلاح متصوفین میں حق الیقین حقیقت حق کا مقام عین میں بصفت احدیت مشاہدہ کرنے کو کہتے ہیں اور اس جگہ یہ مراد ہے کہ اپنے محب کو بصورت محبوب یا محبوب کو بصورت حق دیکھے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلیٰ صُوْرَتِہٖ اسی کا سر ہے ایک درجہ علم کا اور بھی ہے جس کو حقیقۃ الیقین کہتے ہیں وہ اس وقت متحقق ہوتا ہے جب سالک حقیقت حق کا مقام عین میں بصفات احدیت مشاہدہ کرتے کرتے خودی سے نکل جائے۔ اور حقیقت حق بلا حجاب ظاہر ہونے لگے۔ ۱۲

طریق کشیدن بست دہشت بطن حروف تہجی مع اعداد تام

حرف	بطون	کل مجموعہ
الف	لام نی الف میم یے لام فی یی میم یی	۷۸۴
بی	یی یی یی ... (مکرر)	۳۴۲
تی	یی یی یی ... (مکرر)	۶۷۰
ثی	یی یی یی ... (مکرر)	۷۷۰
جیم	یی میم یی میم یی یی یی میم یی یی	۴۴۳
حی	یی یی یی ... (مکرر)	۲۷۸
خی	یی یی یی ... (مکرر)	۸۷۰
دال	الف لام نی الف میم الف میم یی	۸۰۰
ذال	الف لام نی الف میم الف میم یی	۱۴۹۶
ری	یی یی یی ... (مکرر)	۴۷۰
زی	یی یی یی ... (مکرر)	۲۷۷
سین	یی نون یی واو نون یی الف واو نون واو نون	۵۹۲
شین	یی نون یی واو نون یی الف واو واو نون	۸۳۲
صاد	الف دال لام فی الف لام الف میم یی	۸۰۵
ضاد	الف دال لام فی الف لام الف میم یی	۱۵۱۵
طی	یی یی یی ... (مکرر)	۲۷۵
ظی	یی یی یی ... (مکرر)	۷۰
عین	یی نون یی واو نون یی الف واو نون و	۱۵۱
غین	یی نون یی واو نون یی الف واو نون و	۵۸۱
فی	یی یی یی ... (مکرر)	۲۵۰
قاف	الف فی لام فی یی الف میم یی یی لام	۸۷۵

کاف	الف فی لام نی یی الف میم یی نی لام	۷۹۵
لام	الف میم لام فی یی میم الف میم یی جیم	۷۸۴
میم	یی میم یی بی یی میم یی بی یی میم یی بے	۵۲۰
نون	واو نون الف واو واو نون لام فی الف	۴۴۰
واو	الف واو لام فی الف واو الف میم بے	۴۴۲
ھے	یی یی یی یی یی بی بی بی یی بی بی بی	۳۷۵
یے	یی یی یی یی یی یی یی بی یی بی بی بی	۲۸۰

اٹھائیس حروف تہجی کے یہ بطون ہیں جن کے اعداد بھی لکھے گئے ہیں تمام اسمائے عظام کے اس سند پر عدد نکال کر عمل کرے چنانچہ ارقام اسم اوّل باعتبار بسط دہشت لطون ستائیس ہزار چار سو چونتیس ہیں پس ننانوے ۹۹ روز تک متواتر مع موکل سماعی اس سند کے ساتھ پڑھے۔ یَاهُوَاکِیۡلُ بِحَقِّ سُبۡحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیۡءٍ دَّ دَایِثَهٗ دَرَانِقَهٗ دَدَاجِمَهٗ مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے اگرچہ حروف تہجی کے اٹھائیس بطون نکالنے کا نقشہ بھی جما دیا اور اس کے اعداد لکھ کر اس کا مجموعہ بھی بتایا۔ مگر کوئی قاعدہ بطون نکالنے کا شیخ علیہ الرحمۃ نے نہیں لکھا کیونکہ یہ مقام نہایت مشکل ہے اور فی زمانا ایسے اسرار سے لوگ بہت کم واقف ہیں۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ اس کے ساتھ قاعدہ استخراج بطون بھی لکھا جائے۔ تاکہ ہر شخص مستفید ہو اور بآسانی سمجھ کر جس اسم کے بطون نکالنے چاہے نکال لے۔

قاعدہ بطون حرف معلوم کرنے کا

واضح ہو کہ عاملوں نے اٹھائیس حرفوں کے لیے جدا جدا ہندسے سوائے اعداد جمل کے ایک معین قاعدہ سے تجویز کئے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر حرف کا اسم جیسے ہم بولتے ہیں اس طرح اوّل جلی قلم یا سُرخی سے لکھتے ہیں۔ اور اس کے نیچے اس کا عدد جمل کے حساب سے لکھتے ہیں پھر اس اسم میں سے اوّل حرف کو چھوڑ کر باقی

کا اسم لکھتے ہیں اور اس کے نیچے بھی جمل کے رو سے عدد لکھتے ہیں اسی طرح اس دوسرے اسم میں سے بھی حرفِ اوّل کو چھوڑتے جاتے ہیں اور باقی کے اسم اور اعداد جمل کو لکھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عدد جو اسم جلی کے مقابل حاشیہ پر لکھا ہوا ہے۔ پورا ہو جانے اور حرف اٹھائیس ہو جائیں اس تعداد کی انتہا نوے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں جو حرف کہ ان کا نام دو حرفی ہے تعداد مذکورہ ان میں تیرہ ہے اور وہ بارہ حرف ہیں بؔ تؔ ثؔ حؔ خؔ رؔ زؔ طؔ ظؔ فؔ ہؔ یؔ اور جن حروف کے اسما سہ حرفی ہیں ان میں سے چار حرفوں دؔال ذؔال صؔاد ضؔاد میں نو درجے تک عمل مذکور کرتے ہیں۔ اور دو حرفوں یعنی جؔ اور مؔ میں گیارہ درجے تک اور دس حرفوں میں یعنی الفؔ سؔ شؔ عؔ غؔ قؔ کاؔ لؔ نؔ وؔ میں دس درجہ تک اب زیادہ سمجھ میں آنے کے واسطے ہم ہر ایک کی مثال لکھتے ہیں مثال اوّل ۱ اس کا نام الف ہے۔ اور عدد اس کے ۱۱۱ ہے۔ اس طرح پر۔

الف لام فی الف میم یی لام فی یی میم یی (۷۸۴) کل مجموعہ

اسم اوّل تین حرفوں کا ہے آ لؔ فؔ اس میں سے الف کو چھوڑ کر دو باقی کے اسماء نشان اوّل اور نشانِ دوم کے نیچے لکھے ہیں۔ مع اعداد جمل ان کے نیچے۔

نشان اوّل کے نیچے کا اسم بھی سہ حرفی ہے لؔ آ مؔ اس میں سے لؔ کو چھوڑ کر دو حرف باقی آ مؔ اسما نشان سوم اور چہارم کے نیچے لکھے ہیں۔

نشان دوم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے فؔ یؔ اس میں سے فؔ کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشانِ پنجم کے نیچے لکھا ہے۔

نشان سوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے یعنی آ لؔ فؔ اس میں سے آ کو چھوڑ کر دو باقی کے اسما نشان چھ اور سات کے نیچے لکھے ہیں۔

نشان چہارم کے نیچے کا اسم سہ حرفی مؔ یؔ مؔ ہے اس میں سے مؔ کو چھوڑ کر باقی دو حرف کے نام نشان آٹھ اور نو کے نیچے لکھے ہیں۔

نشان پنجم کے نیچے کا اسم دو حرفی یؔ یؔ ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر

دوم کا اسم نشان دس کے نیچے لکھا ہے۔ اور تعداد جمل ان نشانات کے نیچے کے اسمار کی مع لفظ الف کے ۴۸۷ ہے۔

دوسری مثال ب جس کا بطون ۲۷۲ ہے۔ اسی طرح پر۔

بے یے بے یے بے یے بے یے بے یے بے یے بے یے (۱۴۲۷) کُل

اسم بے نشان دو حرفی ب یَ ہے اس میں سے بَ کو چھوڑ کر یَ کا اسم نشان اوّل کے نیچے لکھا نشان ایک کے نیچے کا اسم بھی دو حرفی یَ یَ ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان دوم کے نیچے لکھا نشان دوم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے اوّل کو چھوڑ کر دوسری کا اسم نشانِ سوم کے نیچے لکھا اسی طرح کیے گئے یہاں تک کہ تیرہ مرتبہ ہو گئے جن کے اعداد جملی کا مجموعہ ۲۷۲ ہو گیا۔ جو بَ کا بطون ہے۔

تیسری مثال جَ اس کا بطون ۴۸۳ ہے۔

جیم یے میم یے یے یے میم یے یے (۴۸۳) کُل

اسم جَ نشان سہ حرفی ہے جَ یَ مَ جَ کو چھوڑ کر باقی کے اسماءِ نشان اوّل اور دوم کے نیچے لکھے ہیں نشان اوّل کے نیچے کا اسم دو حرفی یَ یَ اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان تین نیچے ہے۔ نشان دوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی مَ یَ مَ ہے اس میں سے مَ کو چھوڑ کر دو باقی کے اسماء نشانِ چہارم اور پنجم کے نیچے لکھے ہیں نشانِ سوم کے نیچے کا اسم دو حرفی یَ یَ ہے اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان چھ کے نیچے لکھا ہے اسی طرح نشانِ چہارم کے نیچے کا اسم دو حرفی ہے۔ اس میں سے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان سات کے نیچے لکھا ہے۔ نشانِ پنجم کے نیچے کا اسم سہ حرفی مَ یَ مَ ہے اس میں سے مَ کو چھوڑ کر دو باقی کا اسم نشان ہشتم اور نہم کے نیچے لکھا نشان ششم کے نیچے کا اسم دو حرفی یَ یَ ہے اوّل کو چھوڑ کر دوسرے کا اسم نشان دہم کے نیچے ہے۔

نشان ہفتم کے نیچے کا اسم مثل مذکورۂ بالا ہے اس کے حرف دوم کا نشان

گیارہ کے نیچے ہے یہاں تک گیارہ مراتب ہوئے جن کی تعداد جمل ۴۸۳ ہے۔

چوتھی مثال د دال الف لام لام یے الف میم الف میم یے (۸۰۰) کُل

جو بطون دال کا ہے اسم دال نشان سہ حرفی ہے دَ اَ لَ اس میں سے دَ کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشان ایک اور دو کے نیچے لکھا۔

نشان ایک کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے اَ لَ فَ اس میں سے اَ کو چھوڑ کر دو باقی کا اسم نشان سوم اور چہارم کے نیچے لکھا نشان دوم کے نیچے کا اسم سہ حرفی ہے لَ اَ مَ اس میں سے لَ چھوڑ کر باقی کے اسمار کو نشان پنجم اور ششم کے نیچے لکھا ہے نشانِ سوم کے نیچے کا اسم بعینہٖ مثل سابق ہے اس کے دو حرفوں کے اسم نشان سات اور آٹھ کے نیچے ہیں۔

نشانِ چہارم کے نیچے کا اسم دو حرفی فَ یَ ہے اس میں سے ف کو چھوڑ کر باقی کا اسم نشان نہم کے نیچے ہے۔ یہاں تک کہ مجموعۂ جملی ان مراتب کا مع اعداد اسم دال بے نشان کے ۸۰۰ ہو گیا۔ ان مثالوں میں سے اوّل میں دس مراتب اور دوسری میں تیرہ اور تیسری میں گیارہ اور چوتھی میں نو ہیں بارہ مراتب کا کوئی حرف نہیں اور حرف نون اور عین اور غین میں کچھ تصرف اور بھی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ع کو اس طرح لکھیں گے۔

عین یے نون یے واو نون یے الف واو نون د (۴۵۱) کُل

اس میں چار نشانوں تک تو بموجب قاعدۂ گزشتہ ٹھیک ہے جس کی انتہا نشانِ ہشتم پہنچتی ہے۔ اگر نشان پنجم کے نیچے کے اسم کو جو سہ حرفی نَ وَ نَ ہے بطور سابق لکھیں تو واؤ نون ہونا چاہیئے۔ لیکن تعداد اصل بطون ۲۸ حرف سے دو حرف اور اعداد میں ۴۵۱ سے سات اعداد بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے نون کو لکھ دیا کہ تعداد حروف پوری ہو جاوے اور یہی حال غین میں ہے۔

اور حرف ن میں تصرف اس طرح ہے کہ اس کی صورت یوں مندرج ہے

نون واو نون الف واو واو نون لام یے ال (۶۶۰) کُل

قاعدہ کے بموجب عمل کرنے سے تیسرے نشان کے نیچے کا اسم نشان ہشتم کے نیچے کا اسم نشان ہشتم کے نیچے تک ختم ہوتا ہے اور چوتھے نشان کے نیچے کے اسم کو اگر قاعدہ کے بموجب کریں تو الف واو ہونا چاہیے مگر چونکہ عدد بطون اس حرف کے ۴۰۰ ہیں اور مجموعہ اعداد نشان ہشتم تک ۴۶۹ ہے تو صرف ۳۱ عدد کی کسر ہے۔ اس لیے اسم الف کے شروع کے دو حرف بڑھا کر مراتب دس کیے گئے اور تھوڑا سا تصرف حرف لام کے مراتب میں ہے کہ آخر کو بجائے اسم دو حرفی اسم یہا کے صرف اسم یا لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ بعد بیان نکالنے اٹھائیس بطون حدف کے شیخ علیہ الرحمۃ نے طریق استخراج موکلات روحانی اسمار لکھا ہے مگر وہ اس قدر دقیق اور مبہم ہے کہ فہم اس کے بتمامہ ادراک سے قاصر ہے اور جو اصطلاحات اس میں درج ہیں شاید شیخ کے زمانہ میں ان کے جاننے والے بکثرت ہوں گے اس لیے ان اصطلاحوں کی تصریح اور تشریح کی ضرورت شیخ کو نہ ہوئی۔ مگر اس زمانہ میں وہ اصطلاحات محتاج توضیح وتلویح ہیں۔ کیونکہ فی زماننا ماہرین اس فن کے مفقود ہیں نہ ایسی کوئی شافی کتاب فن دعوات میں پائی جاتی ہے جو تکسیر وغیرہ کے جزو کل اعمال اور قواعد اور اصطلاحات کی تعریف پر حاوی ہو جس سے مدد لے کر اس مرحلے کو طے کیا جاوے مجبوری کے باعث معذوری ہے عاجز (مترجم) نے اس فن کی بعض کتابیں جہاں جہاں سنی ہیں وہاں سے طلب کی ہیں۔ اگر وصول ہو گئیں اور مقصد ان سے حاصل ہوا تو چونکہ اس کی تکمیل تک ایک وقت درکار ہے اور موجب حرج کار کتاب کے ضمیمہ میں اس قاعدہ کو بھی شامل کر دے گا۔ ورنہ مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ پر عمل کرے۔ جن جن مطالب کا ترجمہ ممکن ہو گا کر دیا جاوے گا۔ چنانچہ اس بحث (یعنی استخراج موکلات روحانی) کو بالفعل ملتوی رکھ کر آگے سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔

نویں فصل دعوۃ اولیسیہ کے بیان میں

اگر عامل اسمار عظام یا اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی دعوۃ دینی چاہے تو اس کو چاہیے کہ اسم کے اعداد نکال کر بارہ پر طرح کرکے جو باقی رہے اس کو اسی برج سے شمار کرے وہی برج اس اسم کے موافق ہو گا اور اُس بُرج کی جو خاصیت ہو گی خواہ آتشی خواہ بادی یا خاکی یا آبی وہی اس اسم کی ہو گی ایسے ہی صاحب دعوت بھی اپنے نام کے اعداد مع اعداد اسم صاحب حاجت نکال کر بارہ پر طرح دے اگر دونوں کے برج موافق ہوں یا خاصیت میں موافق ہوں اس عدد کو لے اور اسی کے موافق[1] پڑھے اور اگر اسم خاصیت بادی میں ہو اور خود آبی یا خاکی ہیں تو باعث ہلاکت ہے۔ اس وقت اس کو لازم ہے کہ اپنے اسم کی تعداد باقی ماندہ کو دوچند کرکے پڑھے۔ اور اگر کوئی بحاجت غیر بابنیت کشف قلوب یا اس قبیل سے دعوت دینی چاہے تو اس کو لازم ہے کہ اسی برج کی ساعت میں جس میں خاصیت اسم اعظم واقع ہوئی ہے شروع کرے اور بعد طرح دوازدہ گانہ جو کچھ اسم اعظم اور نام صاحب دعوت سے باقی رہا ہو اس کے ہر عدد کے برابر ہزار بار پڑھے اور اتنے ہی دن تک پڑھے اگر بارہ ہیں تو بارہ روز بارہ ہزار اگر گیارہ روز بروز گیارہ ہزار بار پڑھے وقس علی ہذا اور جس برج سے اسم شروع کیا ہے اسی برج میں تمام کرے اور اس اوّل وآخر کی سند کا بہت خیال رکھے۔ اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے اور اپنی جاہ وعظمت کی ترقی کا خواہاں ہو اور مرید معتقد بہت سے ہوں اور تمام خلق ثناگو ہو تو اس کو چاہیے کہ اسم اعظم کو اپنے اسم کے برج سے شروع کرے جیسا کہ سند اسم اعظم میں مذکور ہے اگر کوئی شرط شرائط مذکورہ بالا سے فوت ہو گی یا تفاوت واقع ہو گا تو رجعت ہو گی۔ اس دعوت میں یہی شرائط ہیں اور شرائط کی محتاج نہیں۔

[1] جیسا کہ شیخ علیہ الرحمۃ آگے بیان فرماتے ہیں ۱۲ مترجم

دسویں فصل دعوۃ مجموعہ خمسیہ کے بیان میں

اس دعوت میں سوائے مرشد کی اجازت کے اور کوئی شرط نہیں ہے (جیسا کہ پچھلی دعوتوں میں نصاب زکوٰۃ عشر قفل وغیرہ تھی) کیونکہ حق تعالے نے اپنے دوستوں کے لیے اس دعوۃ کو سریع الاجابت مقرر فرمایا ہے۔ جو طالب صادق دعوت مجموعہ ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ کوئی گوشہ اختیار کرے یا حجرہ یا کنارۂ آب یا باغ یا کوہ یا نماز معکوس میں دعوت دے اگر ان میں سے کوئی جگہ میسر نہ ہو تو کسی خالی گھر میں آدھی رات کو حضوری دل کے ساتھ پڑھے۔ اس کے بعد مقہوری کے لیے دو بارہ مہمات کے لیے تین بار اور خلاصی محبوس کے لیے چھ بار اور غائب کے آنے کے لیے سات بار اور رہزنوں کے دفعیہ کے لیے آٹھ بار اور خلائق کے دلوں میں محبت ہونے کے لیے نو بار پڑھے۔ خدا چاہے تمام حاجتیں روا ہوں گی۔

ایضاً۔ ہر روز بعد نماز فجر موافق دوازدہ بروج بارہ بار اور بعد نماز عصر موافق خمسہ متحیرہ پانچ بار پڑھا کرے تصرف اسمائے عظیم زیادہ ہو۔ اور اسم کی رجعت اس پر عائد نہ ہو ایضاً اگر کوئی شخص کچھ ذکر و فکر نہیں رکھتا تو اس کو لازم ہے کہ اکتالیس روز تک مجموعہ اسمائے عظیم کو بوقت شب بلا ناغہ پڑھا کرے خدا چاہے تصرف ظاہری و باطنی اس کو نصیب ہو لیکن سند دعوت خمسیہ ضرور معلوم کرے۔ اگر صاحب حاجت کو بروز شنبہ کوئی حاجت پیش آئے تو اس کے حصول کے لیے سُبْحَانَكَ سے يَاحَيُّ تک پانسو بار پڑھے۔

اگر یک شنبہ کو کوئی حاجت پیش آوے تو يَاقَيُّومُ سے يَابَارُّ تک پانسو بار پڑھے
اگر دو شنبہ کو کوئی مہم درپیش آوے تو يَاكَبِيْرُ سے يَانَقِيًّا تک پانچسو بار پڑھے۔
اسی طرح سہ شنبہ کو يَاحَنَانُ سے يَادَحِيْمُ تک پانسو بار پڑھے۔ خدا چاہے اس کا مقصود حاصل ہو۔
اگر چہار شنبہ کو کوئی حاجت پیش آوے تو يَاتَامُّ سے يَامُعِيْدُ تک پانسو بار پڑھے۔

اگر پنجشنبہ کو کوئی ضرورت پیش ہو تو يَاحَمِيْدُ سے يَامُذِلُّ تک پانسو بار پڑھے۔
اگر جمعہ کو کوئی حاجت پیش آئے تو يَانُوْرُ سے يَاجَلِيْلُ تک پانسو بار پڑھے۔
اور جس شب کو کوئی مہم پیش آوے تو يَامَحْمُوْدُ سے يَاغِيَاثِيْ تک پانسو بار پڑھے۔
انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہم سرانجام پائے گی۔ اور حاجتیں روا ہوں گی۔

مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے حاشیہ پر اس کی سند اس طور پر لکھی ہے کہ بہ نیت ادائے شرائط مجموعہ ایک ہزار اکتالیس بار جس مدت تک چاہے پورا کرے اور بعض مشائخ یوں فرماتے ہیں کہ بہ نیت ادائے شرائط مجموعہ عشرہ اخیرہ ماہ شعبان سے لے کر آخر روز ماہ رمضان تک مع الشرائط والخلوۃ ہر روز ایک اسم ایک ہزار ایک بار پڑھے اگر اس مدت میں دو ایک اسم باقی رہ جائیں تو ان کو آخر روز میں پورا کرے۔ شرائط کے ادا کرنے کے بعد تین یا سات یا نو یا بارہ یا چالیس روز تک بعد تکبیر اپنی حاجات کے لیے صبح صادق اور کاذب کے درمیان مع اعتصام واختتام پڑھے بے شک حاجتیں روا ہوں گی۔ اعتصام یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِحَقِّ سُبْحَانَكَ الخ

اختتام اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ اَبَانَا وَاَمَانًا مِّنْ عُقُوْبَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ تَحْبِسَ عَنِّيْ اَبْصَارَ الظَّلَمَةِ وَالْمُرِيْدِيْنَ بِالسُّوْٓءِ وَاَنْ تَصْرِفَ قُلُوْبَهُمْ مِّنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَهٗ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ مِنِّيْ وَمِنْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ مِنِّيْ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ دعاء استجابة يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِيْنَ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ فَوَّضْتُ وَفَوَّضْتُ

اَمْرِیْ اِلَیْکَ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

گیارھویں فصل دعوۃ کبیرہ کے بیان میں

جو غواص کہ دریائے دعوت سے گوہرِ بے بہا نکالنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ شرائط کی کشتی پر سوار ہو کر اس دریا میں آئے اور مقصود کے جواہر سے اپنا دامن پُر کر کے باہر لائے۔ اکثر مشائخ دعوت کبیرہ کا عمل کرتے ہیں اور اپنی مراد کو بھی پہنچے ہیں لیکن بسبب عدم استکمال شرائط اور لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اذا فات الشروط فات المشروط قول اکابر ہے اس کتاب میں جو کچھ اعمال نقل کیے گئے ہیں بعض تو بزرگان زمانہ سے منقول ہیں اور سُنے گئے ہیں اور بعض اپنے مجاہدات و ریاضات کے مشاہدہ سے اور بعض الہام ربانی اور فیوض یزدانی سے غرضکہ یہ اعمال سب بالہام ربانی لکھے گئے ہیں اس دعوۃ کی تاثیر حضرت سلطان الموحدین سے منقول ہے۔ اور انہوں نے شیخ علی شیرازی رح سے اور انہوں نے اپنے پیر سے تا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے جو شخص اس دعوت کو بشرائط تمام اتمام کو پہنچا دے اور وقت سفر آخرت یعنی مرتے وقت دوسرے شخص کو اس کے تصرف دینا چاہے تو اس کو اجازت دے دے بے شک وہ شخص بلا ادائے شرائط متصرف ہو جائے گا۔ اسی طرح پندرہ پشت تک اس عمل کا تصرف باقی رہے گا۔

واضح ہو کہ بعض مشائخ نے اس کی شرائط مختصر بیان کی ہیں۔ لیکن مختصر میں فائدہ بھی مختصر ہے۔ اور کثرت میں فائدہ بھی بکثرت ہے۔ جب کہ قاری بعد اتمام شرائط جن کا بیان آگے آئے گا حامل اور متصرف ہو تو چاہیے کہ اسمائے عظام کے اسرار سے واقف ہو۔ امام فخر رازی اپنی کتاب سر مکتوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ چالیس انبیا علیہم السلام کے لیے مجموعہ چہل اسمائے ہر ایک کے واسطے ایک ایک اسم ذات تھا۔ جو وہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کو چہل اسماء کہتے ہیں۔ جبکہ

ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا ظہور ہوا تو ان کے لیے اللہ اسم ذات ہوا جو پچھلوں کے لیے اسما ذاتی تھے۔ وہ آپ کے لیے اسمائے صفاتی ہوئے فقط اب یہ بیان کہ کس کس اسم کا ورد کون کون سے نبی کیا کرتے تھے مع اسمائے عربی جو ان ناموں کا ترجمہ عربی زبان میں ہے۔ اور اب انہیں کو چہل اسماء کہتے ہیں اور وہی پڑھے جاتے ہیں۔ آئندہ تفصیل کے ساتھ ہر ایک اسم کے تحت میں بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

طریق شرائط مثلاً اگر اسم میں بیس حرف ہوں تو ہر حرف پر ہزار ہے۔ اور اس مجموعہ الوف کو بیس میں ضرب دے تو نصاب مرتب ہو اور اس کے نصف سے زکوٰۃ اور اس کے نصف سے عشر اور قفل دس ہزار دور مدور برابر نصاب بذل سات ہزار ختم ایک ہزار دو سو بار اس کے بعد بہ نیت دعوۃ بیس روز تک ہر روز بیس ہزار بار پڑھے۔ اور جس قدر اس اسم کی دعوت کے شرائط ہیں قفل۔ بذل۔ ختم کی تعداد لکھی ہے اسی قدر اور اسمائے عظام میں ہے۔ کیونکہ بزرگوں سے اسی طرح سنا گیا ہے دعوت اسم اول یَا ھَمْرَائِیْل یَا ھَمْوَائِیْل بحق شَنَحِیْنَا تَقْسِیْو سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ اس اسم میں چھیالیس حرف ہیں بقاعدہ مذکور تعداد اس کی اکیس لاکھ سولہ ہزار بہ نیت نصاب دس لاکھ اٹھاون ہزار بہ نیت زکوٰۃ پانچ لاکھ انتیس ہزار بہ نیت عشر دس ہزار بہ نیت قفل دور مدور برابر نصاب بذل سات ہزار ختم بارہ ہزار اس کے بعد بہ نیت دعوت چھیالیس روز تک چھیالیس ہزار بار پڑھے باقی اسمار کو اسی پہ قیاس کرے۔

فائدہ واضح ہو کہ اس اسم کی دعوت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے جب کہ حضرت آدم جنت سے نکالے گئے تو ان کے ساتھ ہی طاؤس اور سانپ بھی نکالے گئے جب آپ دنیا میں آئے تو بہت حیران و پریشان پھرتے رہے اور ایک مدت گریہ وزاری کرتے رہے جس وقت حق تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ اور نظر رحمت سے دیکھا تو آپ نے بالقائے ربانی پر طاؤس کو دیکھ کر اس اسم کو قوت باطنیہ سے

دریافت فرمایا۔ اور پڑھنا شروع کیا اس کی برکت سے آپ کی نظر عالم بالا پر پہنچی اور اپنے مقام کو معاینہ فرمایا تو بہشت سے نکلنے کا تاسف دل سے یکایک برطرف ہوا اور بہت خوش ہوئے پھر تو آپ نے اس کو زیادہ پڑھنا شروع کیا۔ جب اجابت کامل ہوئی موکل حاضر ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کو سب آداب سکھلائے۔ پس جس وقت آپ کا اپنے اصلی مقام کے دیکھنے کو جی چاہتا اس اسم کو مع مؤکل پڑھنا شروع کرتے اور اس کی بدولت آپ اپنی مراد کو پہنچتے۔ ایسے ہی جس کام میں کوئی مشکل واقع ہوتی آپ ان موکلوں سے دریافت کر لیتے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہر پیغمبر کی پرورش فرمائی ہے موکلات اسماء اربعین جو ہر پیغمبر پر ظاہر ہوئے ہیں۔ ہر اسم کے تحت میں لکھے جائیں گے۔ اس اسم کے چار مؤکل ہیں۔ یارھطیال واذرادعد وذرحد اگر عامل اجابت میں توقف دیکھے تو یہ اسم مع اس اسم کے اور موکلات کے پڑھے خدا چاہے جلد اجابت کا اثر ہو اس کی سند اس طور پر ہے یَا رِھْطِیَالُ وَاذْرَادَعْدُ وَذَرْحَدُ بحق ...

شرح سر مکتوم امام فخر الدین رازی۔

(۲) یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ شَمُوْطِیْنَا تفسیرہ یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اِلٰہُ واضح ہو کہ اس اسم کی دعوت حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ کا ظہور دنیا میں ہوا اور ہوشیار ہوئے ایک دن ہولناک ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ وہ درخت حق سبحانہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ جب آپ نے بامداد الٰہی فیض باطنی سے اس ذکر کو دریافت کیا اور اچھی طرح معلوم کر لیا۔ تو خود بھی اس ذکر میں مشغول ہوئے اور پڑھنا شروع کیا۔ وہ ذکر یہی اسم تھا۔ جس کا ورد آپ نے کیا۔ ایک روز چار فرشتے بصورت انسان آپ کے پاس آئے اور بیٹھے رہے۔ آپ کو ذکر کی مشغولی کے سبب سے کچھ نہ معلوم ہوا کہ کون آکر بیٹھا۔ ایک ساعت کے بعد خود ہی ان مؤکلوں نے ظاہر کیا کہ ہم اس اسم کے مسخر ہیں۔ حسب ارشادِ الٰہی اس اسم کی برکت سے آپ کے مسخر ہوئے۔ جس معجزہ کی تکمیل کے لیے آپ اس اسم اعظم کو پڑھیں گے ہم فوراً اس کی تکمیل کریں گے۔ یا جس کام

کے لیے آپ ارشاد فرمائیں گے بجا لائیں گے۔ نام ان مؤکلوں کے یہ ہیں۔
حنطش تغیریال خردیال۔

(۳) یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ مَعْزَدُسَنَ تفسیرہ یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ اس کی دعوت حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے باذن الٰہی اس اسم کو پڑھا موکل حاضر ہوئے اور آپ کے معجزات نبوت کمال کو پہنچائے فقط ان کے نام اس تفصیل سے ہیں۔ تَمْسَیَالُ عَفْرَیَالُ حَجْرَتِیَالُ عَقْھِیَالُ۔

(۴) یَا اَمْوَاکِیْلُ بِحَقِّ طَھْفَتُوْنَ تفسیرہ یَا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت ایوب علیہ السلام سے منسوب موکل اس کے بصورت انسان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور طرح طرح کے آداب ظاہری و باطنی اور معرفت نبوت سے آگاہ کرتے اور آپ کی محافظت کرتے لیکن آپ نے کبھی یہ نہ جانا کہ یہ فرشتے ہیں جب اس اسم کی قرات کمال درجہ کو پہنچی انہوں نے ایک روز خود ظاہر کیا کہ ہم اس اسم کے تابع ہیں انسان نہیں ہیں فرشتے ہیں آپ جس کام یا جس معجزہ کے انصرام کے لیے اس کو پڑھیے گا فوراً اس کام کو سرانجام دیں گے ان کے نام اس تفصیل سے ہیں۔

ازق ضیفتویال ھومیال لدق صفیقال مرسیال

(۵) یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ خَشْیُنُوْذِ تفسیرہ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ اس اسم کی دعوت حضرت خضر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ کو باذن الٰہی اس اسم کی معرفت نصیب ہوئی تو آپ اس کی دعوت میں مشغول ہوئے۔ بعد تکمیل تین موکل حاضر ہوئے آپ کو آب حیات پلایا اور تمام معجزات وغیرہ کا انصرام کیا۔ فقط اور یہ مؤکل محافظ آب حیات کے ہیں جن کے نام یہ ہیں نَقْبَتِیَالُ ذِکْرِیَالُ کَشْفَفُ جو کوئی اس اسم کی دعوت دے کا زمرۂ اولیاء اللہ لا یموتون میں داخل ہوگا۔ اور برگزیدۂ درگاہ الٰہی ہوگا۔

(۶) یَا عَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ مُتْرَقَبَ تفسیرہ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَا یَئُوْدُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو

باذن الٰہی پڑھنا شروع کیا چار موکل حاضر ہوئے اور آپ کے مسخر ہو کر معجزات نبوت
کے استکمال میں مصروف ہوئے فقط ان مؤکلوں کے نام اس تفصیل سے ہیں۔
اَمْشِیْ تَخْبُوْیْرِ فَتْیَاپِلْ۔ تَخْشُتُوْیْ۔

(۷) یَادَغْشَتَائِیْلُ بِحَقِّ حَجْطُوْکُوْ تفسیرہ یَاوَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَہٗ اس
اسم کی دعوت حضرت ادریس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس
کو پڑھا باذن الٰہی موکل حاضر ہوئے اور آپ کے معجزہ نبوت کو بجالائے۔ فقط
مؤکلوں کے نام یہ ہیں قَلْیَاپِلْ مُرُمِیَاپِلْ۔

(۸) یَادَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ هَیْجَنْ تفسیرہ یَادَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ
اس اسم کی دعوت حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے حسب ارشاد
الٰہی پڑھا ئیں مؤکل حاضر ہوئے انہوں نے احوال باطنی سے آپ مطلع کیا اور معجزہ نبوت
کی تکمیل کی فقط نام ان موکلوں کے اس تفصیل سے ہیں۔ بَدُوْیَاپِلْ سَلْشَاپِلْ
صَخْرَیَاپِلْ۔

(۹) یَااَهْجَمَائِیْلُ بِحَقِّ کَفْلَجْ اَدْخَشْتِ تفسیرہ یَاصَمَدُ مِنْ غَیْرِ شَبِیْهٍ وَّلَا شَیْءٌ
کَمِثْلِهٖ اس اسم کی دعوت اور یا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب باذن الٰہی آپ
نے اس اسرار کو دریافت فرمایا مدہوش ہو گئے کئی مہینے کے بعد ہوش میں آئے
تو آپ نے دیکھا کہ چار موکل بصورت آدم میرے پاس موجود ہیں اور میری محافظت
و پرورش کرتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ اے اور یا تم نے کیا دیکھا تھا جو مدہوش ہو گئے
تھے کہ میں نے ایسا کچھ دیکھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ سب
اس اسم مبارک کا طفیل ہے جو تم پڑھا کرتے ہو۔ ہم اس کے مؤکل ہیں پلوں کی ہیبت
تم نے نہیں دیکھی ورنہ خود از خود رفتہ ہو جاتے۔ اب ہم تمہارے مسخر ہیں اور ہر
کام کے لیے موجود ہیں۔ وہ موکل آپ کے پاس رہتے۔ اور حالت باطنی سے مطلع کرتے
رہتے اور جو معجزہ ان سے طلب کرتا اس کا انصرام کرتے۔ فقط نام ان موکلوں
کے یہ ہیں۔ عَفْرَیَاپِلْ شَعْیَاپِلْ جَیْسَیَاپِلْ خَنْیَاپِلْ۔

(۱۰) یَاجِبْرَئِیْلُ بِحَقِّ کَهْکَنْ دَمُسْبِطُعْ تفسیرہ یَابَارُّ فَلَاشَیْءَ کُفْوُہٗ یُدَانِیْهِ وَلَا اِمْکَانَ
بِوَصْفِهٖ اس اسم کی دعوت ارمیا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے تمام بنی اسرائیل
کے پیغمبر بھی اس کو پڑھتے تھے اور ہر پیغمبر کے پاس دو موکل حاضر ہوتے تھے۔ اور
بامر الٰہی مسخر ہو کر معجزہ نبوت کا استکمال کرتے تھے۔ فقط نام ان کے یہ ہیں۔
نَسْیَاپِلْ تَلْعِیْنُ تَلْقِیْنُ۔

(۱۱) یَاحَرْدَرَائِیْلُ بِحَقِّ یَامُسْتَطِیْعُ تفسیرہ یَاکَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَهْتَدِیْ
الْعُقُوْلُ بِوَصْفِ عَظْمَتِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام سے منسوب
ہے۔ جب آپ نے باذن الٰہی اس اسم کی دعوت دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے
انہوں نے احوال باطنی سے آگاہ کیا اور معجزہ نبوت کمال کو پہنچایا۔ ان کے نام اس
تفصیل سے ہیں۔ تَرْیَاپِلْ مُسْکَرْیَاپِلْ قَدْیَاپِلْ مُسْتَدُیَاپِلْ۔

(۱۲) یَاجَبْرَئِیْلُ بِحَقِّ الْخَشْقَفُ تفسیرہ یَابَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ
اس اسم کی دعوت یافث پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کی دعوت
دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے اور معجزہ نبوت کو بجالائے۔ ان کے نام یہ
ہیں۔ اَلْخِیَالُ اَمْجِیْلُ۔

(۱۳) یَامَرْنَائِیْلُ بِحَقِّ مَبْطَرْزَجُ تفسیرہ یَازَاکِیَ الطَّاهِرُ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ
اس اسم کی دعوت سام پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے کیونکہ جب انہوں نے اس کو
پڑھا اور دعوت دی مؤکل حاضر ہو کر مسخر ہوئے اور احوال باطنی سے آگاہ کیا اظہار
معجزات میں مدد دی فقط نام ان کے یہ ہیں هَزْمَیَاپِلْ مَدُیَاپِلْ۔

(۱۴) یَاحَرْدُرَائِیْلُ بِحَقِّ سَنْکَرِیْنَا تفسیرہ یَاکَافِیَ الْمُوَسِّعُ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَایَا فَضْلِهٖ
اس اسم کی دعوت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو
باذن الٰہی پڑھا۔ اور دعوۃ دی مؤکل حاضر ہوئے اور آداب باطنی سب آپ کو سکھائے
اور معجزات کی تکمیل کی نام ان کے یہ ہیں۔ تَرْشَاپِلْ مَرْمِیَاپِلْ عَجْیَاپِلْ عَیْنَاپِلْ

(۱۵) یَاحَوْلَائِیْلُ بِحَقِّ دَبُوْنِیْ تفسیرہ یَانَقِیًّا مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَهٗ وَلَمْ

یُخَایِطُہ یُفَعَالُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت لوط علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو پڑھا اور دعوت دی ایک موکل حاضر ہو کر آپ کا مسخر ہوا۔ اور معجزہ نبوت کی تکمیل میں مصروف ہوا۔ نام موکل کا یہ ہے مَسْمُوَائِل۔

(۱۵) یَا مَتَکَفِیْلُ بِحَقِّ دَنِیْ تفسیرہٗ یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا اس اسم کی دعوت حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ نے باذن الٰہی اس کو پڑھا اور دعوت دی پانچ موکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا اور تمام جنیان آتشی و بادی جوان موکلوں کے زیر فرمان تھے سب سلیمان علیہ السلام کے مطیع ہوئے نام ان موکلوں کے یہ ہیں شَلِیَائِیْل شَقَیَائِل نَضْرَیَائِل تَرْیَائِل۔

(۱۶) یَا اَدْیَائِیْلُ بِحَقِّ ضَیْنُوْنَ تفسیرہٗ یَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ تَدَعَّمَ کُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّہٗ اس اسم کی دعوت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب ہے جب کہ آپ کوہستان میں رہتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ کرتا ہوں اور زندہ کو مردہ تو یقین رکھتا ہے کہا اے پروردگار اگرچہ مجھ کو یقین ہے مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھ کو دکھلا کیونکہ مردہ زندہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں آپ کے عرض کرنے کا ذکر ہے رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یعنی اے رب دکھا مجھ کو کیونکر جلادے گا تو مردے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ کہا کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا وَّاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ فرمایا تو پکڑ چار جانور اڑتے پھر اُن کو ہلا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا۔ پھر ان کو پکار کہ آدیں تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ پس اے طالب معلوم کر کہ یہ اسی اسم کی برکت تھی جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے معاینہ کی آپ نے اس کو بہت پڑھا ہے۔ اس لیے دو موکل آپ کے پاس حاضر رہتے اور معجزہ نبوت کا استکمال کرتے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ سَمْعِیَائِل شَقْفِیَائِل

(۱۸) یَا اَدْرَائِیْلُ بِحَقِّ خَمْرَنَاعٍ تفسیرہٗ یَا دَیَّانُ الْعِبَادِ کُلٌّ یَّقُوْمُ خَاضِعًا لِّرَھْبَتِہٖ وَرَغْبَتِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت ہود پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے دعوت دی دو موکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا۔ نام ان موکلوں کے یہ ہیں اِذْھِیَائِل ھَمْغِیَائِل اِذْھِیَائِل

(۱۹) یَا مَھْکَائِیْلُ بِحَقِّ فَطْلَیْلَخَ وَبُرْھَانُ اَغْیَثِیْ تفسیرہٗ یَا خَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ اِلَیْہِ مَعَادُہٗ اس اسم کی دعوت حضرت یعقوب پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو پڑھا اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر احوال باطنی سے آپ کو آگاہ کیا۔ اور معجزات نبوت کی استکمال کی یہی اسم عربی زبان میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے پڑھا اور دعوت دی اس کی برکت سے ولایت ظاہری و باطنی نصیب ہوئی اور معرفت ذات و صفات کی سیڑھی کو عیان کیا اس اسم کے موکل یہ ہیں۔ قَضْیَائِل عَزْمِیَائِل ھُوْھَائِل

(۲۰) یَا اَمْوَائِیْلُ بِحَقِّ عَنَاکِفِیْ تفسیرہٗ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ اس اسم کی دعوت حسام پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور نیز تمام عاشقان الٰہی سے بھی ہے اس کے موکل اسی ہزار ہیں چالیس ہزار بجانب عشق ہیں کہ عاشق کو زلف معشوق کی طرف کھینچتے ہیں اور چالیس ہزار باطنی سرگرمی میں مشغول رہتے ہیں جب کہ آپ نے دعوت دی اثنائے دعوت میں سب موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر احوال ظاہری و باطنی سے آگاہ کیا۔ ان موکلوں کے نام بسبب طوالت کے نہیں لکھے گئے۔ من جملہ ان کے چند نام لکھے جاتے ہیں۔ فَصْحَیَائِل جَرْمَائِل دَصْحَیَائِل جَرْمَائِل

(۲۱) یَا عِزْرَائِیْلُ بِحَقِّ بَوَّاغْیَثِیْ تفسیرہٗ یَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ جَلَالِہٖ وَمُلْکِہٖ وَعِزِّہٖ اسی اسم کی دعوت حضرت طالوت پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اور سکندر علیہ السلام نے بھی دعوۃ دی ہے اسی اسم کی برکت سے دو موکل مسخر تھے جو تمام عالم کا احوال معلوم کیا جاتا تھا اور ہر حکمت و دانائی سے مطلع ہوتا تھا اور لشکر بیگانہ پائمال ہوتا تھا۔ اور ظہور عدل حضرت امیر المومنین خلیفہ دوم عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اس اسم کی برکت سے تھا کیونکہ انہوں نے اس کو عربی زبان میں پڑھا تھا۔ فقط مؤکلوں کے نام یہ ہیں۔ جَلیُوشْ فَرَاطُوشْ جیلیوس

(۲۲) یَاانُوْدِیَائِیْلُ بِحَقِّ بَطْفَرْمَانِیْ تَنْسِیْرِہٖ یَامُبْدِعَ الْبَدَائِعِ لَمْ تَبْغِ فِیْ اِنْشَائِهَا عَوْنًا مِنْ خَلْقِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت ہارون اور خضر اور دیگر پیغمبران مرسل علیہم السلام سے منسوب ہے جب ان میں سے کوئی دعوت اس اسم کی دیتا تھا تین موکل حاضر ہو کر مسخر ہوتے اور معجزہ نبوت کی تکمیل کرتے نام ان موکلوں کے اس تفصیل سے ہیں۔ حَشُوشِ عَنَائِیْلِ عَشْنُوشِ

(۲۳) یَانُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ صَلْخَمُوْخَ تَفْسِیْرِہٖ یَاعَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَایَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ حِفْظِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ جب آپ نے بامر الٰہی اس کی دعوۃ دی اثناء دعوت میں موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کو قوی کیا۔ جو کوئی بشرائط تمام دعوۃ دے گا اسی کے مسخر ہوں گے اور اس کی کرامت کو ظاہر کریں گے۔ موکلوں کے نام اس تفصیل سے ہیں۔ تَمْیَائِلِ صَرْفَیَائِلِ عَقْدِیَائِلِ

(۲۴) یَاتَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حَیْ تَفْسِیْرِہٖ یَاحَلِیْمُ ذَاالْاَنَاتِ فَلَایُعَادِلُهٗ شَیْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ اس اسم کی دعوۃ حضرت الیاس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپ نے اس کی دعوت دی اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کو بجا لائے۔ نام ان موکلوں کے یہ ہیں۔ اَبْرَارُدِمِ بَحْرَیَائِلِ

(۲۵) یَادُوْدِیَائِیْلُ بِحَقِّ نَصْرُ تَفْسِیْرِہٖ یَامُعِیْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَخَافَتِهٖ اس کی دعوت حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب ہے۔ آپ کے اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجالائے نام ان موکلوں کے یہ ہیں اَبْرَ اَبْرَسِیْمِ یَرْقِیَائِلِ سَمْیَائِیْلِ سَمْرِیَائِلِ

(۲۶) یَاتَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حجرت تَفْسِیْرِہٖ یَاحَمِیْدَ الْفِعَالِ ذَاالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اور

نیز اعلان حق سے بھی ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس اسم کی دعوت دی موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجالائے جو کوئی دعوت دے گا۔ اسی طرح اس کے مطیع ہوں گے۔ جو کچھ کہے گا کریں گے۔ نام ان کے اس تفصیل سے ہیں۔ جبرائیل وَ اَبْعَرْنُوْنَ۔

(۲۷) یَانُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ دَسْتُوْسُ تَفْسِیْرِہٖ یَاعَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ اس اسم کی دعوت حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اثنائے دعوت میں آپ کے پاس تین مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کی تکمیل میں مصروف ہوئے نام ان کے اس تفصیل سے ہیں۔ اَدْدِیَائِلِ اَسْلَمَائِلِ بَرْزَامَائِلِ مَتْخِیَائِلِ نَیْرَیَائِلِ۔

(۲۸) یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ طَمْسَحَیْلَسْ تَفْسِیْرِہٖ یَاقَاهِرُ ذَاالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَایُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت لساح و موح پیغمبر علیہما السلام سے منسوب ہے ہنگام دعوت میں دو مؤکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت کو بجالائے نام ان کے اس تفصیل سے ہیں بَرْدَیَائِلِ یَزْخِیَائِلِ۔

(۲۹) یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ عَطِیْرَائِثِ تَفْسِیْرِہٖ یَاقَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت یوشع علیہ السلام سے منسوب ہے۔ آپ کے پاس اثنائے دعوت میں پانچ موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزہ نبوت کا التزام کیا جن کے نام یہ ہیں۔ صَوْرَیَائِلِ دَنْیَائِلِ نَبَایَائِلِ اَدْرَیَمْفَتْرُوْنَ اَدْدِرَمْسَانُوْنَ۔

(۳۰) یَادُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ مَدْمُوْنِیْ تَفْسِیْرِہٖ یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ اس اسم کی دعوت حضرت یوسف علیہ السلام سے منسوب ہے جبکہ آپ نے دعوت دی اثنائے دعوت میں تین سو ملک اور ساٹھ ہزار مؤکل حاضر ہوئے اور جمال مبارک سے مشرف ہو کر مسخر ہوئے اور معجزہ نبوت کو بجالائے منجملہ ان مؤکلات کے یہ دو نام لکھے جاتے ہیں سَاتِیْنَ سَخْفِیُوْنَ اگر کوئی شخص دعوت دینی چاہے تو ان دونوں موکلوں کے نام کو بھی شامل کرے۔ کیونکہ ان کی

تسخیر اس کے سارے لشکر کی تسخیر ہے۔

(۳۱) یَاحَوْلَاَئِیْلُ بِحَقِّ دَاہ تفسیرہ یَانُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ اسی اسم کی دعوۃ شمعیا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوۃ میں تین موکل حاضر ہوئے اور مع اپنے لشکر کے مسخر ہوئے، اور جو معجزات نبوت تھے اس کی تکمیل کی واضح ہو کہ روحانیان اس ذکر میں مشغول ہیں ان کی تسبیح یہی ہے اور ہر نور کے پردے میں بصورت نور ان کے محافظ ہیں بعض سالک جب اس مقام پر پہنچتے ہیں اُن موکلوں کی تجلی کو نور سمجھ جاتے ہیں، اور پھر آگے نہیں بڑھتے۔ یہی باعث ان کے عدم ترقی منازل کا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ایسے حسین اور نورانی ہیں کہ تمام نور میں مستغرق ہیں۔ جو سالک یہاں پہنچتا ہے ان کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی موکل اپنی تجلی اس عالم کے لوگوں کو دکھلائے تمام خلق نور الہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے اور سب گمراہ ہو جائیں۔ جب صاحب دعوت اس مقام پر پہنچے اس کو چاہیے کہ اپنے تئیں نگاہ رکھے کیونکہ ہر نور سے ایک نور پیدا ہوگا۔ جس سے یہ متعجب ہوگا اور ہر نور سے ایک نئی تجلی ظہور میں آوے گی۔ کبھی معاینہ کبھی مشاہدہ کبھی محویت کبھی علم کبھی حضوری ایک تجلی سے حاصل ہوگی۔ موکلوں کے نام یہ ہیں۔ اَمْسَاتَخِیْلُ دَتَنُوْیُؤُ دھر ھدوم مرھدوم۔

(۳۲) یَالَوْمَائِیْلُ بِحَقِّ صَمْنُوْنَ تفسیرہ یَاعَالِیَ الشَّامِخُ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِہٖ اس اسم کی دعوت یونس پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی دعوت دی ہے جب آپ نے پڑھا اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر معجزات نبوت اور کرامات ولایت کی تکمیل میں مصروف ہوئے ان کے نام یہ ہیں یَخْدَجُ یَحْتَدْرَجُ یَحْتَدْدَجُ تَحْتَدْرَجُ

(۳۳) یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ طَاعُوْنَ تفسیرہ یَاقُدُّوْسُ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَاشَیْءَ یُعَادِلُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اس اسم کی دعوت صد لفیا پیغمبر علیہ السلام سے

منسوب ہے اور قدوسیوں کی تسبیح ہے جب آپ نے باذن الہی اس کو پڑھا دو موکل آپ کے مسخر ہوئے انہوں نے معجزہ نبوت کی تکمیل کی نام ان کے یہ ہیں۔ اَجْرَئِیْتُ اَلْمُوْیْطَلُ اَلْحَدَیْثُ اَطُوِیْتَنُ۔

(۳۴) یَادَرْدِیَائِیْلُ بِحَقِّ طَفَفْعَانُ تفسیرہ یَامُبْدِیَ الْبَرَایَا وَمُعِیْدَھَا بَعْدَ فَنَائِھَا بِقُدْرَتِہٖ اس اسم کی دعوت حضرت اسماعیل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے اور رئیس القضاۃ ہمدانی نے بھی اس کی دعوت دی ہے جبکہ پیغمبر اسمٰعیل علیہ السلام نے بامر الہی دعوت دی دو موکل روحی۔ کہ محافظ روح ہیں حاضر ہوئے اور مع اپنی جماعت کے مسخر ہوئے اور معجزہ نبوت کو بجا لائے اور رئیس القضاۃ ہمدانی کو مقام قم باذنی پر پہنچایا۔ جو کوئی اس اسم کا متصرف ہو گا اس مقام پر پہنچے گا۔ ان موکلوں کے نام یہ ہیں۔ سَرِیْعُوْنَ اَدْضَا۔

(۳۵) یَاکَلْکَائِیْلُ بِحَقِّ مُنْتَظِرُ تفسیرہ یَاجَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے نیز اور بھی پیغمبروں سے منسوب ہے آپ نے جب دعوت دی دو موکل حاضر ہوئے اور جو معجزہ نبوت خاص وعام نے چاہا اس کا انصرام کیا۔ موکل یہ ہیں۔ خَلْحَادُثُ سَحِیْفُوْتُ۔ خَلْجَدُوْنَ یَحِیْفُوْنَ۔

(۳۶) یَارَدْبَائِیْلُ بِحَقِّ اَذَلُ تفسیرہ یَامَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْھَامُ کُلَّ ثَنَائِہٖ وَمَجْدِہٖ اس اسم کی دعوۃ ذوالکفل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے۔ نیز اور پیغمبروں سے بھی منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوت میں تین موکل حاضر ہوئے اور معجزہ نبوت کا انصرام کیا۔ سَبُحُوْنِ ذُدُذِیْلِ دَدُکَادِلِ۔

(۳۷) یَاحَرُوْزَائِیْلُ بِحَقِّ عَضَاجُوْ تفسیرہ یَاکَرِیْمَ الْعَفُوْذَ الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ اس اسم کی دعوۃ حضرت مصطفیٰ اور الیائیل پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کے پاس اثنائے دعوت میں دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر جو کچھ احکام دینی و دنیوی ظاہر و باطنی تھے کل مطلع کیا اور معجزہ پیغمبری کا انصرام کیا نام ان کے یہ ہیں۔ مَیْشُوْنِ مَیْشِیْنِ۔

(۳۸) یَالُوْمَائِیْلُ بِحَقِّ سُوْرِیْحِیْ تفسیرہٗ یَاعَظِیْمُ ذُوالثَّنَآءِ الْفَاخِرِ وَالْمَجْدِ وَ الْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّہٗ اس اسم کی دعوت حضرت مہتر ابراہیم علیہ السلام اور لقمان حکیم سے منسوب ہے جب انہوں نے دعوت دی دو موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہو کر ہر احوال باطنی اور ظاہری سے آگاہ کیا اور علم حکمت سکھایا۔ صاحب دعوت جب اس مرتبے کو پہنچے مغرور نہ ہو اور حد سے تجاوز نہ کرے۔ موکلوں کے نام یہ ہیں۔ تَنْغِیُشًا تَعْزِیْزٍ۔

(۳۹) یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ سَرُنَاجِیْ مَشْفِیْلَغُ تفسیرہٗ یَاقَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیْ دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ اس اسم کی دعوۃ ہابیل اور حضرت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے آپ کو حضرت مہتر جبریل علیہ السلام نے سکھایا اور کہا اے آدم اس اسم کو یاد کر اور اس کی دعوت اپنے لیے لازم کر کہ اس کی برکت سے حجاب ظلوماً جہولاً دور ہو آدم علیہ السلام نے ہابیل کو فرمایا کہ اس کی دعوت میں مشغول ہو ہفت تن تیرے پاس آئیں گے لیکن ان سے کلام نہ کرنا ورنہ تجھ کو اس عالم سے لے جائیں گے۔ ہاں اس کے دو رئیس تَنْہُوْنَ تَنْتَھُوْنَ ہیں جب وہ حاضر ہوں ان سے عہد و پیمان کر کہ تیرے ہر کار میں مددگار ہوں اور عالم باطنی سے آگاہ کریں۔ اور وہ ہفت تن موکل ہفت اعضا ہیں۔

(۴۰) یَانُوْ ہَمَائِیْلُ بِحَقِّ نُوْرٌ تفسیرہٗ یَاعَجِیْبُ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِکُلِّ اٰلَآئِہٖ وَثَنَآئِہٖ نَعْمَآئِہٖ اس اسم کی دعوت خاص حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے جب آپ نے اس کو غار حرا میں پڑھا چار موکل بصورت چار یار حاضر ہوئے اور بیعت کی بعد اس کے انہوں نے اپنا نام ظاہر کیا اور کہا کہ ہم چاروں اس اسم کے موکل ہیں ہم نے اپنی صورتوں کو آپ کے اصحاب کی صورتوں پر دکھلایا ہے تاکہ آپ کے دوستوں میں شمار ہوں اور آپ ہم کو دوست رکھیں اس بات کے سنتے ہی آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اپنی اصلی صورت سے مجھ کو مطلع کرو پھر وہ اپنی اصلی صورت پر آئے اور آپ کے مونس اور مسخر ہوئے

ان موکلوں کے نام یہ ہیں۔ مَسْبَیْغَادَتُ اَشْرَا اَشْلَبْرَمَا بَثَاوَتُ مَدْعِیْلُ

(۴۱) یَالُوْخَائِیْلُ بِحَقِّ دَخْنَشْ کَلِیْخْ تفسیرہٗ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَیَانَجَاتِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ اسم دخنش کلیخ بعد تفحص کے ہاتھ آئے ہیں ورنہ کسی نسخہ میں عامل اصلی یاغیاثی کا پایا نہیں گیا۔ سب پیغمبروں نے اس سے پہلے اسموں کو پایا ہے ان سب کے پڑھنے سے جو کچھ فائدہ ظاہر ہوگا۔ صاحب عمل پر خود روشن ہو جائے گا بیان کی حاجت نہیں)

بارھویں فصل دعوتِ صغیرہ کے بیان میں

یہ ایک ایسی دعوت ہے کہ تمامی تاثیرات علوی اور سفلی کو شامل ہے۔ اسمائے عظام کی اسناد ہر اسم کے تحت میں ذکر کی جائیگی پس طالب صادق کو لازم ہے کہ اپنے مطلب کے موافق دیکھ کر عمل کرے اور جو صاحب عمل کر سند شرائط کبیرہ یا صغیرہ یا کلیات ادا کر چکا ہے۔ وہ ان اسماء کا متصرف ہے جس کام کے لئے چاہے پڑھے اور جو سند شرائط سے بے بہرہ ہے وہ ان اسماء کا عامل نہیں ہو سکتا۔ سند شرائط دعوت صغیرہ یہ ہے کہ اگر اسم میں اٹھارہ حرف غیر مکرر واقع ہوں۔ تو ہر حرف پر ہزار شمار کرے اور پھر اُس مجموعہ اُلوف کو اٹھارہ ہزار میں ضرب دے۔ پس وہ حاصل ضرب بہ نیت نصاب اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر اور تین سو ساٹھ بار بہ نیت قفل اور دور مدور برابر نصاب اور بذل سات ہزار اور ختم ایک ہزار دو سو بار پڑھے۔ اس کے بعد بہ نیت سریع الاجابۃ ہر روز اٹھارہ ہزار بار پڑھے۔ واضح ہو کہ اس دعوت میں بھی قفل۔ دور مدور۔ بذل ختم تمامی اسمائے عظام اسی مقدار سے ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا۔

سند دعوۃ اسم اول سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَوَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ اس اسم میں سترہ حرف غیر مکرر ہیں پس موافق قاعدۂ مذکورہ تعداد اس

Generated by CamScanner

کی دو لاکھ نواسی ہزار بہ نیت نصاب اور اس کا نصف ایک لاکھ چوالیس ہزار پانسو بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہتر ہزار دو سو پچاس بہ نیت عشر اور قفل تین سو ساٹھ بار اور دور مدور برابر نصاب اور بذل سات ہزار ختم ایک ہزار دو سو بار بہ نیت سریع الاجابت سترہ ہزار بار ہر روز سترہ دن تک علیٰ ہذا القیاس آخر اسماء تک اسی طرح عمل کرے دیہ سند شرائط اور طریق دعوت تھا جو بیان کیا گیا۔ اب فہرست خواص اسماء عظام لکھی جاتی ہے۔ تاکہ طالب معاً معلوم کرے۔ کہ ہر ایک اسم اس قدر خواص رکھتا ہے۔ جس کام کے لیے ضرورت ہو دیکھ کر عمل کرنا شروع کرے۔

فہرست خاصیات اسمائے عظام

خاصیت اسم اول: بجہت تسخیر خلق و دفع تنگدستی و پیدا شدن حشمت و علو مرتبہ و حاجت دینی و دنیوی و کمال معرفت ذات و جہانداری و عظمتِ دوام و نصیب یافتن از حاجت۔

خاصیت اسمِ دوم: بجہت برآمدن حاجات دینی و دنیوی و ملاقات سلاطین و روشنی دِل و دفع سرکشی محبوب و گرفتن میراث از مانع و تسخیر سلاطین۔

خاصیت اسم سوم: بجہت برآمدن جملہ حاجات و تسخیر خلائق و دفع مضرت و ماہتاب و کواکب و دوست داشتنِ خلائق۔

خاصیت اسم چہارم: بجہت برآمدن حاجات و محبت با محبوب و تکلم بادشاہ و دفع بدخوئی و فریفتہ ساختن کسے را برخود۔

خاصیت اسم پنجم: بجہت برآمدنِ حاجات و زندہ شدن دلِ مردہ و صحتِ امراض ظاہری۔

خاصیت اسم ششم: بجہت حصول اثبات دل بحضوری حق و کشائش فہم و یافتن کالائے گمشدہ۔

خاصیت اسم ہفتم: بجہت دفع فکر باطل و درد و خوف و تشویش دشمن و غیرہ و تسخیر خلائق و بادشاہ و حصول ذوق و شوق۔

خاصیت اسم ہشتم: بجہت حصول استحکام عمل ظاہر و باطنی و حکومت بر سلاطین و تمتع از دعوت کسے را بکار دینی و دنیاوی۔

خاصیت اسم نہم: بجہت برآمدن حاجات و دفع خصائل بد و محبت میان مرد و زن

خاصیت اسم دہم: بجہت برآمدن حاجات و عقد اللسان دوستان و دشمنان و کشف ارواح و رہنمونی کردنِ خلق را باسلام و معرفت حق۔

خاصیت اسم یازدہم: بجہت برآمدن امور دینی و دنیوی و امداد بادشاہ و وزیر بجہت تخلل ملک و وزارت و خلاص شدن از قرض و تسخیر از بادشاہ و نفس امارہ۔

خاصیت اسم دوازدہم: بجہت برآمدن حاجات و دفع مضرتِ سحر و نظر و برص و جذام و ہر بیماری و ایمنی از کید شیطان و جن و انس۔

خاصیت اسم سیزدہم: بجہت برآمدن امور دینی و تسخیر جن و شیاطین و حاضراتِ ایشاں۔

خاصیت اسم چہاردہم: بجہت فراخی رزق و کشائش امر صعب و حصولِ رزق حسنہ۔

خاصیت اسم پانزدہم: بجہت ہلاکت دشمن و خلاص از دستِ ظالم و حبس و معرفت و دانستن حقائق اشیاء۔

خاصیت اسم شانزدہم: برائے خلاصی چشم و زبان و ہوش بستہ۔

خاصیت اسم ہفتدہم: بجہت ادائے قرض و ترقی عمل و شغل خود۔

خاصیت اسم ہیژدہم: بجہت دفع بلا و رنج و باطل کرن سفرِ غیر و عزم سفرِ خود و برآمدن جمیع حاجات و دفع برص و بواسیر و فرنگ و آمرزش میت و باز یافتن امانت خود۔

خاصیت اسم نوازدہم: بجہت حاضر شدن غائب۔

خاصیت اسم بستم :- بجہت حصول محبت حق وطالب کردن کسے را برخود۔
خاصیت اسم بست ویکم :- بجہت عقد اللسان وتسخیر ارواح عالم علوی و سفلی وہزیمت لشکر بیگانہ۔
خاصیت اسم بست دوم :- بجہت حصول علم لدُنّی و حکمت از غیب ودفع از مخلوق وہزیمت لشکر بیگانہ۔
خاصیت اسم بست وسوم :- بجہت حصول دولت اولین وآخرین و وصول حق۔
خاصیت اسم بست وچہارم :- بجہت تسخیر خلائق و عاشق شدن معشوق ودفع رجعت اسم۔
خاصیت اسم بست وپنجم :- بجہت دفع پریشانی احوال ظاہری وآمدن غائب۔
خاصیت اسم بست وششم :- بجہت قبولیت دلہا وعلو مرتبہ ظاہری وباطنی ودفع رجعت اسم۔
خاصیت اسم بست وہفتم :- بجہت حصول غنا وبرآمدن حاجات دارین وکشف عالم جبروت ولاہوت وتسخیر قمر۔
خاصیت اسم بست وہشتم :- بجہت دفع اعداء ظاہری وباطنی و زلزلہ وبرق وباران زیانکار وپیدا شدن عظمت وبرکت شدن در غلہ ومیوہ وہزیمت لشکر بیگانہ ورفع جنگ وعقد الرجولیت ویافتن کالائے خود از ظالم ومعزول کردہ از معرفت
خاصیت اسم بست ونہم :- بجہت علو درجات دارین وقرب حق۔
خاصیت اسم سی ام :- بجہت مقہوری اعدائے ظاہری وباطنی ورفتن پیش بادشاہ جابر وتسخیر عطارد وموصوف شدن بصفات حق واجابت دعا۔
خاصیت اسم سی ویکم :- بجہت معرفت توحید ولطف حق در امور وتسخیر زہرہ۔
خاصیت اسم سی ودوم :- بجہت مزید مرتبہ وتسخیر مشتری۔
خاصیت اسم سی وسوم :- بجہت حصول ملک سلیمان وتصرف آسمان وزمین وطہارت ظاہری وباطنی وانقطاع ماسوی اللہ ورفع دردِ سر۔

خاصیت اسم سی وچہارم :- بجہت موصوف شدن بجمیع صفات وزندہ شدن مردہ وشفائے مریض وخلاصی یافتن از دستِ ظالم۔
خاصیت اسم سی وپنجم :- بجہت حصولِ مقاصدِ کونین ودفع اعداء وحصولِ مرتبہ اجسادنا ارواحنا وارواحنا اجسادنا۔
خاصیت اسم سی وششم :- بجہت برآمدن جمیع حاجات وازدیاد مراتب دارین وحصول مقاصد کونین وقطع اعداء واوصاف ذمائم وقبولیت عالم وموصوف شدن بصفات حق وتسخیر زحل۔
خاصیت اسم سی وہفتم :- بجہت آمرزش گناہاں وخلاصی از ظالم۔
خاصیت اسم سی وہشتم :- بجہت علو درجات وحصولِ مال وجاہ وفضل دارین وتسخیر مریخ۔
خاصیت اسم سی ونہم :- بجہت حصول مرتبہ ربوبیت ودر اطاعت آوردن حاسدان ومعاندان وبدخواہاں وظالمان۔
خاصیت اسم چہلم :- بجہت حصول مراد وعقد اللسان بدگویاں وظہور عجائب وغرائب وعلم وحکمت۔
خاصیت اسم چہل ویکم :- بجہت تخلیص از ظالم وحبس وعجز وانکشاف ہژدہ ہزار عالم وحصول علم خیر وشر قبل از وقوع۔

خاصیات اسمائے عظام

اسم اوّل برائے انجاح حاجات سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ یہ اسم اول جو الٰہی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ حاجات کے بر آنے کے لیے ہر روز تین ہزار اکتالیس بار پڑھے اور شروع اس کا روز یکشنبہ ساعت شمس یعنی طلوع آفتاب سے کرے۔ اگر خدا نخواستہ پہلے چلہ میں مقصد پورا نہ ہو تو تین چلے اسی تعداد کے ساتھ پورے کرے انشاء اللہ مقاصد اس کے پورے ہونگے

اور حاجات روا ہوں گی۔

ایضاً برائے مہربانی سلطان اگر کوئی بادشاہ کے روبرو جائے اور سترہ بار اس اسم کو پڑھ کر اس کی طرف دم کرے بادشاہ کے دل میں اس کی طرف سے محبت کا اثر ہو اور بہت عنایت اور مہربانی سے پیش آئے۔ اگرچہ وہ اس سے رنجیدہ ہو۔ ایسے ہی جس بزرگ کے روبرو پڑھے گا۔ عنایت اور مہربانی سے پیش آوے گا۔ اگر اس کی کثرت کرے۔ دل اس کا روشن ہو۔ اور راز نہانی اس کے دل پر مکشوف ہوں۔

ایضاً برائے حاجات دینی و دنیوی اگر کسی کو حاجت دینی و دنیوی پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ یک شنبہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت چوبیس بار اس اسم کو پڑھے بے شک حاجت اس کی روا ہو۔

ایضاً برائے حصول مطلوب اگر مطلوب سرکشی کرے اور اس سے اعراض کرے تو طالب کو چاہیے کہ چہار شنبہ کو غسل پاک کرے۔ اور جامہ پاک پہنے اور عود جلائے اور اس اسم کو ایک سو اکیس بار کھلانے کی چیز پر دم کرے۔ اور اپنے مطلوب کو کسی ترکیب سے کھلا دے فی الفور مطلوب اس کے پاس پہنچے۔ اور اس کا مطیع ہو۔ طالب کو چاہیے کہ اس کے پڑھتے وقت صدق دلی اور اعتقاد درست رکھے اور کسی طرح کا شک دل میں نہ لائے تاکہ جلد مقصود کو پہنچے۔

ایضاً برائے مانعان میراث اگر کوئی مانع میراث ہو یا ایک جماعت اس کے ارث نہ دینے پر متعدی ہو اور وہ شخص حقدار ہو یا کسی سے امید مال کے حاصل ہونے کی ہو اور ان میں تاخیر واقع ہوتی ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی دعوت تین چلہ تک کرے اس کو دعوت ربانی کہتے ہیں۔ اس دعوت کی مدت اصل میں ایک چلہ کی ہے۔ اگر اس میں کاربرآری نہ ہو تو اکیس روز اور پڑھے تاکہ مقصود حاصل ہو۔ لیکن صاحب دعوت کو لازم ہے کہ راہ شریعت اور شرائط کو ملحوظ رکھے۔ اور واجب سمجھے اور محرمات سے بچے اور سفہا اور غمازوں اور دروغگویوں اور حاسدوں اور فاسقوں اور مکاروں

سے احتراز کرتا رہے اور وظیفہ اسم کو نگاہ رکھے اور اسرارات دعوت کو نامحرموں اور عورتوں اور بچوں اور کنیزکوں پر ظاہر نہ ہونے دے۔ اور ہر روز پانچ ہزار بار پڑھے اگر سو بار پڑھ چکے اور کچھ دن باقی رہ جائے تو یَا رَبُّ یَا رَبُّ پڑھے جب رات ہو پھر اسم مذکور کو پڑھنا شروع کرے۔ اور غذا کم کھائے اور نیت کو صاف رکھے۔

ایضاً برائے مطیع کردن سلاطین زمانہ اگر چاہے کہ بادشاہان زمانہ میرے مطیع اور فرمانبردار ہوں تو چاہیے کہ ایک انگوٹھی چاندی کی بنائے اور اس پر یہ اسم کھدوائے اور بعد شرائط کے بعد انتیس روز دعوت دے پھر وہ انگوٹھی پہنے۔ جب بادشاہ کے سامنے جائے انگوٹھی کو خوب دیکھے مگر ایسا نہ کرے کہ سلطان سمجھ جائے اور ادب دعوت کو نگاہ رکھے بیشک بادشاہ مطیع و مسخر ہو گا۔ اور بغیر اس سے ملے چین نہ لے گا۔ صاحب دعوت کو چاہیے کہ اعتقاد درست رکھے اور معتقد رہے اور محرمات اور منکرات سے پرہیز رکھے اور اس کو بازیچۂ اطفال نہ سمجھے کیونکہ تمام انبیاء کے معجزات سے ہے اس کے علاوہ تمام اولیاء کو کرامات خاصیت اسمائے عظام ہی سے حاصل ہوئی ہیں۔ خدا سے ڈرے اور خواہش نفسانی کو دخل نہ دے تاکہ اشیائے غائبہ کا معائنہ کرے اور سعادت اور دولت ہائے ازلی و ابدی حاصل ہوں اور تمام مقاصد دینی و دنیوی برآئیں اور انشاءاللہ تعالیٰ عمر دراز ہو۔

اسم دوم یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اِلٰہُ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی

[illegible] اور اس دعوت کے آداب یہ ہیں کہ اس اسم کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور جو فوائد کہ اس سے حاصل ہوں ان پر مغرور نہ ہو جائے۔ اور ہمیشہ تقویٰ (یعنی باطنی پاکیزگی جیسے دروغگوئی و زیادہ گوئی و فضول گوئی اور حرام خوری و مردم آزاری و کبائر و عقائد فاسدہ وغیرہ وغیرہ سے بچنا) و طہارت (یعنی ظاہری پاکیزگی جیسے جسم اور لباس کو نجاستوں اور کثافتوں سے بچانا) سے رہے تاکہ کسی سخت بلا میں کہ فوت بعد الفوز ہے مبتلا نہ ہو۔ کشف الاسرار [illegible] طلب۔ ایک ہزار اسی بار۔ زکوٰۃ چار ہزار پانسو بار۔ عشر بیس ہزار دو سو پچاس بار۔ بذل سات ہزار بار۔ ختم ایک [illegible] دو سو بار اس کے بعد بہ نیت سریع الاجابت ہر روز نو ہزار بار نو روز تک پڑھے۔ اور واضح ہو کہ اس دعوۃ صغیر [illegible] عمل۔ اور عدد موافق تعداد بذل اور ختم کے ہے۔ ۱۲ منہ

یہ ہے جو کوئی ہر روز پندرہ ہزار مرتبے چالیس روز تک پڑھے۔ چلّہ کے درمیان ہی میں تمام خلق اس کی مطیع اور مسخر ہو اور عامل غنی ہو۔

ایضاً برائے حصول غنا اگر کوئی شخص ایسا تنگدست ہو کہ سب کی نظروں میں حقیر اور بے اعتبار ہو تو اس کو چاہیے کہ بیس روز تک اس اسم کی دعوت دے اور ہر روز فجر کی نماز کے بعد پندرہ دفعہ پڑھے تو نگر ہو اور اس میں ایسا جلال پیدا ہو کہ جو شخص اس کو دیکھے دوست رکھے اور اس کی پیشانی سے آثار رحمت اور حشمت کے نمایاں ہوں عامل کو یہ چاہیے کہ یقین کامل اور دل کو قوی رکھے تاکہ اپنی مراد کو پہنچے۔

ایضاً حصول عزت وجاہ اگر کوئی شخص اکابر زمانہ سے یہ چاہے کہ اس مرتبے اور درجہ عالی حاصل ہو۔ اور شرف سعادت ابدی اور دولت سرمدی نصیب ہو۔ اور تمام بزرگ واشراف اور اعیان زمان اس کے مطیع اور فرمان بردار ہوں اور اس کے حکم سے تجاوز نہ کریں۔ اور سختی اور تندی اور متکبرانہ طور سے پیش نہ آئیں تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی سترہ روز تک دعوت دے بعد اس کے سترہ بار روز پڑھا کرے اگر اس کو طلب جاہ و رفعت وحشمت وکثرتِ اموال واسباب ہے تو وہ نصیب ہو یا کوئی دینی اور دنیوی حاجت رکھتا ہے تو وہ بر آئے یا ترقی درجات ومقاماتِ عالم حقیقی اور معارف یقینی چاہتا ہے تو وہ اس کو عطا ہو۔ اور کمال حقیقت سے واصل ہو اور سرِ جملہ سالکان طریقت ہو اور اگر تحصیل ملک وسلطنت اور جہانداری کی آرزو رکھتا ہے تو وہ بھی نصیب ہو جس وقت ادائے شرائط دعوت سے فارغ ہو گا سب حاصل ہو گا۔

ایضاً برائے حصول عظمت واجلال اگر کوئی چاہے کہ عظمت واجلال سے رہے اور کبھی تغیر وتبدل نہ ہو تو چاہیئے کہ ہفت جوش[1] سے ایک انگشتری بنائے اور ساعت

[1] چاہیے کہ ہفت جوش اتوار کے روز ساعت شمس میں لے اور جبکہ قمر شرف میں ہو یعنی ثور میں اور مشتری کا ہو ان میں ہر ان سب کو ملائے اور ایک سوراخ میں کرے اور انگشتری بنائے اور ساعت مشتری میں حروف کندہ کرائے اور واضح ہو کہ یہ ہفت جوش ہفت معدنی ہیں جو بمقابل ہفت آسمان اور مانند ہفت سیارہ ہیں کہ جن سے جہاں روشن ہے جو صاحب عمل باعتقاد تمام اس کو پہنے گا سب اس کے مسخر ہوں گے لیکن احتیاط زیادہ کرے تاکہ تاثیر میں فرق نہ آئے اور جس کو یہ انگشتری دے گا اسی کو یہ تصرف حاصل ہو گا۔ ۱۲ منہ رح

شتری میں یہ اسم اس پر کندہ کرائے اور پنجشنبہ کو پہنے اور استنجے اور ناپاکی کے وقت نہ پہنے ہمیشہ پاک رہا کرے۔

ایضاً برائے حصول سعادت وعطائے حصہ از کسب خود براحدے اگر صاحب دعوت اپنی کمائی سے کسی کو حصہ دینا چاہتا ہے اور سعید بنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اس مٹھائی کو مصطگی پر مہر کرے۔ اور اس شخص کو دے تاکہ وہ منہ میں رکھ کر چباوے اور اس کا پانی پئے صاحب نصیب ہو اور رنج وغم اس سے دور ہوں۔ اس شخص کو بھی لازم ہے کہ اس اسم کے پڑھنے کا استعمال رکھے۔ تاکہ صاحب دعوت کی سعادت میں شامل ہو اور صاحب دعوت ہمیشہ اسم پڑھتے وقت بخور کرے اور خوشبو کا استعمال رکھے تاکہ نفوس قدسیہ اس سے موانست پیدا کریں اور دوست ہوں اور تمام امور میں اس کے معاون و مددگار ہوں اور درجات عالیہ پر پہنچائیں اور تمام جہاں کی سیر کرائیں۔ عامل کو چاہیئے کہ اکثر مراقب رہے اور فضولات عالم مجازی سے پرہیز رکھے اور ہر ایک شغل میں متوجہ نہ ہو تاکہ حضوری دعوت سے باخبر ہو۔ اور اوقات میں فرق نہ آنے دے اور دعوت کا حال بالکل کسی سے بیان نہ کرے۔ اور مطلق اسرار کو ظاہر نہ ہونے دے تاکہ مراد حاصل ہو اور غلطی میں نہ پڑے یہ یاد رکھو کہ اگر غیر شخص صاحب دعوت کے حال سے مطلع ہو گا تو دعوت مقرون اجابت نہ ہو گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اسم سوم۔ برائے حاجات وتسخیر خلائق ودفع مضرتہائے کواکب یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ یہ اسم جمالی اور مسجمع جمیع صفات ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ تمام حاجات اور تسخیر خلائق اور دفع مضرتِ آفتاب و ماہتاب اور کواکب کے لیے ہر روز چار ہزار چوالیس بار چالیس روز تک پڑھے۔ پھر جمعہ کے دن طہارت کامل کر کے پاک کپڑے پہنے اور مسجد جامع میں نماز کو جائے اور بعد فراغ

[1] نصاب ایک لاکھ بیس ہزار زکوٰۃ ساٹھ ہزار عشر تیس ہزار دو سو پچاس بار قفل تین سو ساٹھ بار دور مدد برابر نصاب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نماز بخور کرے اور حضوری دل سے یہ اسم دو سو مرتبہ پڑھے تاکہ اس کا قلب تمام بیماریوں سے صحت پائے۔ اور راہ یقین میں حضرت حق کی طرف توجہ کامل ہو۔ اور اگر چاہے کہ آفتاب کو آسمان سے نیچے لائے یا ہوا چلے یا بجلی کوندے یا زمین شق ہو جو چاہے ہوگا۔ اعتقاد درست کرکے حق تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھے اور دل کو تصرفات حق سے نگاہ رکھے بھائی مسلمان کے ساتھ کینہ اور غیبت اور عداوت وغیرہ نہ کرے دل کے آئینے کو دنیا کی آلائش سے پاک رکھے اگر ایسا نہ ہوگا اجابت دعوت نصیب نہ ہوگی بلکہ رجعت اسم ہو جائے گی اور ہلاک ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ چاہیئے کہ اعتقاد درست کرکے مداومت کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اپنے مقصود کو پہنچے۔

ایضاً برائے حصول مقبولیت در خلائق | اگر چاہے کہ تمام لوگ تعریف کریں اور دوست رکھیں تو اس طرح دعوت دے کہ پچاس رات دن علی التواتر دس دس ہزار بار پڑھے اور اسرار دعوت کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور مستحق دعوت کو موکلان عالم غیب تعلیم کرے اور یہ رمز عظیم ہے اور سِر کی اجابت دعوت کا محرم سعید دارین اور مقبول کونین کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔ اور صاحب دعوت وہ نہیں ہے کہ اسم اعظم دیکھ کے پڑھ لیا کرے۔ بلکہ صاحب دعوت وہ ہے کہ اسرار عجائب و غرائب و خواص اسماء اس کے قلب پر منقش ہوں۔ اور حق یہ ہے کہ جب سے دعوت شروع کرے گا اس کی دعائیں مستجاب ہونے لگیں مگر اجابت کا ذکر نامحرم سے ہرگز نہ کرے اور نہ یہ کہے کہ میری دعا سے یہ کام ہو گیا۔ میں نے اس کام کے لیے دعا کی تھی تاکہ غماز دعوت نہ ہو۔ بہت آدمی ان دعوات کے پیچھے مرکب پندار پر سوار ہو کر میدان دعوت میں سرگرداں ہوئے ہیں۔ چونکہ رہبر صدق اور مرشد کامل نہ رکھتے تھے آخر الامر اس میدان میں سر ٹکرا ٹکرا کر مر گئے اور کامیاب نہ ہوئے۔ صاحب دعوت خالصاً مخلصاً راہ حق پر چلے تاکہ مقصود کو پہنچے اور اپنے توشے سے ذخیرہ پر مغرور نہ ہو اور ہرچند کہ عجائبات و غرائبات کا معائنہ کرے مگر ان کی طرف سے اصلاً ملتفت نہ ہو۔ اور حضرت سلطان الانبیاء و برہان الاصفیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کی شان پاک میں قرآن مجید فرقان حمید مازاغ البصر وما

مخ زدہ ہے اقتدا کرے اور اشکال ارواح کے ظاہر ہونے سے خوف نہ کرے تاکہ مقصد ہاتھ سے نہ جائے۔

اسم چہارم یا مُحْسِنَ كُلِّ شَيْءٍ وَدَائِمَ الْإِحْسَانِ يَا رَحْمٰنُ۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ یہ اسم حاجات بر آری اور محبت کے لیے سات دن تک ہر روز ایک ہزار اور دو سو بار پڑھے۔

ایضاً للمحبۃ برائے حب | گیہوں یا جو کے ہزار دانے لے کر ہر دانے پر ایک دفعہ یہ اسم پڑھے اور ایک نیا برتن پانی سے بھر کر آگ پر رکھے اور نرم آنچ دے جب پانی گرم ہو جائے وہ دانے اس میں ڈال دے۔ جب نیم جوش ہو جائیں ان دانوں کو نکال کر یا تو کسی بڑے حوض میں یا بہتے پانی میں ڈال آئے خدا چاہے دونوں میں محبت جانی ہوگی۔

ایضاً برائے دفع بدخوئی | اگر کوئی بدخو اور مردم آزار اور متکبر اور معجب ہو اور چاہے کہ اس کی تمام خصلتیں جاتی رہیں تو اس اسم کو حریر سفید پر مشک زعفران سے لکھے اور اس کا اور اس کی ماں کا نام بھی ضرور لکھے اور جہاں وہ رہتا ہو پاک جگہ میں یا دیوار میں جو قبلہ کی جانب ہو دفن کرے اگر اس طور پر نہ کرے گا اور پاک جگہ نہ ہوگی تو ہلاک ہوگا۔ جب تمام شرائط اور آداب بجالائے گا اس کی تمام خصلتیں اچھی ہو جائیں گی اور موصوف بصفات حمیدہ اور صاحب حیا ہوگا۔ اور کبھی کوئی بیہودگی کا کام نہ کرے گا۔

ایضاً برائے تسخیر اشیاء | اگر کوئی اسم مذکورہ کی ۲۹ روز دعوت دے اور رات دن تیرہ ہزار دفعہ پڑھے۔ جب دعوت تمام ہو۔ تمام اشیائے عالم زبانِ حال سے اس کے ساتھ کلام کریں۔ اور اسرار ظاہر کریں۔ اور اس میں اس کے سمجھنے کی قوت پیدا ہو اور یہ حالت ہو پیدا ہو کہ اگر کسی کو نظر قہر سے دیکھے تو وہ پامال ہو اور جو نظر مہر سے دیکھے تو نہال ہو اور اگر مردہ کو حیات کی نظر سے دیکھے زندہ ہو۔ کوڑھی مفلوج وغیرہ اس کی نظر سے شفا پائیں۔ اور تمام تصرفات مسیحائی اس کو حاصل ہو جائیں۔

لہ نصاب ایک لاکھ چالیس ہزار زکوٰۃ بہتر ہزار عشر چھتیس ہزار قفل چھتیس ہزار بار دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ رحم

ایضاً برائے مطیع کردن مردم اگر کوئی پاک وصاف ہو کر اس اسم کو اپنی ہتھیلی پر لکھے اور جس کو چاہتا ہے اپنے کنار میں لے اور اپنا ہاتھ اس کی کمر پر ملے فریفتہ ہوگا۔ اور کسی کی طرف مائل نہ ہوگا۔

ایضاً برائے رام کردن دل آرام اگر کسی کا محبوب رغبت نہ کرے تو چاہیے کہ تین روزے رکھے اور ہر روز پانچسو دفعہ یہ اسم پڑھے۔ چوتھے دن بہتے پانی کے کنارہ پر جا کر غسل کرے اور دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے۔ اس کے بعد دو رکعت محبۃ للمحب ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد تین سو اکسٹھ بار اسم مذکورہ پڑھے۔ خدا کے فضل سے محبوب محب بن جائے اور محبت کو استقامت حاصل ہو۔

اسم پنجم يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ حاجات برآنے اور مردہ دل زندہ ہونے اور حصول صحت امراض کے لیے سات دن ہر روز ایک ہزار اکتالیس بار پڑھے۔ مگر جمعرات کو طلوع آفتاب کے وقت کہ ساعت مشتری ہے شروع کرے۔ اور فتح امور دینی و دنیوی کے واسطے بھی اسی طرح دعوت دے۔

ایضاً برائے شفائے امراض صعب و دیگر فوائد۔ اگر کوئی ایسا بیمار ہو کہ بیماری ظاہر نہ ہو اور اطباء اس کے معالجہ سے عاجز آگئے ہوں تو چاہیے کہ اسم مذکورہ کاسۂ چینی پر مشک و زعفران سے لکھے اور مصری کے پانی سے دھو کر پیئے فی الحال شفا پائے اور سب رنج والم دور ہوں اور اگر تندرست پیئے تو کبھی بیمار نہ ہو اور اگر بصدق دل سے پڑھے تو ہرگز تنگدست نہ ہو اور خدا کے فضل سے اس کی عمر دراز ہو۔ اور اگر چاہے کہ رموز معنی چشمۂ آب حیات دریافت ہو۔ اور مثل خضر علیہ السلام کے حیات جاودانی چاہے اور ظلمات طینت اور تاریکی ضلالت روشنائی سے مبدل ہو اور مقام بیجا صلی سے اصل اصول پر پہنچے اور طبقات اعجب العجائب کا معائنہ کرے تو چاہیے کہ

ہ نصاب یکلاکھ چھیانوے ہزار زکوٰۃ اٹھانوے ہزار عشر انچاس ہزار قفل تین سو پینسٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ

اس ذکر کی مداومت کرے اور دعوت دے اور اس دعوت کو دعوت احیائی کہتے ہیں اور اس دعوت کے دینے والوں نے اس اسم کو چھبیس روز تک سات سات ہزار بھی پڑھا ہے۔

اسم ششم۔ يَا قَيُّوْمُ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ مِّنْ عِلْمِهٖ وَلَا يَئُوْدُهٗ يَا قَيُّوْمُ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی ثبات دل اور حضوری حق کے لیے ہر روز و شب اکتالیس دفعہ پڑھے اور دل کو حاضر رکھے اس دعوت کے لیے کوئی مدت معین نہیں ہے۔ ہمیشہ بعد نماز فجر و عشا پڑھا کرے۔

ایضاً برائے بازیابی اشیاء گمشدہ اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور صاحب دعوت کو اسکی خبر نہ ہو تو چاہیے کہ جس مہینے میں آفتاب برج حمل میں ہو ہفتہ کی رات کو ایک سو بیس دفعہ یہ اسم پڑھے اور سو جائے خواب میں اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ چیز فلاں جگہ اور فلاں شخص کے پاس ہے اور فلاں روز گم ہوئی تھی یا اس کا چور خود آ کر کہہ دے گا کہ میں نے تیری چیز فلاں جگہ دیکھی ہے۔ اور اگر کسی اور نیت سے پڑھے تو بھی یہی فائدہ ہے۔ سب اس کو معلوم ہو جائے۔ اور جس گھر میں یہ اسم ہو گا کبھی چور نہ آئے گا۔ اور اگر آئے گا تو ہاتھ پاؤں اس کے بند ہو جائیں گے اور کسی چیز کا نقصان نہ ہو گا۔

ایضاً برائے بازیافتن مال مسروقہ نئے تانبے کے طباق پر جس کو کچھ کھانے پینے کا اثر نہ پہنچا ہو تین دائرے فولادی پرکار سے اس پر کھینچے اور ہر دائرے میں یہ اسم لکھے۔ عامل کو چاہیے کہ لکھتے وقت عود جلائے اور خوشبو ملے۔ اور با طہارت ہو پھر ایک ہزار ننانوے بار اسم پڑھ کر اس طباق پر دم کرے وہ طباق اپنی جگہ سے اٹھ کر جس جگہ مال مسروقہ رکھا ہے جا پہنچے گا اور اگر دفن ہو گا۔ تو اس جگہ پر ٹھہر جائے گا۔ چاہے وہاں سے کھود کر نکال لے۔

ایضاً۔ اگر کوئی ثقیل الطبع یعنی کند ذہن اور بھلکڑ ہو تو

ہ نصاب ایکلاکھ اکہتر ہزار زکوٰۃ چوراسی ہزار عشر بیالیس ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ دور مدور برابر نصاب ۱۲ منہ

اس کو چاہیئے کہ ہر روز یہ اسم فجر کی سنت و فرض کے درمیان ستائیس مرتبے پڑھا کرے کبھی نہ بھولے اور اس کا دل ایسے انوار سے منور ہو جائے گا کہ جو شئی ایک دفعہ دیکھے گا یا سنے گا یاد رہے گی۔ اور جو عبادت یا بات سن لے گا کبھی نہ بھولے گا۔ اور آدمیوں کو تعلیم اور اس کی برکت انفاس سے دعوت اسمائے عظام میں بہرہ حاصل ہو گا۔ اور معنی معرفت اس پر ایسے منکشف ہونگے کہ کوئی نہ جانتا ہو گا۔ دافزائیش انوار سے بصیرت مومن کی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اتقوا فراسة المؤمن فانه يَنْظُرُ بنور الله ۱۲ (مترجم)

اسم ہفتم برائے حفظ از بلیات | یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اٰخِرُهٗ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جس شخص کو تفکرات باطل اور خیالات فاسدہ پیدا ہوں اور کوئی طریق ان کے دفعہ کا معلوم نہ ہو یا مجنونیت ظاہر ہو۔ اور نیند و غیرہ بالکل جاتی رہے تو اس اسم کی مواظبت کرے تاکہ جلد خلاصی پائے اگر کسی کو دشمن یا چور یا بادشاہ سے خوف ہو تو ظہر کے وقت غسل کرے اور کسی سے کلام نہ کرے اور نماز پڑھ کر چھپتر بار اسم مذکور پڑھے اسی طرح چند روز کرے دشمن مقہور اور بادشاہ مہربان ہو اور خود امن میں رہے اور کوئی حاسد اس پر غالب نہ ہو۔ جو کوئی اس سند کا عامل ہے اس پر جادو وغیرہ بھی اثر نہیں کرتا اور موذیات اور جمیع بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

ایضاً برائے حفظ و غلبہ بر مخلوقات | اگر کسی کو کوئی درد یا خوف یا تشویش دشمن کی طرف سے واقع ہو یا بادشاہ اس سے رنجیدہ ہو تو اس کو چاہیے کہ ظہر کے وقت غسل کرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے بعد نماز ظہر اور درد معینہ کے یہ اسم پچاس بار پڑھے اور چند روز مداومت کرے دشمن مقہور ہو بادشاہ مہربان اور سب رنج اور تشویشوں سے ایمن ہو۔ اور کوئی حاسد اور غماز اور بدخواہ اس پر ظفر نہ پائے۔ صاحب عمل سب پر غالب رہے۔ اور جو کوئی اس سند پر عامل ہوگا کوئی منتر جادو اس پر اثر

---

[1] نصاب ایک لاکھ انہتر ہزار زکوٰۃ چوراسی ہزار پانسو۔ عشر بیالیس ہزار دو سو چپاس قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

نہ ہوگا اور تمام ہوام موذیات اور جانوران گزندہ ہندہ مثل سانپ بچھو کتے زنبور شپر ترس اور سب بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہے اور کوئی چیز اس کو نہ ستائے۔

ایضاً برائے صفائی باطن و حصول معارف | اگر کوئی اس سند سے اس کا عامل ہو اور چاہے کہ مطالعہ صنائع موجودات اور بدائع مخلوقات و مظہر کائنات میں نہایت درجہ کا ذوق و شوق پیدا ہو اور تمام لذات شہوانی و نفسانی و شیطانی سے فراغ حاصل ہو تو چاہیے کہ ایک سو ساٹھ روز تک ہر روز ایک ہزار پانسو دفعہ اور اسی قدر شب کو اس اسم کا ورد کرے جب دعوت دے چکے کسی کو خبر نہ کرے۔ صاحب دعوت جمیع مخلوقات میں اپنی صفات کو دیکھے اور شرف وراثت انبیاء و اولیاء سے مشرف ہو کہ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ کہا ہے اور جس کو دیکھے نور معیت حق دیکھے کہ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ اس کا شاہد حال ہو اور حرم وحدت کا محرم راز بنے اور حقائق اشیاء بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میسر ہو اور مبداء و معاد کہ لَا سِوَى اللهِ فِي الدَّارَيْنِ معلوم کرے اور شاخہائے عالم سے اشجار ملکوت تک پہنچے اور ملک حقیقی کے ثمرات حاصل کرے تاکہ عدم زادگان کو اس کی وجہ سے بہرہ مندی حاصل ہو اور نارسیدے اس کے طفیل سے پہنچ جائیں اور حقیقت عالم مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اس پر ظاہر ہو اور ایسا روشن ضمیر ہو کہ خلائق کے ضمائر سے وقوف پائے۔

ایضاً برائے اعتقاد خلائق | جو کوئی اسم مذکور کو تین سو ساٹھ بار فجر کی نماز کے بعد اور اتنا ہی عصر کے بعد پڑھے اور مواظبت کرے تمام عالم اس کا معتقد اور تابعدار ہو۔ چاہیئے کہ اسرار دعوت کسی سے بیان نہ کرے۔

اسم ہشتم یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی دین پر ثابت رہنے کی نیت سے اسم مذکور تین ہزار چوالیس بار پڑھے اور سجدہ میں جاکر حق تعالٰے سے عرض کرے اور اس آمرزگار سے مغفرت

---

[1] نصاب ایک لاکھ چار ہزار۔ زکوٰۃ دو ہزار۔ عشر چھتیس ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲ منہ رحمہ

چاہے قبولیت نصیب ہو ہاں سجدے میں غیر کا خطرہ دل میں نہ آنے دے۔

ایضاً بجہت حصول طریق مستقیم | اگر کوئی چاہے کہ میرے تمام کام ظاہری و باطنی میں کوئی مخل نہ ہو اور صراط مستقیم حاصل ہو تو چاہیے کہ تین روزے رکھے اور طہارت کامل حاصل کرے بعد نماز فجر تین سو دفعہ اسم مذکور پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سب کاموں میں معین ہو اور شیطان اس کے کسی کام میں مخل نہ ہو۔

ایضاً بجہت امن سلطنت از اختلال | اگر کوئی بادشاہ یا امیر یا اور کوئی حاکم چاہے کہ میری یہی حالت رہے اور تبدیل نہ ہو تو چاہیے کہ زر خالص کی کی انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ نقش باوضو کندہ کرائے اور خود بھی باوضو رہے۔ جب تک انگوٹھی ہاتھ میں رہے گی تمام زلل اور خلل سے مامون ہو اور کوئی دشمن اس پر فتحیاب نہ ہو اور دولت اس کے خاندان سے باہر نہ جائے اور ہر روز پڑھا کرے تو دولت زیادہ ہو۔

ایضاً برائے دفع سستی | اگر کوئی چاہے کہ عمل کے وقت سستی اور کاہلی نہ ہو۔ اور جادۂ یقین پر استقامت حاصل ہو تو چاہیے کہ چھتیس روز دعوت دے اور ہر روز و شب خالی مکان میں بارہ ہزار دفعہ پڑھے اس کو دعوت دائمی کہتے ہیں۔

ایضاً برائے اصلاح حال بادشاہ | اگر کوئی بادشاہ برحق یا وزیر یا کوئی حاکم کسی سبب سے عاجز ہو گیا ہو تو صاحب دعوت کو لازم ہے کہ اس کی اصلاح حال کے لیے للہ فی اللہ دعوت دے کیونکہ درستی و صلاح بادشاہ باعث صلاح عالم ہے۔

اسم نہم يَاصَمَدُ مِنْ غَيْرِ شِبْهٍ فَلَاشَئَ كَمِثْلِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ تمام اغراض اور حاجات برآری کے لیے ہر روز نو ہزار بار پڑھے۔

ایضاً برائے دفع فسق و فجور | اگر کوئی شخص نامشروعات مثل فسق و فجور۔ زنا۔ لواطت حرام خوری کی طرف مائل ہو تو چاہیے کہ اسم مذکور کی اس طرح دعوت دے کہ تین روزے رکھے اور ہر روز ہزار دفعہ ساعت مشتری میں پڑھے۔

نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب ۱۲ منہ

اور ترک حیوانات جمالی و جلالی کرے خدا چاہے اس کی طبیعت نیکی کی طرف مائل ہو اور تمام نامشروعات سے محفوظ ہو اور توبۃ النصوح حاصل ہو۔

ایضاً برائے موافقت زن و شوہر | اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو تو صاحب عمل اس اسم کو کاسۂ زجاجی یا چینی پر لکھ کر پانی سے دھو کر دونوں کو پلائے طرفین میں اتحاد ہو۔ اگر پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر ان دونوں شخصوں کو پلائے جن میں ناموافقت اور مخاصمت ہو یا ان میں سے ایک اپنے پاس بطور تعویذ رکھے خدا چاہے دونوں میں صلح و اتحاد ہو۔

ایضاً اگر صاحب دعوۃ آداب شریعت اور حقوق صلوٰۃ مفروضہ اور سنت اور نوافل و صیام و زکوٰۃ اور حج سے مؤدب ہو اور ظاہر و باطن اس کا فضولات اور مالایعنی سے بری ہو اور اس کا نفس امارہ لذات اور شہوات کا متمنی نہ ہو اس وقت دعوت کا مستحق ہو اس کو چاہیے کہ ستائیس روز تک ہر رات دن نو ہزار بار پڑھے۔ اور جو صاحب دعوۃ کہ منہاج تلاوۃ و ادراج قراۃ اسمائے مذکورہ سے جیسا کہ سابق میں مشرح درج کیا گیا ہے مشغول ہوا ہو اور تلذذ عالم روحانی اور رموز آیات قرآنی سے بہرہ مند ہوا ہو اس کے تمام افعال و اعمال برائے حق ہوں اور مراتب درجات اس کے عقول و افہام سے باہر ہوں اور جمیع مخلوقات اور مکونات کو مثل نور معائنہ کرے اور اپنے کو مثل بدر تاباں مشاہدہ کرے اور خورشید حقیقی کے انوار اس کی پیشانی سے بموجب آیہ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ لامع اور لائح ہو اور اندھیری رات میں جس طرف کو نکلے در و دیوار اس کے نور کے پرتوے سے منور ہوں اور صاحب انفاس نفیسہ ہو کہ کوئی اس کا ہمسر نہ ہو اور وارث علم انبیاء ہو۔ اور صاحب برہان و معرفت ہو اور اکثر اوقات و اغلب ساعت مردمان غیر محرم سے خلوت و عزلت اختیار کرے اور جب بندگان خدا سے ملے جو رحمت کہ اس کو حق کی جانب سے عطا ہوتی ہے ان پر ایثار کرے۔ (یعنی بہت شفقت اور مہربانی اور اخلاق محمدی سے پیش آئے اور کمال رافت مبذول فرمائے) اور التعظيم لامر الله والشفقة على خلق الله از روے کرم اپنے لیے لازم سمجھے تا کہ جو کوئی اس کی برکت

واخلاص سے اس کا منہ دیکھے اور خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے روا ہو اور صاحب دعوت مستجاب الدعوات ہو جو جس صاحب غرض و مرض کے لیے دعا کرے، مستجاب ہو اور جو شخص کہ کسی بلا یا رنج میں مبتلا ہو یا کوئی شخص قید میں گرفتار ہو اور اس کی طرف توجہ کرے خدا چاہے اس کی نظر کی برکت سے تمام رنج و بلا دور ہو۔ اور محبوس رہائی پائے۔

اسم دہم یَا بَارُّ فَلَا شَیْئَ کُفُوْہٗ یُدَانِیْہِ وَلَا اِمْکَانَ لِوَصْفِہٖ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی کسی غرض کے لیے بارہ ہزار بار پڑھے حاجت اس کی روا ہو

ایضاً بجہت عقد اللسان و دفع دشمنان اگر کوئی چاہے کہ تمام خلائق اور حاسدوں اور دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بند ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک تختی سیسہ کی بوزن تین مثقال تیار کرائے اور اس پر یہ اسم کندہ کرائے اور صاحب دعوت ایک ہزار ایک بار یہی اسم پڑھ کر اس پر دم کرے اور تازی مچھلی لا کر پیٹ چاک کر کے تختی اس کے اندر رکھے اور نمناک زمین میں دفن کر دے اور اپنے دشمنوں اور حاسدوں کے نام بھی اس میں لکھ کر رکھ دے تمام بدگویوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ کوئی اس کی بدی نہیں کرے گا اور بہت جلد تمام حاسد اور معاند اس کے مطیع اور منقاد ہوں گے۔

ایضاً بجہت انجاح حاجات و انکشاف عالم ارواح اگر کوئی اسم مذکور کو چالیس روز تک اکتالیس ہزار بار ہر روز پڑھے عالم ارواح اس پر مکشوف ہو۔ اور جو حاجت چاہے روا ہو۔ مگر صاحب دعوت کو لازم ہے کہ ایام دعوت میں ترک حیوانات ضرور کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔

ایضاً بجہت تسخیر خلائق و حصول کمالات دینی و دنیوی اگر کوئی چاہے کہ تمام خلائق عالم اور مجموع بنی آدم متابعت اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوں۔ اور صدق و تقویٰ اختیار کریں اور عالم قدس کی تربیت پائیں اور انوار صمدانیت اور

لہ نصاب دو لاکھ پچیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار پانسو۔ عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب۔

فیض وحدانیت کا ان میں اثر کرے تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم اکہتر روز تک چار ہزار پانسو بار پڑھے اور تمام شرائط مسطورہ بالا کو نگاہ رکھے تاکہ تمام کام خراب نہ ہوں اور عمل میں فتور نہ پیدا ہو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام عالم اس کی طرف متوجہ ہو اور سب مسلمان ہو جائیں۔ اور صاحب صلاحیت و تقویٰ اور راسخ العلوم ہوں اور علم الیقین سے عین الیقین کے مرتبے پر پہنچیں اور ظاہر و باطن ان کا یکساں ہو اور صراط المستقیم پر مستقیم ہوں سوائے صاحب عمل کے اور کوئی اس اسرار سے واقف نہ ہو۔ اور اس اسم کے ثمرات اور فوائد تمام خلائق پر ظاہر ہوں اور اہل عالم صاحب صفا و وفا و آداب و طہارت ہوں اور شرک و شکوک حق تعالیٰ ان کے دل سے دور کرے۔

اسم یازدہم بجہت قضائے حاجت یَا کَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا تَھْتَدِیْ الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس کو قضائے حاجات دینی و دنیوی کے لیے سات روز تک سات ہزار بار پڑھے تمام مقاصد اس کے پورے ہوں۔

ایضاً بجہت استقلال مراتب سلطنت و وزارت وغیرہ اگر کسی بادشاہ کی ولایت میں یا کسی کے حشمت میں یا کسی وزیر کی وزارت میں خلل واقع ہو یا کوئی دوسرا شخص اس پر تصرف کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ سات روزے رکھے اور ہر روز اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھے اور بادشاہ حقیقی مالک الملک کی درگاہ میں صدق دل سے متوجہ ہو حق تعالیٰ بادشاہ کے معاندوں کو مقہور کرے اور وزیر کو صدر وزارت پر قائم رکھے۔ اور اہل حشمت کو اپنی حشمت پر قائم رکھے اور حق تعالیٰ ایسا سبب کرے جس سے سب اس کے مطیع ہوں اور تمام مردمان فتنہ انگیز غارت ہوں اور تمام خلائق اس کی مطیع و منقاد ہو مگر شرط یہی ہے کہ اسم کا ورد ترک نہ کرے اور حقداروں کا حق موافق شریعت کے اپنے اوپر لازم و واجب سمجھے اور عدل کرتا رہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاحْکُمُوْا بَیْنَ النَّاسِ بِالْعَدْلِ۔ وَاعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی احکام

الٰہی پر مستقیم رہے اور اتباعِ سنت سے زادِ آخرت. جمع کرے۔

ایضاً بجہت ادائے قرض اگر کوئی قرض دار ہو اور کسی وجہ سے نہ ادا ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کا ورد کرے اقل درجہ تین سو ساٹھ اور اکثر درجہ دس ہزار بار ہر روز پڑھے جب اس طرح ایک عرصہ تک مواظبت کرے تو خدا کے فضل سے مدیون قرض سے سبکدوش ہو اور خزانۂ غیب سے اس کی امداد ہو اور تونگر ہو اس کو چاہیے کہ نامحرم سے اس اسرار کو ہرگز نہ کہے۔

دعوت کبریائی کا بیان:۔ اور واضح ہو کہ صاحب دعوت اس عمل میں مقامِ سلطنت پر پہنچے۔ اور تمام جن و انس نظر بد سے محفوظ رہے اور اس قدر جلالت وشوکت زیادہ ہو کہ کسی کے ذہن میں نہ آئے اس دعوت کا نام دعوت کبریائی اس وجہ سے ہے کہ صاحب دعوت بہت جلد حضرت کبریا تک پہنچتا ہے اور ارواح کا معاینہ کرتا ہے اور اکثر اوقات اور اغلب ساعاتِ شب کو ان کا صاحب بھی ہوتا ہے اور دن کو بھی ان سے ملاقی ہوتا ہے جو کوئی اس کا دشمن ہو اس کو ہلاک کرتے ہیں اس میں سرِ عظیم ہے کہ چشم خلائق سے مخفی ہے مختصر ان اسرار سے بیان کیا جاتا ہے عامل کو چاہیے کہ چالیس روز اس اسم کی دعوت دے اور اکیس ہزار بار روز پڑھے تا مراتب کبریائی پر پہنچے اور اس ورد کو اس طور پر تقسیم کرکے پڑھے کہ نصف قراۂ فجر کے بعد دوپہر تک اور نصف مغرب کے بعد سے دو پاس شب تک اور پڑھنے میں سعی کرے کہ نصف اول دوپہر تک تمام ہو جائے اور نصف ثانی نصف شب تک اور عروج ماہ سے اس اسم کو پڑھنا شروع کرے اور طریق مذکور نگاہ رکھے تاکہ سریع الاجابت ہو اور یہ بھی ضرور ہے کہ نہایت صاف دلی اور بکمال اعتقاد اور یقین صادق سے ملازم خلوت ہو تاکہ مرتبہ وصول کو پہنچے۔ اور بحکم خدائے تعالیٰ سے تمام خلائق اور بادشاہ اور وزیر اور ارکان دولت اور مشاہیر مملکت اور تمام علماء اور صلحاء اور سادات اور قضاۃ صاحب دعوۃ کے خلوت خانہ میں آئیں اور حاضر ہوں اور ان کے دلوں میں اس کی طرف سے اعزاز و حشمت و وقار متمکن ہو اور حق تعالیٰ اس پر اسرارِ عالم معنوی مکشوف

زمانے اور اس کے نفس امارہ کو مطمئنہ کرے پس ایسی حالت میں صاحب دعوت کو لازم ہے کہ اجتماع خلائق[1] سے مغرور نہ ہو تاکہ اپنے عمل سے باز نہ رہے۔

اسم دوازدہم برائے حاجات یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ۔ یہ اسم جمال ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی قضائے حاجات اور مہمات کے لیے [...]ات روز تک بارہ ہزار بار پڑھے حاجات اس کی روا ہوں اور مہمات سرانجام پائیں۔

ایضاً برائے دفع سحر و امراض صعب برائے دفع سحر و نظر و برص و جذام و بیماری اس اسم کو [...]فت جوش کی انگشتری پر کندہ کرائے اور ہاتھ میں پہنے رہے خدا چاہے تمام بیماریاں دور ہوں۔ چاہیے کہ حالت جنابت اور ناپاک جگہ میں نہ پہنے۔

ایضاً اگر کوئی آداب شرائط اسم سے مؤدب ہو حق تعالیٰ اس کو تمام مکاید شیطانی اور فریب جنات و انسانی سے محفوظ رکھے۔ اور جو کوئی اٹھادن روز تک برابر اس اسم کو پڑھے اور دس ہزار تعداد قراءت روز پوری کرے صاحب دعوت کے دل میں اسرار پیدا ہو کہ تمام ارواح اور نفوس قدسیہ اور سیارات اور کواکب سے واقف ہو اور سب کو چشم سر سے معاینہ کرے اور حقیقت سَنُرِیْہِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِہِمْ مشاہدہ کرے کیونکہ آیات ربانی اور اسرار یزدانی اسمائے عظام میں مندرج ہیں جب صاحبِ دعوت اس کو پڑھتا ہے تمام ارواحِ قدسیہ اور روحانیہ اور ارضیہ و جسمانیہ یعنی نورانی و ظلمانی جو عالمِ ملکوت اور جبروت میں ہیں اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور صاحب دعوت نور ولایت سے ان کا مشاہدہ اور معاینہ کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ اور عامل تمام علویات روحانی اور سفلیات

[1] یعنی خلائق کے جمع ہونے سے ایسا نہ کرے کہ اپنی ریاضت و مجاہدے سے باز رہے اور اپنے عجب و پندار میں رہے اور تمام فیوضات اور فتوحات کو ہاتھ سے دے بیٹھے اور کسی سخت بلا میں گرفتار ہو ۱۲ کشف الانوار۔

جسمانی کے انوار سے منور ہو اور اقتباس انوار ربانی سے بہرہ مند ہو اور اسرار عالم امر اس پر منکشف ہوں اور ظہور کرامات پر قدرت ہو اور اس کے ایک اشارہ میں خلائق کے مقاصد پورے ہوں اور علوم اولین و آخرین میراث مصطفوی سے بہرہ مند ہو۔

اسم سیزدہم یَازَاکِیَ الطَّاهِرُ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ یَازَاکِیُ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اپنی مراد دلی کے بر آنے اور جن و شیاطین کی تسخیر اور ان کے حاضر ہونے کا خواہاں ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک چلہ تک ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھے اور شنبہ کو زحل کی اول ساعت میں یا بارھویں تاریخ ماہ قمری کے پڑھنا شروع کرے۔ خدا چاہے کامیاب ہو۔

ایضاً برلئے تسخیر روحانیات اگر کوئی چہار شنبہ کو غسل پاک کرے اور جامۂ پاک پہنے اور خالی مقام میں بیٹھ کر اس اسم کو ایک ہزار اکیاون بار پڑھے اور چند روز پہلے سے تارک حیوانات جلالی و جمالی ہو تا کہ قلب میں صفائی آئے اور عالم ارواح کی انس کا باعث ہو اور عجائب کے معاینہ سے دیوانہ اور ہلاک نہ ہو۔ جس وقت عامل کی تعداد پوری ہو ہفت تن ارواح صاحب دعوت پر آشکارا ہوں۔ جامہ ان کا سبز اور کلاہ ترکی سر پہ ہو منہ ان کا مثل ماہتاب درخشاں ہو اور ان کے انوار کا عکس در و دیوار پر نمایاں ہو آتے ہی صاحب دعوت کے برابر بیٹھیں۔ اور کچھ کہنا چاہیں مگر صاحب کو لازم ہے کہ ہرگز بات نہ کرے بلکہ اور بلند آواز سے اسم پڑھنا شروع کرے جب کہ وہ نہایت مصر ہوں اور یہ کہیں کہ اے آفریدۂ خدائے عز و جل تو کیا چاہتا ہے اور کیا غرض رکھتا ہے بیان کر اور اپنے مقصود کا اظہار کر صاحب دعوت عرض کرے گا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو بزرگی بخشی ہے وہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے آپ نے فرمان اسم کی اطاعت کی اور میری دعوت

۱ نصاب دو لاکھ چھپن ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چھ لنسٹھ ہزار – قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدود برابر نصاب ۱۲ منزر ۶

میں حاضر ہوئے میری آرزو یہ ہے کہ جس جگہ اور جس وقت کوئی ضرورت یا حادثہ نیک و بد سے مجھ پہ واقع ہو اس وقت آپ میری معاونت فرمائیں اور خاص معاملہ دوست دشمن میں قوت اور امداد آپ کی طرف سے ظہور میں آئے اور میرے ساتھ خاص لطف اور عنایت فرمائی جائے جب وہ قبول کریں صاحب دعوت اپنے سینہ پر ہاتھ دھر کر کھڑا ہو اور عرض کرے کہ کوئی نشانی اپنی مجھ کو ضرور مرحمت فرمائیے وہ عذر کریں گے پھر عرض کرے میرا مقصود آپ کی نشانی سے بہت بڑا یہ ہے۔ تاکہ دوبارہ مجھ کو دعوت دینے کی حاجت نہ پڑے۔ جب دعوت کا نام سنیں گے۔ فوراً ایک مہرہ اپنی نشانی کا مثل بیضۂ مرغ مخطط بخطوط سبز عنایت کریں گے۔ عامل کو لازم ہے کہ اس کی تعظیم کرے اور سر اور آنکھوں پر رکھے اور عرض کرے کہ مجھے آرزو ہے کہ آپ ان خطوط سے بھی مجھ کو مطلع فرمائیں وہ سب اس کو تعلیم کریں اور اس نوشتہ کے پڑھنے کی اجازت دیں اور یہ نصیحت فرمائیں کہ ناپاک ہاتھ نہ لگانا اور ناپاک جگہ میں نہ لے جانا اور زنِ حائضہ اور جنبی اور ہر فاسق و فاجر کی نظر سے مخفی رکھنا۔ عامل ان سب باتوں کو قبول کرے۔ اور نہایت عجز و انکساری سے پیش آئے اور معذرت کرے کہ آپ نے میری خاطر سے اس قدر تکلیف اٹھائی اور یہاں تک تشریف لائے۔ اب میں میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقام پر تشریف لے جائیں اور جب میں آپ کو بلاؤں اس وقت آپ آئیں۔ پس صاحب دعوت جب ان کو بلانا چاہے سات بار یہ اسم مبارک پڑھ کر مہرہ پر دم کرے اور بخور کرے فوراً حاضر ہوں اور حاجت روا کریں اور اس دعوت میں بہت سے اسرار ہیں۔ حتی المقدور نامحرم پر ہرگز ظاہر نہ ہونے دے۔

ایضاً دعوت شمس اگر کوئی چاہے کہ تسخیر آفتاب کے لیے اس اسم کی دعوت دے تو اس کو لازم ہے کہ اول اپنے دل کو مال و منال اور جاہ و حشمت دنیوی کے فکر سے پاک کرے پھر اس کی دعوت دینے کا قصد کرے اور ایک سو پچاس روز تک برابر بے تعداد پڑھتا رہے تاکہ اس مدت میں کوئی ثمرہ اس کا پائے اور اکثر

اوقات اور اغلب ساعات آفتاب کے روبرو تنہائی میں پڑھے اور جو اسرار کہ ظاہر
ہوں کسی سے بیان نہ کرے اس دعوت کو دعوت آفتاب اور تسخیر شمس کہتے ہیں۔
اس کی دعوت میں اپنے وظیفہ کا پورا خیال رکھے اور اوّل و آخر میں یَا شَمْسُ
اُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ باآوازِ بلند پڑھتا رہے اور اسم اعظم آہستہ پڑھتا رہے۔ بعد
انقضائے مدت معینہ آفتاب آسمان سے نیچے آئے اور بصورت جمیل و شکل
ملیح عامل کے روبرو آئے کہ جس کے دیکھنے سے عامل کا دل خوش ہو اور کسی قسم کی
دہشت اس کے دل میں نہ آئے آفتاب عامل کے ساتھ موانست کرے اور محبت اور
اخلاص کے ساتھ عامل سے اس کا مقصد دریافت کرے جب عامل اپنا مقصد بیان
کرے نہایت خوشخوئی اور شیریں زبانی سے اس کو قبول کرے اور عامل اس کی طرف اسم پڑھتا
ہوا تیز نگاہ سے دیکھے آفتاب فوراً اس کو اپنی بغل میں لے اور کہے کہ میں نے قبول کیا
جس وقت تو بلائے گا آؤں گا۔ اور جو تیری مہم ہوگی اس کا سرانجام کروں گا۔ اور میں تجھ
سے عہد کرتا ہوں کہ جب تو اسم پڑھے گا فوراً تیرے پاس آؤں گا۔ پس جب عامل
اس لطف و عنایت کو دیکھے فوراً کھڑا ہو جائے اور ہاتھ سینہ پر رکھے اور دعا کرے
اور بہت تواضع کرے اور کلمات معذرت کہہ کر رخصت کرے آفتاب اپنی جگہ
پر جائے اور یہ مراقبہ میں مشغول ہو اسی وقت سے خلقت کا غلبہ زیادہ ہو اور
صاحبِ دعوت کی طرف رجوع لائیں۔ اور باآواز بلند پکاریں کہ اُٹھ اور تخت
پر بیٹھ کہ تو ہمارا بادشاہ ہے ہم تیرے مطیع فرمان اور تابعدار ہیں۔ اور تمام
خلائق تیری بادشاہت پر متفق ہے عامل کو لازم ہے کہ ان لوگوں کے سخن پر ہرگز
التفات نہ کرے اور نہ تخت پر بیٹھے کیونکہ سردست بادشاہی قبول کرنے میں نقصان
اور خلل زیادہ ہے۔ ہاں یہ ترکیب کرے کہ ایک چلہ تک کسی دوسرے شخص کو اس
پر نصب کرے بعد اس کے جب دوسری بار خلق اس کی طرف رجوع کرے اس
وقت قبول کرے۔ اور تخت پر بیٹھ جائے تو خدا چاہے ایک مدتِ دراز تک بادشاہی
سے تمتع اٹھائے اور توفیق خیر اس کی رفیق ہو یہاں تک کہ سب امور میں رضائے حق

سُبحانہ تعالیٰ کو مقدم سمجھے اگر یہ چاہے کہ یہ دولت سلطنت اور شوکت و سعادت
دیر تک برقرار رہے تو اس کو لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی کا عامل ہو کر ذخیرہ زاد دارین تصور کرے تاکہ سب لوگ اس کی
محبت اور اتباع سے صلاحیت حاصل کریں کیونکہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ
صحیح ہے جب بادشاہ صلاحیت و تقویٰ اور اتباع خدا و رسول پر ثابت قدم
ہو تو پھر اس کی متابعت سے سب لوگ اسی پر مستقیم ہوں۔ اور اس
کی پرہیزگاری صراطِ مستقیم پر استقامت بخشے۔

اسم چہاردہم برائے توسیع رزق یَا کَافِی الْمُوَسِّعُ لِمَا خَلَقَ لَہُمْ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ
اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی یہ اسم بہ نیت توسیع رزق بارہ
روز تک ہر روز بارہ ہزار بار پڑھے رزق میں ترقی ہو۔

ایضاً برائے حصول مقصد مراد اگر کوئی شخص کسی سے کچھ آرزو رکھے تو اس کو چاہیے
کہ یہ اسم پوست آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اور اس کے آستانہ کے بالاخانہ
پر چھپا دے اس کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد
سورۃ والضحیٰ تین بار پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں جا کر پچاس بار اسم مذکور
پڑھے پھر حضرت مجیب الدعوات سے اپنی حاجت چاہے۔ خدا چاہے مقرون
باجابت ہو اور جس چیز کی آرزو رکھتا ہے حاصل ہو اور مراد دلی بر آئے۔ اور
حق تعالیٰ اس کو ایسا سعید کرے کہ اگر مٹی کے اندر ہاتھ ڈالے تو سونا پلٹے
اور جس طرف اس کا دل مائل ہو مرضی حق تعالیٰ سے کامیاب ہو۔

ایضاً برائے رزق حسنہ جو کوئی چاہے کہ رزق حسنہ سے بہرہ مند ہو اور صاحب
دولت و نعمت ہو اس کو چاہیے کہ طالع سعد میں (یعنی اس وقت کہ قمر برج
دلو میں ہو) اس اسم کے حروف کاغذ خطائی پر لکھے اور موم اس پر لپیٹے پھر کوزہ
میں رکھ کر تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے پیا کرے اور تھوڑا سا خانہ مطلوب کی
طرف بھی ڈالے خدا تعالیٰ سب مرادیں اس کی پوری کرے۔

ایضاً دعوت عطائی برائے حصول مرادات و مدارج اخروی و حصول دیدار الٰہی اگر کوئی شخص لاچار ہو اور کچھ نہ آتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کے عامل کی طرف توجہ کرے تاکہ اس کی برکت انفاس سے مقصد پورا ہو۔ کیونکہ صاحب دعوت جو کچھ خدا اور رسول سے چاہتا ہے فوراً ملتا ہے۔ اور جس کی طرف اشارہ کرتا ہے ہرگز اس کی اطاعت سے سر نہیں پھیرتا۔ اس دعوت کا نام عطائی ہے۔ جو کوئی ایک سال تک ہر روز سات ہزار بار پڑھے اول دعوت میں حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی عنایت و عطا سے اس پر مغفرت و رحمت اور آخرت میں انواع نعمت سے مشرف ہو۔ چنانچہ موقف حساب سے معافی ہو کر یَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا سے مشرف ہو اور عذاب قبر اور حشر اور پل صراط سے خلاصی پائے اور اس کی شفاعت سے بہت سے گنہگار بخشے جائیں اور اولیاء اور انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین اس پر نظر رحمت ڈالیں اور اس کی عزت کریں اور ان نعمتوں کے علاوہ سب سے بڑھ کر بقائے حق ہے کہ جنت میں دیدار سے مشرف ہو اور وہ ایک ایسی جنت ہے کہ لا فیہا حورٌ ولا قصورٌ ولکن تجلی ربنا ضاحکًا اور فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر اسی جنت کی شان ہے حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور سب طالبین مخلصین کو نصیب فرمائے آمین آمین آمین یارب العالمین۔

اسم پانزدہم یَا نَقِیُّ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَہٗ وَلَمْ یُخَالِطْہٗ فِعَالُہٗ یہ اسم جلالی ہے خاصیت اس کی بہت ہے عاملان کامگار اور متصرفان نامدار فرماتے ہیں کہ جس جگہ اس اسم کی دعوت دیجائے وہ جگہ تاراج اور ویران ہو جاتی ہے خواہ قریہ ہو خواہ شہر اس کا برباد ہونا نشان اجابت ہے لیکن عاملان دیندار سوائے کوہستان یا جنگل بیاباں یا کنارۂ آب کے اور کسی جگہ پر اس کی دعوت دینے کا قصد نہیں کرتے۔ جب ایسی جگہ پاتے ہیں خلوت گزین ہو کر دعوت میں مشغول ہوتے ہیں اور بجائے ہر حرف ہزار بار بعدت حروف اس کو پڑھتے ہیں اگر کوئی جگہ اس دعوت کے سبب سے خراب اور ویران ہوئی ہو تو عامل کو لازم ہے کہ اس اسم کو ان اعرالوں سے

[ا]گر خدا چاہے پھر آباد ہو جائیگی کُل بفتح لام اور فعالہ بفتح فا ہو۔

[ایضاً برائے ہلاکی اعداء] حضرت سلطان الموحدین شیخ علی شیرازیؒ سے نقل کرتے ہیں [کہ ہ]لاکی اعداء کے لیے منگل کے روز سورج نکلتے وقت کہ ساعت مریخ ہے۔ دو [ر]کعت نماز ادا کرے پہلی میں بعد فاتحہ الم ترکیف پچیس بار اور دوسری میں تبت یدا پچیس بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھے۔ اور سر ننگا کرے اس کے بعد اسم شروع [ک]رے اور چالیس روز تک سولہ ہزار پانسو مرتبہ پڑھے۔ بیشک اعداء ہلاک ہوں۔

ایضاً اگر صاحب دعوت تمام تصورات باطل سے مبرا ہو اور صفت ملکیہ سے متصف ہو اور کم کھانا کم سونا کم بولنا اختیار کئے ہوئے ہو اور کل معلومات اس کے [ع]ین اعیان میں ہو اور اس اسم کا باسند شرائط عامل ہو اور مکاشفات و معاملات [با]طنی سے آگاہ ہو اس وقت اس کو لازم ہے کہ اس اسم کے خواص دریافت کرے [ا]ور بے حساب خلوتیں اس اسم کی دعوت کے لیئے کرے اور اس کا عامل ہو کیونکہ اس کا نام تسبیح اعظم ہے تاکہ اس کی برکت سے جمال قدس اور جلال سبوحی سالک کے منزل دل میں جلوہ افروز ہو لیکن بڑی شرط یہ ہے کہ خلائق دنیا دی سے اپنے دل کو سالک پاک رکھے تاکہ وہ اسرار الٰہی اس پر مکشوف ہوں جو کسی سالک پر نہ ہوئے ہوں۔ اور بین اثنائے دعوت میں جمال مبارک ارواح انبیاء علیہم السلام سے [م]شرف ہو اور ان کے پرتو جمال سے منور ہو جس وقت ان کو دیکھے فوراً اٹھ کھڑے ہو [ک]ر سلام کرے۔ اور جب وہ نماز میں مشغول ہوں تو آپ بھی ان کا اتباع کرے۔ اور [مس]بح اسم ہو۔ نماز کے بعد صاحب دعوت کی طرف رخ فرمائیں اور دریافت کریں کہ [تیر]ے مسبح تیرا کیا مطلب ہے عرض کرے کہ آپ پر کوئی امر مخفی نہیں آپ کو خود [مع]لوم ہے پس اس کے سوا اور کچھ نہ کہے اور کچھ خوف دل میں نہ لائے اپنے حال [پ]ر مستقل رہے اور اسم کو ترک نہ کرے پڑھتا رہے پھر امام ارواح انبیاء دریافت [ک]رے کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ مسبح عرض کرے کہ میرا مقصد دیدار الٰہی اور حقائق اشیاء

سے آگاہی حاصل کرنا ہے امام انبیاء فرمادے کہ ہم تکلموا النَّاسَ عَلٰی قدر عقولھم
پر مامور ہیں اگر تیرے سر میں یہی سودا ہے تو کمر باندھ اور ہمارے ہمراہ ہو۔ دل قوی
رکھ اور اسم اعظم کو ترک نہ کر تاکہ تجھ کو بتدریج نو خانقاہ سے عبور کراویں اور عجائب
وغرائب معائنہ کرائیں۔ مسیح ان کی اطاعت کا متبع ہو جب پہلی خانقاہ میں
پہنچیں ایک پیر واحد العین کو دیکھیں کہ اس کے رو برو اصطرلاب رکھا ہوا ہے۔
عامل خاموش علیحدہ ایک طرف کو بیٹھ جائے جماعت ارواح انبیاء بعد سلام
اس سے کلام کریں اور اس مسیح کے احوال واعمال وقبولیت دریافت کریں
وہ جواب دے کہ میں نے علم غیب سے دریافت کیا تھا کہ یہ مرد مقبول حضرت
عزت ہے۔ یہ سخن سن کر الحمد للہ کہیں اور دوسری خانقاہ میں پہنچیں
وہاں بھی ایک مرد صوفی طبیعت کو دیکھیں کہ اس کے آگے ایک دفتر رکھا ہوا
ہے۔ جماعت ارواح انبیاء بعد سلام عامل کا احوال دریافت کریں وہ کہے کہ
میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تھا کہ یہ شخص مقبول حضرتِ عزت ہے وہاں سے رخصت
ہو کر تیسری خانقاہ میں آئیں دیکھیں کہ ایک جمیل صورت ہے اس کے
آگے سباب مزامیر اور اسباب طرب رکھا ہوا ہے۔ بعد سلام کے اس سے بھی
دریافت کریں وہ کہے کہ میں نے اسباب ساز سے دریافت کیا تھا کہ یہ شخص
مقبول حضرت عزت ہے پھر چوتھی خانقاہ میں آئیں وہاں عجیب وغریب
معاملہ دیکھنے میں آئے اور مظہر کل موجودات کا معائنہ ہو اور صاحب دعوت عین نور
ہو۔ اور یہ نشان اس منزل کا ہے وہاں ایک ایسے نورانی شخص کو دیکھیں کہ وہ تمام
صفاتِ حمیدہ سے متصف ہو اور اس کے پاس بہت سی تیغ رکھی ہوں۔ اور
چند طیور خوش آواز اس کے گرد پھرتے ہوں۔ یہ جماعتِ انبیاء بعد سلام اس
سے مکالمت کریں اور مسیح کا احوال دریافت کریں اس کے جواب میں وہ کہے کہ
میں نے خلقت آدم سے پہلے دریافت کیا تھا کہ یہ مسیح مقبول حضرت ہے پھر وہاں
سے رخصت ہو کر پانچویں خانقاہ میں آئیں اور معائنہ کریں کہ ایک شخص سرخ

رنگ باہیبت ننگی شمشیر ہاتھ میں لیے بیٹھا ہوا ہے۔ ارواح انبیاء بعد سلام
مسیح کا حال دریافت کریں وہ کہے کہ میں ہزار سال پہلے سے جانتا ہوں کہ یہ شخص
مقبول حضرت الٰہی ہے پھر چھٹی خانقاہ میں پہنچیں وہاں بھی ایک پیر نورانی
کو دیکھیں کہ آثار سعادت اور خوشخوئی اس کی پیشانی سے عیاں ہوں بلباس علماء
و فقہاء بیٹھا ہوا پائیں اور ایک پانی کا چشمہ اس کے رو برو بہتا ہوا دیکھیں
ارواح انبیاء بعد سلام اس سے مکالمت کریں اور مسیح کا حال دریافت کریں
وہ کہے کہ میں نے لوح محفوظ پر لکھا دیکھا ہے کہ یہ شخص مقبول حضرت عزت
ہے۔ پھر ساتویں خانقاہ میں آئیں وہاں ایک پیر مردہ سیاہ رنگ باہیبت و
صلابت وغیور بیٹھا ہوا معاینہ کریں اور اشیاء مختلفہ اس کے رو برو رکھی ہوئی
ہوں۔ جماعتِ ارواح بعد سلام مسیح کے احوال کی بابت گفتگو کریں وہ جواب
دے کہ میں کئی ہزار سال پیشتر سے جانتا ہوں کہ یہ شخص مقبول حضرتِ عزت ہے پھر
آٹھویں خانقاہ میں آئیں اور عجائب وغرائب کا معاینہ کریں۔ اور ایک
جماعت مختلف الاحوال کو دیکھیں کہ بعضے ان میں سے برکوع بعض بسجود اور
بعض بقیام۔ ایک گروہ بحالت تشہد۔ ایک قوم مشغول بہ تسبیح۔ ایک جماعت
مصروف بذکر حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ اور بعض بذکر عیسٰی روح اللہ اور بعض بذکر
موسٰی کلیم اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام و بعض بذکر آیہ قرآن شریف اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ
اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور بعض بجماعت اور بعض منفرد ذکر
الٰہی میں مشغول ہیں اور ان کے گرد قندیلیں روشن ہیں اور ارواح اولین وآخرین
ذوق وشوق سے ساتھ رقص کر رہی ہیں۔ چنانچہ بعض کو مسیح پہچانے اور بعض کو نہ
پہچانے۔ جب یہ جماعت ارواح انبیاء علیہم السلام وہاں پہنچے تو سلام علیک
کرے ایسی ہی ایک آواز اور ظاہر ہو۔ اور سب کے سب نماز میں مشغول ہوں
مسیح اپنے حال پر مراقب ہو کر ارواح انبیاء علیہم السلام کی متابعت کرے
اور عالم روحانی کا تماشا معاینہ کرے۔ ناگاہ مہتر انبیاء علیہم السلام اٹھے۔ اور

[illegible]

دانبیاء اور ناشہ او ثبت شود۔ اس کے بعد ایک آواز تین بار باعظمت سنائی دے
اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ اجماعت ارواح انبیاء ہمراہی پیر اس مقام سے واپس
ہوں اور خانقاہوں سے گزرتے ہوئے مسیح کے حجرے میں داخل ہوں اور صاحب
دعوت کو پہنچا کر اس کو کنار میں لے کر اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر سلام علیک
کر کے رخصت ہوں۔ صاحب دعوت ان کے فراق میں گریہ وزاری
شروع کرے اور بہت بے قرار ہو۔
واضح ہو کہ اگر کوئی مسافر ہزار برس سیر کرے تو یہ عجائب و غرائب ہرگز اس کے
دیکھنے میں نہ آئیں جو اس مسیح نے ایک ساعت میں دیکھے۔ جو کوئی اس مرتبہ
[illegible] عالم کی مختلف زبانیں [illegible]
[illegible] ملکوتی زبان سے واقف نہیں۔ اور
[illegible]

[illegible]

کو تسبیح اعظم کہتے ہیں۔

اسم شانزدہم یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کسی کے ہوش زبان آنکھ بستہ ہو اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ چالیس روز تک اس اسم کی دعوت دے۔ اور بہت کوشش کے ساتھ ہمیشہ ہر وقت اس ذکر میں مشغول رہے۔ خدا چاہے جلد صحت پائے۔

ایضاً برائے تسخیر جنات اگر کوئی شخص جنوں کی تسخیر کا طالب ہو تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک خلوت اختیار کرے اور بے انتہا اس اسم کو پڑھنا شروع کرے۔ اور ہمیشہ اس طرف دھیان رکھے کہ دیکھیے اب پردۂ غیب لاریب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ خدا کی قدرت سے آخری خلوت میں سات علامتیں ظاہر ہوں اور ان کے ظاہر ہونے پر دل کو قوی رکھے اور حق کی جانب متوجہ ہو اور کثرتِ اسم سے غافل نہ رہے وہ سات علامتیں یہ ہیں۔ اوّل جب تین دن گزریں تمام عالم اس کو سبز دکھلائی دے۔ چنانچہ در و دیوار جامہ تن بدن اپنا پرایا سب سبز معلوم ہوں۔ چاہیے کہ خوف و ہراس اپنے دل میں ذرا نہ لائے دوم آٹھویں روز دو تن صاحب دعوت کے پاس آئیں اور کہیں کہ اے فرزند آدم تیرا اس دعوت سے کیا مقصد اور مطلب ہے۔ کھڑا ہو اور اپنے کاروبار دنیوی میں مشغول ہو ایسا نہ ہو کہ کچھ نقصان پہنچے۔ صاحب دعوت کچھ جواب نہ دے۔ بلکہ اسم کو اور پکار پکار کر پڑھنا شروع کر دے۔ اور ہرگز نہ ڈرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے سوم تیرھویں دن ایک مرغ سبز مانند ہما آئے اور عامل کے سر پر بیٹھے اور بانگ دے تو اور مرغ مثل اس کے چھوٹے چھوٹے جمع ہوں عامل اپنے اسم کو بلند آواز سے پڑھتا رہے اور ذرا خوف و خطر دل میں نہ لائے تھوڑی سی دیر کے بعد وہ مرغ سب چلے جائیں گے۔ چہارم سترھویں

؎ نصاب دہ لاکھ پچاس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ پچیس ہزار۔ عشر باسٹھ ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدا دد برابر نصاب۔

روز عصر کے وقت ایک شخص برقع پوش بشکل درویشاں عامل کے پاس آئے اور سلام علیک کرے۔ صاحب دعوت سوائے سلام کے اور اس سے کچھ بات چیت نہ کرے مگر تعظیم و تکریم اشارہ سے بجالائے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول ہو اور اصلاً اس کی بات کا جواب نہ دے ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ پنجم ستائیسویں روز تمام جن و انس اور دیو و پری کافر و مسلمان سب کے سب حاضر ہوں۔ اور مراد و مقصود دریافت کریں لیکن کسی سے کچھ بات نہ کرے اور نہ ان کی بات کا جواب دے اتمام دعوت تک اپنے راز کو پنہاں رکھے ششم اٹھائیسویں دن سے چلہ تک اپنے حجرہ میں اس شکل کا مندلہ مربع بناوے اور اس میں بیٹھ کر اسم پڑھے اور رات کو سبز چراغدان



پر چراغ روشن کرے اور اس میں روغن زیتون یا چنبیلی ڈالے اور سترہ بار آیۃ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن الخ فتیلہ پر پڑھ کر دم کرے اور روشن کر دے بعد اس کے دعوت میں مشغول ہو۔ سات رات تک اسی طرح کرے یکایک چار مرد اس مندلہ کے گرد پیدا ہوں اور کہیں کہ اے فرزند آدم اُٹھ اور اس مندلہ سے باہر آ اور اپنا مقصد بیان کر اگر مال چاہتا ہے مال دیں گے اگر کسی پر فریفتہ ہے تیرا معشوق حاضر کریں گے اگر علم کا خواستگار ہے علم سکھا دیں گے اور اگر تیرا کوئی دشمن ہے تو اس کو ہلاک کریں گے۔ غرض کہ بہت سی قسمیں کھائیں گے اور مقصد دریافت کریں گے اور کہیں گے کہ جو تو کہے گا ہم وہی کریں گے۔ مگر عامل کو چاہیے کہ ہرگز ان کے دم میں نہ آئے اور اصلاً کلام نہ کرے اور نہ اس مندلہ سے باہر آئے اور نہ اپنی جگہ سے ہلے ورنہ ہلاک ہونے کا خوف ہے۔ ہفتم آخر روز چلہ کے ایک شور و شغب عظیم پیدا ہوا اور دن سے ہی طرح طرح کی شعلیں اور جلتے ہوئے چراغ گھوڑے پر سوار بصورت مختلفہ نظر آئیں گے رات تک یہی تماشا دیکھنے میں آئے گا کہ ناگاہ ان کے درمیان ایک سلطان باعجاہت شیر پر سوار مع الخدام پر از طبق زر و جواہر ہائے نثار مع تیس ہزار پری کے صاحب دعوت

کے روبرو حاضر ہو اور سلام کرے صاحبِ دعوت تعظیماً کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے اور اشارے سے جواب دے اور زبان سے قطعاً کلام نہ کرے بادشاہ عرض کرے کہ اے عامل و عالمِ ربانی اور اے زبدۂ دریاتِ انسانی و اے فرزندِ آدم خلیفہ حقانی تیرا مطلب کیا ہے۔ صاحبِ دعوت بیان کرے کہ اے ملک ارواح خدائے خالق اشباح تجھ سے راضی ہو میری مراد یہ ہے کہ اپنے لشکر کو میری حاجت کے لیے ممد و معاون کر تاکہ جس وقت میں ان کو بلاؤں حاضر ہوں۔ اور معاونت کریں اور نظرِ اتحاد اور مودت کو مجھ سے نہ پھیریں۔ المقصود وہ اپنے لشکر کو دکھلائے اور اس کے حکم کا مطیع کرا دے۔ اسناد اس اسم کی بہت ہیں۔ مختصراً یہاں معرضِ تحریر میں آئیں۔

اسم منقتدہ برائے استغناء | يَا مَنَّانُ ذُوالْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنُّهُ یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی ہمیشہ مقروض رہتا ہو اور سخت عاجز ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کی بہت تلاوت کرے حق تعالیٰ خزانہ غیب سے اس کا قرضہ ادا کر دے گا اور جو کوئی اس سے معاملہ کرے گا فائدہ اٹھائے گا۔ اور وہ شخص اسی کی برکت سے صاحبِ اولاد اطفال کثیر ہو گا۔

ایضاً برائے ملاقات رجال اللہ و فوائد جلیلہ | اگر کوئی اپنی ترقی شغل و عمل یا دوسرے کے لیے اس اسم کی نوّے[1] روز تک دعوت دے اور ہر رات دن سات ہزار بار پڑھے کوئی شخص رجال اللہ سے کہ مثل اس کے ایسا صاحبِ شوکت و عظمت نہ دیکھا ہو عامل کے پاس آئے اور ایسا علم سکھلائے کہ وہ پھر کسی چیز کا محتاج نہ رہے۔ اور دنیا و آخرت کا تونگر ہو جائے اور انواعِ علمِ کیمیا سے بھی اس کو تعلیم کرے کہ اگر خاک میں ہاتھ ڈالے تو سونا ہو جائے لیکن صاحبِ عمل کو لازم ہے کہ ایسے کاموں کی طرف ملتفت نہ ہو تاکہ شغلِ حق سے باز نہ رہ جائے اور غبار

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب۔

زدوات اس کے آئینہ دل میں نہ جمیں۔

ایضاً برائے راہ یابی | اگر کوئی شخص راہ بھولا ہو تو نوّے مرتبے اس اسم کو پڑھے۔ خدا چاہے راہ پائے۔

ایضاً برائے حصولِ سامان | اگر کوئی بے سر و سامان ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر روز نانوے بار پڑھے خدا چاہے صاحبِ سامان ہو۔

اسم ہیجدہم | يَا دَيَّانُ الْعِبَادِ كُلٌّ يَقُوْمُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی جامۂ خانۂ کعبہ شریف پر مشک و زعفران سے یہ اسم لکھ کر میت کے سینے پر رکھ کر مردہ کو دفن کرے خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ شخص عذابِ گور سے نجات پائے اور اس پر عذاب نہ ہو اگرچہ لائقِ جرم ہو۔

ایضاً برائے مرضِ صعب | اگر کوئی شخص برص میں مبتلا ہو کہ وہ کسی علاج سے اچھا نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم کاغذ خطائی پر مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ خدا چاہے عارضہ برص سے شفا پائے۔

ایضاً برائے فسخِ عزمِ سفر | اگر کوئی شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور دوسرا شخص اس کا باہر جانا پسند نہ رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم پوستِ آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اس کی دیوار میں جو جانب قبلہ ہو چھپا دے اور تیس دن تک یہی اسم برابر ہر روز ایک سو بیس مرتبے پڑھے۔ خدا چاہے اس کا ارادہ عزمِ سفر سے فسخ ہو جائے گا۔

ایضاً برائے مال و متاع در سفر | اگر کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے اور اس اسم کا پوستِ آہو پر مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے اسباب میں رکھے حق تعالیٰ اس کا اور اس کے مال کا نگہبان ہو گا۔ اور اگر راستہ میں چور یا رہزنوں کی جماعت اس کے نقصان کا قصد کریں تو حق تعالیٰ ان کی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرہ کر دے گا۔

ایضاً برائے سلامتی مال از سرقہ و خیانت | اگر کوئی چاہے کہ کسی کو اپنا مال و متاع

[1] نصاب تین لاکھ چھبیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار۔ عشر اکیاسی ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب

امانۃً سپرد کرے تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کو سفید حریر پہ لکھ کر اپنے اسباب میں مخفی رکھ دے اور لکھتے وقت عود کا بخور کرے اور کسی سے اس امر کی اطلاع نہ کرے خدا چاہے اس کی امانت سلامت رہے اور کوئی اس کے مال کی خیانت پر قادر نہ ہو۔

ایضاً برائے حصول مقاصد جو مومن کہ ستر روز تک برابر پانچہزار بار اس اسم کو پڑھے گا تمام مقصد دلی اس کے پورے ہوں گے اور مقبول ارواح و اشباح و اجسام ہوگا اور حسد اور کینہ اور کپٹ سے اس کا دل صاف ہوگا۔

اسم نوزدہم برائے بازآمدن غائب يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ اِلَيْهِ مَعَادُهٗ یہ اسم مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی غائب ہو اور اس کا کچھ پتا نہ ملتا ہو تو طالب کو چاہیئے کہ یہ اسم پانچ ہزار بار پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی دس دس بار پڑھے اور سلام کرے بعدہ سجدہ میں جائے اور سو بار اس درود شریف کو پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر ہزار بار اسم مذکور پڑھے اس کے بعد اسم مسطور مشک و زعفران سے کاغذ پر لکھے اگر پوست آہو ہو تو سب سے اولیٰ ہے۔ پھر اس تعویذ کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھے اور سو جائے حق تعالیٰ کے حکم سے غائب کو خواب میں دیکھے گا اور جو کچھ سختی یا راحت گزرتی ہوگی بیان کرے گا۔ اگر زندہ ہے تو بہت جلد واپس آئے گا۔ اور بغیر گھر آئے اس کو چین اور آرام اور قرار نہ ہوگا۔

اسم بستم يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو دوشنبہ یا پنجشنبہ کو طلوعِ آفتاب کے

---

[1] نصاب تین لاکھ چھبیس ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار۔ عشر اکیاسی ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب۔

[2] نصاب دس لاکھ نواسی ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ چوالیس ہزار پانچ سو۔ عشر بہتر ہزار دو سو پچاس بار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب۔

وقت چڑھے چاند سات روز تک ہر روز سات ہزار بار پڑھے۔ حق کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو۔

ایضاً برائے حب اگر کسی کو اپنے عشق میں بیقرار کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اس اس اسم کو کاغذ خطائی پر مشک و زعفران سے لکھے اور بہتے پانی میں ڈالے۔ اور وہیں اس پانی کے کنارے ایک ہزار بار اس اسم کو پڑھے ایسے وقت میں حال تارکِ حیوانات جمالی و جلالی کا ہو۔ اور روزہ دار رہے تو بہت ہی خوب ہے۔ اور اس اسم کی تلاوت کے وقت خوشبو کا استعمال کرے اور عود جلائے خدا چاہے اس کا مطلوب مضطرب ہو کر اس کے پاس آئے اگر وہ قید آہنی میں بھی مقید ہوگا تب بھی اس کے پاس پہنچے گا۔ اور جو شخص پانی پر دم کر کے اس کو پئے گا باایمان مرے گا اور عذاب قبر اور سکرات موت اور پلصراط کے خوف سے نجات پائے گا۔

ایضاً برائے دفع جنون اگر اس اسم کو دارچینی کے ٹکڑوں پر لکھ کر پانی میں گھس کر کسی مجنون یا سودائی کو پلائے خدا چاہے شفا پائے۔

ایضاً برائے مخلصی از مشکلات اگر کوئی شخص اس اسم کو ہر روز بوقت صبح، ایک سو پانچ مرتبے پڑھے خلق اس کی مطیع ہو اور تمام بلاؤں اور سختیوں اور مشکلوں سے رہائی پائے اور دارین کا مقصود اس کو نصیب ہو اگر خاص کسی کے مطیع ہونے کی نیت سے پڑھے وہ شخص اس کا مطیع ہو۔

ایضاً برائے تسخیر ارواح و دیگر فوائد جلیلہ اگر کوئی شخص تسخیر ارواح و قلوب خلائق و جمیع خلائق آسمان و زمین اس اسم کو پڑھے۔ خدا چاہے کامیاب ہو۔ ترکیب یہ ہے کہ چالیس روز تک متواتر سات ہزار بار پڑھے تمام روحانیات عالم علوی اور ساکنان سفلی اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے مدد ہوں۔ اس دعوت کا نام دعوت رحیمی رکھا گیا ہے اگر کوئی شخص اس اسم اعظم کو ہر روز تین سو ساٹھ بار پڑھے گا اور اوّل و آخر ہر سینکڑے پر درود شریف پڑھے گا۔ اگر قید میں ہوگا رہائی پائے گا قرضدار ہوگا سبکدوش ہوگا مریض ہوگا شفا پائے گا فقیر تو انگر ہوگا ننگا لباس

پائے گا۔ بھوکا سیراب ہوگا۔ گمراہ ہدایت پائے گا۔ ذلیل عزیز ہوگا۔ مسحور شفا
پائے گا۔ اگر دریا یا جنگل میں ہوگا۔ غرق اور ہلاکی سے نجات پائے گا۔ اگر مسافر ہوگا
اور اپنے وطن سے دور و دراز پڑا ہوا ہوگا۔ اپنے گھر آئے گا اور اہل وعیال سے
ملے گا۔ اگر کسی کے باطن میں تفرقہ پڑا ہوا ہو۔ اور جمعیت خاطر چاہے تو اس کو نصیب
ہوگی اور لذات حضوری سے مسرور رہو گا۔ اگر کوئی صاحب حاجت و غرض ہے
اپنے مقصود کو پہنچے گا اور اگر بے زوج ہے بیوی پائے گا۔ اور عدو دوست ہوں گے
اور لاولد اولاد پائے گا۔ اور مغلوب الغیظ والغضب صاحب حلم ہوگا۔ حاسد محسود
ہوگا متکبر صاحب تواضع ہوگا اور بخیل و ممسک صاحب جود و سخا ہوگا اور حقیر صاحب عزت
ہوگا۔ اور حریص قانع اور مظلوم منصور ہوگا۔ اور جو سوء عاقبت سے خائف ہوگا اس کے
سبب سے اس کی عاقبت بخیر ہو گی۔ چاہیے کہ اس اسم کے پڑھنے کا التزام رکھے اس کے
بہت سے خواص ہیں پڑھتے وقت اس کی تاثیریں اور عجائب و غرائب اسرار عامل کے
مشاہدہ میں آئیں گے۔ جو شخص اس سے غافل رہا محروم رہا اور جس نے اس کی مواظبت
کی سعادت ابدی پائی۔ وان اراد ان یکون عزیزا کریما رحیما فی الاٰجلۃ
والعاجلۃ فلیلتزم بھذا الاسم الاعظم المذکور۔

اسم بست و یکم برائے مشاہدہ عجائب و غرائب عالم | یا تامّ فلا تصف الالسن کُنہ
جلالہ وملکہ وعزہ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی
شخص عجائب و غرائب عالم غیب کا مشاہدہ کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ۱۲
روزے رکھے اور ہر روز [illegible] ہزار بار اس اسم کو پڑھے عالم ظاہر و باطن اس پر مکشوف
ہو اور بادشاہ اور تمام اکابر [illegible] اس کو دوست رکھیں اگر بادشاہ کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پر ہوگا وہیں رہے گا۔

ایضاً برائے تفرقہ اعداء | اگر کوئی چاہے کہ بیگانہ لشکر کو متفرق کر دے تو اس عامل
کے پاس اس کے بادشاہ کے گھوڑے کی پا کی خاک لائے اور عامل اس پر سات ہزار
بار یہ اسم پڑھ کر دم کرے اور اپنے لشکر میں کھڑا ہو کر دیکھے کہ اس لشکر کا بادشاہ
کہاں ہے اور قلب اس لشکر کا کس طرف ہے۔ پس وہ خاک اس طرف کو پھینک دے
اور زبان سے کہے کہ ہم نے تم کو متفرق اور پراگندہ کر دیا اور زور سے ہاتھ پر
ہاتھ مارے تاکہ اس کے لشکر تک وہ آواز پہنچ جائے پھر اسم پڑھنا شروع
کر دے خدا چاہا ہے ان کو ہزیمت ہو گی اور ان کو فتح و نصرت ہوگی۔

ایضاً برائے تسخیر عالم علوی و سفلی | اگر کوئی شخص اس اسم کو اکتالیس روز تک سات
ہزار بار پڑھے ارواح عالم علوی و سفلی اس کے مسخر ہوں اور ہر کار میں اس کے
مدد معاون اور اس کے عدل و احسان کا آوازہ جہان میں مشہور ہو
خدائے تعالیٰ کے فضل و احسان اور بزرگی سے۔

اسم بست و دوم برائے طلب علم و حکمت | یا مُبْدِئَ البَدَائِعِ لَمْ تَبْغِ فِی
انشائھا عوناً من خلقہٖ۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر
کوئی شخص طالب علم و حکمت ہے اور کچھ پڑھا ہوا نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ
چالیس روز تک ننانوے بار اس اسم کو پڑھے حق تعالیٰ جلد تر چشمہ ہائے علم و حکمت
اس کے دل سے جاری کر دے گا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
اخلص للہ اربعین صباحا ظھرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ
اور کوئی حجاب اس پر نہ ہوگا اور حل مشکلات اور افتتاح ابواب اس پر آسان ہوگا۔

ایضاً برائے ادراک مغیبات | اگر کوئی شخص نوے روز تک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گا اور عالم غیب و شہادت اس پر مکشوف کرے گا۔

ایضاً برائے حصول غنا اگر کوئی چاہے کہ سوائے حق کے کسی کا محتاج نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کے حروف غیر مکرر جمع کرے اور ہر حرف کے بدلے ہزار بار پڑھے وہ شخص خدا کی ذات پر مستغنی ہو جائے گا۔ اور کسی کی اسکو پرواہ نہ رہے گی۔

اسم بست و سوم برائے حصول سعادت يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ مِّنْ حِفْظِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی ہر روز ایک ہزار بار اس کو پڑھے سعادت اُولیٰ و اخری اُس کو حاصل ہو اور حق تعالیٰ اس کو ایسا علم عطا فرما دے کہ کوئی بات اس پر چھپی نہ رہے اور محرم حریم قدس کا ہو۔

اسم بست و چہارم برائے اطاعت خلائق يَا حَلِيْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا يُعَادِلُهٗ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر صاحب دعوت اس اسم کی ملازمت کرے تمام فرزندِ آدم خواہ مسلمان یا کافر سب اس کو دوست رکھیں اور اس کے مطیع ہوں۔

ایضاً برائے آشفتہ کردن محبوب اگر کوئی شخص کسی پر عاشق ہو اور اپنے محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ کوئی شئے پاکیزہ خوشبودار یا کھانے کی چیز پر ہر روز پڑھ کر کھلائے یا سونگھائے خدا تعالیٰ اس معشوق کو عاشق کر دے گا یعنی وہ خود اس کے عشق میں مبتلا ہو جائے گا اور اس کو دوست رکھے گا۔ اگر کھلانے پلانے سونگھانے کی چیز وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تو ایک پرچہ کاغذ خطائی پر اس کو لکھ اور کسی بلند جگہ پر ہوا میں آویزاں کرے تاکہ اس کو جنبش ہو اور اس کی تاثیر سے اس معشوق کے دل میں اثر پیدا ہو۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے

ے نصاب دو لاکھ چھبیس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار پانسو عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲۔ ے نصاب دو لاکھ دس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ چالیس ہزار پانسو۔ عشر بہتر ہزار۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدد برابر نصاب ۱۲۔

بیچ میں پس اس کو اختیار ہے جس طرف چاہے پھیر دے۔ پڑھتے وقت خوشبو کا استعمال ضرور کرے کیونکہ طیب چیز تمام اولیاء اور انبیاء کو محبوب ہوئی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثَةٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

ایضاً برائے غائب اگر کوئی چاہے کہ غائب شدہ باز آئے سات ہزار بار یہ اسم پڑھے۔ خدا چاہے جلد آئے۔

برائے علم توحید دعوت حلیمی اس کو پچاس روز تک پچاس ہزار بار پڑھے عالم صغیر و کبیر اس کی طرف رجوع کریں اور توحید کا علم اس کو سکھلائیں۔ پھر یہاں تک اس کا غلبہ ہو کہ بے اختیار سبحانی اور انا الحق کہہ اٹھے اگر مرد عابد ہزار سال عبادت کرے تو اس مرتبہ کو نہ پہنچے جیسے کہ اس کی دعوت سے تھوڑی سی مدت میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اس کو دعوت حلیمی کہتے ہیں سالک کو چاہیئے کہ اس کے وظیفہ یومیہ کو نگاہ رکھے اگر نعوذ باللہ ایک دن بھی قضا ہوگا۔ اس کے کمالات میں خلل اور نقصان واقع ہو جائے گا۔

ایضاً برائے دفع رجعت اسم اگر کوئی چاہے کہ اسم کی رجعت اس پر نہ ہو چاہیئے کہ اسم مذکور کو ان شرائط سے عامل ہو۔ اول تین روزے بہ نیت طے چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو رکھے اور خلوت میں بیٹھے اور جمعہ کو غسل پاک کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور خوشبو لگائے اور دس بار درود شریف پڑھے اور ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص اور گیارہ بار پھر درود شریف پڑھے اور شرائط اسمائے اعظم جیسا کہ مقدمہ میں لکھی گئی ہیں عمل میں لائے۔ اس کے بعد بہ نیت دفع رجعت ہزار بار اسم مذکور پڑھے کو اسم اسمائے عظام سے اس پر رجعت نہ کرے اور یہ عمل خاصہ ارشاد اہل اللہ سے ہے ہر شخص اس سے واقف نہیں ہے وہی واقف ہیں جو صاحبِ کمال اور ہادی اہل ضلال ہیں۔ اسمائے عظام کی رجعت کی اسناد دعوت مقطعات میں بھی لکھی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہیئے۔

اسم پنجم و بست یَا مُعِیْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَخَافَتِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شوریدہ حال اور پریشان احوال گھر سے دور بے بہرہ حوادث روزگار سے تباہ اور مصیبتوں کا مارا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ اسم ہر روز صبح کی نماز کے بعد تین سو ایک بار بے ناغہ پڑھنا شروع کرے خدا چاہے بہت جلد تمام بلاؤں اور سختیوں سے نجات پائے گا شیخ فرماتے ہیں

س گنبد پوئندہ کہ پائندہ نیست — جز بخلاف تو گرائندہ نیست

تمام مرادیں و مقاصد اس کے پورے ہوں۔ اس دعوت کا نام دعوت عقد اللسان ہے جو شخص عامل سے نے راضی ہو اور اس کے حکم کا مطیع ہو اور ایک روایت میں شرط دعوت معیدی یہ ہے کہ ایک لاکھ بار پڑھے تاکہ اس کے دل میں سوائے حق کی مرضی کے کوئی کدورت نہ جمے اور دل اس کا آئینہ گیتی نما ہو۔ اور موصوف بصفات حق ہو۔

دعوت معیدی اگر کوئی شخص برائے قضا حاجات و کفایت حہمات و دفع اعدائے ظاہری و باطنی کہ مراد نفس امارہ سے ہے بموجب اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک تین سو بار صبح کے وقت پڑھے خدا کے فضل و کرم سے تمام مرادیں اس کی برآئیں اور اعدا مقہور اور تمام عالم اس کا مسخر ہو اور اگر ہر روز بعد نماز فجر اس کی ملازمت کرے سریع الاجابت ہو۔

اسم ششم و بست برائے عزہ و جاہ یَا حَمِیْدُ الْفَعَّالُ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یہ اسم جمالی اور جلالی دونوں خاصیتوں سے مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سرداری اور مہتری اور قبولیت چاہے تو اس کو لازم ہے کہ اس اسم کو بہ نیت سند دعوت حمیدی اکیس روز تک دو لاکھ بار حساب کرکے پڑھے

---

[1] نصاب تین لاکھ اکسٹھ ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اسی ہزار پانسو عشر نوے ہزار دو سو پچاس۔ قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب۔ [2] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب۔

اور بعد دعوت وظیفہ یومیہ کو نگاہ رکھے تاکہ اسم کی رجعت اس پر مراجعت نہ کرے اور اس کے سبب سے تکلیف نہ اٹھائے اس واسطے لازم ہے کہ اس اسم کی ملازمت کرے۔ واضح ہو کہ اسم کی رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ علم و حکمت اور قدر و منزلت اس کے پڑھنے سے حاصل ہوئی ہے وہ زائل ہو اور مفلسی میں گرفتار ہو۔

ایضاً برائے حصول ظفر بر دشمن اگر کوئی شخص بموجب اعداد حرف اسم ہذا کو رغیر مکرر حرف کے عوض ہزار بار یہ اسم پڑھے ممدوح اہل زمین و آسمان ہو۔

ایضاً جو کوئی اس اسم کو تین سو ساٹھ بار اس آیت کے ساتھ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ملا کر پڑھے دشمن پر فتح پائے اور واسطے رد دعوت غیر بھی موثر ہے۔

اسم ہفتم و بست یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِهٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُهٗ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو ہر روز کثرت سے پڑھے۔ اور تعویز بنا کر اپنے پاس رکھے ہمیشہ بین الانس و الجن عزیز ہو۔

ایضاً اگر کوئی شخص چاندی کی انگشتری پر اس اسم کی تکسیر کرکے کندہ کرائے اور سات تہہ اس پر موم کی بطور مہر جمائے اور ہر تہہ پر تین سو ساٹھ بار یہی اسم پڑھے کبھی معیوب نہ ہو اور حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے خزانہ غیب لاریب سے اس کو غنی کر دے اور لوگ اس سے بہرہ ور ہوں اور حق تعالیٰ اس کو توفیق نیک عطا فرمائے۔

بیت
توفیق اگر نہ رہ نماید — ایں قفل بعقل کے کشاید

ایضاً اگر کوئی شخص اس اسم کو پچیس روز تک ہر روز تین ہزار دو سو بار پڑھے تونگر ہو۔ پڑھتے وقت قبلہ کو منہ رکھے۔

ایضاً اگر کوئی اس اسم کو دس ہزار بار پڑھے قاضی الحاجات اس کی تمام

---

[1] نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مد در برابر نصاب۔

دینی و دنیوی مرادیں بر لائے اور انواع عجائب و غرائب عالم جبروت و لاہوت کر
تمام عالم سے برتر ہے حق تعالیٰ اس پر منکشف کرے ؎

باجبر و تش کہ دو عالم کم است | اوّلِ ما آخر ما یک دم است

ایضاً برائے تسخیر قمر اگر کوئی چاہے کہ قمر کو مسخر کرے تو چاہیے کہ چودہ روز تک ہر روز دس ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے اور منتظر قمر کے رکھے۔ اور ہر بار کہا کرے یَاقَمَرُ اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ جس وقت دعوت تمام ہو قمر آسمان سے بصورت امرد عامل کے پاس آ ملے اور اس کو آغوش میں لے اور ہم کلام ہو۔ اور مطلب دریافت کرے عامل کو چاہیئے کہ اس کے جواب میں کہے کہ تیرے عالم کے عجائب و غرائب دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں اور تیری امداد چاہتا ہوں اور جو نقش ہے کہ پردۂ غیب میں ہے مجھ کو دکھلا قمر ان سب باتوں کو قبول کرے اور کہے اے مسیح تو اپنے ذوق و شوق میں رہ میں تیرا یار ہوں جس وقت تو طلب کرے گا حاضر ہوں گا۔ تجھ کو تمام بحر و بر اور عجائبات عالم کی سیر کراؤں گا۔ واضح ہو کہ جب قمر کی تسخیر حاصل ہوتی ہے تو عالم گنج نقرہ کا متصرف ہوتا ہے اور ایسے ہی تسخیر شمس میں سونے کا۔ عامل کو چاہیے کہ اس روز نقرہ پر نظر نہ رکھے عامل کو خود یہ مرتبہ حاصل ہو گا کہ جو دل میں خیال کرے گا فوراً اس کا ظہور معاینہ کرے گا۔ جیسا کہ فیلقوس اور ارسطاطالیس کے زمانہ میں واقعات ہوئے ہیں اور دعوت قمر سے حاصل ہوئے ہیں۔ یہ سب بیان حضرت شیخ الشیوخ کی شرح میں مفصل لکھا ہوا ہے۔ جس کو دیکھنا منظور ہو دیکھے۔

اسم لبثت و ہشتم یَاقَاهِرُ ذَاالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَایُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ
یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ اس کے ظاہری اور باطنی اعداء سب دفع ہوں تو اس کو چاہیے کہ سات روزے رکھے اور ہر روز پرانی دو قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر سات ہزار بار پڑھے اس کے بعد ایک خالی مکان میں

ؔ نصاب دو لاکھ چھپن ہزار۔ ذکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار۔ عشر چونسٹھ ہزار دخل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب۔

قبریں آدمؑ و حواؑ کی فرضی بنائے ایک پر آدمؑ اور ایک پر حوا لکھے اور اسی تعداد سے اسم مذکور پڑھے اگر عامل گوشہ نشین ہے تو وہیں قبریں بنا لے اور عمل کو بجا لائے حق تعالیٰ اس کے تمام اعدائے ظاہری و باطنی پر اس کو ظفر دے گا۔ اثنائے دعوت میں عامل دشمن کی صورت کو سرخ مائل بہ سیاہی تصور کرے خدا کے حکم سے ساتویں روز دشمن اس کا ہلاک ہو گا۔ اور اگر اس کو بیمار کرنا چاہے تو اثنائے دعوت میں اور کسی نقش کا تصور نہ کرے ہفتہ کے اندر دشمن اس کا رنجور ہو گا لیکن یہ سب ترکیبیں ایسے دشمنوں کے لیے ہیں جن کے ہلاک کرنے تدبیر شرعاً جائز ہو اگر ناحق دشمن تصور کرے اور بغیر مرضی حق دعوت دے تو اسم کی رجعت اسی پر مراجعت کرے گی اور اعداء اور عامل دونوں ہلاک ہوں گے۔

ایضاً خواص دعوت قاہری یہ اسم مشترک قہر و لطف ہے لیکن قہر کا غلبہ زیادہ ہے در منقوش پیشانی حضرت مہتر عزرائیل ہے اور اس کی چھیاسٹھ اسنادیں ہیں۔ مگر دو امر اس کے لیے مخصوص ہیں ایک تیغ دوسرا تاج کبھی سر اڑاتا ہے اور کبھی تاج رکھتا ہے۔ باقی اسنادیں خود عامل پر منکشف ہوں گی اس اسم کی دعوت انیس روز کی ہے ہر روز نو ہزار بار پڑھے اس کو دعوت قاہری کہتے ہیں ورد کے تمام ہونے کے بعد جو خطرہ مستمع کے دل میں قہر یا لطف سے گزرے گا وہ ضرور اس کا ظہور دیکھے گا۔

ایضاً برائے عداوت اگر کوئی یہ اسم لکھے اور سیاہ کوّے کے منہ میں رکھ کر سی دے اور زمین میں دفن کر دے جن دو آدمیوں میں دشمنی ڈالنا چاہتا ہے ضرور ہو گی اسم لکھنے کے بعد ان کے اور ان کی والدہ کے نام بھی لکھنے چاہییں۔

ایضاً برائے ازالہ مردمی اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی کی مردمی باندھے کہ وہ کسی عورت پر قادر نہ ہو سکے یا خاص عورت پر قادر نہ ہو سکے تو اس کو چاہیئے کہ بڑا سا قفل لائے اور اس پر ایک ہزار ایک بار یہ اسم پڑھے اور دم کر دے مگر ہر دفعہ پڑھ کر دم کرتا جائے اور کہتا جائے کہ بستم محل فلاں ابن فلاں بر فلانہ بنت فلانہ اگر تمام جہان کی عورتوں سے بند کرنا چاہے تو اس طرح کہے بستم محل مخصوص فلاں ابن فلاں بر مؤمنات

جہاں اور اگر چاہے کہ قطعاً کسی چیز پر اس کو شہوت نہ ہو تو اس سند سے کہے کہ بستم ذاتِ فلاں بن فلانہ ایسا بستہ ہو کہ کسی چیز پر قادر نہ ہو سکے۔ جب قرآۃ مسطورہ پڑھ چکے قفل پر دم کرے۔ اور کاغذ پر اسم مذکور لکھ کر اس کا اور اس کی ماں کا نام درج کرے اور اگر چاہے کہ عورت بستہ ہو اور مرد اس پر قادر نہ ہو سکے تو اس کو بھی اسی طور سے کرے اگر تمام شہر کا نام لے گا تمام شہر بستہ ہو جائے اور حیوانات کے پیے اگر کرنا چاہے تو وہ بھی بستہ ہو جائیں گے۔

ایضاً برائے بندکردن دشمنان از جنگ جبکہ لشکر بیگانہ ظاہر ہو اور جہاں میں نہایت شور و شغب پیدا ہو اور دونوں لشکر آمنے سامنے کھڑے ہوں۔ اس وقت صاحب دعوت صف میں کھڑا ہو اور دونوں انگشت شہادت اپنے کانوں میں دے کر اکہتر بار اسم مذکور پڑھے۔ اور لشکر بیگانہ کی طرف پھونک دے۔ اور کہے کہ بستم دست و پائے وزبان لشکر و فیلان و اسپاں خدائے تعالیٰ کے حکم اور اس اسم اعظم کی برکت سے سب کے سب بستہ ہو جائیں گے۔ اور مغلوب ہو کر فرار ہو جائیں گے اور اگر لشکر کے درمیان سات سو بار یہی اسم اعظم بہ نیت خالصاً للہ پڑھے گا۔ اور حق کی طرف توجہ کرے گا۔ آپس میں صلح ہو جائے گی۔

ایضاً برائے موقوفی جنگ جس جگہ جنگ ہو اسم مذکور سات دفعہ پڑھ کر دم کر دے لڑائی موقوف ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو اسم اعظم کے اعراب کے موافق سو سو بار پڑھے۔ خدا چاہے شئے گمشدہ حاصل ہو جائے گی۔

ایضاً برائے مقہوری اعداء اگر ہر نقطہ کے موافق سو سو بار پڑھے۔ تو دشمن مخذول و معزول ہوں۔ اور دوست قوی ہوں۔

ایضاً برائے دفع زلزلہ و باران شدید وغیرہ واسطے دفع زلزلہ اور باران زیادہ کے کہ بغیر وقت برسے۔ صاحبِ دعوت پچیس بار اسم مذکور پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سب دفع ہو۔ اور رحمت سے مبدل ہوں اور واسطے دفع امراض مریض اور ماندگی مسافر در طریق سفر اور وضع حمل بمدت معینہ آسانی و خلاصی

محبوس و رسیدن معزول بمرتبہ و قاصد بمقصد و دفع ناتوانی و حصول کالائے گمشدہ پانچ پانچ بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تمام مقاصد پورے ہوں گے۔

ایضاً برائے عظمت اگر کوئی شخص اسم مذکور خاتم فقرہ پر کندہ کر کے اپنے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنے خدا چاہے تمام خواص اسم سے بہرہ مند ہو۔ اور خلائق کی نظروں میں با شوکت و عظمت رہے۔

ایضاً برائے فرزند نرینہ اگر کوئی شخص فرزند کی آرزو رکھتا ہے تو چاہیئے کہ اسم مذکور پڑھا کرے خدا چاہے فرزند نرینہ پیدا ہو۔

ایضاً برائے فروانی ثمرات اگر کوئی شخص کاشتکاری یا درختوں کے نصب کرنے کے وقت اسم مذکور بحساب خُذ حرفاً وقل مائتہ پڑھے خدا چاہے اس کھیتی کے غلہ میں اور درختوں کے میوے میں بہت برکت ہو۔

ایضاً برائے معزولی از منصب اگر چاہے کہ کسی مرد ظالم جابر کو اس کے عہدے سے معزول کرے تو اکتالیس عدد چھوارے کی گٹھلیاں لے اور ان پر ایک ایک ہزار پڑھے اور دم کرکے ہر بار کہے کہ میں نے فلاں شخص کو معزول کر دیا بعد اتمام ان گٹھلیوں کو کسی خندق میں ڈال دے۔ وہ شخص اپنے عہدے سے معزول ہو جائے گا۔

ایضاً برائے حب اگر کسی کو اپنی دوستی میں بے قرار کرنا چاہے تو حریر سفید پر مشک و زعفران سے اس اسم کو لکھے اور اس شخص کی دیوار میں پنہاں کرے اور ہر روز پچیس بار پڑھ کر اس کی طرف دم کر دیا کرے۔ خدا چاہے وہ شخص اس کے عشق میں مبتلا ہو گا۔

---

[1] صاحب کشف الانوار اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بعد حروف اسم پڑھے۔ اور جامع ابوسعیدی میں لکھا ہے کہ اگر قرضدار ہے تو اس کو پڑھے اور اپنے پاس رکھے خدا چاہے قرض سے سبکدوش ہو۔ اور اگر حاملہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے جلد حمل سے خلاصی پائے ۱۲ منہ۔

اسم بست و نہم یَاقَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِہٖ۔ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ علو درجات مراتب دین و دنیا کے لیے اکیس شب ہر شب ہزار بار پڑھے۔

ایضاً **برائے استخلاص امانت از پنجہ ظالم** اگر کسی کی امانت ظالم کے ہاتھ میں جا پڑی ہو اور وہ کسی طرح اس کو نہ دیتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ سات روزے رکھے، اور ہر روز قبروں کی زیارت کرے۔ اس کے بعد صدقِ دل اور کامل اعتقاد سے تین رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا دوسری میں اذا زلزلت الارض تیسری میں والعصر تین تین بار پڑھے اور بعد نماز کے ایک سو پچیس بار یہ اسم پڑھے۔ یا مقلب القلوب اس کی برکت سے اس کے دل کو مہربان کر دے گا۔ اور وہ امانت اس کی اس کو دے دے گا۔

ایضاً **برائے حصول قرب الٰہی بیان دعوۃ قرنی** اس اسم کے داعی کو بہت بڑا قرب حق حاصل ہوتا ہے۔ اور اس اسم کی دعوت کو دعوت قرنی کہتے ہیں۔ سات روز کی اس کی دعوت ہے ہر روز سات ہزار بار پڑھے۔ اسرار غیب اس پر ظاہر ہوں۔ چاہیئے کہ حاضر اپنے وقت کا رہے اور معاینہ کرے کہ پردہ غیب اور تتق لاریب سے کیا کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ ناگاہ ایک شخص عامل کے روبرو آئے اور یہ اسم پڑھے۔ اس وقت صاحب دعوت ساکت ہو جائے اور اس کو سُنے جب وُہ ننانویں مرتبے پڑھ چکے تو صاحب دعوت بھی اس کے ساتھ پڑھنا شروع کر دے اور سوائے اسم کے دوسری طرف ملتفت نہ ہو اس کے بعد اس شخص سے صاحب دعوت کلام کرے۔ اور کہے کہ اے آفریدۂ خدا کہاں سے آیا ہے۔ وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور ترتیب یافتہ جبرائیل علیہ السلام ہوں اور عرش کے سایہ کے نیچے میرا قرار اور آرام گاہ ہے۔ تجھ کو چاہیے کہ اس اسرار الٰہی کو نامحرم سے نگاہ رکھے اور ظاہر نہ ہونے دے چونکہ تو صاحب دعوت

ہے اور آداب شرائط سے مودب ہے اب مجھ کو لازم ہے کہ تیرے ہر امر میں امداد و معاونت کروں اور تیرا مقصد اور ارادہ ہو اس کو بجا لاؤں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تیری حاجات اور مرادات پوری کروں۔ اس کے جواب میں عامل کہے کہ اس دعوت سے میرا مقصد اور مطلوب یہ ہے کہ قرب واجب الوجود حاصل ہو۔ جب وہ فرشتہ بات سن لے تو یکایک نظر سے غائب ہو اور طرفۃ العین میں پھر وہ واپس آ جائے اور جواب و سوال بیان کرے کہ ملک مطلق کا فرمان ہوتا ہے کہ جب تک آداب شریعت اور طریقۃ اتباع سنت سے مودب نہ ہو ہمارے سراپردہ جمال و کمال میں باریاب نہیں ہو سکتا۔ صدق و یقین حاصل کر اور یہاں تک سعی کر کہ اگر سارا جہان تجھ کو مل جائے تو گوشہ چشم سے نہ دیکھ اور ہماری طرف متوجہ ہو۔ صاحب دعوت ان تمام شرطوں کو بصدق دل قبول کرے اور وہاں لے جانے کی آرزو کرے۔ آخر الامر وہ فرشتہ اپنی دوش پر بٹھا کر اعلیٰ علیین میں لے جائے اور راستہ میں ہزارہا عجائب و غرائب نہانی کا معائنہ کرائے اس کے بعد ایسے مقام پر لے جائے جہاں صاحب دعوت کے مشام جان میں بوئے معرفت آئے اور وہ تشریف لباس معرفت سے مشرف ہو اور شراب ناب حضوری نوش فرمائے کہ سقٰھم ربھم شرابا طھورا اس سے اشارہ ہے بعدہٗ ذات میں نظر عین الیقین سے نورِ معیت حق کو ملاحظہ کرے کہ منقول ہے مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔

ایضاً اگر کوئی شخص ہمیشہ اس اسم پر مداومت کرے خلق کے نزدیک عزیز و محترم ہو اور بلند مرتبہ پائے۔

ایضاً **برائے احترام** اگر کوئی شخص ہر روز پچیس بار پڑھا کرے۔ حق تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے۔

اسم سی ام یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت

نصاب دو لاکھ پچیس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ بارہ ہزار عشر چھپن ہزار دو سو پچاس قفل تین سو ساٹھ دورہ مدور برابر نصاب

نصاب دو لاکھ اسی ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ چالیس ہزار بالنوعشر بانوے ہزار دو سو پچاس قفل تین سو سولہ دورہ مدور برابر نصاب

اس کی یہ ہے کہ اگر کوئی اکیس روز تک سات ہزار بار پڑھے۔ تمام اعداء او ظالم مقہور اور مردود ہوجائیں۔

ایضاً برائے رد اعداء اگر یہی اسم پڑھ کر سلاطین جابر کے روبرو جائے تو کچھ خوف نہ ہو۔

ایضاً برائے تسخیر عطارد اگر کوئی چاہے کہ عطارد کو اپنا مسخر کرے تو اس کو چاہیے کہ ساٹھ روز تک اس کی دعوت دے۔ اور اس مدت میں چھ لاکھ بار اسم مذکور پڑھے اور ان دنوں میں دوسری دعوت نہ دے۔ اور نہ اپنے حجرہ میں کسی کو آنے دے۔ اور اس حجرہ کا سہ پایہ چوب انار یا بید انجیر یا کنارے ہو اور یہ اسم لکھ کر ان تینوں پایوں پر آویزاں کرے اور ان کے نیچے بخور جلائے۔ اور سوائے ضرورت خاص کے اس حجرہ سے باہر نہ جائے۔ آخر خلوت میں ایک پیر مرد خوبصورت باصباحت کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے دائرے کے روبرو حاضر ہو اور کتاب کو پڑھے۔ مسیح اس سے کچھ بات چیت نہ کرے۔ جب وہ پیر خود دریافت کرے کہ اے صاحبِ دعوت اس دعوت سے تیرا کیا مطلب ہے۔ اس وقت مسیح مجیب ہو کہ میری غرض آپ کی تسخیر ہے کہ میرے ساتھ عہد ہو کر قہر و لطف کے وقت میری معاونت ہو۔ اور سلاطینِ عالم مسخر ہوں۔ اور ہر اقلیم کی کیفیت سے آگاہی ہو۔ عطارد اس کے جواب میں کہے کہ میں نے قبول کیا۔ جس وقت جس جگہ تو بلائے گا میں حاضر ہوں گا۔ اور اپنے خدمت گاروں کو تیرا ملازم خدمت کردوں گا۔ اس کے بعد ایک مُہرہ بشکل بیضہ کہ اس پر سبز خط ہوں گے مسیح کو دے گا۔ پس یہ نشان عہد نامہ عطارد ہے۔ عامل جس وقت پڑھے اس مہرہ کو اپنے روبرو رکھے خدا چاہے اسی وقت حاضر ہوگا۔

ایضاً برائے تزئین بصفات الٰہی اگر کوئی شخص تیس دن کے عرصے میں تین لاکھ بار پڑھے موصوف بصفات الٰہی ہو۔ اور مستجاب الدعوات ہو اس کی دعا کی برکت سے خدا تعالے ہر ذلیل کو عزیز کردے گا۔ اور عزیز کو ذلیل گدا کو

بادشاہ کردے اور بادشاہ کو گدا۔

اسم سی و یکم برائے فتوحات و اصلاح حال یَا نُوْرَ[1] کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِہٖ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اسم مذکور پڑھے۔ حق تعالیٰ نورِ معرفت و توحید اس کے دل میں پیدا کرے۔ اور جو کوئی چاہے کہ حق تعالیٰ اس کے تمام امور میں لطف اور عنایت فرمائے۔ تو اس کو چاہیے کہ گوسفند سیاہ کا دل با جگر بند ایسے طریقہ سے لائے کہ کسی نامحرم کو اس سے اطلاع نہ ہو۔ اور جگر بند سے دل کو جدا کرے اور سات سو بار اسم مذکور اس پر پڑھے اور دم کرے اور کہے یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ وَیَا دَلِیْلَ الْخَیْرَاتِ میری دعا قبول کر اور میری روزی فراخ کر اور مجھ کو خلائق کی آنکھوں میں عزیز و محترم کر۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جب یہ دعا کر چکے تو مشک و زعفران سے کاغذ خطائی پر یہ اسم لکھے اور اس کو دل کے اندر رکھے اور اس مسجد کے آستانہ بالا پر جہاں پنجوقتہ نماز جماعت سے ہوتی ہو رکھ آئے اور مسجد سے نکلتے وقت اسم پڑھے اور وہاں یہ عمل کرتے وقت خوشبو کا ضرور استعمال کرے اور بخور جلا وے اور اپنے دل میں کسی وسواس کو نہ آنے دے اور اس جگر کو جو باقی رہ گیا تھا اور مخفی رکھا تھا لے کر اکتالیس چھریاں اس پر مارے اور ہر بار اسم پڑھے۔ بعد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور روغن و زعفران میں بریاں کرے اور کھائے اور نظر رکھے کہ اس وقت سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور عظمت سے اس ہفتہ میں اس کا احوال نیک ہو جائے گا اور فتوحات[2] کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور صاحبِ سعادت ہوگا۔ اور تمام کارہائے بستہ اس کے کھل جائیں گے۔

ایضاً برائے کشادن نصیب زنان اگر کوئی عورت ثیبہ یا باکرہ نکاح کرنا چاہے۔

---

[1] اس اسم کی اعداد شرائط مثل اسم یا مذل کل جبار ہے۔ [2] صاحب کشف الانوار اپنے قبلہ گاہ سے نقل کرتے ہیں کہ سالک کو جب فتوحات ہونے لگے تو سائل کو رد نہ کرے حتی المقدور اس کے سوال کو پورا کرے ۱۲۔

وہ بھی یہی عمل کرے خدا چاہے بخت اس کا کشادہ ہوگا۔ اور شوہر اس کے موافق ملے گا۔ اور اس اسم کا پڑھنے والا مرزوقی برزق خضر علیہ السلام ہوگا۔ اور علم لدنی سے بہرہ یاب ہوگا۔ اور خلائق اس کے نفس نفیس سے مستفید ہوگی اور اپنی مراد کو پہنچے گی بمنہ وکرمہ۔

ایضاً تسخیر زہرہ اگر کوئی چاہے کہ زہرہ کو مسخر کرے چاہیئے کہ اول روز ماہ شعبان یا رمضان سے شروع کرے۔ اور آخر مہینے تک تمام کرے ہر روز پانچ ہزار بار پڑھے آخر روز دعوت ایک شخص باصورت جمال وخوش طبیعت مسیح کے روبرو حاضر ہو اور اس کے ہاتھ میں ساز موسیقی سے چنگ یا بربط یا مثل اس کے موجود ہو آتے ہی مسیح کو سلام کرے۔ صاحب دعوت اس کی صورت سے خوش ہو اور وہ اپنے ساز اور آواز سے مسیح کو مست کر دے۔ لیکن مسیح کو چاہیئے کہ مست نہ ہو جائے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے۔ پس وہ شخص صاحب دعوت سے کہے کہ اے جویندہ راہ بے نہایت اس دعوت سے کیا مطلب رکھتا ہے۔ مسیح کہے کہ میرا مقصود تیری حضوری ہے کہ ہر وقت میرا مددومعاون ہو اور ہمیشہ اپنی آواز سے خوش کرے زہرہ جواب دے کہ میں عہد کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ تیرے کاموں پر نظر رکھوں گا۔ اور جس مصلحت کے لیے تو بلائے گا حاضر ہوں گا۔ یہ کہہ کر ایک مہرہ اس کو عنایت کرے کہ بشکل بیضہ مخطط بخطوط سبز ہوگا اور کہے کہ جب مجھ کو بلانا ہو اس کو آگے رکھ کر اسم پڑھنا میں حاضر ہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ تو نظر سے غائب ہو مسیح اس مہرہ کو نہایت احتیاط سے اٹھا کر رکھ لے۔ اور نامحرم کو ہرگز ہرگز نہ دکھلائے۔

اسم سی و دوم برائے غلبہ يَا عَالِي الشَّامِخ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوّ ارْتِفَاعِهِ یہ اسم مشترک ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ مرتبہ زیادہ ہو تو اس کو

لہ جامع سعیدی میں لکھا ہے کہ اس دعوت میں طہارت نفس تزکیہ قلب تجلیہ روح صفائی باطن حسن اخلاق صدق لسانی شرط ہے اور جو چیز ے رفتہ رفتہ اظہار کرے وہ پاک ہو [illegible] ایک [illegible] اٹھا کو [illegible] چالیس ہزار [illegible] تین [illegible]

لازم ہے کہ اتوار سے اتوار تک سات روزے رکھے اور رات دن سات ہزار بار پڑھے اور نامحرموں کی صحبت سے پرہیز کرے۔ اور عطریات کا استعمال کرے۔ خدا چاہے جلد اپنی مراد کو پہنچے۔ اگر کوئی شخص کسی کا زیر دست ہو اور وہ چاہے کہ میں زبردست ہو جاؤں۔ تو اس کو چاہیئے کہ اتوار یا بدھ کو عروج ماہ میں روزے رکھے اور غسل پاک کرے۔ اور پاک کپڑے پہنے اور سات رات دن برابر ایک ہزار سات سو بار اسم مذکور پڑھے اور خلوت میں رہے۔ اور پڑھتے وقت اپنی مراد کو دل میں رکھے اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے خدا چاہے زبردست ہو جائے گا۔

ایضاً تسخیر مشتری اگر کوئی چاہے کہ مشتری کو مسخر کرے تو اس کو چاہیئے کہ بیس روز تک ہر روز چھ ہزار بار اسم مذکور پڑھے۔ اور وقت کا پابند رہے۔ جب زیب ختم ہو لیکا ایک پیر مرد خوش وخنداں سبز لباس پہنے ہوئے مسیح کے روبرو آئے اور کبھی کبھی سپید لباس سے بھی ظاہر ہو غرضکہ دونوں رنگ کے لباس سے ظاہر ہوگا۔ مسیح اس کے تغیر لباس سے کچھ دہشت نہ کرے جب وہ پیر مرد آئے سلام علیک کرے۔ مسیح اس کا جواب دے اور بہت تواضع وتکریم کرے وہ پیر مرد بیٹھے اور کہے کہ اے صاحب دعوت تجھ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ وقت نہایت عمدہ ہے۔ تمام جہان کے کام نیک ہوں گے شقاوت سعادت سے مبدل ہوگی میں اس عالم میں کبھی نہیں آتا مگر جب کہ کوئی صاحب دعوت دعوت دیتا ہے اب میں خاص تیرے واسطے آیا ہوں تو اپنا مقصود بیان کر مسیح جواب دے کہ میرا مقصود یہ ہے کہ تو میرا دوست ہو اور مراتب سعادت ازلی وابدی سے بہرہ مند کر مشتری کہے کہ میں خاص تیری ہی محبت کے سبب سے آیا ہوں تیرا مطیع ومسخر ہوں۔ میں نے تیری دعوت قبول کی۔ اور عہد کیا کہ جس وقت تو بلائے گا حاضر ہوں گا۔ اور تیری معاونت کروں گا۔ لیکن تجھ کو یہ لازم ہے کہ ہمیشہ باوضو اور باطہارت رہنا اور متبع شریعت رہنا اور غذا کم کھانا جب یہ بات تمام ہو لئے اور اخلاص سے صاحب دعوت کے سر پہ ہاتھ پھیرے اور کہے کہ جس کام کیلئے

بلائے گا آؤں گا یہ کہہ کر مسیح کے آگے سے غائب ہوا اسیوقت سے صاحب دعوت
کو علو درجات دکھلائی دینے لگیں چاہیئے کہ مشتری کی موعظت کو نگاہ رکھے۔
تاکہ ہمیشہ مسعود رہے۔ اس دعوت کا نام دعوت عالی ہے۔

اسم سی و سوم برائے عظمت و تسخیر جن و انس | یَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادُهُ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ یہ اسم مشترک ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی واسطے
عظمت ظاہری و باطنی کے چالیس روز تک دس ہزار بار پڑھے۔ انقطاع ماسوی
اللہ حاصل ہو اور تمام مخلوقات انسان و جنات سے اس کے مسخر اور مطیع ہوں
بحکم آنکہ مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ اور مورث میراث ملک سلیمان علیہ السلام ہو۔

ایضاً دفع درد سر | جو کوئی اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے یا پلا دے
درد سر بکلی دفع ہو اور نیز جس مرض کے لیے عامل لکھ کر دے گا خدا چاہے صحت ہو گی۔

ایضاً برائے حصول مملکت سلیمان | جو کوئی اس اسم کی پانچ سال بحکم خذ حرفاً تل الفاً
دعوت دے گا اس کے تمام کام بر سر ترقی ہوں گے اور ملک سلیمان علیہ السلام
اس کے ہاتھ آئے گا اور متصرف زمین و آسمان ہو گا۔ اور تمام مخلوقات عالم صغیر و
کبیر اس کے زیر تسخیر ہو گی اور تمام عالم اس کی برکت سے منور ہو گا۔ مسیح اس اسم
کا کسی چیز کا محتاج نہ ہو سوائے خدا تعالیٰ کے اور عمر دراز ہو اور آثار علوی جیسے برق
اور باران و باد سب اس کے مسخر ہوں جس کو جس وقت چاہے ظاہر کرے۔ یہاں
تک کہ اگر وہ حکم کرے تو آفتاب شب کو نمودار ہو جائے اور دن میں چھپ جائے۔
عامل کو چاہیے کہ باعتقاد تمام اس کی دعوت دے تو جلد مقرون باجابت ہو۔

اسم سی و چہارم يَا مُحْصِيَ الْبَرَايَا وَمُعِيْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ یہ اسم جمالی
ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو کسی ایسے مریض پر جو بہت ہی
نحیف ہو گیا ہو۔ ایک سو بیس بار پڑھ کر دم کرے۔ حق تعالیٰ اس کے

ا؎ نصاب چہل لاکھ ایک بار زکوٰۃ دس لاکھ عشر ایک لاکھ قفل تین سو ساٹھ دور مدور برابر نصاب ۲ -
۲؎ نصاب یک لکھ چھیانوے ہزار۔ زکوٰۃ نواسی ہزار عشر اننالیس ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب

مریض کو صحت سے مبدل فرمائے۔

ایضاً دفع مرض صعب | برائے دفع مرض صعب کہ قریب المرگ ہو بہ نیت صحت شفا
سات روز تک تیرہ ہزار بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت سے شفا
عنایت فرمائے گا۔

ایضاً احیاء اموات | اگر کوئی شخص اس اسم کو پندرہ ہزار مرتبہ پڑھے خدا چاہے۔
مردہ زندہ ہو جائے۔ اس میں کسی طرح کا شک نہ لائے اور نامحرم سے اس دعوت
کے اسرار بیان نہ کرے تاکہ تصرف غیبی اس کو نصیب ہو۔

ایضاً خلاصی مرد واجب القتل | اگر کسی مرد کو قتل کا حکم ہوا اور اس کو مارنے کیلئے
مقتل میں ہوں۔ اور کوئی تدبیر اس کے خلاصی کی باقی نہ رہی ہو تو اسم کے عامل کو
لازم ہے کہ اپنا خطرہ اس کے متعلق کرے اور اپنے دل کو علائق عالم علوی اور سفلی
سے پاک رکھ کر اس اسم کو ستر بار پڑھے اور کچھ شک و شبہ دل میں نہ لائے اور
سات قدم پیچھے کو ہٹے اور جو پڑھتا جائے اس طرف کو پھونکتا جائے۔ خدا تعالیٰ
کے حکم سے وہ مجرم قتل سے نجات پائے گا۔ اگرچہ دشمن اس کے قوی اور غالب
ہوں اور علماء و قضاۃ نے اس کے گردن مارنے کا فتویٰ دے دیا ہو۔ عامل اس
کام کو کسی طمع دنیوی سے نہ کرے۔ بلکہ خالصاً للہ پڑھے تاکہ مقرون باجابت
ہو اس اسم کی دعوت کی مدت پچاسی روز ہیں۔ ہر روز چھ ہزار بار پڑھے اور اپنے
وظیفہ کو نگاہ رکھے تاکہ موصوف بجمیع صفات ہو اور اسرار المؤمن مرآۃ المؤمن
اور مرتبہ بقا باللہ نصیب ہو۔ اور اسرار حقیقت واجب الوجود اس پر عیاں ہوں
چاہیے کہ اس اسم کی تلاوت میں ثابت قدم رہے۔ اور عجائب و
غرائب کے معاینہ سے دہشت نہ کھائے۔

اسم سی و پنجم يَا جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُهٗ یہ
اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کو اکیس روز تک تین
ہزار چالیس بار پڑھے۔ دشمن اس کے مقہور ہوں۔

ایضاً انجاح مقاصد اگر کوئی چالیس روز تک سولہ ہزار بار پڑھے۔ حق تعالیٰ کی عنایت اور مدد سے دونوں جہان کی مرادیں اور مقاصد حاصل ہوں۔

ایضاً بجہت اصلاح جسم اگر کوئی اس اسم کو چالیس روز تک ہر روز چالیس بار پڑھے حق تعالیٰ اس کے جسم کو بصفت روح کر دے اور کسی جن و انس کی نظر اس پر نہ پڑھے۔ اور یہ دلیل اس حال کی ہے۔ کہ عامل اپنے جسم کو آپ دیکھے تو نظر نہ آئے۔ بیت

مرغ الٰہی نہ قفس بر شدہ   قالبش از قلب سبکتر شدہ

مرتبہ اجسادنا ارواحنا ارواحنا اجسادنا اس کو نصیب ہو۔ اور میراث نبوی سے بہرہ مند ہو چاہیئے کہ بعد چشم گوش زبان دل کو خیانت سے بچائے کہ اللہ یعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور ہے۔ اگر طریق شریعت و طریقت سے تجاوز کرے گا در ہائے دعوت و اجابت بستہ ہوں گے۔

اسم سی و ششم یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ كُلَّ شَأْنِهٖ وَمَجْدِهٖ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی ایک ہزار اکتالیس بار اکیس روز تک اس کو پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو ترقی مراتب دارین اور حصول مقاصد کونین عطا فرمائے گا۔ اور اوصاف ذمائم اس سے دور کرے گا۔

ایضاً بجہت قبول خلائق جو کوئی اس اسم کی مداومت کرے مقبول عالم ہو۔ اور موصوف بصفات حق ہو اور خلق خدا اس سے مستفید ہو اور تمام جہان میں مثل آفتاب مشہور ہو اس اسم کی خاصیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ اسی پر اکتفا کیا گیا بحکم آنکہ خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ۔

ایضاً تسخیر زحل اگر کوئی زحل کو مسخر کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ پچیس[۱] روز تک ہر روز بیس ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے۔ جب دعوت قریب ختم ہو۔ زحل بصورت سیاہ و بہیئت مہیب و سہمناک حاضر ہو اس کے کئی ہاتھ

[۱] نصاب دو لاکھ تین ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چار ہزار تین سو قفل تین سو ساٹھ بذل دو دو ملا دو برابر نصاب

ہوں۔ اور ہر ہاتھ میں اشیائے مختلف الجنس ہوں۔ مسبح کے دائرے کے نزدیک بیٹھے اور نہایت غضب اور ترشروئی سے مسبح کو دیکھے اور تندی سے کلام کرے مگر مسبح کو لازم ہے کہ اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے۔ اور اس کی عزت و حرمت کو نگاہ رکھے اور مؤدب بیٹھا رہے۔ اور جو کچھ کہے سنتا رہے۔ جب یہ دریافت کرے کہ اے فرزند آدم تیرا کیا مقصد ہے۔ اس وقت مسبح بیان کرے کہ میرا مقصود تیری حضوری ہے کہ میرے تمام کاموں میں تیری اعانت و مددگاری ہو۔ اور کلید فتح ہفت اقلیم مجھ کو نصیب ہو زحل ان سب باتوں کو سن کر قبول کرے۔ اور عہد کرے اور گل نرگس عطا کرے۔ مسبح اس کو لے کر سونگھے اور سر پر رکھے اور خوش ہو کیونکہ وہ پھول اسرار آسمانی سے ہے اس کو بہت عزیز رکھے اور کسی کو نہ دکھلائے اور نہ مطلع کرے جس وقت اس پھول کو سونگھے گا تمام اسرار موجودات اور مغیبات اس پر منکشف ہوں گے۔ اور سلاطین ماضیہ کے تمام خزانے اس کو دکھلائی دیں گے اور سر موت و حیات عالم معلوم کرے گا۔ پس زحل اُٹھ کر مسبح کے برابر کھڑا ہو کر مراجعت کرے اور عامل کی نظر سے غائب ہو۔ جب عامل کو ضرورت اس کے بلانے کی ہو گل نرگس اپنے روبرو رکھے اور اسم پڑھنا شروع کرے خدا چاہے حاضر ہو۔ اس دعوت کا نام دعوت محمودی ہے۔

اسم سی و ہفتم برائے نجات یَا كَرِيْمُ الْعَفُوِّ الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِیْ مَلَأَ كُلَّ شَیْءٍ عَدْلُهٗ یہ اسم جمالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی دریائے گناہ میں مستغرق ہو اس کو لازم ہے کہ استغفار کرے۔ اور اس اسم کا ورد کرے۔ کہ سوائے اس کے کوئی سبب اس کی نجات کا نہیں ہے۔ طریق یہ ہے کہ ایک سو پانچ روز تک متواتر تین ہزار پانسو بار روز اس اسم کو پڑھے۔ ناگاہ ایک پیر نورانی عالم غیب سے نمودار ہو۔ اور اس کو مژدہ دے کہ تیرے اور تیرے سب گھر والوں کے گناہ معاف ہوئے۔ جب یہ بشارت سنے سجدۂ شکر ادا کرے۔ اور حق تعالیٰ کی

نصاب دو لاکھ نواسی ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ چالیس ہزار پانسو عشر بہتر ہزار دو سو پچاسی قفل تین سو ساٹھ بذل دو دو ملا دو برابر نصاب

حمد و ثنا بیان کرے تا کہ جنت الفردوس اس کا ماویٰ ہو۔ اور عذاب سقر
اور پل صراط اور اہوال قیامت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایات سے
نجات ملے۔

ایضاً اگر کوئی بادشاہ یا ظالم یا امیر کسی کے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو تو
اس کو لازم ہے کہ چالیس روز تک دو ہزار اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے۔
خدا چاہے امن پائے گا۔ اور اس بادشاہ کا دل مہربان ہو جائے گا۔

ایضاً برائے راحت میت اگر کوئی اس اسم کو میت کی ہتھیلی پر لکھ کر میت کو دفن کرے
تو حق تعالیٰ اس کی قبر کو رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کر دے۔ اور رحمت کے
فرشتے بھیجے اور نکیرین کے سوال کا جواب اس پر آسان کر دے۔

اسم سی و ہشتم یَا عَظِیْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یَذِلُّ عِزُّہٗ۔
یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ علو درجات کے لیے سولہ روز تک
ہر روز ایک ہزار بار پڑھے۔

ایضاً جو کوئی سلاطین یا اکابر زمانہ سے کچھ مال و منال یا جاہ و عزت کا خواستگار
ہو تو چاہیئے کہ اس اسم کی کثرت کرے۔ حق تعالیٰ مقلب القلوب ہے تمام مرادیں
اور حاجتیں اس کی روا ہوں گی۔ اور تمام جہان میں اس کی شہرت ہوگی۔

ایضاً برائے فضل دارین اگر کوئی شخص فضل دارین کا محتاج ہو تو اس کو لازم
ہے کہ چالیس روز تک ہر روز چار ہزار بار پڑھے اس دعوت میں سر عظیم
ہے مسیح کو خود معلوم ہو جائے گا۔

ایضاً برائے تسخیر مریخ مریخ کی تسخیر کے لیئے چالیس روز تک برابر چار ہزار بار
پڑھے آخر روز ایک غلغلہ اور آشوب صعب اور سخت دہشت پیدا ہو اور
پانچ ساعت تک ایسا ہی رہے ناگاہ ایک مرد با مہابتِ عظیم مثال گنبد
سُرخ تند خو خونخوار تیز چشم با سبلت و ریش دراز دونوں ہاتھوں میں

[1] نصاب تین لاکھ چوبیس ہزار۔ ذکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار عشر اکاسی ہزار قفل تین سو ساٹھ بار۔ دور مدور برابر نصاب۔

تلواریں لیے ہوئے خلوت میں آئے اور مسیح کو سلام کر کے بیٹھے اور وہ تیغ اپنے زانو
کے نیچے رکھے اور ہونٹ ہلائے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔ مسیح کو لازم ہے
کہ ایسے وقت میں ہرگز نہ ڈرے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے بلکہ پکار پکار
کر پڑھنا شروع کرے اگر خدانخواستہ اس کے خوف سے ترک کر دیا یا بھول گیا تو
بڑا غضب ہو گا۔ مریخ فوراً اس کو قتل کر دے گا ایک ساعت تک مریخ بیٹھا
رہے۔ اس کے بعد دریافت کرے کہ اے مسیح تیرا کیا مقصد ہے بیان کر عامل بیان کرے
کہ میرا مقصود تیری تسخیر ہے میں چاہتا ہوں کہ میری موافقت کر اور جو سعادت
اور فتوح تیرے متعلق ہے وہ میرے نصیب کر۔ مریخ قبول کرے اور کہے کہ میں
تیرا ممد و معاون ہوں کہ تو نے مجھ کو اس اسم کی برکت سے آسمان پنجم سے زمین
پر بلا لیا اب جو کوئی تیرا مخالف ہو گا میں اس کو اس تیغ سے ہلاک کروں گا۔ اور تجھ
کو اقلیم پنجم کی ماہیت سے آگاہ کروں گا۔ تجھ کو لازم ہے کہ اس اسرار کو کسی سے
ظاہر نہ کرنا۔ ورنہ اس تصرف سے ہاتھ دھو بیٹھنا اور علویات کی نظریں
تجھ سے پھر جائیں گی۔ جب مریخ یہ وصیت تمام کر چکے ایک عقیق کی انگوٹھی اس
کو عطا کرے۔ اور وہ عقیق جوہر آسمانی سے ہو گا۔ ماہیت اس کی سوائے خدا کے
کوئی نہیں جانتا۔ اگر کسی کو دکھلائیگا وہ انگوٹھی جاتی رہے گی۔ اور تصرف ہفت
اقلیم اٹھ جائے گا۔ جب یہ خاتم مسیح لے چکے تو عرض کرے کہ میری یہ آرزو ہے
کہ اس خاتم کے نقش سے مجھ کو مطلع فرمائیے۔ وہ بتائے نقش یہ ہے تمخیثا تمثیثا
دیاسطمی وسطمی یہ اسمائے عبرانی ہیں ان کو یاد کرے اور اجازت چاہے۔ جب
مریخ اجازت دے چکے یکایک نظر سے غائب ہو۔ جب اس کو بلانا منظور ہو انگشتری
روبرو رکھے اور اسم پڑھنا شروع کرے فوراً حاضر ہو۔

اسم سی و نہم یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمَدَانِیْ دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ یہ اسم جمالی ہے

[1] نصاب ایک لاکھ انہتر ہزار۔ ذکوٰۃ چوراسی ہزار عشر بیالیس ہزار دو سو پچاس
قفل تین سو ساٹھ۔ دور مدور برابر نصاب۔

خاصیت اس کی جو کچھ اسماء سابق میں بیان ہوئی۔ سب اس میں موجود ہے حضرت شیخ کمال الدین کرمانی کہ گجرات میں رہتے تھے انہوں نے سب خاصیتیں اپنی شرح میں لکھی ہیں۔ بعض ان خاصیتوں سے اپنے معاملہ میں انہوں نے معائنہ کی تھیں۔ اور بعض بیداری میں ان کو حاصل ہوئی تھیں۔ غرضکہ بہت سے خواص بالتفصیل لکھے ہیں طالب اس شرح کو دیکھ کر عامل ہو اگر طالب اس کے جمیع خصائص سے مخصوص ہو تو اس کو لازم ہے کہ چالیس روز تک تین سو سات بار روز پڑھے۔

ایضاً واسطے اظہار ربوبیت چالیس روز تک پانسو بار پڑھے۔

ایضاً برائے اطاعت فساق و فجار اگر کوئی شخص اپنے حاسدوں اور معاندوں اور بدخواہوں اور فاسقوں اور ظالموں کو مطیع کرنا چاہے۔ اور وسواس خناس اور کید نفسِ امارہ سے رہائی چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کو ایک ماہ تک رات دن برابر ایک ہزار نو سو نو بار پڑھے اور عین کسوف اور خسوف میں نماز کے اندر مشغول رہے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے اعداء ظاہری اور باطنی پر ظفریاب ہوگا اور یہ عمل باقی عمر کے لیے کافی ہے۔

ایضاً تسخیر ملک عالم اگر کوئی چاہے کہ اس ملک کو جو اس عالم کا موکل ہے تسخیر کرے تو اس کو لازم ہے کہ اس اسم کی قراءۃ کہ موافق حروف اصل خذ حرفاً قل الفاً شمار کرے۔ اور ہر روز تا مدت حروف اصل و وصل پڑھے۔ اثنائے عمل میں یکایک قبلہ کی طرف سے عجیب عجیب صورتیں دکھلائی دیں۔ عامل سمجھ جائے کہ ملک آتا ہے غرض کہ صبح صادق جب نمودار ہو ملک حاضر ہو اور ان کے درمیان ایک پیر مرد ہو کہ وہ آتے ہی صبح کی اذان دے اور عامل کی طرف امامت کے اشارہ کرے عامل نماز پڑھا کر پھر اسم کی قراءۃ میں مشغول ہو جائے اور اصلاً کسی کی طرف ملتفت نہ ہو۔ تمام حاضرین صف باندھ کر مسبح کے روبرو کھڑے رہیں۔ اور بار بار کہیں گے اے مقتداء تو ہم سے کس واسطے کلام نہیں کرتا مسبح اشارہ سے جواب

دے کہ مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں میں بات کہنا نہیں چاہتا یہاں تک کہ شام ہو جاوے اور وہ صف زدہ کھڑے رہیں پھر ایک سوار بلباس شاہانہ چتر برسر با عساکر گوناگوں حاضر ہو اور گھوڑے سے اتر کر مسبح کے روبرو مؤدب بیٹھ جائے اور تھوڑی دیر کے بعد کلام کرے کہ اے برگزیدۂ خدائے عز و جل مجھ سے تو بیان کر کہ تیرا کیا مطلب ہے اور مجھ کو کیوں سرگرداں کر رکھا ہے۔ عامل کچھ جواب نہ دے۔ اور دعوت میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ وہ عجز کرے اور عہد کرے پھر بیان کرے۔ وہ ملک کہے گا کہ میں تیرا فرمانبردار ہوں جس امر مشروع میں تیری حاجت ہوگی فوراً اسکا سرانجام کر دوں گا۔ اور تمام جن و انس کو تیرا مسخر کر دوں گا۔ اور جو سرتابی کرے گا اس کو قید کر دوں گا۔ یہ اسم سات جوہر رکھتا ہے جو کوئی عمل میں لائے گا کامیاب ہوگا۔ تفصیل اس کی یہ ہے:۔

جوہر اوّل:۔ دعوت اس کی ایک اربعین ہے ہر روز تیس ہزار بار پڑھے۔ تمام پیغمبروں کی ارواحیں تشریف لاویں گی۔ ان سے علم لدنی حاصل ہوگا۔ یہ وہ اسم ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں اوّل اس اسم سے مشرف فرمایا ہے۔ اس کے بعد انواع کرامات لاتعد و لاتحصیٰ عطا فرمائی ہیں اور جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں۔ تو تمام پیغمبروں نے آپ کی اقتداء کی ہے کہ زاد الانبیاء لیلۃ المعراج جمیعًا اس قول کی تائید ہے۔ جب عامل نصف اربعین تک پہنچے ارواح پیغمبران مرسل ظاہر ہونے لگیں۔ صاحب دعوت بجمیع آداب و باحضوری تمام اسم مذکور پڑھتا رہے اور جو نبی جس صفت سے موصوف ہے وہ ان سے حاصل کرتا ہے جیسا کہ حضرت آدم صفی اللہ سے صفوت اور ارواح اللہ سے احیائے اموات اور موسےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ السلام سے کلام کہ کلّم اللّٰہ موسیٰ تکلیمًا ان کی شان میں وارد ہے غرضکہ اپنے حسب استعداد ان سے اخذ نعمت میں کوتاہی نہ کرے۔ جب دعوت قریب اختتام کے پہنچے سوائے حجاب عظمت کہ حجاب جلال الٰہی ہے۔ تمام حجاب

علم و حکمت اس کے دل میں پیدا ہوں حلال مشکلات ہوں۔

ایضاً اگر کوئی چاہے کہ مغیبات کا ظہور ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد چالیس دن تک سو مرتبے اس اسم کو پڑھے مقصود حاصل ہو۔

ایضاً برائے نعمتہائے گوناگوں جو کوئی اس اسم کی قرأۃ میں مشغول ہو کوئی شخص عوام و خواص بادشاہ درویش اس کے حق میں کلمہ بد نہ کہے گا۔ اور خلائق کی زبان اس کی برائی سے بستہ ہو جائے گی۔ اور جو اس مسبح کی زبان سے نکلے گا کام پسندیدہ موافق شریعت و طریقت ہو گا اور کبھی کلمہ نامشروع عمداً یا سہواً اس کے منہ سے نہ نکلے گا۔ ننانویں روز تک ہر روز پندرہ ہزار بار اس تفصیل سے پڑھے کہ دس ہزار دن کو اور پانچ ہزار شب کو۔ آخر شب دعوت میں اسرار عجائب اور تماشائے غرائب معاینہ کرے۔ اور حق تعالیٰ یہ کرامت عطا فرمائے کہ اس کا کلام حجت عالم ہو۔ اور ہر بات اس کی قرآن و حدیث سے ہو جس کے لیے دعاء نیک یا بد کرے مستجاب ہو اور تمام جہان میں مشہور ہو اور نعمتہائے گوناگون سے مالا مال ہو اور فتوحات ہونے لگیں۔ عامل کو لازم ہے کہ جو کچھ آئے سب خرچ کر ڈالے۔ دوسرے دن کے لیے نہ رکھے خدا تعالیٰ دوسرے روز پھر عطا فرمائے گا۔

ایضاً برائے زندہ شدن جانوران اگر ایک جانور کی صورت موم یا مٹی سے بنائی جائے اور ننانوے بار یہ اسم پڑھا جائے۔ اور ہر مرتبہ اس پر دم کیا جائے۔ فی الحال جنبش میں آئے اور اُڑنے لگے۔ صاحب دعوت کو یہ کرامت نصیب ہو کہ اگر سو ہزار مختلف جانوروں کی شکلیں بنائے اور اس پر یہ اسم پڑھ کر دم کرے تو حق تعالیٰ ان میں جان ڈال دے۔ مگر عامل کو لازم ہے کہ ایسی حرکات سے پرہیز کرے جاہل لوگ گمراہ ہو جاویں گے اور اس کو جادوگر بتائیں گے۔

ایضاً جو صاحب دعوت اس اسم کی ملازمت کرے گا۔ قبر میں اس کا بدن سالم رہے گا۔ اور مرتبہ اجسادنا ارواحنا ارواحنا اجسادنا حاصل ہو گا اور جب اس صفت سے موصوف ہو گا حیوٰۃ دارین پائے گا۔ اور اسرار اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ۔ اس پر

اس کے دل سے مرتفع ہوں اور ارواح انبیاء علیہم السلام اس کو ایک نشان عطا فرمائیں فرمائیں کہ جب اس نشان کو اپنے روبرو رکھے اور کسی حاجت کے لیے بلانا چاہے فی الحال لشکر مبارک ان کا حاضر ہو اور اس وقت اس کا مقصد بفضل اللہ و کرمہ پورا کریں۔

جوہر دوم: جب اسم مذکور بحکم شمار ابجد تا مدت حروف ہر روز پڑھے سات موکل بادشاہان ارواح ملکوتی کے حاضر ہوں جن کے نام یہ ہیں۔ قلقائیل قلیقائیل اقلیقائیل قیاقیل قومائیل اقلتحائیل ہر ایک فیل سوار عامل کے روبرو حاضر ہوں اور بانواع سخن مختلف عامل سے کلام کریں مگر عامل کو لازم ہے کہ اصلاً ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور دعوت میں مشغول رہے۔ جب وہ بالحاح پیش آئیں اور مطلب دریافت کرنے میں اصرار کریں اور سوگند کھائیں دادرہ سوگند یہ ہے۔ بحق طوطائیل و اسرافیل وھمرائیل وبحق توریت وانجیل و فرقان، اس وقت کہے مطلب اور مقصد سوائے تمہارے حضور کے اور کچھ نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ جس کام کے لیے تم کو بلاؤں تم موجود ہو جاؤ۔ اور اس کا انصرام کرو۔ وہ اس کو قبول کریں۔ اور عامل کی نظر سے غائب ہو جائیں۔ جب عامل کو ضرورت ہو اس سوگند کو یاد کرے اور ایک دفعہ پڑھے فوراً حاضر ہوں۔ اور اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ واضح ہو کہ شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ باقی پانچ جوہر میسر نہیں ہوئے ورنہ وہ بھی لکھے جاتے۔

اسم چہلم یَا عَجِیْبُ الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسُنُ بِکُلِّ ثَنَآئِہٖ وَنَعْمَآئِہٖ یہ اسم جلالی ہے خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی صاحب دعوت بموجب حکم حروف غیر مکرر بقاعدہ خذحرفاً قل الفاً تا مدت حروف دعوت دے اور بعد اتمام دعوت جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے خدا چاہے مرادیں اس کی بر آئیں خلقت کی زبان اس کی برائی سے بستہ ہو۔ بلکہ تمام خلائق اس کی محتاج ہو۔ سات سو ہزار عجائب و غرائب دکر جو کسی اسم کی دعوت میں نہ دیکھے ہوں نہ سنے ہوں منکشف ہوں۔ اور کرشمہائے

بلوہ گر ہوگا۔ جو کوئی مسیح کے خلاف کلام کرے گا ذلیل عالم ہوگا۔

اسم چہل ویکم یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّرَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ۔ یہ اسم جلالی ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو کوئی کسی کام میں عاجز ہو یا کسی ظالم کے پنجہ میں گرفتار ہو یا قید میں ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر روز ننانویں بار اس اسم کو پڑھے۔ سب سے مخلصی پائے گا۔ اور مقبول خلائق ہوگا۔ اور دولت ابدی اور سرمدی سے مشرف ہوگا۔

ایضاً جو کوئی ساٹھ روز تک بخلوت واحد بار تمام اسم دعوت دے حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا وآخرت کی تمام بلاؤں سے نجات پائے۔

ایضاً **اطلاع بر خیر و شر و دیگر مغیبات** اگر کوئی اس اسم کی ایک سال کامل دعوت دے اور ہر روز سات ہزار بار اور ہر شب پانچ ہزار بار پڑھے حقیقت ہژدہ ہزار عالم اس پر منکشف ہو اور احوال خیر و شر تنگی و فراخی امساک باراں اور طوفان اور حرب وقتال سب پیشتر سے معلوم ہو جائیں اور اس کی تاثیر نظر اور خیال اذکار سے تمام برائیاں دور ہوں۔ جب عمر اس کی تمام ہو مہتر عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوں۔ اور سلام کریں اور کہیں کہ اے آفریدۂ حضرت حق جو ن کہ اس خاکدان میں تیرے رہنے کے تھے تمام ہوئے اگر آرزوئے عالم باقی رکھتا ہے اور جمعیت یاران قدیم کی چاہتا ہے جو عالم ارواح میں تھے اگر قدم رنجہ فرمائے تو ہیں لے چلوں۔ اگر یہاں رہنا قبول کرے تو تیرے نامۂ زندگی کو از سر نو مرتب کردوں۔ غرضیکہ جو رائے مسیح ہو قابض ارواح اس کے مطابق عمل کرے۔

ایضاً جو کوئی چالیس بار ہر شب اس اسم کی قرأۃ کرے جمال جہاں آرائے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہو۔ اور جو مشکل ہو آسان ہو۔

تیرہویں فصل:۔ دعوت سیفی۔ دعائے عزرائیلی۔ دعائے کبیرہ۔ دعائے بشمخ دعائے قرشیہ اور عزائم دکہ اسمائے عظام سے نکالی گئی ہیں، اسمائے حسنیٰ اسمائے جبر دتی کے بیان میں۔

دعائے سیفی واضح ہو کہ دعائے سیفی آیۃ من آیات اللہ ہے اور بہت سے عجائب وغرائب اسرار اس میں مندرج ہیں۔ اکثر اہل اللہ نے اس سے فیض فیاض حاصل کیا ہے اور بہرہ مند ہوئے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ دعا سیف اللہ عین اللہ قدرۃ اللہ۔ ید اللہ۔ برہان اللہ صمصام اللہ۔ حرز سلیمانی سہم اللہ۔ حرز البر حرز المرتضوی حرز اعظم حرز سیفی کے نام سے نامزد ہو گئی ہے۔

مقدمہ دعائے سیفی

جاننا چاہیے کہ دعائے سیفی کے پڑھنے کا وقت اور شرائط ترتیب دعا اور شرائط عامل۔ عاملان کامگار نے مقرر فرمائی ہیں۔ ہر ایک کا بیان بتفصیل ذیل لکھا جاتا ہے۔

شرائط ترتیب دعا مناجات۔ ادعیہ متفرقہ۔ فاتحہ۔ ناد علی۔ یاغیاثی۔ ضابطہ اعتصام۔ دوام اعتصام۔ وصل صغیر۔ اشارات اصل۔ اشارات حاجت۔ حرز امیرین دعاء اختتام۔ دعاء آخیار۔ چہار قل۔ عدد قرآن۔ ایام تعیین۔

شرائط عامل۔ طہارت۔ تصفیہ باطن۔ لزوم خلوت۔ کتمان سر۔ حصول اجازت سلسلہ روایت۔ اجتناب غذا۔ ترک حیوانات جمالی وجلالی (اگر جمالی کا پرہیز نہ ہو سکے تو بھی درست ہے) نامحرم سے بچنا۔ محرمات احرامی سے پرہیز کرنا تعظیم دعوت استغراق۔ تقلیل علائق۔ حسن اعتقاد۔ عزم نیت۔ صدق مرشد بجو۔ استعمال عطر۔ مواظبت دعوت۔ اور نماز قضا نہ کرے۔ اکل حلال۔ صدق مقال۔ تفرع بال۔ خرق عادات کے مشاہدے اور ارواحوں کی ملاقات کے

وقت نذر ہونا۔

شرائط دعاء نصاب[1]۔ زکوٰۃ[2]۔ عشر[3]۔ قفل[4]۔ دور مدور[5]۔ بذل[6]۔ ختم[7]۔ اجابۃ[8] دعاء اگر دعا باسم صغیر ہے بحکم کلیات وجزئیات شرائط حروف دے کر عمل کرے کیونکہ بغیر شرائط حروف مستجاب نہیں۔ اس سبب سے متصرفان کامگار نے اسکو بطیع کیا ہے۔ اگر دعا کبیر ہے بحساب حروف تہجی شرائط بجالائے اور عامل ہو۔ اور ہر حرف کے تین درجے مقرر کیے گئے ہیں۔ اول موافق خذ حرفاً قل الفاً۔ دوم موافق مائۃ سوم موافق عشراً۔ ان تینوں میں جو ہو سکے اس کے موافق قرأۃ اختیار کرے۔ اور نیت شرائط کی زبان سے کہے۔ اس جگہ پر بحکم حروف تہجی بقواعد عشراً کہ تین سو حروف[2] ہوتے ہیں پڑھے۔ پس یہ مجموع بہ نیت نصاب (۳۰۰) اور اس کا نصف (۱۵۰) بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف (۷۵) بہ نیت عشر اور اس کا نصف (۳۸) بہ نیت قفل اور دور مدور برابر نصاب اور بذل ۳۰ بار بحکم حرکات تیس[2] حرف مع ہمزہ والف ولام اور بہ نیت ختم بائیس مرتبے۔ بموجب نقاط اور بہ نیت اجابت دعوت حروف اصلی ووصلی اسم ذات بقاعدہ خذ حرفاً قل عشراً (۱۰۲۵) مرتبے پڑھے۔ بعون اللہ تعالیٰ سریع الاجابت ہو۔ جب ان شرائط سے فارغ ہو تو اغراض کے لیے دعوت دے۔ اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک بطریق **پیران شطار** دوسرا بطریق **شیخ ابوالفضل** کرمانی ان سے بھی دو سندیں ہیں۔ ہر ایک کا بیان بتفصیل لکھا جاتا ہے۔

---

[1] ترتیب شرائط تمام ن ۳۰۰۔ ن ۱۵۰۔ ع ۷۵۔ ق ۳۸۔ د ۳۰۰۔ ب ۳۰ خ ۲۲۔ اجابت دعوت ۱۰۲۵۔ ۱۲ منہ

[2] یعنے موافق حروف تہجی احتیاطاً مع ہمزہ ولام مکرر کر تیس ہوتے ہیں۔ جب ان کو دس گنا کیا تو تین سو ہوئے۔

طریق پیران مشرب شطار

مع ہفت ضابطہ واحکام وادعیہ مختصرہ

ہفت ضابطہ کلی۔ ظاہر ہے کہ یہ ہفت ایام برائے سرانجام خاص وعام اور یہ سات دن سات ستاروں سے متعین ہیں جو حاجت جس دن کے ستارے میں واقع ہو اسی لحاظ سے بہ ترتیب مسطور عمل کرے۔ مقرون باجابت ہو اگر تاخیر واقع ہو تو ہفتے میں اسی روز پھر پڑھے۔ اور دس ہفتے تک اسی طرح عمل کرے تو گویا ستر یوم بیں انصرام امر ہو گا۔ قراۃ یوم اور عشرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ شب کو بارہ مرتبے موافق دوازدہ بروج اور دن کو اٹھائیس مرتبے موافق منازل قمر جب وہ دن آئے ورد کو بجالائے اور باقی ایام بے ناغہ تین بار باحکام وارکان اور رات کو ایک بار ضرور پڑھ لیا کرے۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ اس ہفت ضابطے میں خواص خاص منقسم ہیں کہ جس کام کے لیے ضرورت ہو اسی کوکب کے دن میں قراۃ کرے جیسا کہ بہ نیت قتل اعداء بروز زحل اور بہ نیت علم ظاہری و باطنی روز مشتری اور بہ نیت قتال وخونریزی روز مریخ اور بہ نیت عظمت وحشمت وجاہ روز شمس اور بہ نیت کاروبار دنیا وموافقت سلطان وآمیزش امراء وکارکنان اور مثل اس کے بروز زہرہ اور بہ نیت عشق ومحبت وکار خیر وتجارت اور مثل اس کے بروز عطارد اور بہ نیت اصلاح ومعاملہ ومعالجہ وحسن معاملات اور دوستی اور رفع دشمن آشتی اور مثل اس کے بروز قمر۔

قراۃ ہفت شبا روز چونسٹھ بار پڑھے۔ طریق ضابطہ دیکھ کر اسی طریق سے عمل کرے۔

طریق ضابطہ۔ جب سالک عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ہر ضابطہ میں نیت مسطور کو نگاہ رکھے اور پہلی شب کو نیت کرے۔ آخر شب کو اٹھے اور غسل پاک کرے اور غسل کے بعد شکرانہ تحیت ادا کرے اور ایک دوگانہ بہ نیت ثواب لروح

پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم وعشرہ مبشرہ بجالانے اس کے بعد ایک ایک دوگانہ بہ نیت ثواب ارواح پیران شطاریہ سہروردیہ چشتیہ و قادریہ و فردوسیہ اور تمام عرفا اور شہداء اور جمیع مومنین اجمالاً ادا کرے پھر تین بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ صبح تک جاگتا رہے اور سنت اور فرض کے درمیان سات بار اس دعا کو پڑھے۔ اِلٰهِيْ بِحَقِّ سِرِّ هٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ كُوْمِكَ الْخَفِيِّ وَبِحَقِّ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِيَ لَنَا حَاجَتِيْ كُلَّهَا يَا مَنْ اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ دعاء اجابت سات بار پڑھے۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ تَوَجَّهْنَا اِلَى اللّٰهِ تَبَّتْ اللّٰهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ نَاطِقًا بِاللّٰهِ اِسْتَغَاثَةً بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس کے بعد آسمان کی طرف منہ اٹھائے اور دس بار اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ پڑھے اور کھڑا ہو جائے اور کسی سے بات چیت نہ کرے۔ اور فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ پھر اپنے خلوت خانہ میں آئے اور اپنے وردِ متعاد کو بجالائے اس کے بعد اس دعوت کو اس سند سے شروع کرے۔ اول مناجات ادعیہ۔ ناد علی۔ یا غیاثی۔ دعا کاشف الغم اعتصام فاتحہ جوز و اختتام احمار اور یہ سب دعائیں سات بار یا تین بار پڑھے اگر دوسرے اوراد رکھتا ہو تو وقت حاجت کے ایک ایک بار ہر ہر ضابطہ میں پڑھے۔ اور نماز اور دوسری دعائیں موافق ضابطہ کے بتائی جائیں گی ان کو بعد دعا کاشف الغم اور دعائے ضابطہ کے پڑھے۔

مناجات اور تمام ادعیہ یہ ہیں

يَا مَنْ اِذَا دَلَجَ الْعَبْدُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ مِّنْ حَيْرَةٍ سَهْمٍ وَلَمْ يَجِدْ صَرِيْخًا يَّصْرِخُهٗ مِنْ وَّلِيٍّ حَمِيْمٍ وَّجَدَ يَارَبِّ مِنْ مَّعُوْنَتِكَ صَرِيْخًا مُغِيْثًا وَّلِيًّا يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا يُنْجِيْهِ مِنْ ضِيْقِ اَمْرِهٖ وَيُخْرِجُهٗ يَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ایضاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَصْحَبَ الْفَرْقَدَانِ بَلِّغْ رُوْحَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِيَّةَ وَالرِّضْوَانَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ایضاً اشفا ارضا صالو اصلا اَسْئَلُكَ لِمَنْ بَيْنَكُمْ وَالْمَخْزُوْنَ الْاَطْهَرَ ثُمَّ لَا مَاذَرَ هٰذَا هوش ورش هوطی طاس اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ۔

ایضاً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اُحْسِنُ شَيْئًا مِّنَ التَّدْبِيْرِ دَبِّرْنِيْ بِاَحْسَنِ التَّدْبِيْرِ يَا دَلِيْلَ الْحَائِرِيْنَ دُلَّ حَيْرَتِيْ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا حَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ مَالِكَ الْمُلْكِ يُرَبِّيْ بِاَحْسَنِ التَّدْبِيْرِ وَحِرْزِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ایضاً ناد علی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی یہ ہے۔ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔

ایضاً يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّرَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ۔

ایضاً اَللّٰهُمَّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ فَرِّجْ هَمَّنَا وَاكْشِفْ غَمَّنَا وَاَهْلِكْ اَعْدَآئَنَا۔

دعائے اعتصام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا كَرِيْمُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا حَمِيْدُ اَنْتَ الْمَحْمُوْدُ وَرَبُّنَا الْمَعْبُوْدُ وَيَا وَدُوْدُ اَنْتَ الْمَوْدُوْدُ وَفَضْلُكَ الْمَعْهُوْدُ وَيَا بَرُّ اَنْتَ الْبَارُّ وَرِزْقُكَ الْمَوْعُوْدُ وَخَيْرُكَ

الشُّهُوْدُ يَا حَيُّ كُنْتَ حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ وَتَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا قَائِمُ أَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَالْمُجَازِيْ بِمَا عَمِلَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا جَمِيْلُ أَنْتَ الْمُجْمِلُ
الْجَلِيْلُ فَلَا يَحِقُّ هٰذَا الْإِسْمُ إِلَّا لَكَ وَلَا يَلِيْقُ إِلَّا بِكَ أَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُكْرِمُ وَأَنْتَ الْجَوَادُ
السَّمْحُ وَخَيْرُكَ كَثِيْرٌ وَفَضْلُكَ كَبِيْرٌ يَا كَبِيْرُ الْمُتَكَبِّرُ لَكَ النَّعْمَاءُ وَالْكِبْرِيَاءُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ
الْخُشُوْعُ إِلَّا لَكَ وَالتَّوَكُّلُ إِلَّا عَلَيْكَ وَالْاِعْتِصَامُ إِلَّا بِكَ وَالتَّفْوِيْضُ إِلَّا إِلَيْكَ يَا فَرْدُ يَا
وِتْرُ أَنْتَ الرَّبُّ وَكُلُّنَا لَكَ الْعَبِيْدُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا نَدْعُوْ لَكَ وَالِدًا وَّلَا وَلَدًا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا بَاقِيْ كُلٌّ يَرْجِعُ إِلَيْكَ وَلَا يَجْرِيْ الْفَنَاءُ وَالزَّوَالُ عَلَيْكَ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ أَحْدَثْتَ
كُلَّ شَيْءٍ سِوَاكَ كَمَا أَرَدْتَ وَبَرَأْتَ فَأَحْكَمْتَ وَصَوَّرْتَ وَخَلَقْتَ فَأَحْسَنْتَ وَسَوَّيْتَ
فَعَدَلْتَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا شِبْهَ لَكَ وَلَا مِثْلَ لَكَ وَلَا نَظِيْرَ لَكَ يَا غَنِيُّ
وَلَا وَزِيْرَ لَكَ وَلَا مُشِيْرَ لَكَ وَلَا مُعِيْنَ لَكَ وَلَا ظَهِيْرَ يَا مَاجِدُ يَا مَجِيْدُ لَكَ الْمَجْدُ
كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ وَأَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشَّرِّ كُلِّهٖ يَا قُدُّوْسُ يَا سُبُّوْحُ أَنْتَ الْمُنَزَّهُ عَنِ النَّقَائِصِ وَالْمَعَائِبِ وَالْمَرَاتِبِ وَأَنْتَ
الْمُعَظَّمُ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ يَا عَلِيُّ يَا مُتَعَالِيْ لَكَ الْعَلَاءُ وَالثَّنَاءُ مِنْكَ وَإِلَيْكَ
مُنْتَهَى الْأَمَلِ وَانْتِهَاءُ الْأُمُوْرِ وَالرَّجَاءِ۔

يَا أَوَّلُ يَا اٰخِرُ لَا بِدَايَةَ لَكَ وَلَا انْتِهَاءَ لَكَ يَا قَادِرُ يَا قَدِيْرُ يَا مُقْتَدِرُ وَلَا قُدْرَةَ
إِلَّا لَكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا بِكَ يَا وَاحِدُ لَا وُجِدَ مِنْكَ وَغِنَاءَ لِأَحَدٍ غَيْرِكَ
يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا عَلِيْمُ تَسْمَعُ النَّجْوٰى وَتَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ فَطَرْتَ فَأَبْدَعْتَ وَصَنَعْتَ فَأَحْسَنْتَ وَخَلَقْتَ يَا مَالِكُ يَا مَلِيْكُ أَنْتَ
الْمَلِكُ الْقَدِيْمُ وَالسُّلْطَانُ الْعَظِيْمُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا عَزِيْزُ يَا حَكِيْمُ تَحْكُمُ بِالْعَدْلِ وَتَقْضِيْ بِالْحَقِّ
فَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ يَا دَائِمُ قَدْ قَهَرْتَ عِبَادَكَ بِالْفَنَاءِ يَا مُغِيْثُ يَا حَسِيْبُ
يَا جَلِيْلُ يَا مُقْتَدِرُ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ يَا مُحِيْطُ يَا رَقِيْبُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَدَدًا وَّ
دَبَّرْتَ الْأُمُوْرَ كُلَّهَا بِحِكْمَتِكَ وَأَمْسَكْتَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ بِقُدْرَتِكَ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ تَرِثُ

الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَأَنْتَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِتُحَاسِبَهُمْ وَأَنْتَ
أَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ يَا وَاسِعُ الْمُلْكِ وَالْعِلْمِ وَالرَّحْمَةِ لَا يَخْرُجُ مِنْ سُلْطَانِكَ شَيْءٌ وَّلَا
يُعْجِزُكَ شَيْءٌ وَرَحْمَتُكَ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
سُلْطَانُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الصِّدْقُ وَلَا تُخْلِفُ مِيْعَادَكَ وَلَا تَظْلِمُ عِبَادَكَ يَا
ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيْ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ وَأَنْتَ الْقَوِيُّ وَنَحْنُ الضُّعَفَاءُ لَا
قُوَّةَ إِلَّا مَنْ قَوَّيْتَهٗ وَلَا غِنٰى إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتَهٗ يَا خَالِقُ يَا خَلَّاقُ وَأَنْتَ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَأَنْتَ
أَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ لَا خَالِقَ لِلْخَلْقِ غَيْرُكَ وَلَا مُدَبِّرَ لِلْخَلْقِ سِوَاكَ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا ذَا الْمَعَارِجِ
تَعْرُجُ إِلَيْكَ أَرْوَاحُنَا وَتَقَدَّسَتْ لِحَالِنَا يَا مُحْصِيْ أَحْصَيْتَ أَنْفَاسَنَا وَاكْتِسَابَنَا وَأَدْرَكْتَ أَسْرَارَنَا وَ
إِعْلَانَنَا يَا حَافِظُ يَا خَافِضُ يَا رَافِعُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَتَخْفِضُ مَنْ تَشَاءُ وَتَرْفَعُ
مَنْ تَشَاءُ قَدْرًا مَنْ رَفَعْتَهٗ ارْتَفَعَ وَمَنْ وَضَعْتَهٗ اتَّضَعَ وَمَنْ أَكْرَمْتَهٗ لَمْ يُهَنْ يَا رَافِعَ
الدَّرَجَاتِ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ارْحَمْنَا يَا مُؤْمِنُ اٰمِنَّا يَا مُهَيْمِنُ يَا جَبَّارُ اجْبُرْنَا يَا سَلَامُ سَلِّمْنَا يَا غَفَّارُ يَا
غَفُوْرُ اغْفِرْ لَنَا يَا رَزَّاقُ ارْزُقْنَا يَا رَؤُوْفُ ارْءَفْ بِنَا يَا عَفُوُّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا يَا لَطِيْفُ الْطُفْ
بِنَا يَا حَلِيْمُ احْلُمْ عَنَّا يَا حَافِظُ يَا حَفِيْظُ احْفَظْنَا يَا عَزِيْزُ يَا مُعِزُّ أَعِزَّنَا يَا صَبُوْرُ صَبِّرْنَا يَا نَصِيْرُ
انْصُرْنَا يَا مُغِيْثُ أَغِثْنَا يَا كَافِيْ اكْفِنَا يَا وَاقِيْ قِنَا يَا وَالِيْ يَا مُتَوَالِيْ يَا مَوْلَايَ تَوَلَّنَا يَا حَنَّانُ يَا
مَنَّانُ امْنُنْ عَلَيْنَا يَا كَرِيْمُ أَكْرِمْنَا وَلَا تُكْرِمْ عَلَيْنَا يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيْنَا يَا ذَا الْفَضْلِ تَفَضَّلْ
عَلَيْنَا يَا ذَا الْفَضْلِ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا يَا ذَا الطَّوْلِ تَطَوَّلْ عَلَيْنَا يَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتَنَا يَا
دَائِمُ أَدِمِ النَّعْمَاءَ عَلَيْنَا يَا هَادِيْ اهْدِنَا يَا وَهَّابُ يَا رَشِيْدُ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا يَا نُوْرُ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَكُنْ لَا تَكِلْنَا إِلٰى أَنْفُسِنَا يَا جَامِعُ اجْمَعْ عَلَى
الْهُدٰى أَمْرَنَا يَا نَافِعُ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا أَعْطَيْتَنَا يَا مَنْ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ وَيُعْطِيْ
وَيَمْنَعُ امْنُنْ عَلَيْنَا بِالْخَيْرِ وَالرِّضَا وَالْأَمْنِ فِي السَّرَّاءِ وَحَفِظْنَا مِنَ الضَّرَّاءِ وَشَمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ إِنَّكَ سَمِيْعُ النِّدَاءِ وَمُجِيْبُ الدُّعَاءِ يَا شَكُوْرُ أَنْتَ الْمَشْكُوْرُ اجْعَلْنَا مِنَ
الشَّاكِرِيْنَ يَا صَمَدُ قَدْ صَمَدْنَاكَ لِحَاجَتِنَا فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ يَا مُجِيْبُ اسْتَجِبْ دُعَاءَنَا يَا

يا مقيم انت القائم فوق المقسطين والامر بالقسط ذو قوة قريب رحمتك منا ... المقسطين واصلح القاسطين ونجنا من القوم الظالمين ... عدل الولاة وجنبنا جور الطغاة يا باسط ابسط علينا رحمتك ... خلقك يا فتاح افتح علينا ابواب رحمتك يا ولي تولنا بحفظك ورعايتك يا شهيد اشهد علينا بتوحيدك وعبادتك يا محيي يا مميت احينا بخير وامتنا بخير وتوفنا مسلمين والحقنا بالصالحين واغفر لنا يوم الدين انت خير الغافرين ۰ وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين اللهم فرج همي واكشف غمي واهلك عدوي برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم يا خفي الالطاف نجنا مما نخاف يا حي حين لا حي في ديمومة ملكه وبقائه وسلم تسليما دائما حامدا مصليا كثيرا والحمد لله رب العالمين۔

ایضاً **فاتحہ ضابطہ شنبہ** بہ نیت مذکور[1] چار رکعت ایک سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد الم ترکیف پچاس بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد دعائے مذکور اس دعا کے ساتھ پڑھے۔ اللهم شتت شملهم فرق جمعهم وبدل احوالهم وقصر اعمالهم واشغلهم بابدانهم وانكس اعلامهم وخذهم اخذ عزيز يا رب يا رب انى مغلوب فانتصر۔

ایضاً اللهم قاتل كفرة اهل الكتاب الذين يكذبونك برسلك ويصدون عن سبيلك ويدعون معك الها آخر لا اله الا انت تعاليت عما يقول الظالمون علوا كبيرا اللهم العنهم لعنا كبيرا وبيلا وضاعف زجرك وعذابك عليهم يا اله الحق آمين يا رب العالمين۔

ایضاً لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين جس وقت یہ وظیفہ مرتب ہو گوسفند سیاہ یا مرغ بالائے کوہ یا کسی خالی مکان میں فرضی قبر آدم و حوا کے درمیان اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور دل میں خیال کرے کہ میں نے فلاں جابر کو قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے وہ دعا مقرون باجابت ہو۔

[1] نیت قتل اعداء ۱۲۔

ضابطہ پنجشنبہ:۔ بہ نیت مذکور چار رکعت پڑھے۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد سورۂ رحمن چودہ بار اور باقی تینوں میں ایک ایک بار کم کرکے پڑھنا چاہئے سلام کے بعد دعاء مذکور اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اللهم طهر قلبي من الشك والشرك والرياء وزين لساني بالذكر والحمد والثناء۔

ایضاً لا اله الا الله خالق كل شيء وهو على كل شيء وكيل اور مصلے سے اٹھے اور اپنے ہاتھ سے نان و شیرینی حیثیت کے موافق فقراء کو تقسیم کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی امداد سے اپنی مراد کو پہنچے۔

ضابطہ سہ شنبہ:۔ بہ نیت مذکور چار رکعت پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد چار سو مرتبہ تبت یدا پڑھے باقی تینوں رکعتوں میں سو سو بار کم پڑھے۔ سلام کے بعد دعاء مذکور اور یہ دعا پڑھے۔ اللهم فرج همي واكشف غمي واهلك عدوي يا حي يا قيوم برحمتك استغيث يا فارج الهم ويا كاشف الغم اكشف غمي ما امسيت وما اصبحت سبحان القادر القاهر القوي الجبار الحي القيوم بلا معين برحمتك استغيث۔

ایضاً اللهم فرق جمعهم وشتت شملهم وبدل احوالهم وقصر اعمالهم واشغلهم بابدانهم وانكس اعلامهم وخذهم اخذ عزيز مقتدر يا رب يا رب انى مغلوب فانتصر۔

ایضاً اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم تسليما كثيرا كثيرا اس کے بعد ایک تازہ کوا لائے اور دو پرانی قبروں کے درمیان جماعت مقہورہ کو یاد کرکے اس کو چھری سے کاٹ ڈالے۔ بفرمان الٰہی مقصد بر آئے۔

ضابطہ یکشنبہ:۔ بہ نیت حاجت[1] چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں اذا جاء نصر اللہ سو بار سلام کے بعد دعا مذکور اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔ ما شاء الله توجها الى الله ... ما شاء الله ... استغاثة بالله ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله يا لطيف تلطفت يا لطيف ... في لطف لطفك يا لطيف اور سو بار لا اله الا الملك الحق المبين پڑھے۔

[1] عظمت و حشمت و جاہ ۱۲۔

ضابطہ جمعہ:۔ بہ نیت حاجت چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ والضحیٰ پچیس بار پڑھے اور سلام کے بعد مذکور اس کے متصل پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یَا کَافِی الْمُوَسِّعُ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَایَا فَضْلِہٖ یَا کَافِیْ۔

ایضاً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے حاجت روا ہو۔

ضابطہ چہار شنبہ:۔ بہ نیت حاجت چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الم نشرح پچاس بار اور بعد سلام کے دعا مذکور پڑھے اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مَالِکُ یَا رَزَّاقُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُیَسِّرِ بِکُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُخَلِّصِ بِکُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ الْعَالِمِ بِکُلِّ مَکْنُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَآئِنَ مُلْکِہٖ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ فَرِّجْ ھَمَّنَا وَاکْشِفْ غَمَّنَا وَاَھْلِکْ اَعْدَآءَنَا سات بار یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْمُھَیْمِنُ اس کے بعد یہ پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُّخْلِصًا اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاجت روا ہو۔

ضابطہ دوشنبہ: نیت حاجت چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں والسماء والطارق ستر بار سلام کے بعد دعا مذکور پڑھے۔ اور اس کے متصل یہ دعا پڑھے۔

[1] بار دنیا و پرداخت سلاطین و آمیزش امیران و کارداران وغیرہ ۱۲۔ [2] عشق و محبت و کارخیر تجارت وغیرہ ۱۲۔ [3] برائے سلاح معاملہ معالجہ دوستی و آشتی بدشمن اور اس کی مثل اور حاجتیں ۱۲۔

سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَاھِرِ الْقَوِیِّ الْجَبَّارِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ بِلَا مُعِیْنٍ اَللّٰھُمَّ لَکَ قُلْتُ وَلَکَ نُسُکِیْ وَمَوْتِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور سو بار پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ اس کے بعد جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پڑھے اس کے بعد دعاء اختتام۔ جب اس ورد سے فارغ ہو دعائے سیفی پڑھے۔ اور چند جانور بے طلب خرید کر کے اپنے ہاتھ سے رہا کرے اور ہر ضابطہ میں اس ترتیب کو نگاہ رکھے۔

طریق اول از شیخ ابو الفضل کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر خاصیت کے لیے علیحدہ علیحدہ قرأۃ معین نہیں ہے۔ وہاں سات بار مقرر کی گئی ہے۔

برائے حفظ از جمیع موذیات واضح ہو کہ حضرت ابو الفضل کرمانی نے طاہر بن محمد سے انہوں نے تمیم ثقفی سے انہوں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس طرح معلوم کیا ہے کہ جو کوئی اس حرز کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے ہرگز کوئی دشمن اور سحر و جادو اور دیو و پری اور چشم زخم اور مار و کژدم و شیر و گرگ اور سوائے ان کے کوئی چیز اس پر قابو نہ پائے اور سب سے امن میں رہے۔ حال اس کا تمام مخلوق میں عزیز ہو اور سب اس کے تابعدار ہوں۔

برائے عقد اللسان واسطے دوستی اور دشمنی اور عقد اللسان اور نیند کے سات بار پڑھے۔

ایضاً برائے ثواب عبادت جو کوئی اس دعا کو پڑھے ایک سال کی عبادت کا ثواب پائے دو سال کی عبادت کا ثواب پائے۔ علیٰ ہذا القیاس اور جس سال یہ دعا پڑھے اس کے گناہ نہ لکھے جائیں۔

ایضاً برائے عداوت جو کوئی دو شخصوں میں مفارقت چاہے اس کو چاہیے کہ ایک مٹھی خاک پرانی قبر سے لائے اور ایک بار اس حرز کو پڑھ کر اس مٹی پر دم

کرے اور ان دونوں میں سے ایک کے آستانہ میں گڑھا کھود کر اس کو ڈال دے خدا چاہے جدائی ہوگی۔

ایضاً برائے ہلاکی دشمن اگر کوئی چاہے کہ دشمن کو ہلاک کرے تو اس کو چاہیئے کہ اکتالیس دانے گندم بھاری کے لائے اور تین رات دن زعفران کے پانی یا نیل کے پانی میں رکھے اور اس کے نیچے ایک چھری فولادی رکھے۔ اور ایسی پوشیدہ جگہ رکھے کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔ بعد اس کے کچے تاگے میں ان سب دانوں کو پروئے اور ایک ایک دانے پر حرز پڑھے۔ جب تمام ہو جائے۔ کسی بے پھل درخت کی شاخ میں جو جانب مشرق سے خشک ہوئی ہو لٹکا دے اور جس قدر ہو سکے صدقہ دیوے دشمن ہلاک ہوگا۔

ایضاً برائے ازدیاد دولت اگر کوئی اس کا عامل شہد یا شربت یا نبات پر اس کو پڑھ کر دم کر دے اور کوئی شخص اپنے عیال واطفال کو کھلائے روز بروز دولت زیادہ ہو اور کبھی ان کے خاندان سے دولت زائل نہ ہو۔

ایضاً برائے حفظ از سلاح واطاعت امراء وغیرہ اگر کوئی چاہے کہ سلاطین روزگار اور امراء کامگار اور ہر صغار و کبار میرے مطیع ہوں تو اس کو لازم ہے کہ مشک و زعفران کو آب باران یا گلاب میں حل کر کے اس حرز کو پوست آہو یا منصوری کاغذ پر لکھے۔ اور موم جامہ میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے اور اگر حفظ یاد کرے کوئی تیر نیزہ شمشیر اس پر کارگر نہ ہو۔ اگر اس کو لکھ کر بھاگے ہوئے کا نام لکھے۔ اور کسی درخت کے نیچے گاڑ دے بھاگا ہوا آ جائے۔ اسی طرح اگر اپنے محبوب کے لیے کرے تو محبوب آ جائے۔

ایضاً برائے کار براری اگر کوئی شخص اپنے کام میں عاجز ہو اور کچھ تدبیر بن نہ پڑتی ہو تو اس کو چاہیئے کہ شب جمعہ کو آدھی رات اٹھے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے اور نو بار درود شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے اس کے بعد تین بار اس حرز کو پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کو فرحت بخشے اور کارسازی

فرمائے۔

ایضاً برائے رہائی محبوس اگر کوئی شخص قید خانہ میں اکتالیس بار اس حرز کو پڑھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خلاصی پائے۔

ایضاً برائے گزیدن مار و کژدم اگر کوئی شخص اس حرز کو پڑھ کر سانپ یا بچھو کے کاٹے پر ہاتھ پھیرے خدا چاہے اچھا ہو جائے۔

ایضاً برائے رفتن پیش سلطان جابر اگر کسی کو سلطان نے جان سے مارنے کا حکم دیا ہو تو اس کو چاہیئے کہ غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور ایک بار اس حرز کو پڑھے۔ اور کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب سلطان کے روبرو جائے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھے خدا تعالیٰ کے حکم سے جان کی امان پائے۔

ایضاً اگر کسی کی چیز گم ہوگئی ہو اور معلوم نہ ہو کہ کون لے گیا تو چاہیئے کہ شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد والشمس ایک بار اور دوسری میں والضحیٰ اور الم نشرح ایک بار اس کے بعد یہ حرز پڑھے اور باوضو سو جائے مال اور چور کو خواب میں دیکھے اور معلوم کرے۔

ایضاً برائے حل مہمات اگر کسی کو کوئی مہم پیش آئے تو چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے اور شب شنبہ کو دو رکعت ادا کرے فاتحہ کے بعد وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا پچیس بار پڑھے اور ایک بار اس حرز کو پڑھے اور باطہارت سو جائے خدا چاہے اپنے کام کی کشادگی خواب میں معلوم کرے۔

ایضاً برائے حفظ از سارق و آب و آتش جو کوئی اس حرز کو لکھ کر اپنے گھر میں رکھے چور آب و آتش سب سے اس کا گھر امن میں رہے۔

ایضاً جو کوئی اس حرز کو اپنے پاس رکھ کر لڑائی میں جائے تیر کی حاجت نہ ہو اور دشمنوں کے دل میں اس کی ہیبت ہو۔

ایضاً برائے کشادگی ذہن و حصول علم جو شخص اس کو لکھ کر اور دھو کر اپنے بچے کو پلائے

ذہین ہو۔ اور حصولِ علم کے دروازے اس پر کشادہ ہو جائیں۔

ایضاً برائے تولد فرزند صالح | جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے سرہانے رکھے اور اپنی بیوی سے ہمبستری ہو حق تعالیٰ اس کو فرزند صالح عطا فرمائے۔

ایضاً برائے گریختہ | اگر کوئی شخص بھاگا ہوا ہو تو اس کے لیے یہ حرز لکھ کر ایک ڈبہ میں رکھ کر دفن کرے۔ اور منہ اس کا موم سے بند کر دے اور کسی پاک جگہ میں پتھر کے نیچے دبا دے خدا چاہے بھاگا ہوا آ جائے۔

ایضاً برائے سرجنادہ | ہر قسم کے سرجنادہ والے کو چالیس روز تک کسی کھانے کی شے پر دم کر کے کھلائے خدا چاہے تندرست ہو جائے۔

ایضاً برائے حصول مراد | اگر کسی کو مہم قوی پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ غسل پاک کرے اور کپڑے بدلے۔ اور خلوۃ میں عود وغیرہ کا بخور کرے اور ہاتھ اپنا اس حرز پر رکھے اور تشفیع لائے یعنی زبان اور دل سے کہے کہ بار خدایا اس کے طفیل اور برکت سے میری حاجت بر لا حق تعالیٰ اس کی مراد پوری کرے۔

ایضاً برائے مقہوری اعداء | اگر کسی کو دشمن قوی اور اس کے سبب سے خوفناک ہو تو اس کو چاہیے کہ اس اسم کو اکتالیس بار پڑھے۔ اگر فرصت نہ ہو تو سات بار پڑھے کیسا ہی دشمن قوی ہو زیر ہو جائے گا۔

ایضاً برائے ادائے قرض | اگر کوئی شخص قرضدار ہو گا اور اس کو پڑھے گا قرض سے سبکدوش ہو گا۔

ایضاً برائے فراغ معاش | اگر کوئی شخص صاحب اولاد ہے اور اسباب معیشت سے تنگ ہے تو چاہیے کہ اس کو پانی پر دم کر کے پلائے خدا چاہے فراغت حاصل ہو گی۔

ایضاً برائے فتحیابی | اگر کوئی شخص مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور بادشاہ کے روبرو جائے نہایت اعزاز پائے۔ اور اگر کسی سے بحث ہو یا کسی نے دعوےٰ کیا ہو تو اس کے بائیں ہاتھ کی جانب کھڑا ہو خدا چاہے فتح پائے۔

ایضاً برائے دفع نامردی | اگر عنین یعنی نامرد پر چالیس روز تک برابر پڑھے۔ اور لکھ کر اپنے پاس بھی رکھے خدا چاہے مرد ہو جائے۔

ایضاً برائے فتح و ظفر | اگر اس حرز کو سورہ فتح کے ساتھ لکھ کر نیزہ پر باندھے اور دشمن کے مقابلہ میں جائے دشمن کو ہزیمت ہو اور اس کو فتح و ظفر ہو۔

ایضاً برائے حصول شفا | جس بیمار کو طبیبوں نے جواب دے دیا ہو اور ان کے علاج سے اچھا نہ ہوتا ہو تو اس کو یہ حرز مشک و زعفران اور گلاب سے چینی کے برتن میں لکھ کر پلائے خدا چاہے شفا ہو۔

ایضاً برائے دفع صرع | جو کوئی اس حرز کو مشک و زعفران سے باطہارت لکھے اور مصروع کی گردن میں ڈالے خدا چاہے شفا ہو۔

ایضاً برائے حفظ مرکب | اگر اس حرز کو لکھ کر گھوڑے کی گردن میں باندھے اور گھوڑوں کے تویلہ میں چھوڑ دے کوئی ان میں سے نہ بھاگے گا اور نہ غائب ہو گا۔

ایضاً برائے دفع عقیم | اگر بانجھ عورت تین حیض تک اس کو لکھ کر اپنے سرہانے رکھے اور باطہارت اپنے خاوند کے پاس جائے صاحب حمل ہو اور نیک بچہ جنے۔

ایضاً | جو کوئی اس حرز کو اپنے پاس رکھے دشمن اس کا مغلوب ہو۔

ایضاً برائے وسعت رزق | جو کوئی توسیع رزق کے لیے اس حرز کی ملازمت کرے خدا چاہے صاحب فراغت ہو۔

ایضاً | جو کوئی اس حرز کو باعتقاد درست پڑھے مرگ مفاجات سے نجات پائے۔ اور دنیا سے بامراد جائے۔

ایضاً برائے اجتماع حشرات الارض | جو کوئی اس حرز کو جنگل میں جا کر تین بار پڑھے اور پھر سے پر دم کر کے ایک دائرہ اپنے گرد کھینچ لے اور اس میں بیٹھ جائے اور پھر بے انتہا اس حرز کو پڑھتا رہے اور کہتا جائے کہ بحق ایں حرز ہمہ ماران حاضر آیند خدا کی قدرت سے بہت سے سانپ اس جگہ جمع ہو جائیں گے۔

ایضاً برائے اجتماع طیور | اگر کوئی چاہے کہ پرندوں کو جمع کرے تو اس حرز کو

بوست گرگ پر لکھ کر بام خانہ پر ایک ڈورے میں باندھ دے اور کہے ذکر بحق حرز یمانی ہمہ طیور جمع شوند) خدا تعالیٰ کے حکم سے تمام پرند اس جگہ جمع ہوں گے۔

ایضاً برائے زبان بندی | برائے عقد اللسان موم کی ایک ایسی صورت بنائے کہ منہ اس کا کھلا ہوا ہو۔ اور زبان درست ہو۔ کسی خالی جگہ میں بیٹھ کر اس حرز کو پڑھنا شروع کرے۔ جب مقام اشارت پر پہنچے تو ایک بال اس کے منہ کو دبا کر گرہ دے اور اس میں پھونک دے خدا چاہے زبان بستہ ہو

ایضاً برائے ملاقات خضر | جو کوئی اس حرز کو اکتالیس بار پڑھے مہتر حضر علیہ السلام اس کے پاس آئیں۔

ایضاً برائے صلح دشمن | اگر کوئی چاہے کہ دشمن دوست ہو۔ چاہیے کہ اس حرز کو تین بار پڑھے اور جب اشارت کی جگہ پر پہنچے اسماء اشارات کو اپنی ہتھیلی پر لکھے اور دشمن کو دکھلائے فوراً صلح کرے اور دوست ہو جائے۔

ایضاً قصہ مقہوری اعدا | روایت ہے کہ ایک بادشاہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ مہتر زادہ یعنی سردار کا بیٹا ہوں۔ اور صاحب مال و منال ہوں۔ اور ملک بہت رکھتا ہوں۔ اور دشمن بہت ہیں کہ میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہیں اور میں ان کے دفع کرنے سے سخت عاجز ہو رہا ہوں ایک دن میں اس تشویش میں سو گیا تو کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے کہ امیر المومنین رضؓ کے پاس جا۔ اور اس حرز کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے۔ سیکھ۔ اس واسطے خدمت عالی میں حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ مجھ کو وہ حرز سکھلا دیجئے۔ تاکہ میں اس غم سے نجات پاؤں مجھ کو محروم نہ پھیریئے۔ حضرت امیر المومنین رضؓ نے اس کو سکھلا دیا۔ جب وہ اپنے گھر آیا تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کو خبر پہنچی کہ نیرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ اس کو اس دعا کی برکت سے نجات ملی۔ اس حرز کے پڑھنے والے کو لازم ہے۔ کہ حضوری دل سے پڑھے تاکہ جلد کار برآری ہو۔

ایضاً حصول مرتبہ ولایت | جو کوئی اکتالیس روز تک ہر صبح کو بیاپے اس حرز کو

پڑھے۔ ولایت کے مرتبہ کو پہنچے۔

ایضاً برائے آرام کردن دلآرام | اگر کوئی مرد کسی عورت پر عاشق ہو تین روزے رکھے۔ اور افطار کے وقت منہ اس کے گھر کی طرف کرے۔ اور اس حرز کو پڑھے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھے۔ اَلٰہِیْ لَیِّنْ قُلُوْبُہُمْ وَاَنْذِقْنِیْ مَافِیْ قَلْبِیْ وَنَجِّنِیْ مِنْ ھٰذَا الْغَمِّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ خدا چاہے وہ عورت اسکی طرف رجوع کرے۔

ایضاً برائے سلامتی سفر | سفر سے سلامت آنے کے لیے جاتے وقت اس حرز کو پڑھے۔

ایضاً | برائے ہلاکی اعدا سات جمعہ کی راتوں میں سات سات بار پڑھے۔

ایضاً برائے امن از زوال | تسخیر خلائق کے لیے تین روزے رکھے اور ہر صبح کو یہ حرز پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے۔

ایضاً | چوروں سے بچنے کے لیے یہ حرز پڑھے اور اپنی انگلی پر دم کر کے چار دل طرف پھرا دے۔

ایضاً برائے زہر خوردہ | زہر خوردہ کے لیے مشک و زعفران سے یہ حرز لکھے اور دھو کر پلائے خدا چاہے شفا پائے۔

ایضاً | جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور مرد عقیم ہو تو اس حرز کو مشک و زعفران سے لکھ کر پلا دے اور وہ دو رکعت نماز پڑھ کر با وضو اپنی بی بی سے صحبت کرے خدا چاہے فرزند سعادتمند پیدا ہو۔

ایضاً | جو کوئی اس حرز کو پڑھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے گا ہمیشہ باآبرو رہے گا۔

ایضاً | اگر کوئی شخص کسی معرکہ میں جائے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اس کے بعد ایک دفعہ اس حرز کو پڑھے اور اپنے سیدھے ہاتھ پر دم کرے پھر دوسری دفعہ پڑھے تو بائیں ہاتھ پر دم کرے پھر تیسری دفعہ پڑھے۔ اور اپنے منہ اور سینے پر پڑھ کر دم کرے۔ اور ہاتھ پھیرے اور میدان جنگ میں جائے خدا چاہے کوئی زخم اس پر نہ آئے اور دشمن کے

دل میں اس کی طرف سے ہیبت ہو اور مظفر و منصور اپنے گھر واپس آئے۔

فائدہ اگر کوئی ایسے ویرانہ اور خرابہ میں جا پھنسا ہو کہ وہاں دانہ پانی کچھ نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ تیمم کرکے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص سات سات بار پڑھے اس کے بعد اس حزر کو پڑھے۔ اللہ تعالےٰ خزانہ غیب سے آب و طعام پہنچائے گا۔

فائدہ اگر کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا ہو تو وہ اکتالیس روز تک صبح سے پہلے اٹھے اور غسل کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، اخلاص تین بار سلام کے بعد درود شریف اور ایک بار یہ حزر پڑھے اور ناغہ نہ کرے۔ اگر ناغہ ہو جائے تو پھر سرے سے شروع کرے۔

فائدہ دیو پری کی تسخیر کے لیے سورج ڈوبتے وقت شہر کے باہر جائے اور غسل کرے اور کپڑے پاک پہنے اور عطر خوب لگائے۔ اور آیۃ الکرسی اور چار قل پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے پھر دو رکعت پڑھے اور فاتحہ کے بعد جو سورہ یا آیات قرآن شریف سے یاد ہوں پڑھے۔ اور سلام کے بعد قل اوحی تا آخر بآواز بلند پڑھے۔ اور کسی چیز سے نہ ڈرے اور ورد میں مشغول رہے۔ اول ایسا کرے کہ اپنے گرداگرد فولادی چھری سے ایک خط کھینچے اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور اندر بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے۔ جو صورت ہولناک دکھلائی دے اس سے ہرگز نہ ڈرے۔ اور نہ ان کی کسی بات کا جواب دے جب ان کا بادشاہ آئے اپنا مقصد بیان کرے اور اس سے عہد لے۔

فائدہ جس کسی کا کاروبار بند ہو گیا ہو اس کو چاہیئے کہ عشا کے بعد سات بار یا تین بار اس حزر کو آسمان کے نیچے بیٹھ کر پڑھے پہلے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا جاء ستر بار پڑھے بعد سلام کھڑا ہو اور ذکر کرو بیان یعنی سبحان اللہ و بحمدہ ؕ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ [illegible]

لن کن ... الخ ملاکر سات بار پڑھے اور بیٹھ جائے اور سر ننگا کرکے اس حزر کو بالاحظہ تک پڑھنا شروع کرے مستجاب ہو چالیس شب متواتر اسی طرح پڑھے۔ اگر خدانخواستہ اس مدت میں فتح نہ ہو تو تین چلے پورے کرے خدا تعالیٰ کی ذات پاک سے امید ہے کہ جلد قبول ہو۔ اور جلد کھل جائے (بہ اسناد تقبیں جو بیان کی گئیں)۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اول نیت موافق شرع شریف کرے۔ اور اس نیت میں برائی کا شائبہ بھی نہ ہو روزے کی نیت کرے اور تین روزے رکھے موافق مرادوں کے خیال کرے۔ دعوت اختیار کرے فجر سے پہلے غسل پاک کرے اور سنت و اور دوگانہ سنت ادائے فرض سکوت جیسا کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے بجا لائے اس کے بعد مناجات دعاؤں کے ساتھ پڑھے۔ اور ایک بار ناد علی پڑھے اور اثنائے قراءۃ میں اپنی مراد کو اپنے دل میں رکھے۔ اس کے بعد چار رکعت صلوٰۃ قضائے حاجت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا انزلنا پچیس بار پڑھے اور سلام کے بعد ننانوے بار یا غیاثی عند کل کربۃ و مجیبی عند کل دعوۃ و معاذی عند کل شدۃ و رجائی حین تنقطع حیلتی پڑھے اور سجدہ میں جائے۔ اور تضرع و زاری حاجت طلب کرے۔ اس کے بعد دعا عماد اعتصام، چار قل، دعا طب سر، دعا کشف سر اعتصام، وصل صغیر، شیخ شہاب الدین مقتول۔ دعاء سیفی حزا میرین۔ دعائے اختتام ہر ایک سات سات بار پڑھے اور واسطے فتح ابواب چار بار اول پڑھ کر ہاتھ دراز کرے اور آنکھ بند کرکے بیچوں کی طرف توجہ کرے۔ آنکھ کھول کر ہاتھ سینہ پر لائے اور دم کرے۔ اور تین بار اٹھتے وقت اس ترتیب سے پڑھے اور متصل اس کے اسمار روزمرہ پڑھے اور اشارات اصل اور اشارات حاجت عین قراہ سیفی میں محل بہ محل ذکر کیے جاویں گے ہر حاجت کے لیے دعائے سیفی ننانوے بار یا تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے گا۔ اللہ کی عنایت سے حاجت روا ہوگی۔ اس کے مطابق دیکھ کر عمل کرے اور تقدیم و تاخیر اور تجاوز و تفاوت ہرگز درمیان میں نہ لائے

حسب تحریر ترتیب [illegible] کے [illegible] ترتیب ادعیہ یہ ہے۔ دعاء عماد

بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان القادر القاهر القوی الجبار الحی القیوم

[illegible] اللھم [illegible] ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد۔

دعائے عزائم بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یا اصحاب الشعر

[illegible] واعتصمت [illegible] بحق الخضر والیاس وبحق کھیعص مھیعص

[illegible] مھجوم مھجوم بحق ایخ زجرھیموم طفعاح الزاھخاس

[illegible] واعتصمت بک من شر الجن والانس والاھرمن والشیاطین و

[illegible] من کل آفة وعاهة واعتصمت بک من کل بلاء وبحرمة دانیال و

بحق ایخ ایخ وارش ارش بورش بورش وبحق اھیا اشراھیا اصباؤت وبحق

عصمتک یا [illegible] یا اللہ احفظنی من البلاء والآفة والعاهة وبحرمة ادریس و

شیث ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم توکلت علی الحی الذی لا یموت ابدا واعتصمت بک

من شر الجن والانس بحرآءة الشیخ واستجب دعائی یا غیاث المستغیثین اغثنی

[illegible] لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم البصیر وحسبی اللہ ونعم الوکیل نعم

المولی ونعم النصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین دعائے اعتصام یہاں

تک ہے۔ اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد

اللھم یا لطیف اغثنی وادرکنی بحق لطفک الخفی الھی کفی علمک عن المقال وکفی

[illegible] السؤال اللھم تفضل علی واحسن الی وکن لی ولا تکن علی اللھم فرج ھمی واکشف

غمی ووسع رزقی برحمتک استغیث یا فارج الھم یا کاشف الغم اقض دینی واھلک عدوی

[illegible] قدرتک یا اقدر القادرین وارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین سبحان اللہ القادر القاھر

القوی الجبار بلا عین برحمتک استغیث اللھم بحق سر من الاسرار وبحق کرمک الخفی وبحق

اسمک الاعظم ان تقضی حاجتی وتوصلنی الی مرادی برحمتک عنی شر جمیع خلقک یا ارحم الراحمین

اس کے بعد حمد و دعائے کلام۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اللھم طھر قلبی

من الشک والشرک والریاء وزین لسانی بالذکر والحمد والثناء

[illegible] وبحرمة [illegible] ذکرنا وبحرمة اسمعیل وبحرمة

اس کے بعد اللھم صل علی محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر

الجدیدان واستقبل الفرقدان بلغ روح نبینا محمد منا التحیة والرضوان اللھم

صل علی محمد افضل صلواتک بعدد معلوماتک وعلی آل محمد سیدنا وعلیہم

السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ اس کے بعد دعائے کاشف بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم فرج

ھمی واکشف غمی ووسع رزقی برحمتک استغیث یا فارج الھم ویا کاشف الغم اقض

دینی واھلک عدوی برحمتک یا ارحم الراحمین اس کے بعد امر اعتصام حسبت

ربی یا الحی القیوم وتوکلت علی الذی لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اس کے

بعد وصل صغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم یا الٰھی والمستجیب الموجود لن من المعقولات

والمحسوسات یا واھب النفوس والعقول ومخترع ماھیات الاکوان والاصول

واجب الوجود یا فائض الجود ویا فاطر القلوب والارواح ویا جاعل الصور والاشباح

نور الانوار ومدبر کل دوار انت الاول الذی لا اول قبلک وانت الآخر الذی

لا آخر بعدک الملئکة عاجزون عن ادراک جلالک والانسان الکاملون قاصرون عن

معرفة کمال ذاتک اللھم خلصنا عن العلائق الدنیة الجسمانیة ونجنا عن العوائق

الردیة الظلمانیة ارسل الی ارواحنا سوارق انوارک وافض علی نفوسنا بوارق

آثارک العقل قطرة من قطرات بحار ملکوتک والنفس شعلة من شعلات نار جبروتک

ذاتک ذات فیاضة تفیض منہ جواھر روحانیة متمکنة ولا متحیزة ولا منفصلة ولا

متصلة معتزاة عن الاحیان والاین ومبراة عن الوصل والبین فسبحان الذی لا

تدرکہ الابصار ولا تمثلہ الافکار لک المجد والثناء ومنک المنع والعطاء وبک

الجود والبقاء فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون۔

دعاء سیفی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انت الملک الحق الذی لا الٰہ الا انت

انت ربی وانا عبدک عملت سوءً وظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ

لا یغفر الذنوب الا انت یا غفور یا شکور یا حلیم یا رحیم یا کریم یا حنان یا منان یا

دیان یا برھان یا سبحان یا ذا الجلال والاکرام اللھم انی احمدک وانت للحمد اھل

على ما خصصتني به من مواهب الرغائب واوصلت الي من فضائل الصنائع وعلى ما
اوليتني به من احسانك وبوأتني به من مظنة الصدق عندك وانلتني به من مننك
الواصلة الي ومن الدفاع عني والتوفيق لي والاجابة لدعائي
حين اناجيك داعيا وادعوك مضاما واسالك خاضعا وحين ارجوك راجيا
فاجدك في المواطن كلها لي جارا حاضرا حفيا بارا وفي الامور
ناظرا وعلى الاعداء ناصرا وللخطايا والذنوب غافرا وللعيوب ساترا
لم اعدم عونك وبرك وخيرك طرفة عين منذ انزلتني دار الاختبار والفكر
والاعتبار لتنظر ما اقدم اليك لدار القرار فانا عتيقك يا مولاي من
جميع المضار والمضال والمصائب والمعايب واللوازم والهموم
التي قد ساورتني فيها الغموم بمعاريض اصناف البلاء وضروب جهد القضاء لا
اذكر منك الا الجميل ولم ار منك الا التفضيل خيرك لي شامل وصنعك لي كامل ولطفك
لي كافل وفضلك علي متواتر ونعمك عندي متصلة واياديك لدي متظاهرة لم
تخفر جواري وصدقت رجائي وصاحبت اسفاري واكرمت احضاري وشفيت
امراضي وعافيت منقلبي ومثواي ولم تشمت بي اعدائي و
رميت من رماني وكفيتني شر من عاداني فحمدي لك واصب وثنائي عليك متواتر
دائم من الدهر الى الدهر بالوان التسبيح خالصا لذكرك ومرضيا لك بناصع
التوحيد واخلاص التفريد وامحاض التمجيد بطول التعبد والتعديد لم
تعن في قدرتك ولم تشارك في الهيتك ولم تعلم لك مائية فتكون
للاشياء المختلفة مجانسا ولم تعاين اذ حبست الاشياء على الغرائز المختلفات
ولا خرقت الاوهام حجب الغيوب اليك فاعتقد منك محدودا في عظمتك لا
يبلغك بعد الهمم ولا ينالك غوص الفطن ولا ينتهي اليك بصر الناظرين في مجد
جبروتك ارتفعت عن صفة المخلوقين صفات قدرتك وعلا عن ذكر الذاكرين
كبرياء عظمتك فلا ينتقص ما اردت ان يزداد ولا يزداد ما اردت ان ينتقص

لا احد شهدك حين فطرت الخلق ولا ند ولا ضد حضرك حين برات
النفوس كلت الالسن عن تفسير صفتك وانحسرت العقول عن كنه معرفتك وكيف
يوصف كنه معرفتك وصفتك يا رب انت الله الملك الجبار القدوس الذي لم تزل ازليا
سرمديا دائما في حجب الغيوب وحدك لا شريك لك ليس فيها احد غيرك ولم
يكن لها اله سواك فحارت في بحار ملكوتك افكار ذوي التبصير وتحيرت في
جبروتك عميقات مذاهب التفكير وتواضعت الملوك لهيبتك وعنت الوجوه
بذلة الاستكانة لعزتك وانقاد كل شيء لعظمتك واستسلم كل شيء لقدرتك
وخضعت لك الرقاب وكل دون ذلك تحبير اللغات وضل هنالك التدبير في
تصاريف الصفات فمن تفكر في ذلك رجع طرفه اليه خاسئا حسيرا وعقله مبهوتا
وتفكره متحيرا اسيرا اللهم لك الحمد حمدا كثيرا دائما متواليا متواترا متضاعفا
متسقا مستوثقا يدوم ولا يبيد غير مفقود في الملكوت ولا مطموس في المعالم
ولا منتقص في العرفان فلك الحمد على مكارمك التي لا تحصى في الليل اذا ادبر و
الصبح اذا اسفر وفي البر والبحار والغدو والآصال والعشي والابكار والظهيرة
والاسحار وفي كل جزء من اجزاء الليل والنهار اللهم بتوفيقك قد احضرتني النجاة
وجعلتني منك في ولاية العصمة فلم ابرح منك في سبوغ نعمائك وتتابع آلائك
محروسا لك في الرد والامتناع ومحفوظا بك في المنعة والدفاع عني ولم تكلفني
فوق طاقتي ولم ترض مني الا طاعتي بانك انت الله الذي لا اله الا انت لم تغب ولا
تغيب عنك غائبة ولا تخفى عنك خافية ولن تضل عنك في ظلم الخفيات ضالة
انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون اللهم لك الحمد حمدا
مثل ما حمدت به نفسك وحمدك به الحامدون ومجدك به الممجدون
وكبرك به المكبرون وهللك به المهللون ووحدك به الموحدون وقدسك
به المقدسون وعظمك به المعظمون وسبحك به المسبحون حتى يكون لك
مني وحدي في كل طرفة عين واقل من ذلك مثل حمد جميع الحامدين

وتوحيد أصناف الموحدين والمخلصين وتقديس أجناس العارفين وثناء جميع
المهللين والمصلين والمسبحين ومثل ما أنت به رب ما له عارف أنت محمود و
محبوب ومحجوب من جميع خلقك كلهم من الحيوانات والبرايا وأرغب إليك
في بركة ما أنطقتني به من حمدك فما أيسر ما كلفتني به من حقك وأعظم ما
وعدتني به على شكرك ابتدأتني بالنعم فضلا وطولا وأمرتني بالشكر حقا وعدلا
ووعدتني عليه أضعافا ومزيدا وأعطيتني من رزقك اختيارا ورضا وسألتني
منه شكرا يسيرا صغيرا إذ نجيتني وعافيتني من جهد البلاء ولم تسلمني لسوء قضائك
وبلائك وجعلت ملبسي العافية وأوليتني بالبسطة والرخاء وسوغت لي أيسر القصد
وضاعفت لي أشرف الفضل مع ما وعدتني به من المحلة الشريفة وبشرتني
به من الدرجة الرفيعة واصطفيتني بأعظم النبيين دعوة وأرفعهم درجة
وأفضلهم لنا شفاعة وأوضحهم حجة وأقربهم منزلة محمد صلى الله عليه
وسلم وعلى جميع الأنبياء والمرسلين اللهم اغفر لي ما لا يسعه إلا مغفرتك ولا
يمحقه إلا عفوك ولا يكفره إلا تجاوزك وفضلك وهب لي في يومي هذا وليلتي
هذه وشهري هذا وسنتي هذه يقينا صادقا يهون علي مصائب الدنيا والآخرة
وأحزانهما ويشوقني ويرغبني فيما عندك والتبتل عندك المغفرة وبلغني
الكرامة من عندك وأوزعني شكر ما أنعمت به علي فإنك أنت الله الذي لا إله إلا
أنت الواحد الأحد المبدئ الرفيع البديع السميع العليم الذي ليس لأمرك مدفع
ولا عن قضائك ممتنع وأشهد أنك أنت الله الذي لا إله إلا أنت ربي ورب كل
شيء فاطر السموت والأرض عالم الغيب والشهادة الكبير المتعال اللهم إني أسألك
الثبات في الأمر والعزيمة على الرشد والشكر على نعمك وأعوذ بك من جور كل
جائر وبغي كل باغ وحسد كل حاسد وحقد كل حاقد وكيد كل كائد وغدر كل
غادر ومكر كل ماكر وشماتة كل كاشح ومكر كل ماكر بك أصول على الأعداء وإياك
أرجو ولاية الأحباء والقرناء فلك الحمد على ما أستطيع إحصاءه ولا تعديده

من فوائد فضلك وموارد رزقك وأنواع ما أوليتني به من إرفادك فإنك أنت الله
الذي لا إله إلا أنت الفاشي في الخلق حمدك الباسط بالجود يدك ولا تضاد في
حكمك ولا تنازع في سلطانك وملكك وأمرك تملك من الأنام ما تشاء ولا يملكون
منك إلا ما تريد اللهم أنت المحسن المنعم المفضل القادر القاهر المقتدر رب
القدوس في نور القدس ترديت بالعز والعلاء وتأزرت بالعظمة والكبرياء
وتغشيت بالنور والضياء وتجللت بالمهابة والبهاء لك المن القديم والفضل العظيم
والسلطان الشامخ والملك الباذخ والجود الواسع والفيض الشائع والقدرة الكاملة
والحكمة العالية والحجة البالغة والعزة الشاملة فلك الحمد على ما جعلتني من أمة
محمد صلى الله عليه وسلم وهو أفضل بني آدم الذين كرمتهم وحملتهم في البر
والبحر ورزقتهم من الطيبات وفضلتهم على كثير ممن خلقتهم من أهلها تفضيلا و
خلقتني سميعا بصيرا صحيحا سويا سالما معافا ولم تشغلني بنقصان في بدني ولم
تمنعني كرامتك إياي وحسن صنيعك عندي وفضل منائحك لدي ونعمائك علي
أنت الذي أوسعت علي في الدنيا رزقا وفضلتني على كثير من خلقك تفضيلا وجعلت لي
سمعا يسمع آياتك وعقلا يفهم إيمانك وبصرا يرى قدرتك وفؤادا يعرف عظمتك وقلبا
يعتقد توحيدك فإني بفضلك علي حامد ولك نفسي شاكرة وبحقك شاهدة فإنك حي
قبل كل حي وحي بعد كل حي وحي بعد كل ميت وحي لم ترث الحيوة من حي ولم تقطع
خيرك عني في كل وقت ولم تنزل بي عقوبات النقم ولم تمنع عني دقائق العصم ولم تغير
علي وثائق النعم فلو لم أذكر من إحسانك إلا عفوك عني والتوفيق لي والاستجابة لدعائي
حين رفعت صوتي بتوحيدك وتحميدك وتمجيدك وتسبيحك وتهليلك وإلا في
تقديرك خلقي حين صورتني فأحسنت صورتي وإلا في قسمة الأرزاق حين قدرتها
لي لكان في ذلك ما يشغل شكري عن جهدي فكيف إذا فكرت في النعم العظام التي أتقلب
فيها ولا أبلغ شكر شيء منها فلك الحمد عدد ما حفظ علمك وعدد ما وسعته رحمتك
وعدد ما أحاطت به قدرتك وأضعاف ما تستوجبه من جميع خلقك

اللّهمّ فتمّم إحسانك عليّ فيما بقي من عمري كما أحسنت إليّ فيما مضى منه
اللّهمّ إنّي أسألك وأتوسّل إليك بتوحيدك وتمجيدك وتحميدك وتكبيرك و
كرمائك وكمالك وكبريائك وتعظيمك وتقديسك ونورك ورأفتك ورحمتك
وعلوّك ووقارك ومنّك وبهائك وجلالك وسلطانك وقدرتك وإحسانك و
امتنانك وجميلك ونبيّك وعترته الطاهرين أن تصلّي على آل محمّد وعلى سائر
إخوانهم من الأنبياء والمرسلين وأن لا تحرمني رفدك وعطاياك وجلالك و
فوائد كرامتك فإنّك لا يعتريك لكثرة ما قد نشرت من العطايا عوائق البخل ولا
ينقص جودك التقصير في شكر نعمتك ولا تفنى خزائنك مواهبك المتّسعة ولا
تؤثّر في جودك العظيم منحك الفائقة الجميلة الجليلة ولا تخاف ضيم إملاق
فتكدي ولا يلحقك خوف عدم فينقص من جودك فيض فضلك اللّهمّ
ارزقني قلباً خاشعاً خاضعاً ضارعاً وبدناً صابراً ويقيناً صادقاً ولساناً ذاكراً وحامداً وعيناً
باكية ورزقاً واسعاً وعلماً نافعاً وولداً صالحاً وشاهراً طويلاً وعملاً صالحاً مقبولاً وأسألك
رزقاً حلالاً طيّباً ولا تؤمنّي مكرك ولا تنسني ذكرك ولا تكشف عنّي سترك ولا تقنطني
من رحمتك ولا تبعدني عن كنفك وجوارك وأعذني من سخطك وغضبك ولا
تؤيسني من رحمتك وروحك وكن لي أنيساً من كلّ روعة ووحشة واعصمني
من كلّ هلكة وزلزلة وغمّ وهمّ وبلاء ووباء وطعن وطاعون وحزن ومرض وحمّى
وبرد وجوع وعطش [illegible] ونجّني من كلّ بليّة وآفة وعاهة و
غشوة ومحنة وسقم في الدارين إنّك لا تخلف الميعاد اللّهمّ ارفعني ولا تضعني
وادفع عنّي ولا تدفعني وأعطني ولا تحرمني وأكرمني ولا تهنّي وزدني ولا تنقصني
وارحمني ولا تعذّبني وانصرني ولا تخذلني [illegible]
[illegible]
[illegible]

بالذي نزّلت من أموري وشرعت فيه بتوفيقك وتيسيرك فتمّمها لي بأحسن الوجوه وأكملها
وأصوبها وأشرفها فإنّك على ما تشاء قدير وأنا بها وبالإجابة جدير يا من قامت السماوات
والأرض بأمره يا من يمسك السماء أن تقع على الأرض إلّا بإذنه يا من أمره إذا أراد
شيئاً أن يقول له كن فيكون فسبحان الذي بيده ملكوت كلّ شيء وإليه ترجعون وصلّى
الله على خير خلقه سيّدنا محمّد وآله الطيّبين الطاهرين وسلّم تسليماً كثيراً
كثيراً كبيراً اللّهمّ أنت حيّ لا تموت ودائم لا تفوت وخالق لا تخلق وسميع لا
تشكّ وبصير لا ترتاب وشاهد لا تغيب ولا ترتاب وأبديّ لا تنفد ولا تستنفد وصادق
لا تكذب وقاهر لا تغلب وقريب لا تبعد وعاد لا تضار ومجير لا تظلم وصمد لا تطعم
وقيّوم لا تنام ومجيب لا تسأم وجبّار لا تكلم وحليم لا ترام وعالم لا تعلّم وقاهر لا
تمان وقويّ لا تضعف وعظيم لا توصف ووفيّ لا تخلف وعدل لا تحيف وغنيّ
لا تفتقر وكبير لا تغدر وحكم لا تجور ومنيع لا تقهر ومعروف لا تنكر ووكيل
لا تحقر وغالب لا تغلب ووتر لا تستأمر وفرد لا تستشير ووهّاب لا تملّ
وسريع لا تذهل وحليم لا تعجل وجواد لا تبخل وحافظ لا تغفل و
عزيز لا تذلّ وقائم لا تنام ومحتجب لا ترى ودائم لا تفنى وباقٍ
لا تبلى وواحد لا تشبه ومقتدر لا تنازع يا كريم الجواد المكرم يا قريب
المجيب المتعالي يا جليل المتجلّل يا سلام المؤمن المهيمن يا عزيز
الجبّار المتكبّر المتجبّر يا طاهر الطهور المتطهّر يا قاهر القادر المقتدر
يا عزيز المعزّ المتعزّز يا من ينادى من كلّ فجّ عميق من شواهق الجبال
وأعماق البحار وأقطار الفيافي بألسنة شتّى ولغات مختلفة وحوائج
أخرى يا من لا يشغله شأن عن شأن يا من لا يشغله شيء عن شيء أنت
الله الذي لا تغيّرك الأزمنة ولا تحيط بك الأمكنة ولا تصفك الألسنة
[illegible]
[illegible]

اَمْرُكَ وَاحِدٌ حَتْمُكَ نَافِذٌ قَضَائُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ لِيَسِّرْ لِیْ
مِنْ اَمْرِیْ مَآ اَرْجُوْ مِنْكَ يَا اَللّٰهُ وَاصْرِفْ عَنِّیْ مَا اَخَافُ عَنْكَ يَا اَللّٰهُ وَيَسِّرْ لِیْ مِنْ
اَمْرِیْ مَا اَخَافُ عُسْرَتَهٗ وَفَرِّجْ مَا اَخَافُ ضِيْقَهٗ وَسَهِّلْ لِیْ مَا اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ
بِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَلَا اَسْئَلُ غَيْرَكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَا اَرْغَبُ اِلٰى غَيْرِكَ وَاَسْئَلُكَ
اَمَانُ الْخَائِفِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَنْتَ الْفَتَّاحُ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَمُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَمَا
حِیْ السَّيِّئَاتِ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ مَانِعُ الْبَلِيَّاتِ وَاَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَآئِلِ
كُلِّهَا وَاَعْظَمِهَا وَاَنْجَحِهَا الَّتِیْ لَا تَرُدُّ وَلَا يَنْبَغِیْ لِلْعِبَادِ اَنْ يَّسْئَلُوْكَ اِلَّا بِهَا يَا اَللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَبِصِفَاتِكَ الْعُلٰى وَبِنِعْمَتِكَ الَّتِیْ لَا
تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ اَسْمَآئِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَّاَقْرَبِهَا
مِنْكَ وَسِيْلَةً وَّاَجْزَلِهَا مِنْكَ ثَوَابًا وَّاَسْرَعِهَا مِنْكَ اِجَابَةً وَّبِاَسْمَآئِكَ الْمَكْنُوْنَةِ الْمَخْزُوْنَةِ
الْجَلِيْلَةِ الْاَجَلِّ الْعَظِيْمَةِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَتَسْتَجِيْبُ لَهٗ
دُعَآءَهٗ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَحْرِمَ سَآئِلَكَ الْاِجَابَةَ وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ فِی التَّوْرٰىةِ وَ
الْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَبِكُلِّ اِسْمٍ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ وَبِكُلِّ اِسْمٍ دَعَاكَ
بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَاَصْفِيَآئُكَ وَاَنْبِيَآئُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ
عَلَيْكَ الرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ مِنْكَ وَالْمُتَعَوِّذِيْنَ بِكَ وَالْمُتَضَرِّعِيْنَ اِلَيْكَ
وَبِحَقِّ كُلِّ عَبْدٍ مُّتَضَرِّعٍ مُّتَعَبِّدٍ لَّكَ فِیْ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ اَوْ سَهْلٍ اَوْ جَبَلٍ وَاَدْعُوْكَ
دُعَآءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَعَظُمَ جُرْمُهٗ وَاَشْرَفَ عَلَى الْهَلَكَةِ نَفْسُهٗ وَضَعُفَتْ
قُوَّتُهٗ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهٗ وَمَنْ لَّا يَثِقُ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ وَعَمَلِهٖ وَلَا تَجِدُ لِفَاقَتِهٖ
اَبَدًا جَابِرًا وَّلَا لِذَنْبِهٖ غَافِرًا غَيْرَكَ وَلَا مُغِيْثًا سِوَاكَ هَرَبْتُ اِلَيْكَ مُتَعَرِّفًا
مُعْتَرِفًا غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٍ عَلٰى عِبَادَتِكَ بَآئِسًا فَقِيْرًا مُّسْتَجِيْرًا وَّاَسْئَلُكَ
بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّبُّ
وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْمَلِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْحَیُّ وَاَنَا الْمَيِّتُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ
وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ
وَاَنَا الْمُسِیْءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْكَرِيْمُ وَاَنَا الْجَانِیْ وَاَنْتَ الرَّحِيْمُ
وَاَنَا الْخَاطِیْ وَاَنْتَ الْقَادِرُ وَاَنَا الْمَقْدُوْرُ وَاَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَاَنْتَ الْحَیُّ لَا يَمُوْتُ
وَاَنَا عَبْدُكَ سَوْفَ اَمُوْتُ وَاَنْتَ الْخَلَّاقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ
الْمُعْطِیْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْاٰمِنُ وَاَنَا الْخَآئِفُ وَاَنْتَ اَحَقُّ
مَنْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ وَاسْتَغَثْتُ وَاسْتَعَنْتُ بِهٖ وَسَاَلْتُهٗ وَدَعَوْتُهٗ وَرَجَوْتُهٗ اِلٰهِیْ كَمْ مِّنْ
مُذْنِبٍ قَدْ غَفَرْتَ لَهٗ وَكَمْ مِّنْ مُّسِیْءٍ قَدْ تَجَاوَزْتَ عَنْهُ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَجَاوَزْ
عَنِّیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **دعاءِ اختتام** اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ
الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْجَبَّارِ الْحَیِّ الْقَيُّوْمِ بِلَا مُعِيْنٍ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا **(ثلٰث مَرَّاتٍ)** اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ اِلَیَّ وَاَحْسِنْ اِلَیَّ
وَكُنْ لِّیْ اَمِيْنًا وَّلَا تَكُنْ عَلَیَّ **(ثلٰث مَرَّاتٍ)** اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
فَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ **(ثلٰث مَرَّاتٍ)** اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَاَهْلِكْ
عَدُوِّیْ يَا وَدُوْدُ **پس بخواند** اَللّٰهُمَّ يَا لَطِيْفُ اَغِثْنَا وَاَدْرِكْنَا بِحَقِّ لُطْفِكَ الْخَفِیِّ
اِلٰهِیْ كَفٰى عِلْمُكَ عَنِ الْمَقَالِ وَكَفٰى كَرَمُكَ عَنِ السُّؤَالِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ سِرِّ هٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ كَرَمِكَ الْخَفِیِّ
وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَتُهْلِكَ عَدُوِّیْ وَتُوْصِلَنِیْ اِلٰى مُرَادِیْ وَتَدْفَعَ عَنِّیْ
شَرَّ حَاسِدِیْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **اضمار حرز یمانی ہر روز تسبیح سوم مرتبہ پڑھے۔**
یومُ السَّبت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ **یومُ الاحد** لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ **یوم الاثنین** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْجَلِيْلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَلِيْلُ
یوم الثلثاء اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔

یوم الاربعاء لا الٰہ الا اللہ مُستغاثاً مُخلِصاً یَومَ الخَمِیس لا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خالقُ کُلِّ شیٍٔ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْل یَوْمَ الْجُمُعَۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ دعائے سیفی واقع میں عجیب چیز ہے اور بہت خواص رکھتی ہے۔ایک بزرگ اپنے جامع میں اس کے خواص اور فضائل اور محل اوقاف اور اشارات اصول و فروع عجیب طور سے مفصلاً تحریر فرماتے ہیں جن کا ترجمہ کرنا اور اس مقام پر لکھا جانا خالی از فائدہ نہیں۔کیونکہ شیخ علیہ الرحمۃ نے ان کو مفصلاً نہیں لکھا لہٰذا ابتداءً بطور تلخیص لکھا جاتا ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ دعائے سیفی افضل الادعیہ مجرب الاجابت کثیر البرکت آیہ من آیاتِ اللہ ہے۔اس میں اسم اعظم آیات قرآن شریف اور آثار عجیبہ اور اسرار غریبہ مخفی ہیں۔ستر ہزار ملک اس کے مسخر ہیں۔اور ایک روایت میں ستر ہزار ملک اور ستر ہزار جن اس دعاء کے خادم ہیں جس وقت قاری اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ پڑھتا ہے۔ ملائک اور جن تعظیماً للہ وحرمۃ وہیبتہ وعزتہ سجدہ کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں۔ رَبَّنَا اقْضِ حَاجَتَہٗ وَاسْتَجِبْ دُعَاءَہٗ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ دعا سیف اللہ اور سہم اللہ وغیرہ (جیسا کہ بیان اول میں گزر چکا ہے) سے موسوم ہے اور ایک روایت میں یمین اللہ اور قسم اللہ نور وجہ الحق قریب الحق میثاق الحق حصن الاکبر محل الانوار شروح الاثار بھی آیا ہے۔اور ایک جماعت اہل اللہ نے اس سے فیض حاصل کیا ہے۔یہ ایک عجیب چیز ہے۔حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر قدس اللہ سرہ واوصل الینا فیوضہٗ اپنے پیر کی زبان مبارک سے نقل فرماتے ہیں کہ بندگی حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کوہستان قلعہ چنار پر تیرہ برس اور سات مہینے اذکار و اشغال اور دعوت اسمائے عظام اور ادعیہ وغیرہ میں مشغول رہے لیکن جو کیفیت اور تاثیر اس میں پائی کسی اور میں نہ پائی۔اور نیز فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو اول ریاضت میں اس کی تاثیر اور حقیقت

معلوم ہوتی تو دوسری چیزوں کے پڑھنے کا قصداً پابند نہ ہوتا اسی کو پڑھتا اور اسی کے ذکر میں مشغول رہتا انتہی کلامہ۔چونکہ دعا سریع الاجابت ہے۔اس واسطے بزرگان دین اس کو سینہ بسینہ رکھتے ہیں۔ اور جب عامل کو ہر طرح سے مؤدب اور پابند شریعت اور طریقت پاتے ہیں اور اس کا اہل بھی دیکھتے ہیں۔تب ارشاد فرماتے ہیں اور اجازت دیتے ہیں ورنہ ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ اسی واسطے میں پکار کر کہتا ہوں کہ بلا اجازت مرشد کامل وحصولِ لیاقت ہرگز ہرگز کوئی صاحب اس کی دعوت میں مشغول نہ ہوں۔۱۲مترجم۔ وہی بزرگ اپنے جامع میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس دعا کی دعوت میں مشغول ہو تو شرائط دعوت اور شرائط عامل کا پابند ہو اگر ترک جمالی نہ کر سکے تو مختار ہے۔بہترین اوقات اس دعا کے لیے تہجد کا وقت ہے اشراق تک۔ اور ایسی جگہ اختیار کرے کہ اثنائے قراءت میں عورت یا کتے کی آواز نہ سنائی دے۔ اگر احیاناً آواز آجائے تو اس وقت مطلق دھیان نہ کرے اور ایک مندلہ کاغذ کا اتنا بڑا بنائے کہ دوگانہ اسپر ادا ہو جائے۔ اور حروف مقطعات سورۂ جن چاروں کونوں پر برابر تقسیم کرکے لکھے اور لکھتے وقت اتنا لحاظ رکھے کہ قبلہ کی جانب سے اول لکھنا شروع کرے۔اور جانب راست ختم کرے اس مندلہ میں بیٹھ کر قراۃ شروع کرے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر شرائط تسخیر اور قتل اعداء کے لیے مندلہ بغیر قراۃ کرے گا تو خطا پائے گا اور دوسری حاجتوں کے لیے بے مندلہ بھی جائز ہے۔اس میں زیان نہیں۔

اس مندلہ کی صورت یہ ہے۔

لیکن اثنائے دعوت میں ابتداء روزے کی اس طور پر کرے کہ جو تھا روز موافق اس کی نیت کے ہو۔ جیسا کہ پہلے حضرت شیخ نے لکھا ہے۔ اب پھر لکھے دیتے ہیں چنانچہ بہ نیت تنبیہ ومقہوری اعداء بروز زحل و بہ نیت عزت وحشمت۔بروز شمس اور بہ نیت اصلاح معاملہ ومعالجہ از زحمت وملاقات بامراء۔ روز قمر اور بہ نیت قتل وہلاکی اعداء روز مریخ اور بہ نیت کاروبار دنیا و توجہ سلطان وحکام روز عطارد و بہ نیت حصولِ علم ظاہری و باطنی روز مشتری اور بہ نیت

محبت و کارِ خیر و تجارت روز زهره عروج و نزول ماه کا بھی لحاظ رکھے اور حالت
شرائط میں عروج و نزول کی چنداں حاجت نہیں ہے جب روز چہارم ہو لبعد از ادائے نماز
فجر فراغ اوادِ قدیم طلوعِ آفتاب کے وقت غسل پاک کرے اور وضو کر کے دوگانہ
تحیۃ الوضوء ادا کرے۔ پھر دوگانہ برائے سلامتی حضرت خواجہ خضر اور ایک دوگانہ
بروح حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ۔ ایک دوگانہ بارواح جمیع مشائخ
ایک دوگانہ بروح حضرت غوث الثقلین میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی ح
اور ایک دوگانہ بروح حضرت شیخ شہاب الدین مقتول ایک دوگانہ بروح حضرت
غوث العالم شیخ محمد غوث ایک دوگانہ بروح حضرت شیخ شکر محمد عارف ایک دوگانہ
بروح مسیح الاولیاء ابوالبرکۃ عین العرفاء حضرت شیخ عیسیٰ پیر دستگیر ایک دوگانہ
اپنے مرشد کی سلامتی کے لیئے اگر زندہ ہو ورنہ روح کو ثواب پہنچائے اور اس
دوگانہ کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اور جس بزرگ
کی روح طیبہ کو ثواب پہنچایا جاتا ہے اس سے استمداد ہمت کرنا چاہیئے۔ ان سب
دوگانوں کے بعد سورۂ یٰس تا سلامٌ قولاً من رب رحیم اور دوسری میں فاتحہ کے
بعد آخر سورہ تک پڑھے۔ اگر یٰس یاد نہ ہو۔ ہر رکعت میں اکتالیس اکتالیس بار سورۂ
اخلاص پڑھے۔ اور یہ تمام دوگانے پہلے روز ادا کرے باقی سب دنوں میں دوگانہ اخیر
یعنی دوگانہ بہ نیت قضائے حاجت پڑھا کرے خواہ حالت شرائط ہو خواہ حالتِ دعوت
بعد دوگانہ اخیر حصار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اس کو مخمس حضرت
امیر کہتے ہیں۔ سات یا تین مرتبے پڑھے۔ اور اپنے دونوں کفِ دست پر دم کر کے
تمام اعضاء پر پھیرے (حصار مذکور یہ ہے) اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ
عَلَی اللّٰہِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ تَحَصَّنْتُ بِذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَوَکَّلْتُ
عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ دَخَلْتُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَفِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ
الْبَرِیَّۃِ اَجْمَعِیْنَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ اثنائے شرائط میں خاتم سیفی فقط اور دعوت میں حاجات دینی
کے لیئے خاتم مذکور اور آئینہ اور مطلب دنیوی کے لیے خاتم مذکور اور تیغ یا تیر و کمان
ہر روز اپنے روبرو رکھے۔ اور ان تینوں حالتوں میں بخور عنبر اور اگر اور لوبان کا کرے
اگر عنبر میسر نہ ہو بحکم ضرورت ان دونوں چیزوں کا بخور کرے اور سر برہنہ کر کے طرف
رجال الغیب منہ کر کے کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ وَیَا اَرْوَاحَ الْمُقَدَّسَۃِ
اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَۃٍ وَّانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَۃٍ یَا رُقَبَآءُ وَیَا نُقَبَآءُ وَیَا نُجَبَآءُ وَیَا اَبْدَالُ
وَیَا اَوْتَادُ وَیَا اَقْطَابُ وَیَا قُطْبَ الْاَقْطَابِ اَمِدُّوْنِیْ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ
تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ پھر رو بقبلہ ہو کر شرائط یا
دعوت شروع کرے بہ نیت شرائط اصغر اکتالیس بار بہ نیت صغیرہ چار سو
چالیس بار بہ نیت کبیرہ ایک ہزار ایک بار اکتیس روز میں ختم کرے ہر روز پچیس بار
اور چالیسویں روز چھبیس بار پڑھے اور ان طریق ثلثہ کے بین ادا کے وقت ہر روز بجہت
محافظت چار بار اول میں اور تین بار آخر میں یا ایک بار اول اور ایک بار آخر میں تمام دعائیں
بھی پڑھے۔ باقی تنہا دعاء سہم اللہ پڑھے۔ اور بعضے مشائخ بہ نیت شرائط یہ فرماتے ہیں
کہ روز اول ایک بار روز دوم دو بار و روز سوم تین بار اسی طرح ہر روز ایک ایک
مرتبے اضافہ کر کے چالیسویں روز چالیس بار پڑھے اسی طرح ہر روز ایک ایک کم کر کے
اسی دن میں ختم کرے اور ان دونوں شرائطوں کے ادا کرنے کے بعد گوسفند سرخ سلیم الاعضاء
وجہ حلال سے خریدے اور ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء کو تقسیم کرے۔ اگر آپ بھی اس میں
سے کچھ کھالیوے تو جائز ہے۔ اور اس کی کھال کسی درویش صالح کو دے۔ اور تمام
استخواں اور آلائش و نجاست سب کی سب کسی سبز درخت کے نیچے دفن کرے۔
اور اس میں سے ذرا سا بھی کتا وغیرہ نہ کھانے پائے اور یاد رہے کہ گوسفند کا ذبح
کرنا اور تعیین ایام قرأت معین ان ہی دو شرائط کبیرہ کے خواص سے ہے
بعد تمام ہونے شرائط اصغر نان و شرینی حسب مقدور تین فقیروں کو برابر تقسیم
کرے۔ جب ایک ان شرطوں سے کوئی شرط ادا کرے تو دعوت کی نیت سے پڑھے

مدعا حاصل ہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ گناہ کبیرہ صادر ہونے کے بعد اگر توبہ کرے گا تو شرائط کبیرہ بحال رہتی ہے اور وہ دونوں شرائطیں بالکل ضائع و زائل ہوتی ہیں۔ جب تک از سر نو شرائط ادا نہ کرے دعوت دی جاسکتی اور نہ کوئی عمل کر سکتا ہے۔ مگر جو جستہ للہ پڑھے تو جائز ہے۔ اور بعضے مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر ایک سال تک بلاناغہ ہر روز ایک بار بطریق ورد پڑھے تو کافی ہے حاجت دوسری شرائط کی نہیں اس مدت احتیاج خلوۃ اور شرائط عامل کی بھی ضرورت نہیں چنانچہ صاحب کشف الانوار فرماتے ہیں کہ اس مدت میں کسی شرط کی حاجت نہیں۔ مگر تعین وقت کی ضرورت ہے اب طریق عمل دعوت معلوم کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہر روز ایک بار یا تین بار یا سات بار یا اکتالیس بار جس حاجت کے لیے چاہے پڑھے۔ اور اکتالیس روز تک معمول کرے جس قدر قراۃ زیادہ تعداد میں پڑھی جائیگی خوب ہوگا۔ دعوت تمام ہونے کے بعد کچھ صدقہ دے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک بار روز پڑھا ہے تو نیم من شرعی اور اگر تین بار قراۃ کی تو ایک من اور اگر سات بار قراۃ کی ہے تو ڈیڑھ من اگر اکتالیس بار پڑھے تو تین من اگر اتنی وسعت نہیں ہے تو خیر ڈیڑھ من گیہوں کے آٹے کی روٹی پکوا کر گھی اور شکر ملا کر مالیدہ کر کے فقراء کو تصدق کرے فقط واضح ہو کہ اس دعاء (سیفی) کی قراۃ میں چند جگہ وقف ہے اور حضرت مسیح الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز او نعل الینا فیوضہ نے اس ضعیف کو بتائے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب لفظ مصافیا او فامرا اور للغیوب ساترا اور مسوے اور لفظ متحیرا پر پہنچے وقف کرے اور ایک جماعت اعزہ کی فرماتی ہے کہ جب لفظ متصلہ اور مجانسا اور جبروتک اور والصفت اور دلنھار اور مشکوک اور متعالی اور کاشح اور احمدك اور امرك اور ماتوید اور الا باذن اللہ پر پہنچے تو ان پر بھی وقف کرے اور بعضے حمل النفوس والمرسلین پر بھی وقف بتاتے ہیں۔

اب اشارہ کہ مراد اس سے محل اجابت دعا ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اشارہ اصل کہ وہ جامع جمیع حاجات ہے۔ دوسرا اشار فرع

کہ اس کو بھی اشارہ حاجت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی بعض مرادوں کو شامل ہے۔ اشارہ اصل کہ جمہور اولیاء کے نزدیک پانچ جگہ پر ہے۔ حسب مراد اس جگہ دعا پڑھی جاتی ہے اس کی تفصیل یہ ہے اول اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ہے۔ اس جگہ پر یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِیْ فَتْحِ فَتْحِکَ یَا فَتَّاحُ اور یَا قَھَّارُ تَقَھَّرْتَ بِالْقَھْرِ وَالْقَھْرُ فِیْ قَھْرِکَ یَا قَھَّارُ پڑھے۔ دوسرا اِذَآ اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہے اس جگہ پر یَا بَاسِطُ تَبَسَّطْتَ بِالْبَسْطِ وَالْبَسْطُ فِیْ بَسْطِ بَسْطِکَ یَا بَاسِطُ اور یَا قَابِضُ تَقَبَّضْتَ بِالْقَبْضِ وَالْقَبْضُ فِیْ قَبْضِ قَبْضِکَ یَا قَابِضُ پڑھے تیسرا اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ہے اس جگہ پر یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ بِاللُّطْفِ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْفِ لُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ اور یَا خَافِضُ تَخَفَّضْتَ بِالْخَفْضِ وَالْخَفْضُ فِیْ خَفْضِ خَفْضِکَ یَا خَافِضُ پڑھے چوتھا یَا الْعِزِّ وَالْعُلَاءِ ہے اس جگہ پر یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّۃِ وَالْعِزَّۃُ فِیْ عِزَّۃِ عِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ اور یَا مُذِلُّ تَذَلَّلْتَ بِالذِّلَّۃِ وَالذِّلَّۃُ فِیْ ذِلَّۃِ ذِلَّتِکَ یَا مُذِلُّ پانچویں مِنْ خَلْقِکَ ہے اس جگہ پر یَا وَھَّابُ تَوَھَّبْتَ بِالْوَھْبَۃِ وَالْوَھْبَۃُ فِیْ وَھْبَۃِ وَھْبَتِکَ یَا وَھَّابُ اور یَا جَبَّارُ تَجَبَّرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتُ فِیْ جَبَرُوْتِ جَبَرُوْتِکَ یَا جَبَّارُ پڑھے پس داعی کو لازم ہے۔ کہ جب ان اشارات اصل پر پہنچے تو بموجب تحریر عمل کرے اور دیگر پانچ اشارۂ اصل کہ معمول بندگی حضرت شیخ محمد غوث کے ہیں ایک ان میں سے موافق جمہور اولیاء ہے۔ مگر بندگی حضرت شیخ ان جگہ ہر مطلب کے لیے یا غیاثی پڑھتے تھے یا دعائے فتح یا قفل بحسب حاجت قرات کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر اس فقیر سے یہ بھی فرماتے تھے کہ اثنائے دعوت اور شرائط اور وظیفہ میں ہر محل اشارات اصل پر باعتبار جمہور خواہ باعتبار حضرت پیر دستگیر سے اس ضعیف کو اس طرح پہنچی ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ سِرِّ ھٰذِہِ الْاَسْرَارِ وَبِحَقِّ کَرَمِکَ الْخَفِیِّ وَبِحَقِّ اِسْمِکَ الْاَعْظَمِ۔ اَسْئَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ کُلَّھَا اِلٰھِیْ کَفٰی عِلْمُکَ عَنِ الْمَقَالِ وَکَفٰی کَرَمُکَ عَنِ السُّؤَالِ بِحَقِّ یَا مَنْ اَمْرُہٗ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ کُنْ فَیَکُوْنُ کُنْ فَیَکُوْنُ اور دعائے قتل یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ عَدُوِّیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ وَفَرِّقْ جَمْعَہٗ وَقَلِّبْ تَدْبِیْرَہٗ وَحِزْبَ

يُسِّيرُ لَهُ وَمُبَدِّلُ اَحْوَالَهُ وَاَقْحَمُ اَرْزَاقَهُ وَقَرِّبْ اَجَلَهُ وَشَغَلَهُ بِبَدَنِهِ وَخُذْهُ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُقْتَدِرٍ مَا جَنَدٌ مَا قَهَّارُ حالت قرأۃ میں خیال افراد اعداء یا تثنیہ یا جمع اور مذکر و مؤنث کا دل میں رکھے۔ مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ ہر اَللّٰھُمَّ ایک اشارہ ہے۔ اور اس کا حکم مثل اشارہ اصل ہے اور بعضے فرماتے ہیں کہ ہر اَللّٰھُمَّ ایک اشارہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور صاحب تفسیر حسینی ہر اَللّٰھُمَّ کے میم میں مستتر اسمائے الٰہی سے تعبیہ کرتے ہیں۔

داب اشارات مذکورہ بہ ترتیب متن دعائے حرز مرتضوی کرم اللہ وجہہ بیان کیے جاتے ہیں۔ داعی جب اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ کہے سات بار کلمہ توحید پڑھ کر سجدے میں جائے تا ستر ہزار ملائکہ اس کے ساتھ سجدہ کریں اور اس کے حق میں دعا کریں سجدے میں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ تین بار یا نو بار پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر ہاتھ دعا کے لیے اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اسم جبروتی جمالی یا جلالی تین بار پڑھ کر ایک بار دعائے فتح یا قتل بحسب حاجت جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے پڑھے اور حق سبحانہ تعالیٰ سے اپنا مطلب چاہے اور بقول بعض اعزہ جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پر پہنچے دس بار اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ پڑھ کر سجدے میں جائے اور ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور جیسا لکھا گیا ہے اپنا معمول کرے۔ تا جملہ عالم علوی و سفلی اس کے مطیع و منقاد ہوں۔ واضح ہو کہ جس جگہ ضمن اشارات میں کوئی اسم اسماء عظام سے آئے اس کو برعایت تکرار پڑھنا چاہیے۔ اشارہ فرع ہر ایک اپنی جگہ پر مخصوص ہے۔ اگر اس میں خلاف کرے گا مثلاً بجائے محبت دعاء قتل اور بجائے قتل دعائے محبت پڑھے گا بے سود ہو گا چونکہ اکثر اوراد میں ضبط مواضع اور اشارات کا نہیں کیا گیا ہے یا بسبب سہو کاتبان تغیر و تبدل واقع ہوئی ہے تو اس وجہ سے پڑھنے والے ناکام رہتے ہیں اور اس ضعیف کو بعد سعی جو کچھ تحقیق سے پہنچا ہے بضبط مواضع تحریر کرتا ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ بعضے ان میں سے اشارات خفیہ ہیں اور وہ منفعت کے لیے چار جگہ پر درمیان متن دعاء

مقام دو عینوں کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

پہلا اشارہ درمیان وَالَّذِیْ فَاءَ عَنِّیْ دوسرا درمیان لَمْ تَشْتُمْ عَنِّیْ تیسرا وَ دُفِعَ عَنِّیْ چوتھا اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ پس جس وقت درمیان دو عینوں کے پہنچے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ الْطُفْ بِیْ وَ اَدْرِکْنِیْ بِحَقِّ لُطْفِكَ الْخَفِیِّ اپنی مراد دل میں رکھے زبان سے نہ کہے اور نہ ہونٹ ہلائے اور مضرت کے لیے سات مقام دو میموں کے درمیان واقع ہوئے ہیں پہلا وَ اٰتِمْ مِنَ الدَّھْرِ دوسرا اَکْلُھُمْ مِنَ الْحَیَوَانَاتِ تیسرا اَعْظَمُ مَا وَعَدْتَنِیْ چوتھا وَاَقْرَبُھُمْ مَنْزِلَةً پانچواں مِنَ الْاَنَامِ مَا تَشَاءُ چھٹا وَ اٰرْزُقْھُمْ مِنَ الْخَبِیْثَاتِ ساتواں اَللّٰھُمَّ مَا قَدَّرْتَ لِیْ جب دو میموں کے درمیان پہنچے دعاء رَمَیْتُ مَنْ بَغٰی عَلَیَّ الخ پڑھ کر اپنا مطلب دل میں رکھے اور لب نہ ہلائے۔

ایضاً جب بمقام وَفِی الْاُمُوْرِ نَاصِرًا پر پہنچے تین مرتبے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ تا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پڑھے اور ایک بار درود شریف تاکہ امور بستہ کی کشادگی ہو۔

ایضاً بعد لفظ اِلَّا للتفضیل حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر تین مرتبے وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِیًّا پڑھا کرتے تھے۔

ایضاً جب بمقام وَاَکْرَمْتُ اِحْضَارِیْ پر پہنچے محل اشارہ دوم اصل کا ہے۔ حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز کے بموجب اس جگہ پر یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحْتَ تا آخر یا خافض تَخَفَّضْتَ تا آخر پڑھ کر دعائے فتح تا قتل بحسب مدعا قرأۃ کر کے اپنا مطلب حق سبحانہ تعالیٰ سے چاہے۔

ایضاً جب بمقام وَشَفَيْتَ اَمْرَاضِیْ پر پہنچے تین بار واسطے دفع امراض جسمانی و روحانی یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ایضاً جب بمقام وَلَمْ تُشْمِتْ بِیْ اَعْدَآئِیْ پر پہنچے دس بار یَا رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہہ کر انگشت شہادت دست راست مانند تیغ کھڑی کر بتصور تمام اعداء کی گردن پر

مارے کہ یہ اشارہ قتل ہے۔

ایضاً جب بمقام نعبث من نمانی پر پہنچے بارہ مرتبہ رب انی مغلوب فانتصر کہے اور دو رکعت بہ نیت تفرقہ اعداء پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اکتالیس بار تبت یدا پڑھے اور سجدے میں جاکر سات بار حسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر اور نو بار وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور پندرہ بار اسم یا مذل کل جبار الخ اور گیارہ بار فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پڑھ کر خیال مخذولی اعداء دل میں تصور کرے اور نیز جو حاجت کہ رکھتا ہو حق سبحانہ وتعالیٰ سے چاہے واضح ہو کر بعضوں کے نزدیک یہ مقام دوسرا اشارہ ہے اشارت کے اصول سے۔

ایضاً جب بمقام لم تعن فی تدبیرک پر پہنچے من قولہ لم تعن الیٰ قولہ المختلفات اس جگہ پر اپنی حاجت کو دل میں خیال کرے یہ اشارہ خفیہ ہے۔

ایضاً جب بمقام وکلت الالسن پر پہنچے زبان بندی اور دفع اعداء کے لیے اسم یا مبدی البرایا الخ چار مرتبہ اور اسم یا واحد الباقی چالیس بار پڑھے۔

ایضاً جب بمقام کیف یوصف کنہ صفتک پر پہنچے اپنی حاجت کو دل میں خیال کرے۔

ایضاً جب بمقام وانت اللہ الملک پر پہنچے تو دفع اعداء کے لیے نا غیرک گیارہ بار پڑھ کر سجدہ میں جائے اور نو بار یا شسوطیثا کہے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم سخر لنا جمیع اعدائنا واصرف عنا شرھم آمین۔

ایضاً جب بمقام لیس فیھا احد غیرک پر پہنچے چار مرتبہ و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اور پندرہ مرتبہ یا الہ الالھۃ الرفیع پڑھ کر رب العالمین سے اپنی حاجت چاہے اور کہتے ہیں کہ من یا رب الیٰ مثواک اشارہ کل مغلوب ہے۔

ایضاً جب بمقام وعنت الوجوہ پر پہنچے تفریق اعداء کے لیے وعنت الوجوہ کہہ کر تین بار دست راست زمین پر مارے اور شاھت الوجوہ کہہ کر تین بار دست چپ زمین پر مارے۔

ایضاً جب بمقام فمن تفکر پر پہنچے سات بار ما تریٰ فی خلق الرحمٰن اور اسم یا قدوس الطاھر سات کنکریاں لے کر ہر ایک پر ایک ایک بار پڑھے اور ہر ایک کو چھوٹوں طرف پھینکے اور ایک کو اپنے سر میں رکھے جس جگہ جائے گا کوئی دشمن اس کو نہ دیکھے گا۔

ایضاً جب لفظ متحیرا پر پہنچے اپنی مراد مانگے بعضوں کے نزدیک یہ دوسرا اشارہ ہے۔ اشارہ اصول سے، اور ایک جماعت مشائخ نے کہا ہے کہ اس جگہ صلوٰۃ الحاجت ادا کرے اور اس کے بعد ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ستر مرتبہ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام مخرو ساالک فی التردد الدمینام پر پہنچے پائے راست اور دست چپ زمین پر مارے اور جب بمقام فانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت پر پہنچے پائے چپ اور دست راست زمین پر مارے اور یہ تصور کرے کہ گویا دشمن کے سر پہ مارتا ہوں۔

ایضاً جب بمقام لولا طاقتی پر پہنچے واسطے ملاقات سلاطین اور کفایت مہمات کے تین بار اسم یا اللہ المحمود الخ اور دو بار اسم یا رحیم کل صریخ الخ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام لم تغب پر پہنچے اور یہ محل اشارات اصول سے تیسرا اشارہ ہے، بموجب تحریر بندگی حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز اس جگہ پر اسم یا باسط تبسطت تا آخر اور یا قابض تقبضت تا آخر بحسب حاجت لطف یا قہر پڑھ کر دعائے فتح یا قہر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام ولا تغیب عنک غائبۃ پر پہنچے پندرہ مرتبہ اسم یا دائم بلا فناء لا زوال لملکہ تا آخر پڑھے اور اپنی حاجت طلب کرے۔

ایضاً جب بمقام کن فیکون پر پہنچے تو عمل اشارت دوم کہ جمہور اولیاء رح کے نزدیک ہے اس طریق سے بجا لائے۔ سات بار کلمۂ توحید کہہ کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون قرأت کرے اور سلام کے بعد سات بار یا عظیم ذو الثناء الفاخر پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر تین بار اسم جبروتی بحسب حاجت جمالی

وجلالی پڑھ کر ایک بار دعائے فتح یا قہر پڑھے اور اپنا مطلب دینی یا دنیوی جو کچھ ہو جناب الٰہی سے چاہے اس کے بعد اکتالیس بار یا گیارہ بار درود شریف پڑھے اور دس بار یَاسُبُّوْحُ تَاخِی وسعت رزق کے لیے قراءت کرے اور درود شریف شرائط اور دعوت او وظیفہ سب میں پڑھے۔ جب بمقام وَاَعْطِنِیْ مِنْ رِزْقِكَ پر پہنچے اسم یَارَزَّاقُ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَالرِّزْقَ فِیْ رِزْقِیْ بِرِزْقِكَ یَارَزَّاقُ پڑھے۔ اور وسعت رزق کے لیے قاضی الحاجات سے عرض کرے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہر اشارہ پر یہ اسم قراءۃ کرے۔

ایضاً | جب بمقام وَاَوْضَحِہِمْ حُجَّۃً مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر پہنچے فتح امور باطنی کے لیے اکتالیس بار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا لَا یَسَعُہٗ پر پہنچے کشائش امور بستہ او خلاصی دین کے لیے گیارہ بار اسم یَازَاکِیُ الطَّاہِرُ تا آخر پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام وَھَبْ لِیْ فِیْ یَوْمِیْ پر پہنچے حضرت مسیح الاولیاء پیر دستگیر فرماتے تھے اگر دن میں پڑھے تو یہی کہے اور جو شب کو پڑھے تو بجائے فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کے فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام شُکْرُ مَآ اَنْعَمْتَ بِہٖ عَلَیَّ پر پہنچے یہ چوتھا اشارہ اشارات اصول سے بندگی حضرت شیخ محمد غوث قدس سرہٗ کے نزدیک ہے اس جگہ پر اسم یَامُعِزُّ تُعِزُّ تا آخر اسم یَامُذِلُّ تُذِلُّ تا آخر کسب حاجت پڑھے اور اس کے بعد دعائے فتح یا دعائے قتل پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام یَااَللّٰہُ اَنْتَ الْوَاحِدُ پر پہنچے تو فَاِنَّكَ سے کَبِیْرُ الْمُتَعَالِ تک اکتالیس بار یا اس سے کم چھ بار پڑھے اور سجدہ میں جا کر اپنی حاجت حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے چاہے۔ واضح ہو کہ یہ کلمات مثل اکسیر اعظم ہیں

ایضاً | عل کبیر المتعال پر کہ تیسرا اشارہ اشارات اصول سے جمہور کے نزدیک ہے۔ جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا ہے بجا لائے۔

ایضاً | جب بمقام فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ پر پہنچے سیدھا ہاتھ جانب آسمان کر کے اپنے منہ پر ملے۔

ایضاً | جب بمقام اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ پر پہنچے کشائش کار کے لیے نو بار اسم یَاعَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ تا آخر او فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ سات بار پڑھے

ایضاً | جب بمقام بِكَ اَصُوْلُ عَلَی الْاَعْدَآءِ پر پہنچے یہ محل اشارہ پنجم بندگی حضرت شیخ کے نزدیک ہے اس جگہ پر اسم یَالَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ تا آخر اور اسم یَاقَہَّارُ تَقَہَّرْتَ تا آخر کسب حاجت پڑھ کر دعائے فتح یا قہر پڑھے اور اپنی مراد چاہے۔

ایضاً | جب بمقام لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْقَاضِیْ پر پہنچے اپنی حاجت طلب کرے۔ بعضوں کے نزدیک یہ چوتھا اشارہ ہے اشارات اصول سے۔

ایضاً | جب بمقام وَلَا یَمْلِکُوْنَ مِنْكَ اِلَّا مَا تُرِیْدُ پر پہنچے گم ہوئی چیز مل جانے اور دولت گئی ہوئی پھر آنے اور زیادہ ہونے رزق کے لیے سات بار اسم یَامُبْدِئُ الْبَدَایَا الخ پڑھے خدا چاہے تمام حاجتیں روا ہوں گی۔

ایضاً | جب بمقام اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ پر پہنچے تین بار اٹھے اور سر برہنہ کر کے منہ آسمان کی طرف اٹھائے اور تین بار بیٹھے جو مراد رکھتا ہو خواہ جمالی خواہ جلالی حق سبحانہٗ تعالیٰ سے طلب کرے۔

ایضاً | جب بمقام یَالْعِزِّ وَالْعَلَآءِ پر پہنچے اس جگہ چوتھا اشارہ ہے اشارات اصول سے اشہار جمہور اولیاء بطریق معمول سابق عمل کرے۔

ایضاً | جب بمقام جَعَلْتَنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر پہنچے آرزوئے رویت آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرے اور تینتیس بار اسم یَااَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ تا آخر پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام وَحُسْنِ مِنْہُ عَلَیْہِ پر پہنچے غنا طلب کرے۔

ایضاً | جب بمقام وَفَضْلٍ مِنْہُ عَلَیْہِ پر پہنچے زیادتی نعمت اور دفع قحط کے لیے اسم یَامُوْہِبُ الْمَوَاہِبِ الْمُعْطِیْ تا آخر پڑھے۔

ایضاً | جب بمقام فَلَوْ لَمْ اَذْكُرْ مِنْ اِحْسَانِكَ پر پہنچے دونوں ہاتھ اٹھا کر غنا کے لیے

دعا مانگے پھر دونوں ہاتھ دونوں طرف جھاڑ دے۔

ایضاً جب بمقام حِیْنَ رَفَعْتُ مُوْبِیْ پر پہنچے اس کلمہ کو بلند آواز سے پڑھے اور ستر بار یَا اللہُ اور سات بار یَا اللہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اللہُ اور نو بار یَا مُعِزُّ دس پڑھے اور رزاق مطلق سے رزق چاہے خدا چاہے تمام سختیوں سے رہائی پائے۔ جب محل مِنْ خَلْقِكَ پر پہنچے معلوم کرے دکر یہ پانچواں اشارہ ہے اشارات اصول سے جمہور اولیاء کے نزدیک، حسب معمول عمل کرے۔

ایضاً جب مقام فَتَتِمَّ اِحْسَانَكَ پر پہنچے قضائے دین اور رہائی محبوس اور حصول علم کیمیا کے دس بار یَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ تا آخر پڑھے۔

ایضاً جب بمقام وَاَنْ لَا تَحْرِمْنِیْ رِفْدَكَ پر پہنچے تمام حاجات کے لیے ستائیس بار اسم یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ تا آخر پڑھے اور ایک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ یَا جَوَادُ پڑھے۔

ایضاً جب بمقام فَیَنْقُصُ مِنْ جُوْدِكَ فَیْضُ فَضْلِكَ پر پہنچے حصول مطلب کیلئے یہ دعا پڑھے یَارَبِّ جِبْرَئِیْلَ یَارَبِّ مِیْکَائِیْلَ یَارَبِّ عِزْرَائِیْلَ یَارَبِّ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللہِ اَمْدِدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اقْضِ حَاجَتِیْ۔

ایضاً واضح ہو کہ بعضے نسخوں میں لفظ باکثہ نہیں ہے مگر حضرت امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ انہوں نے اس لفظ کو حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے عالم رؤیا میں دریافت کیا حضرت اسد اللہ الغالب نے فرمایا کہ میں نے اس لفظ کو پڑھا ہے۔

ایضاً جب بمقام اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پر پہنچے تین بار ناد علی پڑھ کر حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے استمداد ہمت کرے اگر قتل کی نیت سے قرأۃ کرے تو تین بار یہ پڑھے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار اور تین بار یہ کہے رَمَیْتُ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ تا آخر۔

ایضاً جب بمقام فَتَمِّمْهُ لِیْ بِاَحْسَنِ الْوُجُوْهِ پر پہنچے تو کہے اِلٰهِیْ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَ

ابیہ وامہ واخیہ وجدہ وذریتہ حاجت من برآر۔ اور جب بمقام یا الاجابۃ جدید پہنچے سجدے میں جاکر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے یَا لَطِیْفُ الْمُغْنِیْ۔

ایضاً جب بمقام کُنْ فَیَکُوْنُ پر پہنچے دفع اعداء کے لیے دعاء معہود پڑھ کر اسم یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ ستر سات بار قراۃ کرے فائدہ حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اگر کسی سے روزانہ وظیفہ دعاء سیفی کا ترک ہو جائے تو اس کے تدارک اور کفارت کے لیے سات بار یہ بیت پڑھے۔ بیت

اَرَادَ اِذَا مَا کَانَ حَتّٰی اُرِیْدُ فَطُوْبٰی لِمَنْ مُرَادُہٗ مُرِیْدٌ

شیخ ابوالفضل کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ دعا بارہ ہزار خاصیتیں رکھتی ہے چھ ہزار دینی اور چھ ہزار دنیوی جو کوئی چاشت کے وقت اس کی مواظبت کرے تمام مہمات اس کی سرانجام پائیں۔ اور اگر چالیس روز تک برابر ہر روز تین بار پڑھے ولایت کا مرتبہ پائے۔

ایضاً جو کوئی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنی چاہے یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی اور نبی کی کرنی چاہے یا اولیاء میں سے کسی ولی کی یا فقراء اور صالحین میں سے کسی صالح کی زیارت کرنی چاہے تو اکیاون مرتبہ اس دعا سیفی کو پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں ضرور زیارت کرے گا۔ اور ان کی ہدایت سے مشرف ہوگا۔

ایضاً حضرت شیخ محمد سکاکی فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جب کوئی مجھ کو حاجت ہوتی یا کوئی مہم درپیش ہوتی۔ تو اس کے دن صبح کو دعائے سیفی پڑھتا حق تعالیٰ اسی وقت مستجاب فرماتا واضح ہو کہ ظاہرا یہ ماجرا حالت ابتدائی حضرت سلطان العارفین کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حالت انتہائی ان حضرت کی یہ تھی اور یہ کیفیت تھی کہ جو خاطر شریف میں گزرتا تھا۔ اسی وقت ہو کر رہتا تھا۔ باقی خواص وفضائل اس اسناد کے وہی ہیں جو شیخ علیہ الرحمۃ کے طریق سے خلاف ہے اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ اگر کسی بزرگ کے سلسلہ میں اس طریق سے ہو تو اسی طور سے پڑھے۔

اسناد قرأۃ: اول دعاء مغنی اس کے بعد جوشن سیفی کہ حضرت شیخ سعد الدین محمود حموی سے منقول ہے اس کے بعد دعائے عماد۔ اعتصام۔ چہار قل۔ دعائے طاہر نادِ علی۔ دعائے کاشف۔ امر اعتصام۔ وصل صغیر۔ شیخ شہاب المقتول۔ اعتصام آخر دعائے سیفی۔ دعائے حرز امیرین۔ مناجات۔ دعائے اختتام۔ انصار روزیر۔ عامل کو لازم ہے کہ ان دعاؤں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہ کرے جس ترتیب سے لکھا گیا ہے اسی طرح عمل کرے اور حصار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا کہ اس کو مخمس حضرت امیر کہتے ہیں پڑھے وہ یہ ہے۔ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اِلَى اللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِىَ اللّٰهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَحَصَّنْتُ بِذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَىِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ دَخَلْتُ فِىْ حِرْزِ اللّٰهِ وَفِىْ حِفْظِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْبَرِيَّةِ اَجْمَعِيْنَ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ اخیر دوگانہ سے پہلے تین بار پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کرکے اپنے تمام اعضاء پر پھیرے۔ دعاء مغنی[1] یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ

[1] طریقہ زکوٰۃ دعاء مغنی کا۔ بہ نیت مع لوازم شرائط کے ایک ہزار اور ایک مرتبہ ایسی جگہ کہ جہاں تاری کے اور آسمان کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہو۔ ننگے سر جب تک ہو سکے پڑھے پہلے شروع کرنے سے غسل اور وضو کامل کرکے خوشبو لگائے۔ اور بخور کرکے دوگانہ نفل ادا کرے اور دونوں رکعتوں میں لو اجاء نصر اللہ ستر بار پڑھے اور بعد از سلام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ يَا غِيَاثِىْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمَعَاذِىْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَمُجِيْبِىْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُوْنِسِىْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِىْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِىْ يَا غِيَاثِىْ سات بار یا ستر بار پڑھے بعدہ سر برہنہ کرکے دعاء مذکور شروع کرے بعد ادائے شرطوں تمام زکوٰۃ کے ہر روز جس قدر ہو سکے بعد فرض فجر کے پڑھے لیکن بہتر یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بعد نماز صبح کے دو بار اور بعد نماز ظہر کے دو بار اور بعد نماز عصر کے دو بار اور بعد نماز مغرب کے دو بار اور بعد نماز عشا کے تین بار پڑھے بقیہ الحاشیہ پر

وَمِنْكَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِىْ يَا كَافِىْ اِكْفِنِى الْمُهِمَّاتِ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنَا عَبْدُكَ بِبَابِكَ فَقِيْرُكَ بِبَابِكَ مَمْلُوْكُكَ بِبَابِكَ سَائِلُكَ بِبَابِكَ اَسِيْرُكَ بِبَابِكَ ضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ مَهْمُوْمُكَ بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ وَالْبَلْوٰى عَاصِيْكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ الْبَارِيْنَ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ الْخَجِلُ بِبَابِكَ يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ الْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ الْخَائِفُ بِبَابِكَ يَا مُمْهِلَ الظَّالِمِيْنَ الْمُسِىْءُ بِبَابِكَ الْبَائِسُ بِبَابِكَ الْخَاشِعُ بِبَابِكَ وَارْحَمْنِىْ يَا مَوْلَاىَ يَا مَوْلَاىَ اَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِىْءُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُسِىْءَ اِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ اِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ اِلَّا الْعَزِيْزُ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَنْتَ الْقَوِىُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ اِلَّا الْقَوِىُّ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ وَاَنَا اللَّئِيْمُ وَهَلْ يَرْحَمُ اللَّئِيْمَ اِلَّا الْكَرِيْمُ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَنْتَ الرَّزَّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّزَّاقُ مَوْلَاىَ مَوْلَاىَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْقَوِىُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ اَسْئَلُكَ اِلٰهِىْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ فِىْ ظُلْمَةِ الْقُبُوْرِ وَضِيْقِهَا اِلٰهِىْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَّهَيْبَتِهِمَا اِلٰهِىْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُوْرِ وَشِدَّتِهَا اِلٰهِىْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اِلٰهِىْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ

بقیہ غرض دونوں طرح بہتر ہے اس کے پڑھنے میں بہت فائدے ہیں بسبب طوالت نہیں لکھے غرض ہر امر کے واسطے اکسیر اعظم ہے اور اس کی اسناد میں لکھا ہے کہ جو اس دعا کو تعداد سے پڑھے تو پرہیز گوشت اور دوسری لذتوں کا ضرور ہے۔ بعد از تعداد کے کچھ پرہیز نہیں خواجہ اویس قرنی فرماتے ہیں کہ اس دعا کا دوام اور ورد کرنے والا مرتبہ کمال اور ایمان کامل کو پہنچتا ہے اور کل بلیات سے محفوظ رہتا ہے اور شفاعت نبی کریم سے مشرف ہو اور دیدار خدا نصیب ہو اور جو لازمہ ہر فریضہ کے بعد ورد رکھے جلد غنی ہو اور جو شخص تین بار یا سات بار چالیس روز تک متواتر پڑھے خدا ذوالمنن اس کو عطا ہو ۱۲

الٰہی الامان الامان یوم الرّجیف الامان یوم الا الٰہی الامان الامان یوم تشقق السّماء بالغمام الٰہی الامان الامان یوم الهول عشاء الٰہی الشیعی الشیب الٰہی الامان الامان یوم یبدّل الارض غیر الارض والسّموات و برزوا للّٰہ الواحد القہار الٰہی الامان الامان یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ و یقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا الٰہی الامان الامان یوم یفرّ المرء من اخیہ ۔ این العاصون و این المذنبون و این الخاسرون فتقوا الی الحساب الٰہی انت تعلم سرّی و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤالی یا من لکثرۃ الذنوب و العصیان یا من انس المخلوق و یا من انس المخلوق الهوی و یا من الهوی یا من الهوی اغثنی یا مغیث عند تغیر حالی الٰہی انی عبدک المذنب المجرم محتاج اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر اللّٰہم ان ترحمنی فانت اھل و ان تعذبنی فانا اھل فارحمنی یا اھل التقوی و یا اھل المغفرۃ یا ارحم الراحمین و یا خیر الغافرین و حسبی اللّٰہ نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر و صلی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین یا رب العالمین جو کن کن اعتصمت بذی العزۃ و العظمۃ و الہیبۃ و القدرۃ و الرّھبۃ و الکبریاء و الجمال و الجلال و الجبروت و توکلت علی الحی الذی لا ینام و لا یموت حسبی اللّٰہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم چاہیئے کہ اس کو بھی تین مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرکے تمام اعضاء پر پھیرے پھر دعائے عمادو دعائے اعتصام پڑھے ۔ دیگر دعائیں جواہر خمسہ میں لکھی ہیں ان کے بعد چار قل یا معوذتین تین تین بار پڑھ کر اپنی اپنی ہتھیلیوں پر دم کرکے تمام اعضاء پر پھیرے ۔ اس کے بعد دعائے طاہر دعائے کاشف وصل صغیر ، شیخ شہاب الدین منقول جیسا کہ جواہر خمسہ میں آچکا ہے قرأۃ کرے ۔ بعدہٗ دعا اعتصام آخر ماشاء اللّٰہ استغاثۃ باللّٰہ ماشاء اللّٰہ لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ ماشاء اللّٰہ حسبی اللّٰہ و صلی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین

پھر دعائے سیفی اور حزب امیر ان مقامات دعا کے ناظم ہیں جو سو سطح طیبہ جاری ہیں لکھا جاتا ہے قرأۃ کرے ۔
اس کے بعد
خاتم دعائے سیفی کی نسبت جو حضرت شیخ الاولیاء قدس سرہٗ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس طرح لکھتے ہیں لیکن اس کی کچھ حقیقت معلوم نہیں میاں شیخ عبدالغنی فقراء کو اسی طرح جواب دیتے تھے سراج السالکین کے علاوہ اور کئی نسخوں میں بھی اس کو دیکھا گیا ہے ایک دوسرے سے موافق ہیں نقل فرماتے ہیں کہ ہر روز بعد تمام وظیفہ دعا سیفی اس خاتم کو تمام اعضا پر ملا کرے تاکہ کلی نتیجہ بخشے ۔

خاتم جواہر خمسہ یہ ہے

۳۱ ۵۷ ۱۴ ۴۵۲ ۲۱ ۱۹ ۱۲۳ ۸۳ ۱۱ ۱

۳۰۱ ۱۱ ۷ ۹ ۳۵ ۳۷ ۵۱ ۳۱ ۱۱ ۵۳ ۱۳ ۱۱ ۵

۳۱ ۲۵ ۳۵ ۴۸ ۱۱۹ ۱۷ ۷۷ ۱۱ ۱۱ ۱۱۲ ۲۵ ۱۱ ۷ ۱۱

۱۱۹ ۱۱۳ رم ۲۱ ۱۱۲ ارعہ ۵۳ ۵۱ ۱۴ ۲۷ ۴

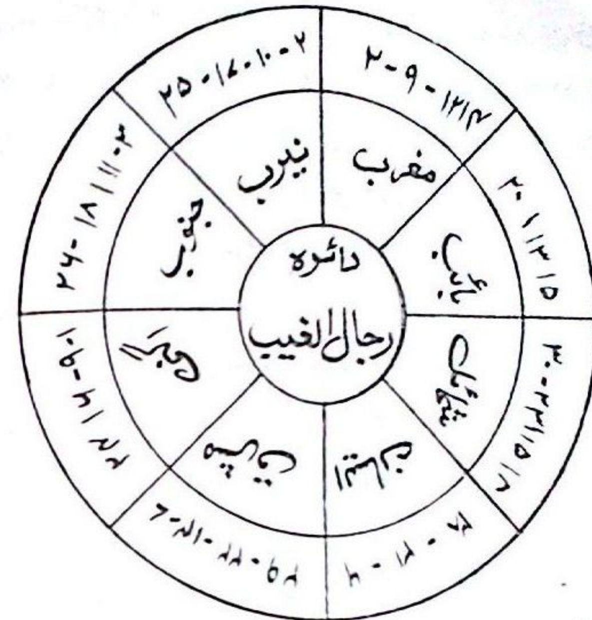
۸۱ ۱۹ ۱۴ ۱۳ر ۱۱ ۸ ۱۱۱ ۴

۱۱ ۲ ۱۱ ۲ ۱۲ ۱۱ ۴ ۱۱ ۳ر ۳ر ۵ہ ۱۱۲ ۱۴ ۴

۱۲۱ ۱۱ ۱۲۱ ۱۱۴ ۳ر ۴ ۱۱

اور سیر رجال الغیب کہ ہر تاریخ کون سی طرف ہوتے ہیں ۔ اس دائرہ سے معلوم کرو ۔

دائرہ رجال الغیب یہ ہے



بحمد اللہ تمام ہوا مضمون دعائے سیفی کا۔ اب اصل کتاب کی طرف رجوع کی جاتی ہے۔ اور ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

طریق دعوت عزرائیلی بجہت قتل اعداء

اگر کوئی دشمنوں کو قتل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ پہلے شرائط دوگانہ سالک کہ مقدمہ میں مذکور ہے بجا لائے اس کے بعد بہ نیت نصاب چار سو چالیس بار اور بہ نیت زکوٰۃ سات سو بار اور بہ نیت عشر تین سو پچاس بار اور بہ نیت قفل چالیس بار پڑھے۔ اس دعوت میں دور مدور بذل۔ ختم کی حاجت نہیں ہے شرائط کے تمام ہونے کے بعد جس روز دعوت شروع کرے۔ اول دوگانہ بہ نیت قتل اعداء ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الم ترکیف تین بار اور دوسری میں بعد فاتحہ تبت یدا تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد سجدے میں جائے اور سو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھے۔ اس کے بعد بہ نیت دعوت آخر ماہ ساعت اول روز شنبہ یا سہ شنبہ میں کہ تعلق زحل اور مریخ سے ہے شروع کرے ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ یا ایک چلہ تک ہر روز اکتالیس بار پڑھے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے اعدائے ظاہری و باطنی مقتول ہوں۔ اور دفع اعداء کے لیے بھی اسی ترتیب کو نگاہ رکھے۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا عِزْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَاحِبَ النَّارِ وَالْمَوْتِ وَالْقَھْرِ بِاَفْلَامِیْمِ وَیَا سَرَالْکِیَائِیْلُ بِحَقِّ اُھْطَخْفَشْ وَبِحَقِّ اَعْھَطَخْفَطْ اِقْبِضْ رُوْحَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فَلَا یَبْقٰی فِی اللَّوْنِ ذُو الرُّوْحِ اِلَّا وَنَارُ الْقَھْرِ اَخْمَدَتْ ظُھُوْرَہٗ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا قَاھِرُ یَا قَھَّارُ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ عِزْرَائِیْلَ مِنْ قُوَی اَسْمَائِكَ الْقَاھِرَۃِ الْقَاھِرَۃِ فَانْفَعَلَتْ لَہُ النُّفُوْسُ بِالْقَھْرِ الْبَیِّنِ ذٰلِكَ السِّرَّ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ حَتّٰی اَلِیْنَ بِہٖ کُلَّ صَعْبٍ وَاُذَلِّلَ بِہٖ کُلَّ مَنِیْعٍ یَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ وَکَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا ھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ رَبِّ اَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْ عِنَایَتِكَ رُوْحَانِیًّا تُقَوِّیْ بِہِ الْقُوَی الْکُلِّیَّۃَ وَالْجُزْئِیَّۃَ حَتّٰی اَقْھَرَ مُعَادِیْ اَشَارَۃً عَقْلِیْ وَنَفْسِیْ کُلَّ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ قَاھِرَۃٍ فَتَنْقَبِضُ دَقَائِقُہٗ اِنْقِبَاضًا فَلَا یَبْقٰی ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَا سَیْفَ اللّٰہِ فَتَلْتُہٗ بِسَیْفِ اللّٰہِ ط

طریق دعوت دعائے کبیر

جاننا چاہیئے کہ یہ مہتر آدم علیہ السلام پر منزل ہے۔ اور صحف آدم علیہ السلام ہندی زبان میں تھے ان میں یہ دعا تھی تورات اور صحف ابراہیمؑ سے بھی منقول اور روایت ہے کہ اکثر انبیاء اور اولیاء کرام اسی دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ اور قوم مہتر عیسیٰ علیہ السلام اب تک اس دعا کے عامل ہیں۔ اور حضرت

غوث الصمدانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کی اسناد بہت کچھ فرمائی ہیں اور بعضے مشائخ نے کہا ہے کہ اس اسناد کے ساتھ مقید نہ کرنا چاہیے بلکہ جس نیت سے پڑھے گا دعا مستجاب ہوگی۔ اس دعوت میں الفاظ گوناگوں مملو ہیں۔ کیونکہ حضرت آدم صفی اللہ نے ہر زبان میں کلام کیا ہے اور حق تعالیٰ کریم نے ان سب کو اسمائے الٰہی اور اسمائے کونی سے آگاہ کیا ہے۔ جس کی یہ آیت شاہد ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا جو کچھ مشائخ سلف سے منقول تھا بیان کیا گیا۔ اب سند شرائط معلوم کرنی چاہیے کہ دعا کے تمام الفاظ جمع کرے۔ اور بعد دہر لفظ دس دس بار یہ دعا پڑھے۔ تمام شرائط ادا ہو جائیں گی۔ دعوت کا طریق یہ ہے کہ بہ نیت برآمدن حاجات عروج ماہ روز پنجشنبہ وقت طلوع آفتاب دعوت شروع کرے اور مقصد پورے ہونے تک اکتالیس بار روز پڑھے۔ اور اگر قہر کی نیت سے پڑھے۔ تو ساعتِ اوّل روز شنبہ یا سہ شنبہ آخر ماہ سے شروع کرے اللہ کی عنایت سے مستجاب ہو دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وَبقآئہٖ یاحی یاقیوم یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وَ ایاک نستعین یاحی یا قیوم یا اللّٰہ یاربُ اَدَام هوام رهین نسرین برین ابی بیرم هنسا ادام انوموجرانیه ملکیہ الملکیه ادایه ابهابه داربیا اشمنکا فجرومنکا دشبلکی وادی ادریا امهوکلاما ملوکا اسمیں کتابہ مهابۃ هیه ورنکه سلکا که دیلکا که واجل مرایاخرایا همتالمّایا شایادنشکی یادریوایادری وَاناهبا۔ منیایا ملکنا بلکنا شمعینه کهه همه هجمه منه دته کته شنینه عنینه ملطه وطهیا یامطایا وادی یودی کیدی کیبی کیبیی نشکیلہ بسطایا یامرنکا شمینی ملوی متامنامضا دیوہ اجنیثه شنکه خیک خیک جراجدا نکیرا نکیربر برایامرایاله اباشمکنی فجریا شمهیا دارشیا شویه جریا دمنکا عزنکا عزنکا کمنکا مهنابه دیوادریا شنکا مرینا عسنکا رکهنکا فنشیخه وما طلی کافی جونی خرنی مروثا ثوتا نوثا محدثا سراساهیریا هلخه شادی منادی فردیا شایه هایه دیوا برایا طفیکرا حوا اکفیثا قمطوشا۔

طریق دعوت دعائے الشیخ

جاننا چاہیے کہ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے جس طور سے کہ انجیل میں مسطور ہے اور جس سندسے کہ مشائخ کرام سے اس فقیر کو پہنچی ہے۔ اس طرح اس کتاب میں مندرج ہے۔ سند مشائخ یہ ہے کہ اس دعا میں بارہ جگہ اللّٰھُمَّ ہیں ہر اللّٰھم کے ابتداء پر بارہ مرتبے اور آخر میں سات مرتبے بامول پڑھے۔ تاکہ جلد اجابت ہو اور شرائط سالک اور سند دوگانہ سابق میں بیان ہو چکی ہے اس کے بموجب عمل کرے شرائط دعوۃ چونکہ بنا اس دعا کی بارہ اللّٰھم پر ہے اس لیے بہ نیت نصاب بارہ ہزار بار اور اس کا نصف بہ نیت زکوٰۃ اور اس کا نصف بہ نیت عشر بہ نیت قفل ہر اللّٰھم پر سوسو بار۔ دور مدوّر برابر نصاب بذل سات ہزار ختم بارہ ہزار اس کی یہ دعوۃ شروع کرے ترقی کے لیے عروج ماہ روز پنجشنبہ وقت طلوع آفتاب قہر کے لیے نزول ماہ روز شنبہ یا سہ شنبہ ایک ہزار دو سو بار روز مرہ تین چلّہ تک متواتر پڑھے جس وقت حاجت برآئے دعوت ترک کرے۔ انتہائے دعوت میں ہر اللّٰھم پر اپنی حاجت طلب کرے۔ اور حق سبحانہٗ و تعالےٰ سے عرض کرے کہ اے بارخدا اپنی کمال عظمت و کمال کبریائی کے طفیل سے میری دعا قبول کر۔

واضح ہو کہ حضرت سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر مشائخ کرام اسی کے عامل تھے۔ دوسرا طریق انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ دعائے الشیخ بارہ اسم پر مرتب ہے اور ہر ایک اسم ایک برج سے تعلق رکھتا ہے معلوم کرو۔

(نقشہ اگلے صفحہ پر ہے)

شمار	اسم	نام برج	نام مؤکل
١	یابشمخ	حمل	هیطائیل
٢	یاذانو	ثور	طورائیل
٣	یاخیشو	جوزا	شمیائیل
٤	یارحیمثا	سرطان	عنائیل عیقائیل
٥	یارختلیشو	اسد	میناثیل
٦	یارخموث	سنبله	قمرائیل
٧	یااهیااشراهیا	میزان	منجیائیل
٨	یانور	عقرن	اسمائیل
٩	یااشبر	قوس	جبرئیل
١٠	یاملیعوثا	جدی	دردائیل
١١	یاآدم ازعد	دلو	میکائیل
١٢	یا مشمخ	حوت	اسرافیل

جوکوئی دعائے شمخ کی دعوت دینی چاہے اس کو چاہیے کہ اول شرائط اس سند پر ادا کرے کہ پہلے دیکھے کہ آفتاب کس برج میں ہے اور کونسا اسم اس برج کے متعلق ہے جس برج میں آفتاب ہو اسی برج کے اسم سے اس کی قراءۃ شروع کرے مثلاً جس وقت کہ آفتاب برج حمل میں ہو اسم شمخ کو بتمام اسم وبانضمام موکلات بارہزار بار بمحبت حق اور سات ہزار بار بہ نیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پانچ ہزار بار بہ نیت مریم علیہا السلام تین سو ساٹھ بار زجملہ اہل دعوت پڑھ کر ثواب پہنچائے طریق یہ ہے اَجِبْ یَا هَیطَائِیلُ سَامِعًا مُطِیعًا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ اَللّٰهُمَّ یَابَشْمَخُ بَشْمَخُ ذَالْاَهَامُوشَیلِطِیثُوْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ باقی اسماء کو اسی طرح پر قیاس کرے جب دوازدہ اسم کو بہ سند مسطور پڑھ چکے شرائط تمام ہوئیں اور عامل متصرف دعا کا ہوا جب کسی حاجت کے لیے پڑھے تو اول

دیکھے کہ وہ حاجت کون سے برج سے متعلق ہے جو اسم اس برج سے متعلق ہو اس کو اس برج میں پڑھے اور اس اسم کو اور اسماء پہ مقدم کرے اور بارہ روز تک تین سو ساٹھ بار پڑھے تا دعا مستجاب ہو دعا مکرم و معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ یَابَشْمَخُ بَشْمَخُ ذَالْاَهَلُوشَیلِطِیثُوْنَ۔

(ترجمہ) الٰہی تو بڑا خداوند بزرگوار قدیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَا ذَانُوْمَلْخُوْنُوْا اَدْمُوْنُوْا دَآیِنُوْنَ۔

ترجمہ الٰہی تو اپنے بندوں اور آدمیوں کے بھیدسے واقف ہے

اَللّٰهُمَّ یَاخِیْشُوْا اَمِیْمُوْنَ اَرْقَشُ دَارَعِلِیْتُوْنَ خِیْشُوْا

ترجمہ الٰہی تو برکت کر ان لوگوں کی برکت سے جن کو تو نے اپنے فضل وکرم سے بے حساب بہشت میں داخل فرمایا

اَللّٰهُمَّ یَارَحِیْمِیْثَا رَهْلِیْلُوْنَ مُتَطَرُوْنَ وَهْلِیْلُوْنَ

ترجمہ الٰہی تو بہت رحم کرنے والا ہے ہم پر گرامی کر ہم کو اور غالب رکھ ہر کام پر۔

اَللّٰهُمَّ یَارَخِیْشُوْا اَخْلَاقُوْنَ

ترجمہ الٰہی تو تمام خلائق کو روزی پہنچاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَارَخْمُوْثُ اَرْخَمُ اَرْخِیْمُوْنَ۔

ترجمہ الٰہی تو رحمت کر ہم پر اور اپنی رحمت نازل کر ہم پر اپنی رضا کے بموجب۔

اَللّٰهُمَّ یَا اَهْیَا اَشْرَاهِیَا اَذُوْنِیْ صَبَاؤُثُ اَصْبَاءُوْنَ۔

ترجمہ الٰہی زندہ ہے قبل ہر چیز کے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے بعد ہر چیز کے اور دور رکھ ہم کو بلاؤں اور آفتوں سے اور دور رکھ ہم سے آفات اور بلا کو۔

اَللّٰهُمَّ یَانُوْرُ اِرْغِیْشُ اَرْغِیْ تَسْلِیْنُوْنَ۔

ترجمہ الٰہی تو خلائق کے کاموں کا روشن کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَا اَشْبِرُ اَسْمَآءَ اَسْمَآءُوْنَ۔

ترجمہ الٰہی تو نیکوکار ہے اور میں گناہ گار اور بدکار۔

اَللّٰهُمَّ یَا مَلِیْعُوْثَا اَمْلِیْخَا مَلْخُوْنَ۔

ترجمہ: الٰہی تو بادشاہ ہے۔ اور میں تیرے در کا فقیر۔

یا اَلاٰمُ

اَللّٰھُمَّ یَا اَلاٰمُ ارعد ادعِنِی یوزنون

ترجمہ: الٰہی تو بڑا عظیم ہے۔ اور عاجزوں اور بےکسوں کا فریاد رس۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُشمَخُ مُشمَخِیشًا مُتَلامُونَ۔

ترجمہ: الٰہی تو حق ہے اپنے ڈھونڈنے والے کو محروم نہ رکھو۔

بین الکاف والنُّون اِنما امرہ اذآ اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ و الیہ ترجعون دعاءِ اختتام اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یا اللّٰہ اَن تحفظنی مِن کل بلآءٍ و آفۃٍ و عاھۃٍ و کل بلیۃٍ و من کل فتنۃٍ و من کل شدۃٍ و بلیۃٍ وَ زلزالٍ و زلزلۃٍ و من شرِّ کل الشیطان الرجیم و من شرِّ السلطان الجابر و من شرِّ الجن والانس و من شرِّ حاسدٍ اذا حسد الٰہی بحق ھذا الدعآءِ و بحق ھٰذہٖ الاسمآءِ و بحق ھُو یا من ھُو ھُو یا من ھُو ھُو یا من ھُو ھُو لا اِلٰہ اِلا ھُو احفظنی من جمیع البلایا و الآفات بحقِ محمد سید النبیین و آلہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریق دعوت دعائے قرشیہ

واضح ہو کہ یہ دعا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اس دعا کی اسنادیں بے انتہا ہیں عمل سے خود روشن ہو جائیں گی مسند شرائط دعوت یہ ہے کہ تمام دعا کے ارقام جمع کرے۔ اور آٹھ پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بار بہ نیت نصاب اور اس کو چار پر طرح دے باقی رہے ہر عدد پر ہزار بار بہ نیت زکوٰۃ۔ پھر اس کو نو پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت عشر پھر اس ارقام کو پانسو پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت قفل پھر اس ارقام کو سات پر طرح دے جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت بذل اور اس ارقام کو دو پر طرح دے۔ جو کچھ باقی رہے ہر عدد پر ہزار بہ نیت ختم پر جب جملہ شرائط مرتب ہوں اس کے بعد اس طریق سے دعوت دے۔ کہ جملہ ارقام دعا

کی نقش مربع پر کرے۔ اور دو کوری سکوریوں پر اس کو لکھے۔ ان میں سے ایک کو ایک کوزہ پُر آب میں ڈال کر محفوظ جگہ میں رکھے اور حجرہ میں جس جگہ دفن کی ہے وہاں مصلیٰ بچھا کر بہ نیت دعوت مقدار معین کر کے پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ ارقام دعا پوری ہو جائے اثنائے دعوت میں اپنے مقصود کی نیت کرے۔ حق تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا۔ دعائے معظم یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نرشیا تورشیا وَجلاؤ وَملاؤ دلوثا تثوثیا شهوثیا شموثیا

عموعلیا ازرهکا ازرطنا عنطا عنطتا کوها طوطیا طوطنطیا

هوکاطیا اهیا اشراهیا قدمهیا هلیهیا هلامهیا هلمرهیا

هرجو اهرائیل هرجائیل مهرجائیل نهرجائیل مهرطائیل

مهوهلئیل اهرفائیل اهلائیل اهیائیل اهوائیل اعیائیل الوائیل

مطوائیل مکوائیل اهوائیل جهیسطائیل خوردائیل دومتائیل

لوائیل روحائیل اطوائیل اعمائیل جهطائیل سائیل سنجیجائیل

یکائیل زدفائیل سفرسهائیل اشرودقیا اشرودقد اسنجبائیل

مجائیل اهرائیل اعلامیل متجائیل رودهائیل سهجائیل

مرکون اهیائیل الوائیل اعمائیل ترشوسائیل ندخوتائیل

طوطائیل زودفائیل خموزاعائیل قدقائیل تشقتائیل سرکشائیل

وتائیل نورائیل سفرسهائیل شفرش دهائیل ملکائیل

بکائیل اوزه ارده ورایه مرتائیل بکیائیل شدقیل

اسیلوهجدو امدقائیل هجدوائیل من طوطائیل مبطوطا

مبطوطیه مخذورا یرغا تفوغا ماینشق ادریش ادره ارده

درایه طوطائیل سرطائیل مرطائیل الکستهائیل موزرد ابک

ن نهویا نثویا ۔ ن نثوسائیل ۔ ن ترسائیل نرسائیل ۔ ن تشمیلو

ے یہاں سے فرشتوں کے نام ہیں۔

شَمْخَائِیْلُ سَمْخِیْلُ دَرْدَائِیْلُ جَمْهَائِیْلُ جِلْزَئِیْلُ مَهْلَمْطَائِیْلُ شَمْهَائِیْلُ
مُنْطَرِعٌ مُنْطِرِیٌ بَوْمَائِیْلُ مَهْرَشَائِیْلُ زَمَائِیْلُ اَمْهَاهِیٌ اَنْهَاهِیُ
بَمِیْشَا مَمِیْشَا ثَمِیْنَا مَکْوِیَهُ اَکْوِیَهُ شَهْنَطْرَحَیَّا شَهْطَرُوْثِیَّا شَهْطَرِیَامَهُ
هَاهِیْرُ قَرَیْشٌ تَشْلِیْمَا بَهَیْشَا

عزائم کے جمع کرنے کی ترتیب اور اس کا طریق اور سند دعوت کا بیان

چاہیئے کہ حروف اسم مطلوب کے اٹھائیس بطون نکالے جیسا کہ دعوت حق میں مسطور ہے، تمام ارقام حروف مستخرجہ کو ایک جگہ جمع کرے اور اس میں اکثر اسماء اور الفاظ کہ موافق اسم مطلوب ہوں۔ اور بعضے مؤکل کہ عزیمتوں میں منقول ہیں وضع کرے اسم مطلوب خواہ جلالی ہو خواہ جمالی خواہ مشترک جو کام کہ دعوت اسماء عظام سے ایک اربعین میں بر آئے دعوت عزائم میں اربعین نہ کرے گا کہ کام بن جائے۔

سند شرائط سالک اور ردد گانہ کی مقدمہ میں مسطور ہے۔ سند شرائط اس دعوت کی معلوم کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ بموجب ارقام تمام حروف مستخرجہ بہ نیت شرائط پڑھے تمامی شرائط مرتب ہوں اور طریق دعوت یہ ہے کہ تمام ارقام حروف مذکور ہر روز چالیس روز تک بہ نیت دعوت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس کا کام بہت جلد انصرام کو پہنچے۔ اور اس درویش ہیچمدان نے دو اسم جلالی یَا قَاهِرُ یَا مُذِلُّ سے بقاعدہ مذکور عزائم وضع کیے ہیں۔ جمع ارقام حروف بست وہشت بطون ہوتی ہے بطریق مذکور شرائط بجالائے۔ اور دعوت دے اللہ کے حکم سے مقصود جلد حاصل ہو۔ عزیمت اسم یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یہ ہے یَا کَلْکَائِیْلُ یَا اَهْجَمَائِیْلُ یَا رُدْیَائِیْلُ یَا عِطْرَائِیْلُ بِحَقِّ شَاهِدِ لَاهُوْتَ وَجَبَرُوْتَ وَمَلَکُوْتَ وَنَاسُوْتَ هُوَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَیٌّ اَبَدِیٌّ وَّ اَزَلِیٌّ وَّعَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَبِقُوَّةِ اللّٰهِ الْقَوِیِّ الْمَتِیْنِ الْمُتَکَبِّرِ

[illegible] وَحِکْمَةِ الْحَلِیْمِ وَالْخَبِیْرِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وَبِعِزَّةِ الْعَزِیْزِ الْمُجِیْبِ وَالْمُقِیْتِ [illegible] وَبِقُدْرَةِ الْقَاهِرِ الْقَابِضِ الْمُمِیْتِ الضَّارِّ اَهْلِکْ اَقْبِضْ وَاَخْضِعْ بِکُلِّ حَاسِدٍ [illegible] الْجَبَّارِ بِحَقِّ عِزَّةِ طٰهٰ وَیٰسٓ وَبِحَقِّ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور [جم]یع ارقام حروف یَا مُذِلُّ بحساب بست وہشت بطون بقاعدہ مذکور شرائط بجالائے [او]ر دعوت دے اللہ کے حکم سے جلد مقصد حاصل ہو عزیمت اسم یَا مُذِلُّ کُلِّ [ج]بَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یہ ہے یَا جَلْرَئِیْلُ یَا مِیْکَائِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا عَزْرَائِیْلُ [ب]حَقِّ الْمَلِیَّةِ وَالْوَاحِدِیَّةِ وَسَطْوَةِ وَالْحَلَّةِ وَمُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ وَقَاهِرِ ظَالِمٍ وَمَالِکٍ ... الْقَابِضِ الْخَافِضِ الْمُنْتَقِمِ الضَّارِّ الْمُمِیْتِ وَبِعِزَّةِ جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ وَعِلْمِهٖ وَ [و]رُدُوْدِهٖ وَشُهُوْدِهٖ یٰسٓ الٓمّٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ [اِذَ]ا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

طریق دعوت اسماء الحسنیٰ

اول اس طریق سے شرائط ادا کرے کہ ایک اسم اسماء الحسنیٰ سے اسم ذات [کے] ساتھ ملائے اور دونوں کے حروف شمار کرے بطریق خذ حرفاً قل الفاً بہ نیت [نص]اب و مائتہ بہ نیت زکوٰۃ و عشرات بہ نیت عشر بمقابلہ حروف اٹھائیس بہ نیت [ق]فل و بموجب ارقام حروف اصلی و وصلی اسم ذاتی و صفاتی بہ نیت دور مدور اور بعد [ا]ز دو نقاط و اجزام و شد بہ نیت بذل و بعد حرف اصلی و وصلی اسم ذاتی و صفاتی [بہ ن]یت ختم اور بموجب ارقام اٹھائیس بطون حروف اسم ذاتی و صفاتی ہر روز سات [دن] تک بہ نیت سریع الاجابت اور بعد ارقام اصلی و وصلی حروف اول اسم موکل [...]الی بہ نیت حاجت پڑھے اور باقی ترتیب حروف اسم مذکور کو نگاہ رکھے اگر مطلب [...] خیر واقع ہو تو ہر حرف اسم کے اٹھائیس بطون نکال کر ان کے ارقام سے موکل تعین کرے پھر وہ موکلان سماعی اور موکلان مستخرج کو اسم کے ساتھ ملا کر اکتالیس [رو]ز تک بموجب ارقام بست وہشت بطون قرأۃ کرے مثلاً یَا اَللّٰهُ الْمَلِکُ بہ نیت

نصاب سات ہزار بہ نیت زکوٰۃ سات سو بہ نیت عشر ستر بار۔ بہ نیت قفل ایک سو چھیانوے بار بہ نیت دور مد در پانسو تیس بار بہ نیت بذل آٹھ بار بہ نیت ختم بیس بار بہ نیت سریع الاِجَابت پانچہزار چھ سو چھیانوے بار سات روز تک پڑھے اس کے بعد بہ نیت حاجت اس ترتیب سے پڑھے کہ اوّل روز یَا رُوْیَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مَلِکُ نوے بار۔ دوسرے روز یَا طَاطَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مَلِکُ اکہتر بار۔ تیسرے روز یَا حَرُوْزَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مَالِکُ ایک سو ایک بار پڑھے اگر تاخیر دیکھے تو اس ترتیب سے یَارُوْیَائِیْلُ یَا طَاطَائِیْلُ یَا حَرُوْزَائِیْلُ یَا کَسْطَائِیْلُ بِحَقِّ بَهْسَکَحَائِیْلُ یَا مَلِکُ دو ہزار نو سو بار پڑھے باقی اسماء کو اسی پر قیاس کرے۔

طریق دعوت اسمائے جبروتی

واضح ہو کہ اسمائے جبروتی پہلے لکھے جا چکے ہیں اب صرف ان کی دعوۃ اور قرأۃ بیان در شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وہ اس طور پر ہے کہ پہلے شرائط ادا کرے یعنی بہ نیت نصاب ایک سو ترپن مرتبہ۔ بہ نیت زکوٰۃ پانچ سو تینتیس مرتبہ بہ نیت عشر پانسو ستر بار بہ نیت قفل دو سو دس مرتبہ۔ بہ نیت تکرار آٹھ سو اکیس مرتبہ۔ بہ نیت توھم پانچسو اکتالیس مرتبے قرأۃ کرے۔ اس کے بعد بہ نیت حاجۃ سات روز تک سات ہزار بار پڑھے۔ اگر تاخیر دیکھے تو سات ہفتے تک اسی طرح قرأۃ کرے۔ اللہ تعالٰے کے حکم سے مقصود حاصل ہو گا۔ اسمائے جبروتی کے پڑھنے کا طریق یہ ہے یَا مَلِکُ تَمَلُکُ یَا مَلَکُوْتُ وَ مَلَکُوْتُ فِی مَلَکُوْتِکَ یَا مَلِکُ۔

چودھویں فصل ردّ دعوۃ اور ردّ دعوت کے بیان میں

اگر کسی نے صاحب عمل یا کسی دوسرے شخص پر کچھ اسم پڑھا ہو یا سحر کیا ہو یا کرنے کا ارادہ پایا جاتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد تئیس

مرتبے سورۃ عبس اور پھر تین مرتبے سورۂ مذکور یا آیات قرآنی والفاظ عربی و عبری کہ اس کے ساتھ منضم ہیں قرأۃ کرے کسی صاحب دعوۃ کی دعوت اور کسی جادوگر کا جادو اس پر کارگر نہ ہوگا۔ بلکہ اسی پر مراجعت کرے گا۔ چاہیئے کہ دعوت پڑھنے کے وقت اپنی کلاہ بائیں ہاتھ سے جانب جیب تھوڑی تھوڑی تین مرتبے کج کرے اور جو تھے مرتبے الٹے ہاتھ سے اسی ہاتھ کی طرف زمین پر مارے اور اپنے دل میں نیت کر لے کہ میں نے جابر کو کشتہ کیا اور ہر بار بائیں جانب کو تھوکے یعنی لعاب دہن ڈالے۔ اللہ تعالٰی کے حکم سے اس کی اجابت ظاہر ہوگی اور ہر روز اس ورد کو لازم کرے آیات قرآنی کہ جو الفاظ عبری و عربی سے منضم ہیں یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْعِزَّةِ وَالْبَقَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الْقَاهِرِ الْجَابِرِ وَالْعُلَمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ مُبْطِلِ السَّاحِرِیْنَ وَالْاَعْدَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَقَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ برهتیه کوبر کوبرة تقلیت بقلیت بقوریت شلیت لوزان مزجل هزجل برفت ترهش برهش علمش حطیر فلقهور شان برشان شلخ بهو شلخ برهیود کخطیو بشلا گنج مزمز فزفز کخطور بغل الغل الغلبط قیرا نیاها عیلاها بزهریلا کیلا۔

ایضاً برائے رد دعوت و سحر عمل سلطان الموحدین برہان العاشقین یہ ہے کہ چاشت کے بعد اکیس مرتبے یہ دعا پڑھے تمام دعوۃ اور سحر رد ہوں وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَبِّ دَخَلْتُ دَخْلِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ وَکَافِیْ یَکْفِیْنِیْ حافظ حفیظی یکفینی حنان منان یکفینی غفور غفار یکفینی قهار جبار یکفینی حی قیوم یکفینی خالق خلاق یکفینی علیم علام یکفینی رازق رزاق یکفینی شاهد ناظر یکفینی الله یکفینی یکفینی فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ لا تخافی ولا تحزنی انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین یا موسٰی اَقبل ولا تخف انک من

الآمنین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فارجعوا فارجعو فارجعو فارجعو فارجعو فارجعو
ایضاً برائے رد دعوت و سحر و مقہوری اعداء جس قدر ہو سکے پڑھے بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم۔ انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون و جعلنا
من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا فاغشینٰھم فھم لا یبصرون یا حلیم
الفعال ذالمن علی جمیع خلقہ بلطفہ۔
ایضاً برائے رد دعوت یہ چند حروف اسماء اور آیات قرآنی ایک جگہ جمع کرکے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سولھویں فصل اربعین اور اس کے طریقوں کے بیان میں

اے سالکان راہ طریقت یہ خیال کے ہر وقت کہ یہاں جو نفس و روح
وطول اس خاکدان جسم میں ایک شکل ہوئے ہیں بجز کسی کام نہیں کر دریافت
کرسکے کیونکہ بایکدیگر پردہ انداز ہیں اور ستر ہزار پردہ ظلمانی و نورانی اس کے
ظہور سے ظاہر کرتے ہیں کہ فہم و عقل و فکر تمیز نہیں کرسکتا مگر وہ لوگ دریافت
کرتے ہیں جو ریاضت رضیت باللہ اس حد تک کرتے ہیں کہ واردات باطنی سے
پردہ ہائے ظلمانی نورانی ہیں اور نورانی و روحانی میں مسلوب ہو جاتے ہیں۔ اس کے
بعد تجلیات نورانی و ربانی ظاہر ہوا کرتی ہیں کشف سے یہ کیفیات سب متمیز
ہو جائیں گی سالک کو لازم ہے کہ اس طریقت میں دو چیزیں لازم کرے۔ جب کہ
خلوت و عزلت میسر ہو۔ اول خرقہ فقر پہنے کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ

دوم توشہ صبر اپنے پاس رکھے کہ ان اللہ یحب الصابرین کلام پاک میں موجود
ہے اس کے بعد اس راستہ پر قدم رکھے تا ہمدم و ہمرنگ و ہمقدم ہو اور خطرات
ابلیس اور شہوات نفسانی مثل کبر کینہ حسد بغض حرص و ہوا شکر و شکایت مدح
ذم ان سب سے فخر نہ کرے کہ یہ سب رہگذر دنیا سے ہیں اور یہ بری ہے کیونکہ حدیث
شریف میں آیا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ جب تک سالک کو اس سے
فراغت حاصل نہ ہو اور یہ نسبت میسر نہ ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سوم اہل طریقت [illegible] معلوم کرنے چاہییں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے حکایت فرماتے
ہیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھ کو عزت و جلال کی اے احمد کوئی
عبادت روزے سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ اس ریاضت میں نفس و شیطان
مقہور ہوتے ہیں اور مجاہدہ و مشاہدہ سعادت اس امت کی ہے اور روشنائی
کی ریاست قائم ہوتی ہے اور نور حکمت عالم باطنی اس پر مکشوف ہوتا ہے
نور صفت جسمانی روحانی ہو جاتی ہے۔ اور روحانی رحمانی سے مبدل ہو جایا کرتی
ہے اہل طریقت کا یہ روزہ ہے کہ حرام سے آنکھ کو بچانا۔ کانوں کو نامشروع کلام

سننے سے باز رکھنا۔ زبان کو بہت بولنے سے روکنا۔ دل کو خطرات لایعنی سے بچانا۔
حدیث شریف میں ہے کہ جب تو روزہ رکھے تو کان اور آنکھ اور زبان کا روزہ رکھ
لے سالک اگر کوئی ایسا روزہ دار ہے تو اس طریقہ کا صائم ہے۔ اس کے اکل و
شرب اور مباشرت سے یہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں ؎

روزہ کہ بنان و آب خوردن داری
آں صوم دوام است نہ صوم افطاری

قال علیہ السلام من صام الدھر لا صام ولا افطر فضائل صوم حدیث
قدسی میں وارد ہیں کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ فضائل صوم حدیث قدسی میں وارد
ہیں کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اَلْجُوْعُ طَعَامُ فِی اللّٰہِ
سالک کو لازم ہے کہ ہمیشہ روزہ شریعت و طریقت کا رکھے۔ لیکن روزہ شریعت
افطار ہے اور طریقت عدم انفصال چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں۔ اَجِیْعُوْا بُطُوْنَکُمْ وَاَظْمِئُوْا اَکْبَادَکُمْ لَعَلَّ قُلُوْبَکُمْ تَرٰی اللّٰہَ اَحْیَانًا اے
سالک صوم ایک خلوت خانۂ محبت ہے جس نے محبت سے محبت کی اور اس کو
پرورش کیا اللہ اس کا محبوب ہوا۔ یہ فضائل صوم تھے جو بیان کئے گئے۔

اب سند اربعین معلوم کرنی چاہیئے مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَھَرَتْ
لَہٗ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ عجیب سر ہے کہ تمام موجودات کو ایک لمحہ
کن فیکون میں موجود کیا اور انسان کو ایک چلہ میں کہ خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ
صَبَاحًا کیوں نہ ہو کہ انسان شانِ عالی رکھتا ہے اس کی شان میں وارد ہے۔ وَلَقَدْ
کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ سالک کو چاہیئے کہ تین اربعین اپنے اوپر لازم کرے۔ چہل اربعین
کو ایک اربعین اور ہزار اربعین کو چہار عشرہ اور ہر عشرہ کو دس اربعین اور وہ
تیرہ مہینے اور دس دن مقرر کیے گئے ہیں۔ ایسے ہی تین اربعین کھینچے۔ ہر عشرہ
میں روز کا تغیر کرنا ایک وصف سے دوسرے وصف میں لازم کرے تاکہ نفس ایک
وصف پر قرار نہ پکڑے اور خوگر نہ ہو جائے اگر ایک عادت سے دوسری عادت نہ

بدلے اور ایک حال پر رکھے تمام کام برہم ہو جائیں گے نعوذ باللہ منہا۔
واضح ہو کہ تین اربعینوں کے ایک سو بیس اربعین ہوتے ہیں جس کی مدت تیرہ برس
اور چار مہینے ہے۔ اگر کوئی راہ حق میں اس قدر ریاضت اور محنت نہ کرے اور محبت
الٰہی میں دم مارے محض ثمرہ غیر آشنا اور نتیجہ بے حیائی سمجھنا چاہیئے۔ یہ درویش
بھی گویش تیرہ برس چار مہینے کوہستان قلعہ چنار پر اسی طرح ریاضت کرتا رہا ہے۔
اس کے بعد پردہ غیب لاریب سے ندا آئی کہ اس کوہستان سے نکل قلعہ گوالیار
پر جا اور اسلام پھیلا۔ تاکہ سب خاص و عام کو معلوم ہو میں فوراً تعمیل حکم بجا لایا
پھر سب لوگوں کو میری کیفیت معلوم ہوئی۔ ہر اربعین کا طریق اور عمل کی کیفیت
ہر عشرہ کے تحت میں مفصلاً ذکر کی جائے گی۔

پہلی اربعین کی سند عشرۂ اول میں ایسی عادت اختیار کرے کہ افطار بخلاف
نفس کرے یعنی جو کچھ وہ چاہے نہ دے اور گوشمالی ریاضت سے پامال کردے
تمام دن درود اور ادا برار و اخیار میں گزارے اور تمام شب ذکر لا الٰہ الا اللہ میں
گزارے۔ کوئی کام اس کی مرضی کا نہ کرے اور بے کار نہ رکھے تاکہ اپنی قدیم عادت
پر آمادہ نہ کرے۔ دوسرے عشرہ میں صوم داؤدی اختیار کرے ایک روز کھائے
اور دوسرے روز نہ کھائے اس طرح نفس کو عاجز کرے اور مشغولی مذکورہ رات دن
مشغول رہے۔ اور تیسرے عشرہ میں صوم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا
اختیار کرے ایک دن ایک رات نہ کھائے۔ دوسری شب افطار کرے اور عمل
مسطور نگاہ رکھے۔ چوتھے عشرہ میں دوامی روز رکھے اور تقلیل طعام اس صورت
سے کرے مثلاً آدمی ایک سو دس درم غلہ کھاتا ہے تو جس وقت کہ آفتاب برج جدی
میں آئے اول روز ایک دام غذا میں کم کرے۔ پھر ہر روز افطار کے وقت
ایک ایک درم کم کرتا جائے یہاں تک کہ چھ مہینے میں تعداد غلہ کم ہوتے ہوتے برابر
ہو جائے گی اور کچھ نہ رہے گی اور یہ چھ مہینے جدی۔ دلو۔ حوت۔ حمل۔ ثور۔ جوزا تمام
ہو جائیں گے اول روز سرطان میں یہ عمل سب مرتب ہو جائے گا۔ اور کسی طرح کی

بھی اس کو تشویش نہ ہوگی بلکہ ایک نوع کی قوت اس کو حاصل ہوگی۔ جس شب کہ
ایک درم غلہ رہ جائے اس شب سات پیالے پانی جوش کرے اور اتنا جوش دے
کہ ایک پیالہ پانی رہے پھر اس کو پئے اگر سالک چاہے تو اربعین طے کر سکتا
ہے۔ بلکہ اگر موقع ہو تو تمام عمر گزار سکتا ہے اور عمر بھر کے لیے فارغ ہو جاتا ہے اور
کسی طرح کی تکلیف نہیں اٹھاتا جیسی عادت ڈالوگے ویسا ہوگا۔ اگر محض ریاضت
نفس منظور ہے تو پھر اسی طرح مہینے سے شروع کر دے اس حساب سے ایک
سال میں نو اربعین ہوں گے اس کے بعد ایک اربعین اس طور سے کرے ایک سو
اسی درم کو بیس پر بانٹے تو نو ہوئے نو درم روز بیس دن تک کم کرے بعد بیس
روز کے پھر نو درم بڑھاتا جائے تاکہ اربعین تک اپنی معتاد پہ آجائے گا۔ اگر آدمی
خیال اور غور کرے تو اس کمی و بیشی میں سال بھر میں چھ مہینے کا غلہ خرچ ہوتا ہے
اس عشرہ میں بعمل دعوت داد کار مشغول ہو۔

دوسرے اربعین کی سند عشرہ اول میں جس قدر کھانا کھاتا ہے اس کے موافق
ایک ڈھیلہ زرد مٹی کا لے لے اور اس سے تول کر کھایا کرے اور اس ڈھیلے
سے کسی دیوار پر تین گز یا چار گز کے قریب ہر روز ایک لکیر کھینچا کرے اس سے کم
و بیش نہ کرے تاکہ روز بروز وہ ڈھیلہ کم ہوتا جائے اور اسی قدر کھانے کی علت
کم ہوتی جائے گی، ذکر و شغل میں مشغول رہے۔ دوسرے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے
اور کھانے کا ڈھنگ دوسری طرح اختیار کرے اور وہ یہ ہے کہ تھوڑی سی زرد مٹی
لائے اور اس کو تر کرے اور بقیہ ڈھیلے کے برابر تول لے اس کے موافق کھانا کھائے
جب وہ خشک ہو جائے تو دوسری مٹی تر کرکے اور اس خشک کے موافق وزن
کرکے کھائے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام غلہ پورا کر دے مگر ایسی احتیاط کرے کہ پانچ
اربعینوں میں اس کی خوردنی تمام ہو جائے اور دوسرے پانچ اربعینوں میں اپنی
متعاد پر آجائے عمل مذکور میں مشغول رہے تیسرے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے اور
کھانے کا ڈھنگ بوزن چوب تر مقرر کرے جب وہ خشک ہو جاوے اس کے وزن کے

موافق تر لکڑی لائے یہاں تک کہ پانچ اربعینوں میں غلہ تمام ہو جائے پھر تمستی پانچ
اربعینوں تک اپنے معتاد پہ آجائے۔ ذکر و شغل کی مشغولی کو ہاتھ سے نہ جانے دے
چوتھے عشرہ میں اول روز افطار کے وقت بے تکلف کھانا کھائے اور اپنے لقمے گنتا
جائے تاکہ معلوم ہو کہ کتنے لقموں میں پیٹ بھرتا ہے پھر ہر روز حساب کر کے لقمے
کم کرتا جائے یہاں تک کہ پانچ اربعین ختم ہوں اور اس کا طعام تمام ہو جائے
پھر پانچ اربعینوں میں بڑھانا شروع کر دے یہاں تک کہ اپنی معتاد پہ آجائے
لیکن ذکر و شغل میں مشغول رہے۔

تیسرے اربعین کی سند پہلے عشرہ میں ہمیشہ صائم رہے جس قدر اناج کہ
دوسرے اربعین کے اختتام پہ تھا اس سے دو چند دودھ لے کر پی لیا کرے اور غلہ
کو چھوڑ دے اور مشغولی مشرب شطار و اذکار میں مشغول رہے۔ دوسرے عشرہ
میں ہمیشہ صائم رہے اور بجائے دودھ کے دہی لے کر اس کا پانی نچوڑ کر پھینک دے
اور دہی پی لیا کرے اور مشغولی ودتۃ الحق میں مشغول رہے۔ تیسرے عشرہ میں
بھی ہمیشہ صائم رہے اور اس جغرات یعنی دہی کا استعمال رکھے مگر اس معتاد
سے روز کم کرتا جائے۔ یہاں تک کہ اس عشرہ کے آخر تک بالکل ترک ہو جائے
ہاں اتنا کرے کہ جس قدر دہی کم کرے اسی قدر پانی بڑھاوے یہاں تک کہ دہی کی
نوبت گھٹتے گھٹتے پانی پر آجائے۔ آخر روز بجائے دہی کے صرف پانی رہ جائے۔
کھانے کا یہ ڈھنگ رکھے اور مشغولی مذکورۂ بالا میں مشغول رہے چوتھے عشرہ میں
اس طریقے سے طے کرے جیسا کہ نقشہ ذیل میں مندرج ہے معلوم کرنا چاہیے۔ کہ
جن خانوں میں ہندسے ہیں وہ تاریخ ایام طے ہیں اور جن میں صفر ہیں ان سے
مراد فرد ہیں پس ان تاریخوں کے بموجب اس عشرہ کو طے کرے اور اس بقیہ پانی
کی مقدار سے پانی لے کر جوش دے کر روزہ افطار کرے اور ذکر میں مشغول
رہے اور کھانا جو کچھ میسر آئے کھائے



۵	۴	۳	۲	۰
۱۰	۹	۸	۷	۰
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۲۵	۰	۲۳	۰	۲۱
۳۰	۰	۰	۲۷	۰
۳۵	۰	۰	۰	۰
۴۰	۰	۰	۰	۰

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے جس کے فضل و کرم سے تیسرے جوہر کا ترجمہ بھی تمام ہوا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ فقط۔

تمام شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چوتھا جوھر

مشرب شطاریہ کے بیان میں

مختصر **فضائل مشرب شطار** جاننا چاہیئے کہ جس وقت طالب عمل ابرار و اخیار اور دریائے اسرار دعوت سے عبور کر جائے تو چاہیئے کہ مشرب شطاریہ میں قدم رکھے اور مشرب شطاریہ وہ مشرب ہے جو تمام مشارب سے اعلیٰ اور اعظم القدر ہے کہ بلا اس اصول کے اختیار کیئے ہوئے آدمی بارگاہِ ربّ العزت میں باریاب نہیں ہو سکتا جس شخص کے نصیب میں سعادت ازلی ہے وہ ضرور اس مشرب شریف سے مشرف ہوگا اور اس مشرب کا جاننے والا سب مقربین سے زیادہ مرتبے والا ہو گا چنانچہ اس مشرب کے بڑے جاننے والے حضرت ابوالحسنات شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ طَرِیْقُ السَّائِرِیْنَ اِلَی اللّٰہِ وَالطَّائِرِیْنَ بِاللّٰہِ ھُوَ طَرِیْقُ شُطَّارٍ مِّنْ اَھْلِ الْمَحَبَّۃِ السَّابِکِیْنَ بِالْجَذْبَۃِ قَالُوْا صِلُوْنَ مِنْھُمْ فِی الْبِدَایَاتِ اَکْثَرُ مِنْ غَیْرِھِمْ فِی النِّھَایَاتِ خلاصہ یہ ہے کہ یہ طریق واصلین الی اللہ کا نکالا ہوا ہے اور درجۂ وصول میں یہ قرب رکھتا ہے کہ اس مشرب کا مبتدی اور غیر مشرب کا منتہی برابر ہے، اس مشرب والے نہ فنا اور نہ فناء الفناء بلکہ ہر مرتبہ میں غیر سے مفقود اور بخود مشہود اور بقاء البقاء سے باقی ہیں اور اس حال میں ایسے مستغرق ہیں کہ کسی شے کی گنجائش نہیں رکھتے۔

اہل محبت کی مخالطہ سے یا تو ہوشیار مست ہوتے ہیں یا مست ہوشیار لیکن یہ لوگ دونوں حالتوں سے فارغ ہیں کیونکہ اس جماعت کے لیے ایک

ایسا نشان بے نشان ہے کہ اس نشان کو ہر خاص و عام کی شان میں معائنہ کرتے ہیں اور زہد و ملا کی حاجت نہیں رکھتے اور نہ دنیا والوں کی طرف نظر رکھتے ہیں۔

مشرب شطار کے اصول ختم تستق یعنی ذات کا تصور ہے ہر حرف سے لفظ کی طرف اشارہ ہے اور ہر معنی میں گویا خزانہ اسرار مخفی ہے چنانچہ معدن معانی اس مشرب کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمایا ہے۔ اور اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ آپ ہی کے باب میں ارشاد فرمایا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا پھر حضرت امام حسینؓ سے زین العابدینؒ کو ان سے امام محمد باقر کو ان سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ان سے سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کو ان سے شیخ المحترم خواجہ محمد مغربی قدس سرہ کو۔ ان سے شیخ الاعظم خواجہ اعرابی ابی یزید عشقی قدس سرہ العزیز کو۔ ان سے ابو المظفر مولانا ترک طوسیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابو الحسن عشقی کرمانیؒ کو۔ ان سے شیخ المعظم شیخ خدا قلی ماوراءالنہری کو۔ ان سے شیخ الشیوخ محمد عاشق بن شیخ خدا قلیؒ کو ان سے شیخ محمد عارفؒ کو ان سے۔ شیخ العارف عبداللہ شطاریؒ کو۔ ان سے شیخ قاضن شطاری منیریؒ کو ان سے شیخ ابو الکامل ابو الفتح آیۃ اللہ سرمست کو ان سے سلطان الموحدین حضرت۔ شیخ ظہور حاجی حضورؒ کو ان سے فقیر حقیر ابو المؤید محمد المخاطب بہ غوثؒ کو سلسلہ وار ایک سے دوسرے کو تلقین ہوتا چلا آیا ہے۔

مشائخ کرام سے منقول ہے کہ ہر طالب راہ معرفت کو لازم ہے کہ اس عمل باطنی کو اپنے پیر و مرشد سے حاصل کرے تاکہ تخلقوا باخلاق اللہ کا نتیجہ بوجہ احسن ظاہر ہو۔ اور سب اسرار باطنی اس پر مکشوف ہوں۔

مقدّمہ

واضح ہو کہ پیران کامگار و مرشدان نامدار نے اذکار کو اس لیے مقدم رکھا ہے کہ انسان کا دل چونکہ گنجینۂ اسرار الٰہی اور خزینۂ انوار غیر متناہی ہے پردہ ہائے ظاہری و باطنی میں مستور و محجوب ہے پردہ ہائے باطنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہیں چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ ضَمِیْرٌ وَفِی الضَّمِیْرِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ اَنَا پردہ ہائے ظاہری پردہ ہائے باطنی پر آویختہ ہیں اور دل دونوں چھاتیوں کے درمیان بائیں جانب کو جھکا ہوا ہے اور چربی کے پردے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان پردوں کے علاوہ تین اور پردے اس پر حائل ہیں کہ اس کو اپنی جگہ سے ہٹنے نہیں دیتے چنانچہ بعض اہل طریقت نے تحقیق کے لیے تجربہ بھی کیا ہے۔ اگر کوئی شخص اسرار الٰہی اور تجلیات انوار نامتناہی کا معائنہ اور مشاہدہ کرنا چاہے تو چاہیے کہ ابتدائے ایام میں صبح و شام بلکہ ہمیشہ اس قدر ذکر کرے کہ ذکر کی کثرت سے آگ پیدا ہو جائے اور اس کی حرارت سے تمام پردے کھل جائیں اور جل جائیں تاکہ تاریکی دور ہو اور روشنی ہو جائے۔ اور دل اپنی جگہ پر آجانے۔

اور دل مدور۔ دل عبرت۔ دل صنوبری۔ دل نیلوفری۔ چاروں دل برابر ہوں اور اسرار علوی یک رنگ ظاہر ہوں اور مشاہدہ و مکاشفہ و تلوین و تمکین نہایت مزے کے ساتھ حاصل ہوں۔ جب تک دل اپنی جگہ پر نہ آئے ذکر برابر کیے جائیں اور جب کچھ دق اور حرکت بائیں طرف سے غائب ہو اور سینہ کے نیچے ناف کے اوپر ظاہر ہو تو سمجھے کہ دل اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ اس حال میں ذاکر کا دل ہر حال میں ذکر ہوگا سالک خواہ سوتا ہو یا جاگتا چپ ہو خواہ کلام کرتا ہو بے اختیار دل سے ذکر جاری رہے گا۔ کسی وقت غافل نہ ہوگا۔ وقت بے وقت اپنے حق سے ہوشیار رہے گا۔ ذکر جہر کی انتہا یہیں تک ہے۔ جب عنایت الٰہی اور ہدایت مرشد سے اس مقام پر پہنچے اپنا کام معائنہ سے کرے

وَالمعاینہ رؤیۃ اللہ تعالیٰ بلاحجاب۔

اس علم کو علم اذکار کہتے ہیں۔ عام ہے کہ ذکر جہر ہو یا خفی۔ ذکر کا طریق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس طرح منقول ہے کہ آپ نے اپنا تعشق و محبت الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر کے عرض کیا کہ مجھے راستہ بتائیے برزخ ازلی اور حبیب لم یزلی نے پوری خبر دی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے قال علی یا رسول اللہ دُلَّنِی الی اقرب الطرق الی اللہ واسہلہا علی عبادہ وافضلہا عند اللہ تعالیٰ فقال علی فکیف اذکر یا رسول اللہ فقال علیہ السلام غَمِّض عَیْنَیْکَ واسمع منی ثلاث مرات فقال علیہ السلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ثلث مَرَّاتٍ وَعلی یسمع ثم قال علی لا الٰہ الا اللہ ثلث مَرَّاتٍ والنبی علیہ السلام یسمع۔ (ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ سے ملنے کا آسان اور افضل راستہ بتلائیے آپ نے فرمایا اے علیؓ ہمیشہ خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کر حضرت علیؓ نے عرض کیا کیونکر آپ نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں بند کر کے بیٹھ اور مجھ سے سن پھر آپ نے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ فرمایا اور حضرت علیؓ نے سنا پھر حضرت علیؓ نے تین مرتبہ کہا اور آپ نے سنا۔

سند یک ضربی

سالک جب ذکر لا الٰہ الا اللہ میں مشغول ہونا چاہے تو مربع بیٹھے اور بائیں پاؤں کی رگ کیماس کو دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے مضبوط پکڑے اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں کشادہ رکھے تاکہ نقش اللہ کا دل پر منقش ہو اس کے بعد سر کو بائیں گھٹنے کی طرف اتنا جھکائے کہ داڑھی انگلیوں کے قریب پہنچ جائے اس جگہ سے لا الٰہ الا اللہ شروع کرے اور سر کو دائیں زانوں پر لا کر ڈورہ کو دائیں شانے تک لے جائے تاکہ سر اور گردن اور پیٹھ برابر ہوں پھر سر کو تھوڑا سا کمر کی طرف جھکا کر سانس چھوڑے اور دوسرے سانس میں الا اللہ کی ضرب

دل پر لگائے اور بعد الا اللہ پر اپنی اصلی حالت پر آ جائے پھر اس طرح شروع کرے اور حالت نفی میں آنکھ کھلی اور حالت اثبات میں آنکھ بند رکھے اور نفی و اثبات کی مقدار برابر رکھے الا اللہ کہتے وقت نفی بطلان کا تصور کرے اور جب اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے تو اثبات وجود باری تعالےٰ کا ذکر کرے۔ جب ذکر اس فکر سے دل میں قرار پکڑ جائے تو وجود اعیان کی نفی اور عین کے اثبات کا تصور کرے جب یہ ذکر مستحکم ہو جائے تو سالک بحکم صار العبد فانیا والحق باقیا اپنے آپ سے محو ہو جائیگا

سند دوضربی

جب سالک دوضربی سند اختیار کرے تو بقاعدہ مسطورہ ایک ضرب بائیں گھٹنے پر اور دوسری ضرب بائیں کہنی پر لگائے اور دونوں ضربوں میں لَآ اِلٰہَ الا اللہ کہے اور الا اللہ کی ضرب لگا کر سر اٹھائے اور خیال کرے کہ یہ ضرب تمام بدن میں سرایت کرتی ہے اسی طرح پھر شروع کرے اس میں فائدہ زیادہ حاصل ہوتا ہے عمل کرنے سے معلوم ہو جائے گا

سند سہ ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ دوزانو بیٹھے پہلی ضرب بائیں گھٹنے پر اور دوسری دائیں پر اور تیسری الا اللہ کہتے ہوئے دونوں زانوؤں کے درمیان لگائے اور ضرب کے وقت خیال سابق عمل میں لائے اسی طرح مشق کرے۔

سند چہار ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ بطریق مذکور بیٹھ کر ایک ضرب بائیں گھٹنے پر دوسری دائیں پر تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان چوتھی ناف پر لگائے مگر اس طریق سے کہ اول دورہ لا الٰہ الا اللہ کا کرے اور پیا پے اِلَّا اللہ الا اللہ کہتا رہے فوائد بے شمار ہیں عمل کرنے سے خود ظاہر ہوں گے۔

چہار ضربی کی دوسری سند: چاہیے کہ جلسہ معہود پر بیٹھ کر لَآ کو دونوں زانوؤں کے درمیان سے اٹھائے اور اِلَٰہ کے دائیں شانے پر ضرب لگا کر ھا کی بائیں شانے پر ضرب لگا کر پھر الا اللہ کی ضرب اپنے جسم کے اندر لگا کر پشت خم کر کے ھو کی ضرب

لگائے۔ اسی طرح چاسول جگہ پر لا الٰہ الا اللہ کی ضربیں لگاتا رہے۔

سند پنج ضربی چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے بائیں شانے سے لا الٰہ شروع کرے اور دائیں شانے تک پہنچائے اور تھوڑی شانے کی ہڈی پر رکھ کر الا اللہ کی ضرب لگائے پھر پشت کی جانب خمیدہ ہو کر بائیں شانے پر اسی طرح ضرب لگائے پھر سر کو پس نیم پشت جھکا کر اور داڑھی کو استخوان کندھے پر رکھ کر ایک ضرب لگائے پھر دونوں شانوں کو دونوں کانوں کے پاس لا کر ایک ضرب دے پھر دو زانو بیٹھ کر دونوں سرین کچھ اوپر اٹھا کر پانچ ضرب لگائے مگر قبض دم شرط ہے چاہیے کہ جلدی جلدی سانس نہ لے پھر از سر نو شروع کرے۔ اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہوگا۔

سند شش ضربی: جلسہ معہودہ متعین کرکے لا الٰہ الا اللہ کو بائیں کہنی سے شروع کرکے دائیں شانے تک پہنچا کر کمر اور پشت پھیر کر سر کو بائیں زانو تک پہنچا کر آہستہ سے الا اللہ کی ضرب لگائے پھر اسی طرح دوسری ضرب دائیں زانو پر اور تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان لگائے پھر تین ضربیں تمام جسم میں لگا کر پھر اسی طرح اس کا عکس کرے پھر تین ضربیں اپنے تمام جسم کے اندر لگائے اس ذکر میں رعایت قبض نفس

سند ہفت ضربی: بطریق سابق جلسہ متعین کرکے بیٹھے مگر اپنے بدن کو بہت حرکت نہ دے اور سر کو اپنے تمام بدن پر پھیر کر لا الٰہ الا اللہ کہے پھر ایک ضرب سر اٹھا کر آسمان پر اور دوسری سر جھکا کر زمین پر تیسری دائیں طرف پانچویں بائیں طرف پانچویں آگے چھٹی پشت خم کرکے پیچھے لگائے ساتویں ضرب سر اٹھا کر آہستہ سے اندرون جسم میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے۔ فائدہ اس کا بیان سے باہر ہے عمل سے ظاہر ہوگا۔

سند ہشت ضربی: دو زانوں بیٹھ کر بائیں زانو پر ضرب لگائے پھر دائیں پر پھر دونوں زانو کے درمیان پھر بائیں کہنی پر پھر دائیں کہنی پر پھر ناف پر پھر ذرا اوپر سر کو ابھار کر دونوں سرین پر پھر سانس روک کر اندرون جسم میں لگائے پھر اسی طرح از سر نو شروع کرے۔ فوائد اس کے بہت ہیں عمل کرنے سے ظاہر ہوں گے۔

سند دوازدہ ضربی: جلسہ معہودہ کو ملحوظ رکھ کر لا الٰہ کو بائیں بازو سے شروع کرے اور دائیں شانے تک لیجا کر بائیں زانو پر ضرب دے پھر اسی طرح دائیں زانو پھر اسی طرح دونوں زانوؤں کے درمیان پھر اپنے وجود میں پھر بائیں کہنی پر پھر داہنی کہنی پر پھر ناف پر پھر اپنے اندرون جسم میں پھر بائیں بازو پر پھر دائیں بازو پر پھر سینہ پر پھر دو زانو ہو کر زمین سے ذرا ابھر کر دونوں سرین پر، غرض اسی طرح دورہ پورا کرے عامل اس کا فائدہ عظیم سے بہرہ مند ہوگا۔

سند شانزدہ ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھ کر دونوں ہاتھ زانو پر رکھے اول تین دورے کرے اور تینوں میں تیس دم سے لا الٰہ کا تصور کرے بعد ازاں تین دفعہ بخیال لا الٰہ الا اللہ نیچے سے اوپر کو لے جائے پھر ایک ضرب اپنے وجود میں اور ایک ضرب بائیں گھٹنے پر اور ایک دونوں زانوؤں کے درمیان لگانے غرض اس طریق سے ضربیں لگائیں۔ اور خاندان چشت میں ہر بار تغیر ضرب و جلسہ و تغیر دورہ کی وجہ یہ ہے کہ دل کے پردے ہر عضو سے تعلق رکھتے ہیں جب ذاکر اس طرح ذکر کرتا ہے تو دل پردے سے جلدی نکل کر اپنی جگہ پر آجاتا ہے اور صوفی کو مشاہدہ اور مکاشفہ بخوبی ہونے لگتا ہے۔

سند بست ضربی: چاہیے کہ مربع بیٹھے لیکن دائیں پنڈلی بائیں پاؤں کی پنڈلی[1] پر رکھے اور ران کا تحت اچھا کھلا رہے اور پاؤں کی پشت زمین پر۔ اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں تلوے پر رکھے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پاؤں کے انگوٹھے پکڑے اس کے بعد دونوں زانوؤں کے درمیان سر جھکا کر لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا سر اٹھائے اور اپنے وجود میں الا اللہ کی ضرب لگائے پھر ایک ضرب دائیں پاؤں پر جو بائیں طرف ہے اور ایک ضرب بائیں پاؤں پر جو دائیں طرف ہے لگائے اسی طرح انہیں جگہوں میں ضربیں لگاتا رہے جب پوری بیس ضربیں ہو جائے تو از سر نو پھر شروع کرے فائدہ بہت حاصل ہوگا

سند بست و چہارم ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ مربع بیٹھ کر دائیں پاؤں کا

---

[1] بائیں تلوے پر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی

کا ٹخنہ بائیں پاؤں کے ٹخنے پر رکھے اس طرح پر کہ پاؤں کی انگلیاں زمین سے ملی رہیں اور دونوں ہتھیلیاں دونوں تلووں پر اس طرح رکھے کہ ہاتھ زمین سے ملی رہیں اس کے بعد بائیں شانے سے لا الٰہ کہتے ہوئے سر پھرا کر دائیں شانے تک پہنچائے پھر وہاں سے ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان اور دوسری بائیں زانوں پر تیسری دائیں زانو پر پھر بطریق سابق انہیں جگہوں پر ضرب لگائے جب چوبیس ہو جائیں تو پھر از سر نو شروع کرے۔

سنہ ضرب لا یتناہی: چاہیے کہ دو زانو بیٹھ کر الا اللہ کو اس کی جگہ پہنچا کر وہاں سے سر اٹھائے اور آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے وجود میں ضرب لگائے پھر ایک ضرب بائیں گھٹنے پر زمین کی طرف دیکھ کر۔ پھر اسی طرح اسی جگہ دو دو انگل یا چار چار انگشت کا فرق کر کے ضربیں لگاتا رہے۔

دائیں زانو تک پہنچ کر داہنی کہنی اور شانہ پر گزر کر منہ پر گزر کر بائیں شانہ اور کہنی تک آکر بائیں زانوں پر پہنچے یہاں متواتر تین ضربیں لگائیں پھر دائیں زانوں پر گزر کر اسی طرح بائیں زانوں پر ضربیں لگاتا ہوا ناف سے سینہ پر پہنچے اور آنکھیں بند کر کے نو ضربیں مع ملاحظہ نو دنہ نام اپنی اندروں جسم میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے اس طریق سے ذکر کرتے میں عین کشف علوی و سفلی اور سر لا تناہی حاصل ہوتا ہے مگر آسمان و زمین کی طرف دیکھنے کا تصور اپنے مرشد سے معلوم کرتے تاکہ ذوق و شوق زیادہ ہو۔

اثبات کا طریق اور اس کے اقسام

یک ضربی جہر دبفکر: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر علی التواتر الا اللہ کی ضربیں بائیں زانو پر لگائے اور عین ذکر و فکر میں نقش اللہ کو نگاہ رکھے اور تمام انواع اثبات میں یہی ایک جلسہ ملحوظ رکھے فوائد بسیار اور ثمرات بے شمار حاصل ہوں گے۔

یک ضربی یک کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پر

لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر ایک ضرب اپنے اندرون جسم میں لگائے اور پے در پے اس ذکر کی کثرت کرے فائدہ بہت ہوگا عمل کرنے سے ضرور روشن ہو جائے گا۔

دو ضربی یک کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو بائیں کہنی پر لا کر زمین کے نزدیک پہنچا کر الا اللہ کی ضرب لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر ایک ضرب اپنے وجود میں لگائے پھر سر کو بائیں کہنی پر لا کر زمین کے قریب پہنچا کر ضرب لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر اپنے اندرون جسم میں ضرب دے اسی طرح علی التواتر ضربیں لگاتا رہے اور درمیان میں انفصال و ترفع نہ ہونے دے اس ذکر کا فائدہ بہت ہے عمل سے روشن ہوگا۔

سہ ضربی بسہ کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں لگائے پھر ایک کوب دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے متصل اور پے در پے ضربیں لگائے فاصلہ نہ دے نہایت ذوق و شوق پیدا ہوگا۔

دو حلقی چہار ضربی: دو حلقی چہار ضربی کے ذکر کا طریق یہ ہے کہ حلقہ اول میں سر کو دائیں شانے سے پھرا کر دونوں شانوں کے درمیان لا کر ایک ضرب دائیں زانو پر دوسری بائیں زانو پر تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان چوتھی اپنے اندرون جسم میں لگائے اسی طرح عمل کرتا رہے فائدہ اس کا بے انتہا ہے۔

سہ حلقی شش ضربی: اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو لا الٰہ کہتے ہوئے بائیں شانے سے اس طرح پھرائے کہ دونوں شانے ہل جائیں اور دونوں کے درمیان لا کر ایک ضرب الا اللہ کی بائیں زانو پر اور دوسری دائیں زانو پر تیسری دونوں زانوؤں کے درمیان، چوتھی دائیں کہنی پر پانچویں ناف پر لگائے پھر از سر نو شروع کرے نہایت محظوظ ہوگا۔

یک حلقی ہشت ضربی بہشت کوب: اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو بائیں شانے سے پھرا کر دونوں شانوں کے درمیان لائے اور اول ضرب بائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں لگائے پھر ایک ضرب اور تین کوب اسی طرح تمام جگہوں پر۔ پھر دو زانو ہو کر ذرا زمین سے ابھر کر دو ضرب اور دو کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے پھر از سر نو شروع

کرے۔ فائدہ اس کا بہت ہے عمل سے روشن ہوگا۔

یک حلقی دوازدہ ضربی یا دوازدہ کوب: اسکا طریق یہ ہے کہ سر کو اِلّا اللہ کہتا ہوا دونوں شانوں کے درمیان لاکر ایک ضرب بائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے بدن میں کرے پھر ایک ضرب دائیں زانو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب ناف پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب بائیں پہلو پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب دائیں پہلو پر اور ایک ضرب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب سینہ پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب دوزانو ہو کر ذرا سرین اونچے کر کے اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب دو کوب اپنے وجود میں حبسِ دم سے کرے اور پھر از سرِ نو شروع کرے اس ذکر کا فائدہ بے انتہا ہے عمل سے روشن ہوگا۔

چہار حلقی شانزدہ ضربی۔ جو مع چار کوب کے ہوتی ہے اس کا طریق یہ ہے کہ سر کو اِلّا اللہ کہتے ہوئے بائیں شانے سے دونوں شانوں کے درمیان چہار دفعہ گردش دیکر اوّل ضرب بائیں زانوں پر لگائے، پھر دائیں زانوں پر پھر بائیں پہلو پر پھر دائیں پہلو پر اور ایک کوب اِلّا اللہ کہتے ہوئے اپنے اندرون جسم یعنی وجود میں، غرض اسی طرح سب ضربوں اور کوبوں کو عمل میں لائے اور پھر از سرِ نو شروع کرے اس کا فائدہ بے شمار ہے عمل سے بخوبی روشن ہوگا۔

اسم ذات کے ذکر کا طریق اور اس کے اقسام

یک ضربی محمد بشدت: جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر دونوں ہاتھ دوزانوؤں پر رکھے اور اَللّٰہُ کہتے ہوئے سختی کے ساتھ دم کھینچے سر اور کمر بلند کرے اور پھر ناف کے نیچے زور سے اللہ کی ضرب لگائے اور دونوں ضربوں میں سختی کرے اور علی التواتر یہاں تک ضربیں لگائے کہ بے خود ہو جائے۔

یک ضربی بقبض بطن: جلسہ معہودہ ملحوظ خاطر رکھ کر سر کو دائیں شانے کی طرف

تھوڑا سا بلند کر کے بائیں پہلو پر اس سختی سے اَللّٰہُ کی ضرب لگائے کہ بائیں پسلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اور اثنائے ذکر میں آنکھیں کھلی ہوئی رکھے اور اپنے بدن کو بشکل لفظ اللہ نظر میں رکھے اور اِنّ اللہ خلق آدم علیٰ صورتہٖ کا تصور کرے تاکہ فنا فی اللہ حاصل ہو۔

یک ضربی یاھو: اس کا طریق یہ ہے کہ بطریق معہود بیٹھ کر اللہ کہتے ہوئے قلب نیلوفری سے دم کو مع معدہ کے اوپر کو کھینچے اور سر اور کمر دونوں بلند کر کے اپنے وجود میں پیاپے ھُو کی ضربیں لگائے ہرگز انفصال نہ کرے فائدہ بہت حاصل ہوگا۔

یک ضربی یامتدہ ھُو: جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر اَللّٰہُ کہتے ہوئے دائیں شانے سے بائیں شانے پہ ضرب لگائے اور وہاں سے ھُو کہتا ہوا سر کو دائیں شانے تک پہنچائے۔ اسی طرح پیاپے ضربیں لگائے جب یہ ذکر قرار پذیر ہو بے اختیار خفیف خفیف آواز دل سے نکلے گی کہ اکثر آدمی اور جانور اس آواز پر شیفتہ ہو جاویں گے مگر یہ سر کثرت عمل سے ظاہر ہوگا۔

سہ ضربی بستہ کوب بقبض دم: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ایک ضرب اللہ کی بائیں کہنی پر لگائے اور ایک کوب اپنے وجود میں پھر ایک ضرب داہنی کہنی پر اور ایک کوب اپنے وجود میں، پھر ایک ضرب ناف پر اور ایک کوب اپنے وجود میں مگر حبسِ دم کا خیال رکھے اور پھر از سرِ نو شروع کرے۔

چہار ضربی بیک قبض: اس کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ناف کے نیچے سے سانس کھینچے اور ایک ضرب دائیں زانو پر لگائے پھر ایک ضرب بائیں زانو پر پھر دونوں زانوؤں کے درمیان پھر ایک ضرب اللہ کی اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سرِ نو شروع کرے۔

نود نہ ضربی بحبسِ دم: چاہیے کہ دوزانو بیٹھے اور ناک کے رستہ سے سانس لے کر حبس کرے پھر معدہ سے سانس نکال کر قلب نیلوفری پر پچاس ضرب اللہ کی لگائے۔ پھر انچاس ضربیں معدہ سے سینہ کی طرف حبس کر کے لگائے ہر ضرب کو

نو دنہ نام صفاتی میں سے ایک صفت سے موصوف سمجھے یہاں تک مواظبت کرے کہ
موصوف بصفات اللہ ہو جائے۔

ہزار ضربی بیک جلسہ: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے اللہ کو صفت احد
سے موصوف کر کے بائیں زانو پر ضرب لگائے پھر سر اٹھا کر اللہ کو بصفت صمد
موصوف سمجھ کر اپنے وجود میں ضرب لگائے اسی طرح پانسو ضرب تک نوبت پہنچائے پھر اللہ کو
صفت صمد سے موصوف کر کے دائیں زانو پر ضرب لگائے اور وہاں سے سر اٹھا کر اللہ کو
صفت احد سے موصوف کر کے اپنے وجود میں پانسو ضرب لگائے جب پوری ہزار ہو جائیں
پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کے فوائد بے شمار ہیں چند ہی روز میں ظاہر ہونے لگیں گے۔

اسم ھُو کے ذکر کا طریق اور اسکے اقسام کا بیان

یک کشش ھو نام ام الدماغ: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ دونوں
ہاتھ پر رکھ کر ھُو کو ناف کے نیچے سے حبس کر کے آواز ظاہری دماغ تک لے جائے
اور چند سے قرار دے۔

یک کشش باطنی بفکر ھُو: جلسہ معہودہ متعین کر کے ٹھوڑی کو سینے سے ملا کر تصور سے
ھُو کو ناف کے نیچے سے کھینچے اور حبس دم کر کے اپنے سانس کو ہر عضو میں گردش دے
مگر اس قدر کہ بے طاقت نہ ہو جاوے اور اگر بے طاقت ہو جائے تو ھو کہتا ہوا آہستہ
آہستہ سانس کو باہر نکالے پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر میں فوائد بے شمار ہیں
عمل کرنے سے روشن ہوں گے۔

سہ ضربی بدو ھُو بیک حی: چاہیے کہ جلسہ متعین کر کے ایک ضرب آسمان کی طرف
سر اٹھا کر لگائے اور ایک ضرب ھُو کی زمین کی طرف سر جھکا کر پھر ایک ضرب حق کی اپنے
وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہو گا۔

یک کشش ھو یا ضراب ھُو: اس کا طریق یہ ہے کہ دو زانو بیٹھے اور دائیں پاؤں کی
پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اس طرح پر کہ دونوں سرین پاؤں کے ٹخنوں

پر رکھے جائیں اس کے بعد ھُو کی ہلکی آواز سے ناف کے نیچے سے نکالے اور اپنے
اندرون جسم میں ضرب لگائے اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے فوائد بے شمار حاصل ہوں گے۔

صدائے ھُو بتو دنہ نام ملاحظہ: جلسہ معہودہ متعین کر کے زبان کو تالو سے چپکائے
اور دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے اور قلب نیلوفری سے ھُو
کہتا ہوا آواز باطنی کے ساتھ اوپر کو سانس لائے اور دم کو نہ چھوڑے اور صدائے ھُو
کو تالو سے ملاحظہ سے تصور میں لاتے اور اس تصور میں ہر ملاحظہ کے ساتھ تھوڑی حرکت
دے جب تمام ہو جائے پھر از سر نو شروع کرے اسی طرح اس کی کثرت کرے فوائد
اس کے عمل سے ظاہر ہو جائیں گے۔

طریق ودم ذکر ھُو بیک نفس پیوستہ بہزار کرت: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین
کر کے پیٹ کو پیٹھ سے ملائے اور زبان سے ہُو کہے اس طرح کہ جب ھُو کہے فوراً شکم کو کمر سے
ملا لے اسی طرح پیوستہ ہزار مرتبے تک نوبت پہنچائے فوائد بے شمار سے بہرہ مند ہوگا۔

ذکر لا یتناھی: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ قرار دے کر ایک سانس سے ھُو
کہتے ہوئے بائیں زانو سے دائیں تک دورہ پہ دورہ کرے لیکن ہر دورہ پہلے دورہ سے
کم ہو جب سانس میں ورزش کی طاقت نہ رہے پھر از سر نو شروع کرے اس کے
فوائد اور ثمرات بے انتہا ہیں عمل سے معلوم ہوں گے۔

طریق انواع اذکار کہ مرشدان نامدار نے مریدان کامگار کے لیے معین فرمائے ہیں اور بر سبیل فتح باب انکے نام مقرر کر دیئے ہیں

ذکر لاھوتی: چاہیے کہ جلسہ معہودہ قرار دے کر سر کو بائیں شانے کی طرف جھکا کر تھوڑا تھوڑا
پشت کی طرف خم دے دو بار متصل ھُو کی ضرب لگائے اور ایک ضرب اندرون جسم میں مگر
منہ اسی جگہ رکھے پھر سر کو اسی طرح مقام مذکور پر پہنچا کر دائیں پہلو پر متصلاً دو ضرب
لگائے اور ایک ضرب پہلوئے راست پر پھر دو ضربیں بائیں زانو پر اور ایک ضرب
بائیں پہلو پر اور دو ضربیں دونوں زانوؤں کے درمیان اور ایک ضرب اپنے اندرون جسم

میں پھر دو ضربیں دائیں زانو پر اور ایک ضرب بائیں پہلو پر لگا کر پھر سر کو دائیں شانے کی طرف جھکا کر متصلاً ھُو کہے اور ایک ضرب بائیں پہلو پر لگائے اسکے بعد تین بار سرین کو تھوڑا سا زمین سے اُٹھا کر دو زانو بیٹھ کر تین ضربیں لگائے پھر تین دَور ھو کے بائیں زانو سے دائیں زانو تک کرے اسکے بعد بائیں زانو پر ایک ضرب لگائے اور تین کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے اور تین ضربیں سیدھے زانو پر پھر تین ضربیں دونوں زانو کے درمیان اور تین کوب اپنے اندرون جسم میں لگائے اس کے بعد پھر تین ضربیں اور اپنے وجود میں لگائے پھر سیدھے زانو سے بائیں زانو تک تین دور کرے جس طرح بائیں زانو سے ضرب اور کوب کا عمل کیا تھا اسی طرح اس کا انصرام کرے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے خوب طرح واضح ہوئے گا۔

ذکر جبروتی: چاہیے کہ جلسہ معہودہ ملحوظ رکھ کر دونوں زانوؤں کے درمیان جھکا کر زمین تک پہنچائے اور یَا اَحد کی ضرب لگائے اور وہاں سے سر اُٹھا کر ایک ضرب اپنے وجود میں لگائے۔ پھر یَا اَحَد اور یَا وَاحِد دونوں کی دس ضربیں پیاپے لگائے اور پھر سات ضربیں سیدھی اَللّٰہُ کی اپنے وجود میں لگائے۔ پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے عامل خود معلوم کرے گا۔

ذکر ملکوتی: بجلسہ معینہ مذکورہ بائیں زانو پر یَا بَدِیعُ اور دائیں پہلو پر یَا بَاعِثُ کی ضرب لگائے پھر دائیں زانو پر یا نور اور بائیں پہلو پر یا شہید کی ضرب لگائے اس کے بعد سر اور کمر اُٹھا کر یا اللہ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر ناسوتی: جلسہ معینہ ملحوظ رکھ کر سر کو دونوں زانوؤں کے درمیان تین دفعہ لیجا کر وہاں اَللّٰہُ کہتا ہوا سر اُٹھائے اور یَا اَللّٰہُ یَا مُعِزُّ دونوں کو ملا کر تین ضربیں اپنے وجود میں لگائے پھر سر کو اس جگہ لے جا کر اس طریق سے یَا اَللّٰہ یَا مُذِلُّ دونوں کو ملا کر بائیں زانو پر ضرب لگائے پھر سر کو اسی جگہ لے جا کر اسی طریق سے دائیں زانو پر اَللّٰہُ رَازِقُ کی ضرب لگائے پھر از سر نو شروع کرے جو کچھ ثمرہ اس عمل

کا ہے ذکر سے روشن ہو گا۔

ذکر مکاشفہ: جلسہ مذکورہ معینہ قرار دے کر ھُو کہتے ہوئے بائیں زانو سے دائیں زانو تک ایک دورہ کرے اور جہاں سے شروع کیا تھا جب وہاں پہنچے پھر اسی طرح یا من ھو کا دورہ کرے پھر اسی جگہ یَا مَنْ لَا اِلٰہ کو دائیں شانے تک پہنچا کر اِلّا اللہ کی ضرب بائیں زانو کے سر پر لگائے اور الا اللہ کی ہ کو دائیں شانے پر پہنچا کر الا اللہ کو دراز کر کے ھُو ھُو ھُو کی تین کوب اپنے وجود میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر مشاھدہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور حالت نفی میں موجودات کی نفی کا اور حالتِ اثبات میں واجب الوجود کے اثبات کا تصور کرے اور بائیں زانو سے لا مطلوب لا مقصود لا معبود لا موجود کہتا ہوا اس کو دائیں شانے پر پہنچا کر اِلَّا اللہ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور ھوا کہ اللہ کو ناف کے نیچے سے مد کے ساتھ کھینچتا ہوا ام الدماغ تک لے جائے اور ھو کی سات ضربیں اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ لا اللہ کو مد کے ساتھ بائیں زانو سے کھینچ کر دائیں شانے تک لائے اور کلمات مذکورہ بالا کا تصور رکھے اور مقام مذکورہ پر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے اسی طرح ورزش کرے۔

ذکر ثلاثی گنبدی: چاہیے کہ اس کا جلسہ یعنی اس کی نشست اپنے مرشد سے معلوم کرے اور بائیں شانے سے لا الہ کہتا ہوا سر کو دائیں شانے تک پہنچائے اور آگے کو کود کر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے پھر وہاں سے آگے کو کود کر الا اللہ کی دو ضربیں لگائے پھر پیچھے کو کود کر اپنی جگہ پر آ کر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائے پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کا فائدہ عمل سے معلوم ہو گا۔

ذکر ثلاثی مجرد: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے لَا کو ناف کے نیچے کھینچ کر دائیں شانے پر ضرب دے کر زور و شور سے پھر اکر اسی جگہ اِلَّا اللہ کی ضرب بغیر ھ کے لگائے اس کے بعد بائیں طرف زور سے پھر اکر ھ کی ضرب لگائے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اِلَّا اللہ کو

ناف سے اُٹھائے اور ایک ضرب بائیں پہلو پہ اور ایک ضرب دائیں پہلو پر لگائے۔ پھر ایک ضرب اِلَّا اللّٰہ کی اپنے وجود میں لگائے مگر حبس دم سے کریگا تو فائدہ بہت حاصل ہوگا۔

ذکر آرّہ: چاہیے کہ دوزانو بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور ناف پرھا کی ضرب کرے اور ھ کی مد وشد کے ساتھ ناف کے نیچے سے اسطرح نکال کر کہ سر اور پشت اور کمر ایک ہو جائیں ضرب کرے پھر از سر نو شروع کرے جس طرح بڑھئی لکڑی پر آرہ چلاتا ہے اور پیش پیش کو آرہ بنادے اور دل کو تختہ فرض کرے تاکہ ہموار ہو جائے اور صفائی حاصل ہو۔ واضح ہو کہ بعضے اس ذکر کو ذکر ھُوْ اور حیؔ سے بھی کرتے ہیں اور بعضے ذکر اللہ سے فوائد ذکر کے بے شمار ہیں عمل سے خوب ظاہر ہو جائیں گے۔

ذکر رُوح: چاہیے کہ مربع یا دوزانو بیٹھے اور ھوالاول کی ضرب دائیں پہلو پر لگائے اور ھوالاٰخر کی بائیں پہلو پر اور ھوالظاھر کی دونوں زانوؤں کے درمیان اور ھو الباطن کی اپنے وجود میں۔ پھر از سر نو شروع کرے خدا چاہے تو تھوڑی سی مواظبت میں پوشیدہ اور ظاہر سب یکساں معلوم ہوگا۔

ذکر ستّی: چاہیے کہ مربع یا دوزانو بیٹھ کر یا شاھد کی ضرب دونوں زانوں کے درمیان لگائے اور یا شھید کی اپنے وجود میں اور یا شاھد کہتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھے اور تصور رکھے کہ وہ مع الصفات ظاہر ہے اور یا شھید کہتے ہوئے آنکھیں بند رکھے اور تصور کرے کہ وہ مع الذات ظاہر ہے اسی طرح ہر روز مواظبت کرے۔

ذکر اُحرھات: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول معدہ کو طعام وغیرہ سے خالی رکھے اور اسکا جلسہ متعین کر کے یعنی بائیں زانو پر بیٹھے اور جلسہ دوزانو رکھے اور دایاں زانو بطریق مربع رکھے لیکن دائیں تلوے کو بائیں پاؤں کی رگ کیماس کی جگہ سختی سے ملائے رکھے اور لَا اِلٰہ کہتا ہوا اوّل جگہ سے ہرن یا چیتے کی طرح اچھلے اور اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دوسری جگہ پر ٹھہرے اور پھر از سر نو شروع کرے اگر بلا انفصال برابر ایک برس تک اس ذکر کی مداومت رکھے گا زمین سے تین گز اونچا ہوا پہ اڑنے کی طاقت ہو جائے گی اور دو سال میں چھ گز اور تین برس میں دس گز (گیارہ گز) تک فقیر نے بھی مشق بڑھائی ہے

اور میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ چالیس گز زمین پہ ہوا میں اڑتے تھے اگر کوئی شخص اس میں زیادہ مشغول ہو تو خوب اڑنے لگے۔

ذکر آورد برد: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دائیں شانے کی طرف منہ کر کے ھا اور بائیں طرف ھو اور سر جھکا کر اپنے وجود میں ھے کی ضرب کرے اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے اس کا فائدہ عمل سے ظاہر ہوگا۔ یہ ذکر خاصّہ حضرت پیران پیر سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ذکر ضرب راست: جلسہ معہودہ متعین کر کے سر جھکا کر حق توئی کہتا ہوا ناف کے نیچے سے سختی کے ساتھ دم کھینچے اور سیدھا ہو کر متصلاً حق کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اور اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا رہے اور تھوڑے دنوں میں غایت درجہ کا ذوق وشوق پیدا ہو جائے گا۔

ذکر مدور حلق: ذاکر کو چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے سر کو بائیں شانے سے لَا اِلٰہ کہتا ہوا دائیں شانے تک پہنچائے پھر وہاں سے جلد سر کو پھرا کر ٹھوڑی کو بائیں مونڈھے پر رکھ کر لا الٰہ۔۔۔۔۔ کہہ اِلَّا اللّٰہ کی ضربیں لگائے اسی طرح ہمیشہ ذکر کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اس ذکر کے فوائد کسب سے معلوم ہوں گے یہ ذکر بندگی حضرت شیخ المشائخ محمود نصیر الدین چراغ دہلی قدس اللہ سرہٗ کو مردان غیب سے پہنچا ہے۔

ذکر ثلاثی مغربی بدوازدہ ضرب و نہ دور وسہ کوب وسہ حملہ وسہ قبض ویک بسط اور ایسے ہی ہشت بسط دیگر ضرب بیک دم و یک جلسہ

اگر گنجینۂ انوار الوہیت اور خزینۂ اسرار ربوبیت کو جو مخزن قلب میں موجود ہے بہت جلد جرأت کے ساتھ حاصل کرنا چاہے تو مناسب ہے کہ ذکر ثلاثی مغربی میں کہ اس کے لیے مثل کنجی کے ہے مشغول ہونی چاہیے تاکہ معرفت کے خزانہ کا دروازہ کھلے، اور اکثر فقرا۔ کو اس ذکر سے فتح یابی ہوئی ہے پس جو شخص اس ذکر کو عمل میں لائے گا تین چار ہی روز میں مشاہدہ غیب پردہ لاریب سے حاصل ہوگا چاہیے کہ

حلیہ معہودہ متعین کرے اور عامل پہلے برزخ کبریٰ اور صغریٰ کو ظاہراً اور باطناً قرار دے
پھر بائیں زانو پر سر رکھ کر لا الٰہ کہتے ہوئے دورہ شروع کرے اور دائیں زانو پر گزرتا
ہوا دائیں شانے تک پہنچائے اور تھوڑا آسمان کی طرف جھکا کر تین ضربیں الا اللہ کی
بائیں زانو پر اور تین دونوں زانوؤں کے درمیان اور تین دائیں زانو پر اور تین اپنے
وجود میں لگائے پھر بائیں زانو پر سر کو پہنچا کر بتصور لا الٰہ دورہ شروع کرے اور
سر کو دائیں زانو اور دائیں شانے اور گردن اور بائیں شانے پر گزار کر بائیں زانو پر
پہنچائے اسی طرح وہ دورے کرے اور دو زانو ہو کر حبس دم کرکے تین کوب اپنے
وجود میں کرے پھر تین حملے کرے اسی طرح سے سر کو دونوں زانوؤں کے درمیان
زمین کے نزدیک پہنچا کر آہستہ آہستہ سانس کو ناف کے نیچے سے قوت اور شدت
کے ساتھ بتصور الا اللہ اس طرح اوپر کھینچے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے۔ پھر اس طریق سے
تین قبض کرے کہ معدے کو نیچے سے اوپر کو بتصور الا اللہ سینہ تک کھینچے اور دائیں
زانو سے اسی طرح تین دورے کرے اور تین کوب اور تین حملے اور تین قبض بہ بند مذکور
اتمام کو پہنچائے اسی طرح اور تین کوب اور تین حملے اور تین قبض کا بطریق مسطور التزام کرے اس کے بعد
سر کو دائیں بائیں آگے پیچھے چاروں طرف اس طرح جھکائے کہ تمام اعضا خمیدہ ہو جائیں اور تمام
اعضاء میں سرایت کرے جب بے طاقت ہونے لگے آسمان کی طرف منہ کرکے ہلکی آواز سے ھو
کہتا ہوا سانس کو بتدریج چھوڑے یہ ایک بسط تمام ہوا پھر آٹھواں بسط اسی طریق سے
تمام کرے مگر بارہ ضربیں کہ بسط اول میں لگائی ہیں وہ نہ لگائے بلکہ ہر بسط میں دوسرا دورہ
شروع کرے کیونکہ ایک دورہ دوسرے سے متصل ہے جب اس طریق سے ایک دم میں
نو بسط پورے کرے گا تو ایک بار ذکر پورا ہوگا۔

ذکر قربان: اس ذکر سے صفائی باطن اور خوارق عادات کا ظہور ہوتا ہے طالب کو
چاہیے کہ [illegible] کا التزام کرے اول تنگ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے نیچے [illegible]

پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے پھر مقعد کو بند کرکے سانس کو اوپر کھینچ کر ناف کے گرد لا کر ٹھوڑی
کو سینے سے ملا کر منہ بند کرکے زبان کو تالو میں سخت گردش دے اور باطن میں یا باسط
کا فکر کرے جب اس سند سے سالک ذاکر ہوگا تو چند روز میں منزل مقصود کو پہنچ جاویگا
اور صفائی باطن اور خوارق عادات کا ظہور دیکھے گا اور عالم ارواح سے ملاقی ہوگا اور ہاتھ
پاؤں سب درجۂ البسیط میں آ جائیں گے یعنی دیکھنے والے کو ہر عضو جدا گانہ نظر آئے گا۔
اس کے علاوہ اس ذکر میں ایک خاص کیفیت اور سر عظیم مخفی ہے جو عمل سے روشن
ہوگا۔

ذکر حدادی: اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو زانوں بیٹھے اس طرح کہ دونوں سرین زمین
پر رہیں پھر دونوں ہاتھوں کو ملا کر لا الٰہ کہتے ہوئے آسمان کی طرف بلند کرے پھر اسی طرح
دونوں ہاتھ نیچے لا کر سینے پر لگائے اور الا اللہ کی ضرب دے جیسے لوہار ہتھوڑا لوہے کی سندان
پر مارتا ہے اسی طرح پیاپے ضربیں لگاتا ہے ثمرات بیشمار سے بہرہ مند ہوگا۔

ذکر مقدس: چاہیے کہ حلیہ معہودہ متعین کرکے بائیں شانے سے اللہ کہتا ہوا سر کو دائیں
شانے تک لائے اور بائیں پہلو پر ایک کی ضرب لگائے اسی طرح سبحان اللہ اور الحمد للہ
ہر ایک تینتیس تینتیس ضربیں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے بعضے مشائخ نے اس
کا ورد بعد نماز مغرب کیا ہے اور بعضوں نے بعد نماز تہجد اور بعضوں نے بعد نماز صبح
اس ذکر کی مواظبت سے مرتبۂ کبریائی اور مرتبۂ تقدیسی سے بہرہ یاب ہو کر ممدوح صدہا
سالک جبال ہوگئے ہیں۔

ذکر بود لہ: چاہیے کہ دو زانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر لا الٰہ کہتا ہوا دو زانو
ہو کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھ کر ہوا کی طرف لپا کر کھولے پھر دونوں مٹھیاں باندھ کر
الا اللہ کہتا ہوا زمین پر بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بندھی ہوئی منہ تک لا کر
[illegible] کرے اور پھر از سر نو شروع کرے اور اس ذکر میں وہ تصور [illegible]
[illegible] مٹھیاں باندھ کر ہوا کی طرف [illegible]
[illegible]

کہ نور الٰہی اور سمائے لامتناہی اپنے دل میں لاتا ہوں بلکہ نفی میں یہ خیال کرے کہ ماسوا کو دل سے دور کر دیا اور اثبات میں یہ خیال کرے کہ انوارِ الٰہی کو دل میں لے آیا اور ہستی حق اور اطلاق مطلق کو ثابت کر دیا۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فقط ایک ہی ہاتھ کو اوپر ہوا کی طرف لے جائے اور ضرب لگاتے وقت سر پر لگائے باقی جلسہ و قیام و قعود مثل عمل سابق ادا کرے۔ اس ذکر کی موا ظبت سے بزرگوں کی ارواحیں ذاکر کے سامنے حاضر ہوتی ہیں اور اس کی امانت کرتی ہیں۔

اور تیسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی مٹھی باندھ کر منہ پر رکھے اور اس میں بے انفصال ھو ھو کہنا شروع کرے اور ھو کے ساتھ دائیں ہاتھ سے دل صنوبری پر ضرب لگائے اور زبان سے ھُو اور دل سے اللہ تصور کرے اور اتنی موا ظبت کرے کہ فنا ہو کر مرتبۂ بقا حاصل ہو۔

ذکر معلی: یہ ذکر کشف حقائق اشیا کے لیے ہے اس ذکر کا طریق یہ ہے کہ جلسہ معہودہ معین کر کے نقطہ اللہ کو دل سے کھینچے اور دائیں طرف سر کو لیجا کر تھوڑا سا پشت کی طرف جھکا کر شدت سے ھو کی ضرب دل پر لگائے اور اسی طرح ورزش کرے۔

ذکر حیدان: اس کے لیے کوئی جلسہ معین نہیں ہے جس نشست سے چاہے کرے چاہیے کہ حبس دم کر کے پہلے معدہ کو ناف سے اوپر کی طرف کھینچ کر بتصور اللہ بفکر ھو دل پر سات ضربیں لگائے جب سات ضربیں پوری ہو جائیں آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑے اور پھر از سر نو شروع کرے اس کا فائدہ عمل سے روشن ہوگا۔

ذکر قلندریہ: چاہیے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دونوں زانوؤں کے درمیان یا حسن ناف پر یا حسین دائیں شانے پر یا فاطمہ بائیں شانے پر یا علی کی ضرب لگائے اور یا محمد کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کرے اس ذکر کی موا ظبت سے ان حضرات کی ارواح مقدسہ تشریف لائیں گی اور امداد فرمائیں گی اور طالب کو مطلوب تک پہنچائیں گی۔

ذکر ضیاء: جلسہ معہودہ متعین کر کے دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور سر کو ناف کے برابر کر اللہ کہتے ہوئے دم کو اوپر کھینچے اور معدہ پر حق کی ضرب لگائے اور ھو کے ساتھ ام الدماغ تک پہنچائے پھر ایک ضرب ھو کی آگے ایک پشت کی طرف جھکا کر ناف پر ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان ایک ضرب دائیں زانو پر ایک ضرب بائیں پہلو پر ایک ضرب دائیں ران پر ایک ضرب بائیں زانو پر ایک ضرب دائیں پہلو پر ایک ضرب بائیں ران پر اور تین ضربیں اپنے وجود میں لگائے پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر نور: اس ذکر سے کشف الارواح ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے دائیں طرف سبوح بائیں طرف قدوس آسمان کی طرف رب الملائکۃ والروح کی ضرب لگائے۔ اس ذکر سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جو عمل کرنے سے خود روشن ہو جائیں گے۔

ذکر تجلی: اس ذکر سے سیر طیرانی حاصل ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے کبوتر خوشی میں گو گو کرتا ہوا چاروں طرف پھرا کرتا ہے اسی طرح دائیں طرف کو جھوم کر یا حی شروع کرے اور سر کو پشت کی طرف پھرا کر یا قیوم کی ضرب دل پر لگائے۔ اس ذکر کے فوائد بہت ہیں عمل سے روشن ہو جائیں گے۔

ذکر زجاج: جلسہ معہودہ متعین کر کے اول دل سے اللہ کہے اور سر کو لا الٰہ کہتے ہوئے ایک دو حلقہ دے کر کلمہ ھُو کی شدت سے دل پر ضرب لگائے پھر دائیں طرف اَلحَیُّ اور بائیں طرف اَلقَیُّومُ کی ضرب لگائے اسی طرح ہزار ضربیں لگائے اس کے فائدے ذکر کرنے سے معلوم ہوں گے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں بلا شک و ریب پردۂ غیب سے کشف ملکوتی حاصل ہونے لگے گا۔ کیونکہ اس ذکر میں ثبوت اور سلب دونوں داخل ہیں عمل کرنا شرط ہے تاثیر ضرور ہوگی۔

ذکر حلاجی: اس ذکر سے تجلی ذات اور ترقی درجات حاصل ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے پہلے اسم اللہ سے الف اور لام کو طرح کرے پھر

دائیں طرف ھا مفتوح اور بائیں طرف ھو کسرہ اور دل پر ھو مضموم کی ضرب لگائے خواہ اشباع یا بے اشباع اور اسم اللہ کا تصور رکھے تاکہ ھٗو کا ثمرہ بخوبی ظاہر ہو یقین ہے کہ تھوڑی مدت میں درجہ آنا نفی ذاکر پر ظاہر ہوگا۔ ایضاً ہند کی حضرت حضرت قطب الاقطاب شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے پنجابی زبان میں بھی منع فرمایا ہے اھُوں توں اھلاں توں اھیں توں اس ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ معین کرکے آسمان کی طرف بطریق کرشہ دیکھے اور اھُوں توں کہے اور ایک مرتبہ آنکھ کھلی رکھے پھر اسی طرح زمین کیطرف دیکھ کر اھُوں توں کہے پھر اپنے وجود کی طرف کر تین ضربیں یا سات ضربیں اھیں توں کی لگائے اور پیاپے لگاتا رہے جب بیگانگی ہو جائے ازسر نو شروع کرے۔

اذکار طیور

جو بعض مشائخ کو مکاشفہ سے معلوم ہوئے ہیں اور ان پر عمل کرکے ثمرات بے غایات اور تجلیات بے نہایت حاصل کی ہیں۔

ذکر چغد حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز حضرت خواجہ شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ ایک دن جو میں نے عرش پر نظر کی تو ایک جانور کو دیکھا کہ عرش کے کنگرہ پہ سرنگوں بیٹھا ہوا کچھ ذکر کر رہا ہے۔ مجھ کو ذوق و شوق از حد پیدا ہوا اور اس کی طرز اذکار ذکر میں مشغول ہوا بعد کسب ریاضت کے معلوم ہوا کہ اسمائے الٰہی کا ذکر کرتا تھا اگر سالک اس ذکر میں مشغول ہونا چاہیے تو جلسہ معہودہ متعین کرکے تبصور یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَفِیْعُ دائیں طرف حقا حقم حقی کی تین ضربیں لگائے پھر تبصور یَا بَدِیْعُ یَا بَاعِثُ یَا بُدُّوْحُ بائیں طرف بقم بقم بقی کی تین ضربیں لگائے پھر تبصور یَا قُدُّوْسُ یَا سُبْحَانُ حقم حقم حقی کی تین ضربیں آگے لگائے اگر ذاکر اس طرح ذکر کریگا کہ ظاہر میں یہ الفاظ کہے اور باطن میں ان اسمائے الٰہی کا جو اوپر کہے گئے ہیں تصور رکھے تو بیشمار فوائد حاصل ہوں۔

[ناقص حاشیہ] دونوں زانوں بیٹھے اور دونوں ہاتھ دونوں زانوں پر رکھے اور بائیں پستان پر پاہو ... لگا کر متصلا ھو کی سانس اوپر کھینچ کر دائیں پستان پر پھر سینہ پر ضرب لگائے پیاپے لگاتا رہے فائدہ اس کا عمل سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔

ذکر خورہ ذکر ہے کہ سید السادات سید محمد گل پاسس کو خورد سالی میں ان کے ... تعلیم علم کے بارے میں مارا آپ تحمل نہ کر سکے ماں باپ کو چھوڑ کر جنگل میں جا پڑے ... وقت میں ان کو کوئی ذکر فکر علم معرفت حاصل نہ تھا رنجیدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے جا ... تیسرے روز اس درخت پر ایک جانور آکر بیٹھا اور تو ہی تو ہی کرنے لگا آپ کو اسکی ... بہت پیاری معلوم ہوئی اسیطرح آپ بھی ذکر کرنے لگے ایک سال کے بعد مکاشفہ ... درجہ حاصل ہوا اور ولایت میں شہرہ ہوگیا کیا گبر کیا ترسا کیا ہندو کیا مسلمان سب ... کے آستانہ فیض کا شانہ پر آنے لگے۔ اب بھی اگر کوئی شخص اس ذکر میں مشغول ... فیض و بہرہ مند ہو اور کشف حاصل ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جلسہ معہودہ متعین کر ... دم کو نگاہ رکھ کر اتنا تو ہی تو ہی کرے کہ بے طاقت ہو جائے جب ہوش میں ... تو پھر از سر نو شروع کرے۔

ذکر خفی اس کا طریق یہ ہے کہ ہمیشہ ہر حال میں خفیہ عمل کرے چونکہ ہر مرتبہ ذکر ... دوسرے اشارہ سے منقول ہے پس جس مرتبے پر پہنچے اس کے موافق ذکر کرے ... ذکر کا طریق بھی ترقی مقامات کے موافق ہے لیکن سند تمام افکار پاس انفاس کی ... ہی طریقہ پر ہے جب کہ نفس باہر جائے تو کلمہ ثانی کا اول تصور کرے اور جب ... اندر آئے جب بھی کلمہ ثانی ہی کا تصور کرے لیکن ہر ذکر کے تصورات میں فرق ہے ... مرشد سے معلوم ہو سکتے ہیں اور ذکر خفی تین طرح سے ہوتا ہے۔ ایک پاس انفاس ... انفاس نفیسہ کی محافظت کرنا بموجب الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق ہر ... نے اطوار ہیں۔ ذکر پاس انفاس یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ جب سالک بند ناسوت ... بلائے بند ہو تو یہ ذکر کرے تاکہ بند ماسوی اللہ سے رہائی پائے۔ ھاھو جب آئینہ ... ملکوت سالک کے مقابل آئے اور کبھی عکس اور کبھی عین نظر آئے تو اس ذکر کو کرے

تاکہ عکس غیر منتقی ہو جائے اور غیبت کا ظہور ہو اَللّٰہ اَللّٰہ جب سالک مرتبہ جبروت پر پہنچے اور مسمیٰ بجمیع اسمائے الٰہی و موصوف بصفات لا متناہی ہو جائے تو اس ذکر میں مشغول ہو تاکہ ثمرہ تخلقوا باخلاق اللہ اور اتصفوا بصفات اللہ ہاتھ آئے ھو ھو جب سالک مرتبہ لاہوت پر پہنچے اور شعور اجمالی اور تفصیلی کما حقہ اٹھ جائے تو اس ذکر میں مشغول ہو تاکہ مقام کان اللہ ولم یکن معہ شیء میں استقامت کرے ھُوَ مَعَکُمْ جب سالک چاہے کہ غیب کو شاہدہ شہادت میں معائنہ کرے تو اس ذکر میں مشغول ہو تاکہ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ عیاں نظر آئے فانی باقی اگر سالک وجود ممکن کو فانی دیکھے اور بقائے واجب الوجود کو باقی جان لے تو یہ ذکر کرے ھُوَ الظَّاهِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ جب سالک چاہے کہ دوئی اٹھ جائے اور غیب و شہادت ایک نظر آئے تو اس ذکر میں مشغول ہو تاکہ بجز وجود واحد کے ظاہر و باطن سب نظر آنے لگے ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ جب سالک ماہیت ازل و ابد جو ایک رستہ پیچیدہ ہے معلوم کرنا چاہیئے تو اس ذکر میں مشغول ہو۔

ذکر خفی کا دوسرا طریق | ذکر قلب ہے کہ حرکت معدہ سے دل کو جنبش دیتے ہیں اگر طالب سالک اسی طرح چند ماہ عادت کرے تو دل خود بخود ذاکر ہو جائے اور سالک کو بے اختیار ذکر کی آواز آنے لگے اور ایک سال کے بعد دل نور حضوریت سے ایسا معمور ہو کہ ہر شے کے ذکر سے جس کی شعر آیہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ہے آگاہ ہو۔

ذکر عبرت چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے ہمیشہ ہر حال میں ذاکر رہے اس طرح پر کہ جس چیز کو دیکھے آنکھیں بند کرے اور اللہ کا تصور کر کے کھولے ایک چلہ اس ذکر پر مداومت کرے تو ظاہر و باطن ہستی مطلق کا ظہور ہو۔

ذکر حیران چاہیئے کہ معدہ کو صاف کر کے جلسہ معین کو نگاہ رکھے اور ہمیشہ اسی طرح ذکر کرے سانس کو روک کر بتصور اِلَّا اللّٰہ ناف کے نیچے سے معدہ تک سات بار گردش دے اور ہر گردش میں دل سے اللہ کہے جب ایک سانس میں سات دفعہ

کر چکے سانس بتدریج چھوڑ دے پھر از سر نو شروع کرے چالیس روز کے بعد دل خود بخود ذکر الٰہی کرنے لگے گا اس کے بعد ایسی حالت طاری ہو گی کہ مقیدات اسماء و صفات سے رہائی پائے گا اور وادئے حیرت کی سرحد تک (جو کہ تجلیات و انوار الٰہی کا مقام ہے) پہنچ جاوے گا۔

ذکر کبریا۔ چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کر کے کمر کو خم دیکر سر کو دونوں سے ملا کر سانس کو بتصور ھو ناف کے نیچے سے کھینچ کر حبس کرے جب بے طاقت ہو جائے از سر نو شروع کرے۔ تھوڑے سے عرصے میں تجلی ھو کے ساتھ متصف ہو جائے گا اور تصور کا طریق اپنے مرشد سے معلوم کرے۔

ذکر خفی کا تیسرا طریق | ذکر استیلاء ہے کہ اعضاء ظاہری کو حرکت دے اور خامہ فکر سے صفحہ باطن میں کلمہ طیب لکھے اس سے خطرہ بندی حاصل ہوتی ہے اس کے دو طریقے ہیں باضرب اور بے ضرب۔ استیلاء عشقیہ باضرب ہے۔ اور سند نقشبندیہ بے ضرب ہے۔

استیلاء عشقیہ | چاہیئے کہ ہمیشہ ہر حال میں ذاکر رہے جیسے کاتب حروف ظاہری کو قلم سے کاغذ پر لکھتا ہے اسی طرح سالک قلم خطرہ سے لوح باطن پر کلمہ طیب کے حروف لکھے اس طرح کہ پہلے زبان کو تالو سے لگائے اور دم کو حبس کر کے لَا کو داہنے شانے سے شروع کر کے ناف کی داہنی طرف لا کر ناف کے آس پاس قلم خطرہ کو پھرائے اور الف لا کو درمیان سے بائیں طرف کو اوپر کی جانب کھینچے تاکہ الف کا سر بائیں شانے کے اوپر پہنچے اور ناف کو لا کی کرسی ٹھیرائے اور اِلٰہ کو الف و لام کے درمیان قائم کرے اور اِلَّا اللّٰہ کو دل پر لکھے۔

اس کے بعد محمد کا دائرہ کھینچے اس طرح کہ میم اوّل کو بائیں پستان پر اور دوسری میم کو دائیں پستان پر لے جائے اور ح کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر دوسری میم کو دونوں پستانوں کے درمیان بٹھلائے اور اسی جگہ سے دال کا سر داہنی پستان کے اوپر لیجائے اور خیال کرے کہ گویا اس کا دامن دل تک پہنچا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ کا نقش جمائے

اس طرح کرے کو بائیں پستان کے قریب اور سین کو سینہ میں اور واؤ کو دائیں پستان کے قریب لکھے اور لام کا سرا بائیں پستان سے شروع کرے اور اس کا دامن پستان تک پہنچائے اور لفظ اللہ کو حلقہ رسول کے درمیان لکھے جیسے حروف ظاہری لکھتے ہوئے قلم کو ہاتھ میں پھراتا ہے اسی طرح حروف باطنی میں قلم خطرہ سے اپنے بدن کو ہلائے تاکہ حرف کی صورت میں حاصل ہو اس ذکر کے فکر سے خطرہ بندی حاصل ہوتی ہے صورت استیلائے عشقیہ یہ ہے۔



استیلار نقشبندیہ چاہیئے کہ جلسہ معہودہ متعین کرکے اسطرح ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے کہ زبان کو تالو سے چپکائے اور دم کو حبس کرے اور قلم فکر سے سر الف کو سر ناف سے داہنی پستان تک کھینچے اور داہنی پستان کو کرسی لا کے درمیان قائم کرے اور سر لام کو قلب تک پہنچائے اور الہ کو کرسی لا کے قریب جو پستان پر واقع ہے لکھے اور الا اللہ محمد رسول اللہ کو قلب کے متصل لکھے ایضاً زبان کو تالو سے ملا کر سانس کو نگاہ رکھے اور فکر کیساتھ خطرہ کلمہ طیبہ کو ۳ ۲ دفعہ کہے۔ صورت استیلاء نقشبندیہ یہ ہے۔



مثنوی

بکن ذکر خفی چندانکہ گردی
کنی حاصل زغیر دست فردی

بکن ذکر خفی در ذکر مخفی — کہ گردد ذات تو در ذکر مخفی
نماند ذکر ذاکر نور گردد — ز سرتا پا ہمہ مذکور گردد
زغیرت غیر را در لا در آرد — نماند غیر الا ہو بر آرد
مشو از نفی و از اثبات عاری — رخ دل سوئے بے سوی در آری
کہ آنجانے فرد ہست و نہ بالا — نہ آنجا جنت و نے عرش اعلیٰ

نہ آنجا شب بود نے روز روشن — نہ آنجا گلخنے باشد نہ گلشن
نہ آنجا آدم و نے نقش ابلیس — نہ آنجا ما و من باشد نہ تلبیس!

جس وقت سالک اذکار وغیرہ سے فارغ ہو تو اشغال تصورات میں قدم رکھے پہلے اپنے مرشد کا کامل صورتاً اور معنیً تصور کرے کہ ان اسرار الآلہیۃ مقیدہ بنقش المرشد یعنی اسرار آلہیہ صورت مرشد میں مقید ہیں پس چاہیئے کہ نقش مرشد کو کسی وقت اپنی نظر سے جدا نہ کرے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اور باعتبار الانسان بنیان الرّب کہ انسان سر اور صفت دونوں رکھتا ہے اس طرف نظر بصیرت سے دیکھے تاکہ بحکم اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَہُمْ تَبْدِیْلًا مشاہدہ میں فنا ہو اور مرتبہ فنا فی الشیخ ہاتھ آئے

بیت
صورت مرشد کما ہی بیں — آئینہ حسن الٰہی بیں
تجلی جمال الٰہی بیں — گرفتہ ز سرتا بماہی بیں

ایضاً جس وقت طالب برزخ صغرےٰ اور کبریٰ سے قدم آگے بڑھائے کبھی کبھی قلم فکر سے لوح قلب پر اسم ذات کا نقش جما کر بتصور خاص اس قدر فکر کرے کہ مستغرق نہ رہے۔ اور کبھی اسم بامسمیٰ دیدۂ بصیرت سے معائنہ کرے اور کبھی ایسا مستغرق ہو کہ مسمیٰ کو بغیر اسم پائے اور استیلاء ہستی میں ایسا محو ہو کر موجود انکا محض وجود نہ رہے۔ اور ہر شے لا اصل لہ نظر آئے اور ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ متحقق ہو۔ اس تصور کے اطوار والوان بیشمار ہیں مگر ان سب میں سے ایک طور اتنا بڑھا ہوا ہے کہ سب کو مغلوب کر دیتا ہے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی کو ماند کردیتا ہے اور آفتاب حقیقی طبیعت سالک پر اپنا پرتو ڈالتا ہے اور ثبوت ذات اور سقوط موجودات طالب پر بوجہ احسن ظاہر ہو جاتا ہے۔ شعر

اذا اشرقت فذاك شرقی — فظھرن شمسا فغبت فیھا

جب آفتاب حقیقی روشن ہوتا ہے تو موجودات خارجیہ منتفی ہو جاتے ہیں اور جب ذات وصفات نظر کو قبول کرتی ہے۔ سارا جہاں اپنی صفت کو قبول کرتا

ہے اس مرتبہ میں سالک کی ہر آن ہر خاص و عام کی شان پر باعتبار ذات و صفات نظر ہوتی ہے اس صورت کے ۹۹ عدد ہیں اور یہ اسم ذات ہے۔ **تصور اسم ذات** کا طریق یہ ہے کہ نقش اللہ کو دل صنوبری میں بطریق مذکور بہ رنگ آفتاب ماہتاب لکھے اور اس تصور کے سوا اور کسی خیال کو پاس نہ پھٹکنے دے جب مشق ہو جائے ظاہراً و باطناً اس پر نظر ڈالے رکھے کیفیت اور لذت اس ذکر کی کسب سے معلوم ہوگی۔ ایضاً جس وقت تصور اسم سے مسمیٰ کو حاصل کر چکے آگے قدم بڑھائے تاکہ فناء الفنا اور بقاء البقا سے خط اٹھائے اور اسم اللہ میں جو کہ مثل آئینہ کے ہے بعینہ ذات اللہ کا ملاحظہ کرے۔ **بیت**

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت ہما میگویم

مگر عین عکس نظروں میں ہوتا ہے کبھی ناظر عین منظور عین ناظر اور کبھی ناظر و منظور عین نظر آتے ہیں کبھی ذات آئینہ جسم میں نظر آتی ہے کبھی حجاب جسم عکسی ذات سے آزاد ہوجاتا ہے اور کبھی آئینہ جسم آنات کا ملاحظہ کرتا ہے۔ ذات اور عکس ذات نظر سے پنہاں ہوجاتا ہے کبھی عیاں ہوتا ہے اور آئینہ جسم سے عین ذات کا ملاحظہ کرتا ہے۔ **رباعی**

در آئینہ گرچہ خود نمائی باشد پیوستہ زخویشتن جدائی باشد

خود را بمثال غیر دیدن عجب است ایں بوالعجبی کار خدائی باشد

جب سالک تصور مذکور سے فراغ حاصل کر چکے الواسعیت قدم سے دیدہ بصیرت کیساتھ حق کا مشاہدہ کرے اور اپنے معلوم وہمی کو جس کو نظر سے دیکھتا ہے پردہ عدم میں معدوم دیکھے اور وجود اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کو حاضر کیجے کہ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اس کا شاہد ہے اور ہر طرف دیکھے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اس کی شہادت دیتا ہے اور جب اپنے اندر دیکھے تو فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کو پائے اور دیکھے کہ ناظر اور منظور دونوں متحد ہیں اور وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ناظر ہے جیسے ناظر منظور کو اور نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یا ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ کا ملاحظہ ہاتھ سے نہ دے۔ جب یہ یقین جان لے کہ اب راستہ مل گیا اور راہ راست پر استقامت

حاصل ہوگئی کہ اس کی ... [illegible] ... تجلیات اسماء افعال کو نظر باطن سے دیکھے۔ **شغل معین** یہ ہے کہ ... سے مراد امر ی ہے اور ... سے ناظری اور م سے ... جب اس عمل سے گزرے تو اصول مشرب شطار میں قدم رکھے اور تحقیق مراتب الٰہی اور کونی کے مرتبہ جامع میں کہ جمع الجمع ہے تصحیح کرے کہ اسماء کونی کا ظہور اسماء الٰہی کے برابر میں مسلوب ہے۔ اسماء الٰہی بصورت کونی ایجاب ہے اور بغیر اصول مشرب شطار کے کہ وہ وسیلہ وصول الی اللہ ہے نہیں پایا جاتا اور نہ متحقق ہوتا ہے اور حالت وجدانی اس مشرب والوں کی حالت سالک اتصال و انفصال و مشاہدہ و معاینہ و مکاشفہ و درجات وغیرہ وغیرہ سے معرا ہے اور وجود اور شہود اور علم اور نور سب اسماء میں موجود ہے غیر میں نہیں ہے۔ **نظم**

زغیرت غیر را در لا در آرد نماند غیر الا ہو بر آرد

جس قدر حال اور صدق احوال کے لکھنے کی طاقت تھی لکھ چکا اب مشرب شطار کا حال دریافت کرنا چاہیئے الٓمٓ ذات ذوالجلال والجمال سے ہے الف اللہ لام جلال میم جمال اور ذات حق صفت جلالی اور جمالی کے ساتھ متصف ہے اور یہ مرتبے مرتبہ ذات میں ہیں نہ مجہول النعت میں اور ذات حق پردہ جلال و عظمت میں محتجب ہے اور جمال کبریائی ظاہر ہے اور حضرت جلال کو اعلیٰ درجہ کا جمال اور حضرت جمال کو اعلیٰ درجہ کا جلال حاصل ہے۔ اور جلال جمال میں مندرج اور جمال جلال میں مندرج ہے۔ اور کبھی ذات او مصدر جمیع اسمائے صفات بھی جلال میں داخل ہو جب حضرت جلال ظہور کرے جمال برزخ کرے تاکہ نور حضور اپنے ظہور کو فقدان سے خالی دیکھے اور جب حضرت جمال ظہور کرے جلال کو برزخ کرے تاکہ استیلائے ہستی کو فقدان میں ڈالے اور اس مرتبہ میں ذات تقدس و تعالیٰ کی تجلی ہوتی ہے۔

---

[1] یعنی تجلیات الٰہی میں آئینہ اشکال میں ایجاب ہے ۱۲ منہ [2] مندرج ایک شے دوسری شے میں محو ہو جاتی ہے جیسا کہ شکر شیر میں اگرچہ اس کا اثر و ذائقہ سے معلوم ہوتا ہے مگر بظاہر اس کا وجود محسوس نہیں ہوتا ۱۲ [3] مندمج ایک شے دوسری شے میں ایسی محو ہو جاتی ہے کہ نہ اس کی ذات محسوس ہو نہ صفات جیسے کہ مثل مشہور ہے۔ آنچہ در کان نمک رفت نمک شد ۱۲ منہ

نظم
درتہ جلبات عشق مست و شرخفتہ اند — مست نکردی بعین عین بلا گفتہ اند

پھر ہم ان کے عکس کا نشان دیتے ہیں جب حضرت جمال بکمال آراستہ ہو نور اور تجلی ظاہر ہو کیونکہ حاجب ہے۔ اور حضرت جلال قرب اور بعد رکھتا ہے کیونکہ کاشف ہے اور دونوں دبدبۂ ذات میں مستہلک ہیں۔ رُباعی

بلائے نہ سپر دو گوہر مدو راند — کز نور شان دو عالم و آدم منور اند
ہستند و نیستند و نہانند و آشکار — چون ذات ذوالجلال نہ جسم و نہ جوہر اند

اب دوسری رمز سنی چاہیئے میم جمال کو من کل الوجوہ برزخ اور تصور اور واسطہ اور رابطہ کہتے ہیں۔ اور یہ چاروں نام مرشد کے ہیں اور مرشد دو قسم پر ہے صغریٰ و کبریٰ اور میم جمال میں دونوں صفتیں قائم ہیں وحدت صرفہ اور وحدت جامعہ صغرٰی جانب ظاہر اور جامعہ جانب باطن صرفہ والد اکبر تمام ارواح۔ جامعہ والد اصغر تمام اجساد۔ اور جو مجملہ واجساد کے انسان کامل ہو اس نے آدم کا حکم پایا اور برزخ صغرا ہوا اور جب برزخ صغریٰ ہوا کبریٰ کو پایا اور اپنی اس یافت کی وجہ سے کبریٰ ہوا۔ پھر بہر دو وجہ مواجہ حق ہوا برزخ کبریٰ اصل سے بیگانگی رکھتا ہے اور درمیان میں واسطہ نہیں ہے جو کچھ ماہیت تھی ظاہر کی گئی اب وجہ حال کی معلوم کر۔ جس وقت سالک نے برزخ صغریٰ وکبریٰ کو ظاہر باطن میں قرار دیا دونوں صورت میں حق بین ہوا اور کمال طرفین حاصل کیا مگر خود کو پایا ہنوز ذات سالک ناقص ہے اس نقصان کو صفات سے جبر کرے اور خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کا بعین ملاحظہ کرے تاکہ یہ سر روشن ہو اور وہ ایک ہر ایک کے ساتھ ہے مگر کوئی کسی میں نہیں۔ ایک ایک سے علیحدہ ہے جو کچھ اشارہ تھا عبارت میں آگیا۔ اور عبارت عین اشارت ہے خلاصہ خالص سے کہ وحدت خاص ہے۔ اخلاص کیساتھ جان۔ ذات ایک عاصی جب وصول اصل موصول ہو جائے تو تجلیات اسمائے

لہ یعنی مرتبہ وحدت اس سے حقیقت محمدی مراد ہے ۱۲ لہ یعنی مرتبہ وحدت کہ اس سے حقیقت آدم علیہ السلام مراد ہے ۱۲
لہ یعنی اپنے ظاہر کو برزخ صغریٰ اور باطن کو برزخ کبریٰ قرار دے ۱۲ لہ اس شغل کی صورت یہ ہے کہ الف سے مراد ہے اللہ کی ذات حق تعالیٰ جو صفات جلال کیساتھ متصف ہے اس کو اپنے باطن میں تصور کرے اور جو ہی کو باندھ کر طی
(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الٰہی کا ملاحظہ کرے کہ متجلی اور متجلی دونوں تجلی واحد ہیں یا صفات کا ملاحظہ کرے جاننا چاہیئے کہ ذات احد صمد ہے اور جوف سے بری ہے۔ اور وہی احد تجلی واحد سے متجلی اور متجلی کہ ہے اسم ذات واسمائے صفات ذاتی و تقدیسی و تنزیہی و ازلی وابدی و سلبی و ثبوتی اپنے اپنے مرتبے پر بدستور ہیں۔ تقدیسی اور تنزیہی میں فرق لفظی باعتبار اسماء کے ہے معنی کوئی فرق نہیں۔

اس کا بیان سن۔ اسم ذات بغیر ذات کے اور اسمائے صفات ذاتی بغیر صفات ذات کے مفہوم نہیں ہوتے اور اسمائے تقدیسی وراء ذات مقدس اور اسماء تنزیہی بغیر تنزیہی اور اسماء ازلی وابدی بغیر لابدایت ولانہایت کے اور اسمائے سلبی بغیر سلبیت کے اور اسمائے ثبوتی بغیر اثبات کے نہیں ہیں تقسیم اسماء بھی باعتبار جلال وجمال واشتراک کے ایک تفصیل رکھتی ہے۔ جو کچھ بیان اسماء کا تھا کیا گیا اب حالات وجدانی جاننے چاہئیں جاننا چاہیئے کہ ذات کی تجلی ہوتے ہی متجلی اور متجلی لہ اور عین تجلی واحد ہو جاتے ہیں دیکھنا اور جاننا درمیان سے اٹھ جاتا ہے جب تجلی ذات ایک دفعہ جلوہ گر ہوتی ہیں تو کبھی ہست ہوتا ہے کبھی نیست اور کبھی باہم اور کبھی بے ہم جب تجلی صفات ظاہر ہوتی ہے سراسر ایک سر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ میں ظہور

مستغرق ہو کہ کچھ شعور باقی نہ رہے پھر جب اس مقام سے اترے تو کچھ شعور ظاہر ہوا اس وقت مقام برزخ کبریٰ کہ وحدت صرف اور حقیقت محمدی ہے یہ تصور کرے کہ وہی ذات جو صفات جمال وجلال سے متصف تھی میرے باطن میں آئی اس وقت اپنے دروازوں کو کھول دے مگر آنکھ بند رکھے یہاں تک کہ اس مقام میں سکون ہو جائے پھر جب اس مقام سے اترے تو اس وقت آنکھیں کھول دے جب سے مراد برزخ ہے پھر اپنے پیر پر نظر ڈالے اور اپنے ظاہر کو برزخ صغریٰ اور وحدت جامعہ وحقیقت آدم ہے قرار دے اسکے بعد جو صفت کہ ظاہر ہر عضو سے بلا صفات سبعہ ذات الٰہی سے ہے کہ اسکو بطریق قرب نوافل اپنے اوپر ثابت کرے کہ ساری شنوائی اور دانائی اور بینائی اسی کی جانب اور خلق آدم علی صورتہ کو بعینہ معاینہ کرے تاکہ جمیع اسرار الٰہی اس پر منکشف ہوں اور حقیقت انسانی سے ترقی پاکر حقیقت محمدی میں عروج کرے پھر اس مقام سے ترقی پاکر مرتبہ ذات مطلق پر پہنچے اس طریق سے مشغول کرے اور مراتب ترقی وتنزل کی سیر کرے ۱۲
حاشیہ صفحہ ہذا لہ یعنی یہاں وجود مضاف بغیر مضاف الیہ کے نہیں ہے ۱۲ منہ

ہی ہم سے مربوط ہوتا ہے مگر نہایت لطیف سے لطیف ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ مرتبہ دیکھا اور
جانے نہیں جاتے۔ مگر اطلاق ہے۔ جب تجلی ذاتی ہوتی ہے تو اس وقت شعور صفات
ضروری نہیں۔ جو جہاں تجلی صفاتی ہو وہاں شرط ہے کہ بغیر ذات کے نہ ہو۔ اور یہ مشغول
اس جماعت کی ایک طرح پر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ذات وصفات میں محو ہے جو کچھ اسماء
صفات اور اطوار حالات سے لکھے گئے۔ اب طریق اشتغال علی الترتیب جاننا چاہیے
ہر حال میں مراقب رہے اگر چاہے کہ نشان بے نشان کو اپنی شان میں نشان کرے
الف وصاد کو مع جیم اپنے میں تصور کرے اور اس طرح مشغول ہو کر جو شئی حکم روحانی کا رکھتی
ہے صفات روحانی سے متصف ہو جائے اس صورت سے آ ص ج اگر چاہے کہ مرتبہ
تلوین وتمکین ذاتی حاصل کرے چاہیے کہ صفات امہات میں مشغول ہو تجلیات مختلف
سے محفوظ ہو اگر بے خود ہے باخود ہے اگر باخود ہے بے خود ہے ان تجلیات میں ایسی
تجلی ظاہر ہو کہ باخود بے خود کچھ نہ رہے اور نابود ہمیشہ نابود ہو باقی حال عمل سے روشن
ہوگا۔ ب اک ا ص صفت س ب ب ہر ع م ش م ح م ق آ ید ذ ق م خ ض ن ع س ہ و
اگر واصل اصل تقدس چاہے تو اس وقت گاہ بیگاہ اسمائے تقدیسی کا ملاحظہ کرے تاکہ
الوان فعلی اور انفعالی جو اس میں ساری ہیں مرتفع ہو جائیں اور ہمیشہ اس صورت سے
متفکر رہے ب ا ص ق س س م ل د ق ح ن ش۔

جب سالک پر تجلیات اسمائے مقدسہ ظاہر ہوں اور حالت بشریت مسلوب
تو ہمیشہ اس کی نظر ورا الورا پر ہو مگر جو کچھ نظر آئے اس کا متلاشی ہو لیکن اس تلاش
میں اپنا شعور باقی رہتا ہے اور یہ ورطہ سخت ہے اس سے باہر نکلنا مشکل کام ہے
چاہیے کہ روشنی قلب سے اسماء تنزیہی کی اس صورت سے فکر کرے کہ سوائے عظمت
ذات کے بینندہ ودانندہ دونکا بالکل شعور نہ رکھے ب[1] ا ص ع ث ج ح م ع د
م د ق ح ن ش۔ اگر سالک چاہے کہ اپنے کو بے نشان دیکھے خلا اور ملا اس کی آنکھوں
سے دور ہو جائے تو اس وقت اس کو چاہیے کہ اپنے اختیار سے ناپیدا ہو کیونکہ پیدائی

لہ صورت اس شکل کی شغل صفات تقدیسیہ معلوم کرے ۱۲۔

اور وہ پیدائی سب تجلی ہی سے پیدا ہے اور وہ ظاہر و باطن ہو جائیں اس وقت حسنا
اسمائے ادبی میں مشغول ہو اس صورت سے ب ا ص ا د ا ا ب ط ق ب م و و ن م ن
ش اور جب تمام عوائق اور علائق سے آزاد ہونا چاہیے اور اسمائے اس کا اور کوئی
صورت مخوذ انا طرفہ ہو تو جو کچھ ظاہر ہو اس کے سامنے سلب ہو جائے جو کچھ ذات میں نہ
ایجاب پائے۔ تمام اسمائے ایجابی کو مرتبہ سلبی میں سلب دیکھے اور تمام مراتب سلبیہ
کو اپنی جگہ میں پائے اس وقت اس کو چاہیے کہ اسمائے سلبی میں مشغول ہو اس صورت
سے ب ا ص ح غ ر م ق ع ہ ق ح ن ش جب سالک چاہے کہ اسمائے
ثبوتی[1] کو عالم شہادت میں مشاہدہ کرکے اور انفعال کا اثر اس میں موثر نہ ہو اور ہر شے
میں متصرف حقیقی کا تصرف معاینہ کرے اس کے سوا کسی کو متصرف نہ دیکھے تو اسمائے
ثبوتی میں مشغول ہو اس صورت سے ب ا ص م ح ب د ق ح ن ش۔

ب ا ص م غ ق د ر ر ق ح ن ش   ب ا ص د د ح م م د ق ح ن ش
ب ا ص ف ق ب ح ر د ق ح ن ش   ب ا ص م م م د م د ق ح ن ش
ب ا ص م م ح ح ش د ق ح ن ش   ب ا ص م د ب ت م د ق ح ن ش
ب ا ص ح ح غ ح ح د ق ح ن ش   ب ا ص ع ر ا م ر م د ق ح ا ش
ب ا ص ك ب م د ح د ق ح ن ش   ب ا ص م م ض ن ن د ق ح ن ش
ب ا ص د م ب ش ح د ق ح ن ش   ب ا ص ر ھ ب د ص د ق ح ن ش

جب صوفی باصفا یعنی سالک مسالک مرتبۂ جمع الجمع دریافت کرنا اور اس مرتبہ
پر پہنچنا چاہیے تو اسم جامع[2] میں مشغول ہو اس لیے اس کی ذات غیب مطلق اور

لہ اسمائے ثبوتی کے ذکر کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ اپنے آپ کو ہر صفت موصوف کرے یعنی تمام موجودات علی کو اپنے میں
بلکہ اپنی سلطنت خداداد پر متصرف ہو جائے اور پھر جس صفت پر پہنچے اور جو آئینہ منہوم ہو اور جو ملاحظہ کرے اس سے
اپنے کو موصوف کرے دوئم یہ کہ ہر قسم پر اسم ذات کو ایک صفت سے موصوف کرے جو اس قسم کے مناسب ہے مثلاً
اللہ حافظ مُہَیْمِنٌ اللہ خَالِقٌ اللہ بَارِیٌ۔ اللہ شَاهِدٌ اللہ نَاظِرٌ ـــ ہر اعتبار سے مناسبت کر اسم ذات کو
ہر صفت موصوف کرے فقط اسم ذات پر آجائے اور سوائے جلوۂ ذات کے کچھ نہ دیکھے ـــ شغل میں کیفیت ذات کے

شہادت مطلق کی جامع ہے طریق شغل یہ ہے۔ ب ا ص ج ظ ب د ق ح ن ش
اگر سالک مراتب احدیت اور وحدیت اور واحدیت اور شیون اسمائے الٰہی
اور اعیان ثابتہ کی تحقیق کرنا چاہے کہ انہوں نے ظل وحدت ثانیہ میں حسن غیب و
شہادت کے ساتھ پوری طرح تفصیل کیونکر پائی اور تجلی ذات وصفات عین وجود
میں ہے (یعنی فی نفسہٖ ھُوَ ھُوَ کے درجہ میں قائم ہے) یا تکوین کے تحت میں
صورت پذیر ہے۔ تو چاہیے کہ دوازدہ[1] رکن ظاہری و باطنی میں مواظبت کرے اس طرح کہ اوّل

(بقیہ حاشیہ) یہ ہے کہ پہلے اپنے طریق تصور، یعنی کو برزخ صغریٰ و کبریٰ کرے اور اس ذات کو جو غیب و شہادت دونوں کی
جامع ہے سینے میں پیدا کرے پھر نگاہ پھیر کر گوشۂ چشم سے موجودات کی طرف دیکھے اور جمع کلمہ تریہ فکر میں لائے کہ یہی ذات
جامع تمام اشیاء میں ظاہر ہے اس کے بعد آنکھیں بند کر کے مرتبہ جمع الجمع کا دل میں ملاحظہ کرے (کہ تمام اشیاء اسی
مرتبہ میں فانی ہیں) تاکہ نتیجہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ حاصل ہو۔۱۲
(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] دوازدہ رکن جمالی کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور سینہ کو سیدھا کرے اور پھر نیچے کو کرے اللہ کو زبان
سے کہے اور ھو کو ناف کے نیچے سے اوپر کو کھینچ کر حبس دم کرکے دماغ تک پہنچائے ھو کے کھینچنے میں شدت نہ کرے اگر شش
رکن مجموعہ کو ہے) اور اللہ کو ان صفات سے متصف کرے اور اسی صدائے ھو میں ہر ایک صفات کا فکر کرے اور یہ فکر
مفہوم ملاحظہ کیساتھ ہو اس طرح کہ اوّل اسم ذات کو کشش حبس دم کے ساتھ کرے اور ہر صفت سے موصوف کرے اس سند
سے کہ اللہ کہ سمیع است۔ اللہ کہ بصیر است اسی طرح شاہد تک پھر شاہد کو تمام صفتوں سے موصوف کرے دوسرا[2] طریقہ یہ ہے
کہ اسم ذات کو صفت بعد صفت متصف کرے اس سند سے کہ اللہ کہ سمیع است۔ سمیع کہ بصیر است۔ بصیرے کہ علیم است
علیمے کہ کلیم است۔ کلیمے کہ حی است حی کہ حلیم است حلیمے کہ دائم است۔ اسی طرح شاہد تک پہنچائے پھر شاہد کو تمام صفتوں
سے موصوف کرے مگر اس نزول میں شاہد کو صفت بعد صفت موصوف نہ کرے بلکہ اس طرح کرے شاہدیکہ حاضر است شاہد
کہ قائم است اسی طرح سمیع تک۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ تمام صفتوں میں سے ایک صفت کو مقدم کرے اور اسکو تمام صفتوں
سے متصف کرے اس سند سے اللہ کہ سمیع است۔ سمیع است۔ بصیرے کہ سمیع است۔ بصیرے کہ علیم است اسی طرح شاہد
تک پھر شاہد کو تمام صفات سے موصوف کرے چوتھا طریق یہ ہے کہ اسم ذات کو ایک ایک صفت سے
متصف کرے اور جب صفت عالی پر پہنچے اسم ذات کو اس صفت سے متصف کر کے کشش کو تمام الدماغ
تک پہنچائے اور سانس چھوڑے تو خود ان صفات سے متصف ہو جائے پانچواں طریق یہ ہے کہ ذاکر ذکر میں مشغول ہو کر بصیرکر

ظاہری (یعنی ارکان ظاہری) سے قدم معرفت کیساتھ معارج صفات پر عروج کرے
اور شاہد تک پہنچے (اور وجود کو عین شاہد دیکھے اور اپنے سے فانی ہو جائے) پھر عین
شاہد سے مراتب باطنی میں (کہ برزخ ہے) دقیقہ تحقیق کے ساتھ نزول کرے اور اصل
سے واصل ہو (طریق نزول میں یہ پہلا تنزل ہے) اور عروج و نزول کے طریقہ کا خیال
رکھے۔

ب　ا　ص　ت　د　ت
ذات　نفس واحد
مر　صفت صمد　ز تف

ت　ف　م　م
تحت　دق　مفہوم ملاحظہ ۱۲

نیز ان بارہ رکنوں میں بارہ شغل ہیں جو مرشد کامل و عامل سے روشن ہوں گے
ان سے دو ذکر و دو فکر بارہ رکن کے تحت میں یہاں بھی تفصیل ذکر کئے جاتے ہیں۔
سند ذکر | ہر رکن میں حبس دم کرے اور باقی ارکان سے متصف ہو کر صفت کمال کو
موجود دیکھے (مثلاً اوّل رکن میں حبس دم کرے۔ تو باقی گیارہ رکنوں سے متصف ہو کر
صفت کمال کو موجود دیکھے اسی طرح دوسرے رکن میں حبس دم کرے۔ وعلیٰ ہذا)
ایضاً حبس دم کرے اور ایک ایک رکن کو بارہ رکنوں میں سے ورد زبان کرے
اور برزخ کا تصور باندھے اس طرح کہ اس کا نقش آنکھوں میں کھنچا رہے اور اتنا ذکر
کرے یعنی رکن کی اتنی تکرار کرے کہ زبان بند ہو جاوے اور فکر تک نہ رہے

(بقیہ حاشیہ) کے کسی صفت کا صفات میں سے ورد کرے اور آنکھیں فکو مرشد میں کھلی رکھے یا اس صفت
کے معنی سے اپنے آپ کو متصف کرے یا ہستی مطلق پر نظر رکھے کہ ملا مال ہے۔۱۲

سند فکر چاہئے کہ سہ پایہ امہات فکر کو بقدر حصول مراتب تصور کرے (یعنی صوفی جس مرتبہ میں ہو اپنے مرتبہ کے موافق تصور کرے مِنَ اللّٰہ یا باللّٰہ یا مع اللّٰہ حضور رکھے

ایضاً سہ پایہ ذاتی کو وحدت وجود کے ساتھ موجود جانے اور مراتب تفصیل معلوم کرے کبھی قرب نوافل کبھی قرب فرائض اور کبھی نہ وہ نہ یہ بے بیان عین عیاں دیکھے گا

اگر سالک چاہے کہ تنزل کے تمام مراتب اس کے دیدۂ بصیرت میں نہ گذریں اور فقط ذات کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کو اپنے عین کے مواجہ میں پائے اور استغنائے کا ذات کے ساتھ دیکھے نہ غیر کے ساتھ (اس شغل میں ایک حالت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ ہستی مطلق کو تجلیات ذاتی و فعلی کے ساتھ مختلف رنگوں سے رنگین دیکھے گا مگر اس مشاہدہ میں سوائے ہستی واحد کے جو تجلی بذات اور اسماء وصفات سے مستغنی ہے۔ کوئی اثر انفعالی نہ ہوگا) تو چاہیئے کہ بارہ رکنوں میں عمل کرے جو اشغال اوّل مذکور ہوئے ہیں وہی اس میں بھی منظور ہیں ان میں سے ایک ذکر اور ایک فکر لکھا جاتا ہے۔

سند ذکر | یہ ہے کہ ناف کے نیچے سے ہو نکالے اور اس ہو میں ارکان مذکورہ کا تصور کرے ام الدماغ تک پہنچائے جب وہاں قرار پکڑے تصور کو چھوڑے اور صدائے ہو کی سختی میں ھو کا فکر کرتے ہوئے صعود کرے عین ھو ہو جائے گا۔

سند ذکر | سہ پایہ اسمائے مربوطہ کا ملی وجہ التحقیق ملاحظہ کرے۔

اگر صوفی وقت چاہے کہ لطیف وکثیف کا جو بند ظاہر نہیں پائے بند ہے پہنچانے شعر زن سوئے لامکان وزین سوئے کائنات: پیوند ایں دو واسطہ کیا بیست چاہیئے کہ شغل ملفوف میں مشغول ہو لف لغت میں پیٹنے کو کہتے ہیں تو یہاں اس کو کیا مناسبت ہے؟ اس کی وجہ مناسبت بالترتیب بیان کی جاتی ہے جاننا چاہیئے کہ یہ وجود موجود جب کتم عدم میں تھا تو عالم کے اعتبار سے نابود اور معلوم کے اعتبار سے نابود تھا جب فیض عالم سے علم اور معلوم دونوں کا ظہور ہوا تو وجود معلوم ظاہر ہوا نیز جاننا چاہیئے کہ وجود عالم ہمیشہ سے نابود ہے اور وجود معلوم ہمیشہ نابود اور علم عالم اور معلوم کے درمیان ایک واسطہ ہے گویا وجود معلوم کی ہستی وجود عالم سے متصور ہے اور وجود عالم عین وجود ہے۔ جب وجود معلوم میں خوب غور کرے گا تو یہی وجود عالم وجود معلوم حقیقت اضطرار اور انعقاد اور خرق اور التیام کو قبول کرتا ہے اور یہ وجود اسماء پر عارض ہے مگر بلا اسمائے کے نمود اور بلا وجود کے وجود غیر ممکن ہے۔ اس کی ماہیت اور حقیقت سمجھنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ کا بے خلق کے ظہور نہ تھا اور خلق کا بے حق کے وجود نہ تھا یعنی ظہور کے اعتبار سے خلق عیاں تھی اور حق نہاں اور بطون کے اعتبار سے حق عیاں ہے اور خلق نہاں خلق کی سیر کرے گا تو حق کی طرف دیکھے گا اور جب حق کی سیر کرے گا تو خلق کی طرف بہتر پائے گا پس مضمون فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ظاہر ہو گا۔ اور جب یہ امتیاز فیما بین علم و معلوم و خلق و خالق معلوم ہو چکا تو جاننا چاہیئے کہ (اس کی بنیاد و نہاد (یعنی خلق کی بنیاد

---

[1] یعنی وجود خارجی سے معدوم تھا نہ معدوم مطلق کہ وصف شریک باری تعالیٰ ہے [2] یعنی ہستی حق کے ساتھ علم میں بلکہ یہی حق تھا اور عالم کے اعتبار سے یہ معنی کہ ذات عالم ہستی عالم تھی [3] یعنی وجود خارجی سے نابود تھا۔

بنیاد و ترتیب ہے اور سرا در صفت یعنی حسن محامد ہے جس طریقہ سے جائے گا پائے گا۔ الا
اصل کی ماہیت اس اشارہ سے معلوم کرنی چاہیئے۔ اشارہ یہ ہے۔[1]

ع ی ع م ک ی پ ل ف ک م ن

دوسرا طریق | آن ان دم م ی م م ع م اگر سالک ارادہ باطنی چلے
تو اخوات میں قدم رکھے تاکہ حقائق اشیاء جو اس کے ضمیر یعنی دل میں چھپی ہوئی ہیں۔
ظاہر ہوں اور ان کے ساتھ ہمدمی حاصل ہو۔ اخوات کو اخوت سے لیا ہے اور اسماء
میں اگرچہ تضاد کی نسبت ہے مگر اصل کے اعتبار سے اخوۃ رکھتے ہیں۔ ظہور تجلیات مختلفہ
کے اعتبار سے ظاہر و باطن ہیں یعنی اسماء میں تضاد کا بالاعتبار اور اخوت کا بالاصل ہونا
اس سے ظاہر ہے کہ تجلیات کا ظہور مختلف طریقوں سے ہوتا ہے اور تجلی من حیث
التجلی ایک چیز ہے۔ اے مدقق جب تک تو محقق نہ ہوگا تجھ سے معرفت کا حق ادا
نہ ہو سکے گا۔ اور جب تک تجھ کو کامل معرفت نہیں حاصل ہوگی اور کیفیت ازل عیاں
ہوگی۔ ہر شے کے حقوق کا ان کے محل میں پہنچنا بہت مشکل ہے۔ واضح ہو کہ ہر شے
کے لئے ایک مرتبہ معلوم ہے۔ خواہ تجلی ذات کیساتھ ہو خواہ تجلی صفات کے ساتھ اگر
یہ نہ ہو تو مراتب اور مقامات کا طے کرنا اور تجلی ذات و صفات کسی مقرب کو حاصل
نہ ہو۔ ملک سے مرتبہ احدیت تک ہر مرتبہ اپنی ایک صفت خاص کے ساتھ موصوف
ہے اور بقدر تقیید مراتب علیا اور سفلیہ کی صورت میں تجلی ہوتا اور ہر مرتبہ میں شہادت
مشہود کے سوا نہ فقدان ہے نہ وجود نہ عین نہ غیر۔ مرتبہ شہادت کے سوا کوئی مرتبہ
غیر کا نہیں اور تمام مراتب بہ نسبت عالم کے ہیں اور شہادت اور یہ نسبت معلوم

[illegible]

اور ظاہر باطن اسماء کے ساتھ ہست نما ہیں ذات مطلق بلا کسی سبب کے بے صفت
صفت ہے اور وجود قابلیت اسماء کے سبب محل و مقادیر میں متجلی ہے۔ حکمت اور ہر شے
کا ظہور اسماء میں ہے اور رنگ ملاحت وجود سے منظور۔ اور ظلمت وجود نہ ہو تو
نیست ہست نما بن جانے اور قابض و مقبوض کی صفت پر نہ ہو کیونکہ یہ عارض وجود ہے
عارض اسماء کے سبب معروض تجلیات اسماء سے متجلی ہے۔ اگر اسماء نہ ہوں معروض کا
نشان نہ رہے اور اسماء ہر آن آپس میں الٹے پلٹتے رہتے ہیں اور ایک کو دوسرے
پر غلبہ بھی ہو جاتا ہے۔ ان کو کسی صورت قرار نہیں اور اسماء کی صورت اشیاء کونی کی سی
ہے اگر اشیاء پر ذرہ انداز نہ ہوں تو اسماء کی تجلیات مختلفہ ہرگز ظاہر نہ ہوں۔ وہ
حسن ملاحت ہیں اور یہ وصف عروض میں سرگرداں ہے۔ اے عقلمند طالب اگر تحمل
رکھتا ہے تو بود اور بودن۔ اور بودگی اس میں سمجھ۔ اور بود و نابود ہمیشہ، ظاہر و باطن
ہی کی بودگی میں جان۔ معدوم میں بودگی جاننا زیبا نہیں۔ بود کی بودگی دریافت
کرنا زیبا ہے اور جہانیاں میں نظر کر کہ جو کام ہے بجز کاردار کے نہیں۔ ہر کام اور
عمل اسماء سے جاری ہے اور تمام صفات خالی خلا اور ملا میں اختلاط باہمی رکھتے
ہیں۔ اور خرد میں قولاً و فعلاً محجوب ہوتا ہے کہ فاعل کو نہیں دیکھتا اگر فاعل کو جانے
فعل کو دیکھے کہ بغیر تصرف متصرف کے تصرف نہیں ہوتا اس کی ترتیب معلوم کرتا کہ
شغل میں نہ پڑے ان فی ھذا الشغل یکون تسعۃ و تسعون ملاحظۃ وفی کل
ملاحظۃ تسعۃ ابطن یعنی اس شغل میں ننانویں ملاحظے ہیں اور ہر ملاحظے میں ۹
بطن ہیں۔ حاصل یہ کہ اسماء توقیفی ننانویں ہیں اور ہر اسم کی ترقی و تنزل کے اعتبار
سے ۹ بطن ہیں۔ اس اشارہ سے سمجھ کہ ذات حق تعالیٰ کی دو صفتیں ذاتی ہیں اور
ان میں سے ایک تو حق عظمت میں ہے اور دوسری کمال کبریائی میں اگر یہ دونوں نہ
ہوتیں تو یہ ساتوں متوز نہ ہوں گے۔ اگر یہ ساتوں نہ ہوں تو دوسری صفتیں ظاہر نہ ہوں
اس اشارہ سے بنظر تحقیق دیکھ ش م ق م ک ب س جو چیز ہے

[illegible]

عزت (یعنی شیونات ذاتیہ) میں سے ظاہر ہوتی ہے[1] فعلی ہو یا انفعالی اگر سالک مجذوب ہے تو اس کی خلوت گاہ ہبوط و صعود میں باآثار و بے آزار ہوتی ہے جو کچھ دیار و یار عیار میں ہو قطع اشارت سے پہچانتے اور اگر مجذوب سالک ہے تو اول اس پر سالک کا حال بتمامہ صادق آوے گا اور افعال و احوال میں محقق اور مدقق ہو گا۔ اور اگر مجذوب مجرد ہے تو اسمائے افعالی کو وجود مطلق کے ضمن میں تصور کرے ہر آن کچھ نظر آئے کا متلاشی پائیگا اور کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کا ظہور ہوگا اگر سالک مجرد ہے اسماء صفات ذاتی و افعالی کی یاد میں رہے اس کو مغفرت نصیب ہوگی۔

اور جس صفت افعالی کو صفت ذاتی سے قریب سمجھے اس کو مبداء بنائے پھر صفات مذکورہ میں ترتیب دے۔ اس ذکر میں اس طرح مستغرق ہو کہ ذکر مذکور ہو جائے اور مذکور ذاکر۔ پھر اس مرتبہ میں قدم رکھے کہ ذاکر مذکور کچھ نہ رہے اور اللہ الاحد اور اللہ الصمد اس کے حال کا شاہد ہو جائے۔ شغل اخوت یہ ہے۔ ق ذ ح ق ط ب غ ن ھ ب ب جب اخوت تجھ پہ غالب ہوں یعنی استیلاء ہستی کا ظہور ہو تو اثر ہستی تجھ کو نیست کردے اور جب تو اس درجہ میں قدم رکھے اگر بغیر ارادت کے ہے تو مرتد اور زندیق ہو جانے کا گمان ہے کیونکہ خلوت در انجمن ایک ذات ہونے کو کہتے ہیں (اور سراپا میں ظہور کا اشارہ ان تین حرفوں سے کرنا اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان کی اضافت ذات کی طرف کی جائے) اس جگہ پر دیدۂ بصیرت سے دیکھنا چاہیے کہ ذات ذات سے ظاہر اور ذات سے ناظر اور منظور ہے اور شاہد اور مشہود کو عین مشہود ملاحظہ کرے۔ خلوت در انجمن یہ ہے ح ن ش جب سالک اپنے حال پر وثوق پائے تو کبھی کبھی اپنے طور پر ترقی اور تنزل پر نظر کرے اور تعلقات ہفت صفات ذاتی کا تریخ مراتب میں نگران رہے اور صفات

[1] یعنی تجلی وجود میں منسوب ہے اور سوائے ایک وجود اس کے شہود میں نہیں ہے نیز جاننا چاہیے کہ محققین کی اصطلاح میں اس کو دفا نہیں کہتے ہیں کہ شہود حق اس پر غالب ہو اور حق سبحانہ کو ظاہر دیکھے اور خلق کو باطن گیا خلقت اس کی نظر میں مثل آئینہ کے ہو ۱۲۔

افعالی اور جوادنی اس کے تحت میں ظاہر ہو اس کو عیاں دیکھے اور جو کچھ اہم اور رسم سے حاصل ہو اسی طرح ہر مرتبہ میں تکلم کرے عکس این۔ آن۔ اور عکس آن این۔ اگر سالک اس عنوان سے کامل نہ ہو تو یقین جانے کہ اس کے مراتب میں نقصان ہے مراتب نہ یہ ہیں ھ ل ج م ن جب صوفی صفائی قلب کرے گا اور تمام جہان کو صفر کیے گا اور کسی مرتبہ میں ظاہر و باطن زنگار زیا نگار کا نشان تک نہ پائے گا تو جاننا چاہیے کہ اب عین اور عکس عین سالک میں عیاں ہے اور شاہد اس میں محو ہے یہ رب ری ہے اور وہ رب الارباب اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہر باب میں دوام خیال۔ باخیال رہے تاکہ ظاہر و باطن خبر حال سے مطلع ہو۔ اس اشارہ پر ہوشیاری چاہیئے۔

جس وقت سالک تمام مقامات طے کر چکے اور کمند جذبہ کے ذریعہ سے مراتب علیا پہنچے تو پھر از سر نو طریق سلوک میں قدم رکھے اور سرے سے طریقت کو انجام دے اگرچہ حالت جذب میں تمام مراتب طے کر چکا ہے۔ اور یہ اس خیال سے ہے کہ ایسا نہ ہو کہیں بیوقوفی اور غلطی واقع ہو اور ہر مرتبہ کو اس کے محل اور موقع میں رکھے یہ ہے۔

ب ا ص م م م م م م اے سالک مالک جب تو نے ملک جاوید پا لیا۔ اور عین کو دریافت کر لیا تو اب ہوشیار رہ کہ مملکت میں بیداری اور غفلت نہ ہو جائے اور کارخانہ پر نظر رکھ کمال ہوشیاری کے یہ معنی ہیں کہ بادشاہ کی ولایت میں باغی نہ گھسنے پائے اور نہایت ہوشیاری سے آداب باطنی سے خبردار رہ ا د م م م م م۔

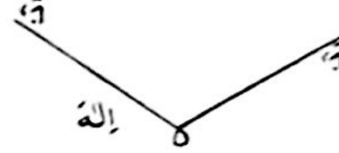
اے راہ کے تحقیق کرنے والے ہر دم ہر قدم آگاہ رہ اور سمجھ کہ عالم علم میں ہے اور علم قائم بالذات ہے جب علم کا معلوم سے تعلق ہوا عالم وجود میں آیا۔ یہ عالم میں ہے اور عالم قائم بالذات اس میں ایک لطیف معنی مضمر ہیں ابھی عالم علم میں ہے اور علم عالم میں یہ شہود ہستی وجود کو عارض ہے اور معروض مستقیم (یعنی بذات قائم ہے) گویا اس معلوم کا علم عالم کا علم ہے تو عالم و معلوم دونوں کو ایک قبیلہ علم سے سمجھنا چاہیئے جب یہ فکر مستحکم ہو جائے تو سمجھ لے کہ ہر دم و ہر قدم سفر در

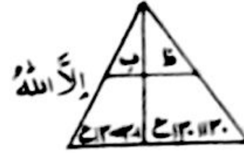
ہی برابر رہے اس لئے کہ نفی و اثبات بلا تشبیہ و تعطیل کے نہیں ہے مگر اس مقام میں نہ تشبیہ ہے نہ تعطیل کسی کا بھی گزر نہیں. ذات کی تجلی ذات ہی کے ساتھ ہے چنانچہ کہتے ہیں اذا تجلی اللہ تجلی لذاتہ فی ذاتہ من ذاتہ الی ذاتہ علیٰ ذاتہ اور جب تک شرک جلی و خفی سے رہا نہ ہوگا یہ حال حاصل نہ ہوگا اسلئے کہ شریعت میں دو معبود اور طریقت میں دو موجود اور حقیقت میں ایک وجود جاننا اور حقیقۃ الحقیقہ میں ایک ہونا کفر ہے.

چنانچہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے الشرک فی امتی اخفی من دبیبۃ النمل علے الصخرۃ فی لیلۃ مظلمۃ (یعنی میری امت میں شرک چیونٹی کے اندھیری رات میں پتھر پر چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے) اور یہ بغیر طہارت طریقت کے حاصل نہیں ہوتا یعنی کلمہ طیب سے کہ شمشیر الٰہی ہے ماسوا کو قطع کرے تاکہ مقصد دلی کو پہنچے اور اپنی خودی سے گمنام ہو جائے اس شمشیر کے سوا مبارز غیب و شہادت نہیں ہے. اس دیار میں جتنے اغیار ہوں ان کو عین سے دور کرے اور اس دیار میں جو کچھ غبار غیر کا اثر ہو اَفَرَاَیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ ہوا اڑا دے اور معارج مراتب الٰہی ترقی مدارج کے طریق سے مطلع ہو اوّل تیغ لا سے تمام بطلان کی نفی اور واجب وجود کا اثبات کرے جب یہ حالت تمام اوقات میں قرار پا جائے دوسرا ذکر اختیار کرے وہ یہ ہے کہ تیغ لا کے دو رخ ہیں. ایک رخ دنیا کی طرف دوسرا عقبیٰ کی طرف تو چاہیئے کہ دونوں کی نفی ایک دم سے کر دے اور وجود صمد کو ثابت کرے اب یہ حال اس پر غالب ہو جائے تو آگے قدم رکھے وہ یہ ہے کہ تیغ لا کو عین کے الے کرے جو کچھ نظر آئے اس کی نفی اور عین کا اثبات کرتا رہے ہردم اسی فکر سے قدمی رکھے یہاں تک کہ جہاں نظر سے چھپ جائے اور عین عیان عین سالک ظاہر ہو جب اس مرتبہ میں مستعد اور مکمل ہو جائے آگے قدم بڑھائے جو کچھ پہلے عین بین تھا اس کے عین کا اثبات کرے کیونکہ ثابت اور مثبت اپنے اصل کے اعتبار سے عین واحد ہیں نہ غیر کے اعتبار سے اور وحدت میں ظاہر اور واحد نیت میں

وطن حاصل ہوا کیونکہ عالم کا آئینہ معلوم ہے اور معلوم کا آئینہ عالم اور عالم و معلوم دونوں آئینہ علم میں حسن و طراوت نما ہیں ع ع الم م ع ل و م اے سالک راہ آگاہ ہو کہ اس راہ کے چلنے والے تین فریق ہیں ایک اہل شریعت دوسرے اہل طریقت تیسرے اہل حقیقت سالک شریعت حسن مجاز میں ہیں امر کے مامور ہیں دل میں دو وجود کو قرار دیئے ہوئے ہیں مگر اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ یعنی کوئی ذرہ بغیر حکم خدا کے حرکت نہیں کرتا اور اپنے آپ کو فعل میں مختار ملتے ہیں اور سالک طریقت دونوں کے مواجہ میں رہتے ہیں ظاہر و باطن احکام شرع کے تابع ہیں اور باطنا یعنی اعتقاداً فاعل حقیقی کے سوا دوسرے پر نظر نہیں ڈالتے کل کُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (یعنی کہہ دے اے محمد سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے) ان سے بے اختیار سرزد ہے اور سالک حقیقت گمان ہستی سے بے گمان ہیں. ہر وقت تقدیر و تسلیم پر جمے ہوئے ہیں کہ پھیرنے والا جدھر پھیر دیتا ہے اسی طرف پھر جاتے ہیں شعور بشری کے پاس نہیں ہوتے. کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ فارغ ہیں اختیار سے اور بے اختیار ہیں تصور اور تصدیق سے معلوم کر اور اس پر عامل ہو کہ ذات مرتبہ جمع ہیں جہاں کے اندر تجلی اسماء میں مسطور ہے بحکم عرفت ربی بربی اس کے دریافت کرنے کا دستور ہے. جو کچھ مرتبہ جمع میں پوشیدہ ہے وہ مرتبہ جمع الجمع میں اتصالاً و انفصالاً ظاہر و باہر ہے جو جمع الجمع میں تقید کے درجہ میں ہے وہ احدیۃ مطلقہ میں عین اطلاق ہے. اس معنی سے تینوں مرتبے مرتبط ہیں. شغل کا طریقہ مرشد کامل سے دریافت کرے اور وہ تین مرتبہ یہ ہیں. سیر الی اللہ. سیر مع اللہ. سیر فی اللہ پہلی شکل کا طریقت پر چلنے والے کے لئے شرط ہے کہ صفحہ دل غبار غیر اور صحبت غیر سے پاک رکھے اور بے غل و غش کلمہ طیب کے ذکر میں کہ توحید صرف ہے مشغول ہو اور مراتب کے طے کرنے میں ہر مرتبہ پر کلمہ طیب کے معنی کا ملاحظہ کرے جیسا اس منزل کے مناسب ہو اس میں غلطی نہ کرے. جب تکوین میں پہنچے کچھ دم الوان کرے جب تمکین میں ہو ظاہر و باطن ایک کو دوسرے سے الگ دیکھے تاکہ اس کا معائنہ غیب شہادت یعنی ظاہر و باطن

مقید ہیں اور حضرت ذات کا تجلیات میں مثل نہیں ہے چنانچہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ و
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تقید و اطلاق دونوں مرتبوں میں یکساں ہے۔ اس سے تیرے معلوم
ہے کہ نفی فی النفی اثبات فی الاثبات ہوتا ہے تو نفی عین اثبات ہوئی شکل یہ ہے۔

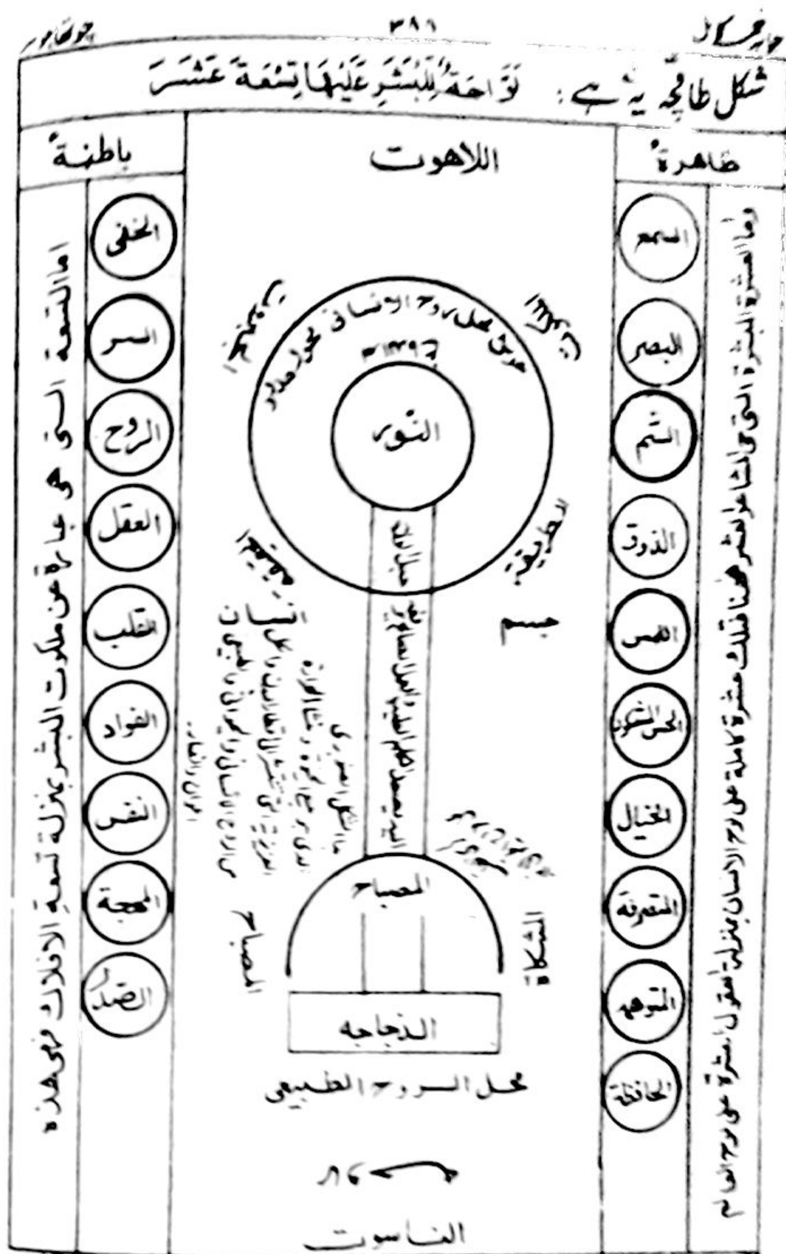




دُوسری شکل اے طالب صادق جب تو نے راہ صدق اختیار کی تو اچھی اچھی
خصلتیں اور عمدہ عمدہ افعال پر مستحکم ہوتا کہ تجھ کو تمام جہاں کی معرفت حاصل ہو اور
اس کو پہچان جو ہر طور کے احوال کو جانتا ہے جب تک عارف عارف بالنفس اور عارف
بالذات نہیں ہوتا محقق نہیں ہوتا اور اصل سے بھی واصل نہیں ہوتا۔ اللہ کا پہچاننا
دین کا پہچاننا ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور نفس کا پہچاننا رب کا پہچاننا
ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اور ذات کا پہچاننا عالم کا پہچاننا ہے۔
اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ایک باریک و لطیف اشارہ اور ایک مختصر عبارت
ہے۔ اگر تو سمجھنا چاہتا ہے تو سمجھ کہ کوئی اشارہ اس کی شان کے شایان نہیں کیونکہ
بے نشان کا نشان دینا غیر ممکن ہے اور بے معرفت رہنا کسی وجہ سے روا نہیں کوئی
تحقیق نہیں جانتا کہ حکیم کی حکمت معلوم کے ساتھ کیونکر ہے۔ سر رشتہ کس کے ساتھ
وابستہ ہے تینوں ایک ہیں۔ یا ایک بے ایک کے کسی کو اس کے جاننے میں دخل
نہیں یعنی کوئی نہیں جانتا۔ اے اہل نظر بصیرت کی آنکھ سے دیکھ وہ پاک ذات
لابدایت ولانہایت ہے۔ یعنی اس کی ابتدا و انتہا نہیں اور جوف بھی نہیں اسکی
غایت قلب ہے اور وہ عین نقد ہے جو اس میں سمایا اور جس نے اس کو پرکھا نقد سودا
پایا ورنہ محروم رہا۔ کرہ عرش دل وجود مطلق ہے۔ آسمان۔ آگ و ہوا کے پردے
فواد آب و خاک سویدا ہے اور خواطر موالید ثلاثہ کہ باہمی نظر آتے ہیں یہ تمام کرہ وجود
روح الامین ہے اور یہ جو آیا ہے کہ فِي الْبَشَرِ اَنَا وہ انسان ہے انسان روح الامین کا

قلب ہے اسی لئے اس کی سمجھ بوجھ درست ہے اور رفت اسکی انسان کی صورت میں
ہے ظاہر کی خبریں باطن میں اور باطن کی خبریں ظاہر میں اور روح الاعظم بھی کہتے ہیں۔
تمام مراتب کی تفصیل مرتبہ جامع میں جمع ہے۔ اس گرہ کو سرے سے کھولنا چاہیئے
تاکہ عقدہ معرفت مضبوط و محکم ہو اور قلب روح الامین کا نام انسان رکھا آنکھ کی تپلی
کے ذریعہ سے جو تمام صفات کو دیکھتی ہے اور سب پر جلوہ پرواز ہے انسان غمخوار
اور اس کے خلوت خانہ خاص کا مونس اور محرم ہے اس سے خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى
صُوْرَتِهٖ کو عین اختصاص ہے اس سے نسبت اختیار کی اور کہا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ
الْخَالِقِيْنَ درست رکھا اور اٹھایا صورت و معنی کے اعتبار سے کرہ عرش عالم کبیر ہے
اور انسان عالم صغیر اور معنی کے اعتبار سے عالم کبیر ہے اور کرۂ عرش عالم صغیر خالص خلاصہ عالم
کا انسان ہے اَلْاِنْسَانُ بُنْيَانُ الرَّبِّ بنیاد نہاد اس پر رکھی ہے تو اس رو سے ظہور ہے
اور اس رو سے بطون تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةً وَفِي
الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ ضَمِيْرٌ وَفِي الضَّمِيْرِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَنَا۔
سر وحدت اور تعین اور تجلی ذات کا مرتبہ ہے یہ لطیف و باریک عقدہ بغیر
عشق کے حل نہیں ہو سکتا۔ انسان دونوں رو اور دونوں وجہوں سے ذات کے
مراتب میں ہے اور اسماء صفات کا مرکز انسان چراغ ہے اور عالم طاقچہ دونوں سواد
کا سودا سویدا میں دیکھ تاکہ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ کا سود حاصل ہو فرد دل یک
قطرہ را اگر بر شگافی۔ برون آید از وصد بحر صافی۔ اور قلب کی تعریف یہ ہے کہ قلب مثل
ایک صاف شیشہ کے ہے اس میں چمک دمک ایسی ہے گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ
ہے۔ اس کی شناخت کے لئے اتنا کافی ہے کہ ایک شیشہ دوسرے سے ملا ہوا
ہے۔ اور نظر اس میں رہتی ہے قدم بقدم جو کچھ نظر آتا ہے اور اس کا عکس یا اس کا
اثر ہوتا ہے جیسے رنگ بوقلموں تمام بوقلموں نظر آتا ہے اور اگر قدم بقدم نہ ہو تو
محال ہے۔ پانی اپنی اس بے رنگی پر ہزار رنگ بدلتا ہے۔ اور رنگ وجود تقید میں
بیرنگ ہوتا ہے ہر رنگ کا اس شکل میں ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

شکل طائفہ یہ ہے: لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ



[illegible]

تیسری شکل جب سالک قید تقلید اور تحقیق سے گزر جائے تو دونوں ساحل کے درمیان قرار پکڑے یہاں وہ صورت جو آغاز و انجام نما ہے تجلیات مختلف کیساتھ یگانگی کر یگانگی کے پیرایہ میں دکھاتی ہے۔ اس میں اسرار الٰہی اور بادشاہی مصلحتیں مضمر ہیں اور یہ سب باتیں اپنے گمان سے ہیں ورنہ وہ ذات بے گمان ہے اور بنا حسن تفاوت کہ موجودگی کی جانب میں ہے یہ سب تجلیات اسماء کی وجہ سے ہے کہ آپس میں اندراج اور اندماج رکھتے ہیں یعنی ایک اسم کی تجلی دوسرے اسم کی تجلی کے شابہ اور اس میں ظاہر ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جب دو آئینے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو ضرور ایک کا عکس دوسرے میں پڑتا ہے مگر ہر ایک میں وہ جلوہ ذات ایک ہی ہے یہ شہود عین وجود ہے ازل و ابد اس میں نمودار ہیں۔ ہر حیوان اس کی صورت ہے اور ہر ذات اس کی ذات اور ہر صفت اس کی صفت جس چیز کو تو شہادت میں پائے اس کو انقلاب کیساتھ پہچان تاکہ قلب نہ ہے اور اختلاف و خلاف سب سے جاتا رہے ذات و صفات کا ربط پردہائے عزت میں مستور ہے یہ تیری بے علمی ہے کہ نہیں دیکھتا حالانکہ اندماج اسماء یعنی تجلیات اسماء کا آپس میں مشابہ ہونا یہ بھی قریب ہے جام محبت وحدت کی خالص شراب نوش کر اور جبتک مدہوش نہ ہو جائے برابر پیے جا شکل یہ ہے



لہ یہ شکل رابطہ ذات و صفات کی ہے جو اصل نسخہ میں موجود ہے اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ شکل [illegible] یہ فرق کی بری ہے ورنہ کل دونوں شکلوں کا ایک ہے [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے ص پر)

اے سالک اگر تو غیبی اسرار کا جاننے والا اور الحان محبت کا دیکھنے والا اور راز باطن کا ڈھونڈنے والا اور لطیف رمزوں کا سمجھنے والا ہے تو زنگار زبانکار کو آئینہ دل سے اٹھا اور عین آئینہ سے تلوین کے مشاہدہ کا معائنہ کر اور چون و چرا چھوڑ کر ہلپ کو پہچان ازل و ابد کو ایک بند میں دیکھ کر بینائی یہی ہے اور تجھ سے ہو سکے تو مبداء ظہور پر نظر ڈال اور اس کو پہچان کہ ظاہر و باطن کا ظہور اسی اشارہ سے ہے عشق اس کا بیان ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ ع سے مراد عین ذات ہے اور ش سے مراد سر ہے جو خلاصہ خاص ہے اور ق سے مراد قدم ہے جو وظیفہ ذات ہے سر مکنون نے جو ع وق میں مستور ہے ارادت ذات کے ساتھ شور و شغب اٹھایا تو ہر دو نما ش سے ایک دانہ پیدا ہوا اور عشق نے منہ دکھایا۔ اب چونکہ ہر دانہ ایک نسبت خاص رکھتا تھا عاشق و معشوق عشق کا ظہور ہوا۔ یہ آپس میں لگاوٹ رکھتے تھے اسلئے انہوں نے رنگ آمیزی پائی اور عین لطافت میں آراستہ ہوئے یہ حقیقت اصل ہے اور وہ دونوں بماہیت فرح جب ظاہر پوسے طور پر آراستہ ہوتا ہے تو ہر مظہر حسن عیاں معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ صفات کی تجلیات معلومات پر بے شمار ہیں اور ہر ایک مخزن اسرار ہے جس نے ان خزانوں کو عرفان کی کنجی سے نہ کھولا اس گنج اسرار سے محروم رہا اور عارف نہ ہوا اور ہمیشہ محجوب رہا۔ البتہ سالک راہ کے لئے شرط ہے کہ بند نفس میں پائے بند نہ ہوتا کہ ہر بند سے آزاد رہے اور یہ حال جبتک شغل گنج اسرار کی مواظبت نہ کرے میسر

(بقیہ حاشیہ) تصور کرے کہ یہ ذات وہی ذات ہے کیونکہ ہر ذات کی نمود اسی ذات سے ہے اور جس صفت کو دیکھے دل میں تصور کرے کہ یہ صفت وہی صفت ہے کیونکہ تمام صفات اس کی صفات سے ہیں بلکہ یہی عین صفت ہیں یہ بھی اسماء ہیں اور وہ بھی ہر اسم کی نمود انہی سے ہے بلکہ اس کا عین اسم ہیں اور ہر فعل وہی فعل ہے پس اس شغل کرے اس کے بعد کہ وہ ذات یہ ذات اور وہ صفتیں یہ صفتیں اور وہ اسماء یہ اسماء اور وہ افعال یہ افعال ہیں اس شغل سے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کا ظہور ہوگا۔ (مترجم)۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) لہ اس شغل کا تصور یہ ہے کہ اس کو برزخ صغریٰ اور کبریٰ قرار دے اسکے بعد۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲)

ذات		صفات
	۹۲۲۵۵	
۳۵۵۱۸۵۵		۳۵۵۱۵۹۵

نہیں ہوتا اور جب مواظبت کرے گا تو تھوڑے سے دنوں میں [illegible] حقیقت روشن ہوگی۔ انشاء اللہ کہ مالک الملک اور عالم غیب و شہادت [illegible] کی نسبت قدیم سے حروف کا اشارہ ہے۔

[illegible]

دیگر یہ اشغال سالک میں دھیان حاصل کیا [illegible] کہ چاہئے [illegible] کرے اس میں مراتب وجود و شہود کی تحقیق اجمالاً ہے [illegible] وجود و شہود کی تفصیلاً۔

یہاں ماہیت وجود و شہود کی تفصیل بیان کی جاتی ہے تاکہ [illegible] کشف کو [illegible] واقع ہو جائے کہ دیدہ بصیرت سے دیکھے اور دل و جان سے قبول کرے۔ ذات ہستی مطلق کو کسی وصف میں تقید نہیں ہے بلکہ مطلق ہے مگر ہستی میں ایک ذات ایسی ہے جو شیون اعیان کی قابلیت رکھتی ہے اور شیون تقید کے ساتھ معلوم ہیں علم میں لیکن کسی میں نہ وقوف علم ہے۔ نہ تقید معلوم نہ نقصان نہ شہود ذات وحدت سے لے کر حقیقت انسانی تک مراتب الٰہی ہیں اور حقیقت انسانی سے [illegible] خاک تک مراتب کونی مراتب کونی قید وجود میں ہیں اور مراتب الٰہی تلوین شہود میں اور حقیقت انسانی دونوں کو شامل ہے مگر ما بظہور کا مرکز یہ ہے اگر مرکز نہ ہوتا

(بقیہ حاشیہ) اسمی ذات کو اپنے میں تصور کرے اور ان صفات سے اس طرح پر موصوف کرے کہ حق [illegible] ملک الملک کہ عالم الغیب و الشہادت است منزہ و ملاحظہ کرے ہی ہے کہ تمام صفات و صفات است [illegible] تمام حاضر و ناظر و شاہد است پھر یہاں سے ملاحظہ کرے کہ شاہد کہ ماحوزات شاہد کہ تمام صفات قدیم بذاتہ و صفاتہ و عالم غیب است منزہ ملاحظہ اور یہ خیال کرے کہ جیسے یہ صفات حق قدیم ہیں صفت خلق بھی قدیم ہے کیونکہ حق منزہ صورت خلق سے مشبہ ہے چنانچہ شیخ محی الدین نے خصوص میں لکھا ہے الحق المنزہ ہو الخلق المشبہ تنزیہ باعث سرد بطون ہے اور تشبیہ باعث ظہور ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ طریقہ اس کے شغل کا یہ ہے کہ اول ذات کو دیکھے پھر صفات کو دوسرے ذات کو صفات کے ساتھ دیکھے تیسرے اول ذات کو دیکھے پھر صفات کو پھر ذات کو اور جو ان تین حال سے خالی ہے اس کو کچھ حاصل نہیں

نزدیک شے دوسری سے ممتاز نہ ہوتی بلکہ ظہور نہ ہوتا جانب غیب عالم ملکوت ہے
اور جانب شہادت عالم ملک جب حضرت رب الارباب کی مرضی ہوتی ہے کہ کسی
شے کو مرکز میں وجود بخشے تو مراتب غیب و شہادت کہ استعدادات شے سے قربت
رکھتے ہیں ایک بند ہوتی ہیں اور صورت ارتسام حاصل کرتے ہیں اور ہر ایک بدایت
سے لے کر نہایت تک مرتبہ بہ مرتبہ ہیں اگر انسان ہے اپنے اپنے مرتبہ پر قرار پکڑتا ہے
یعنی ذات وصفات کی ہیئت ہر صورت میں ظاہر ہوتی ہے اس جگہ تجلی اکمل واتم
ہوتی ہے یہاں تک تعین مراتب کا اجمالاً و تفصیلاً بیان ہوا اب جاننا چاہیے کہ حقیقت
روح کیا ہے اور ماہیت جسم کیا ہے تاکہ سیر سلوک میں خلل واقع نہ ہو۔

آگاہ ہو کہ شیون اعیان جو مرتبہ ذات میں ہیں حقیقت میں صفات سے
ہیں جب مرتبہ وحدت سے تنزل کرتے ہیں تو جمع انوار واحدیت میں کہ جمعیت
کا مرتبہ ہے پہنچتے ہیں اور ہر ایک معلوم علمی کے ساتھ مقید ہوتی ہیں ان کو صور علمیہ
کہتے ہیں جب وہاں سے تنزل کرتے ہیں تو مقام الطف یعنی ایک نہایت پاکیزہ
اور لطیف مقام میں پہنچتے ہیں وہاں ان کو ارواح مجردہ کہتے ہیں۔ یہ اس مرتبے میں
اپنے شعور وجود کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں جب مرتبہ ارواح سے عالم الطف میں
[illegible] کو امثال و خیال مخصوصہ کہتے ہیں تنزل کرتے ہیں تو اس مرتبہ میں ان کو وجود
مرکبات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہے روحی صورت خلق ہے یعنی صورت مثالی صورت خلق ہے روح و جسم کا جو کچھ
بیان تھا ختم ہوا اطوار سالک معلوم کرنے چاہئیں کہ طریق سلوک میں کیا کیا گزرتی ہے
جاننا چاہیے کہ سالک جب تزکیہ اور تصفیہ میں قدم رکھتا ہے تو رنگ برنگ کے
اشغال حد سے زیادہ نظر آتے ہیں جو کچھ عالم خلق میں ہے سالک اس کی صورت کے
ہم رنگ ہو جاتا ہے اور گزر جاتا ہے خواہ جسم علوی ہو خواہ سفلی نہایت کو نہ تک
[illegible] دیکھتا ہے فقط ماہیات تجلیات ختم ہو گئیں اب صفت سالک اور
اس کی قسمیں معلوم کرنی چاہئیں۔

سالک دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ کہ اپنے علم سے مرتبہ مرتبہ طے کر کے آخر
مرتبہ معیت حاصل کرتا ہے جب یہ سالک اخلاص کے ساتھ بند جسم سے خلاصی پاتا
ہے تو اسکی سیر و سلوک ابدالآباد تک علم کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی تردد نہیں ہے صار
العبد فانیا والحق باقیا اس کی ترقی اور اس کا تنزل علم معیت کے ساتھ ہے۔

دوسرا وہ ہے جو ترقی کرتے وقت تمام مراتب تنزل کو حالت عروج میں اپنے
ساتھ لے جاتا ہے اور کوئی بغیر اس کے موجود نہ ہو یہ انتہا منتہائے یقین سالک میں فانی ہوتا
ہے صار العبد فانیا والحق باقیا۔ جو سالک اس درجے پر پہنچتا ہے اسکو انقلاد
ترقی اور تنزل نہیں ہوتا ایسے سالک کی نسبت اگر کوئی خیر و شر کا خیال کرتا ہے
تو مناسب اس کی طرف عائد ہوتی ہے اور سالک کو اس [illegible]
اس سالک کا تصرف ہمیشہ رہتا ہے اور اس شغل کے درجات بہت ہیں [illegible]
[illegible] بعض کی طرف اشارہ کیا گیا [illegible] روشن ہوں گے [illegible]
[illegible] دولت کے [illegible]

[illegible]

شجرۂ توحید

ظ ظ

ظ ظ

جب سالک یعنی چلنے والا اذکار و اشغال سے گزرے تو آگے قدم رکھے اور ارکان ثمانیہ میں عمل کرے یہ ذکر معارف کے خزانوں کی کنجی ہے جو کہ معرفت اور وحدت

نسبت حق کے تصور کرے اور شاہد شرہ کو یہ نسبت سالک کے خواہ کشش میں ملے یا تصور میں ملاحظہ کرے اس تصور کو رکھے دوسرا طریق یہ ہے کہ صفات کو فرح فزا کے ساتھ متصف کرے اس صفت سے شاہد کو قدوس است شاہد کریما است شاہد کو بصیر است شاہد کریم است شاہد کر شاہد است پھر شاہد شرہ فزا کو تمام صفات سے متصف کرکے شاہد اصل تک پہنچا اس سند سے شاہد کو علیم است شاہد کو بصیر است شاہد کریما است شاہد کر قدوس است شاہد کر شاہد است پھر اصل کر دوسری صفت سے فرح الفزا کیساتھ متصف کرکے شاہد فرح الفزا تک پہنچائے اس سند سے شاہد کر ودود است شاہد کر قدوس است شاہد کریما است شاہد کو بصیر است شاہد کریم است شاہد کر شاہد است پھر اس شاہد شرہ کو تمام صفات کیساتھ موصوف کرے اور شاہد اصل تک پہنچائے اس سند سے کریم است شاہد کو بصیر است شاہد کریما است شاہد کر قدوس است شاہد کو ودود است شاہد کر شاہد است پھر علیحدہ اصل کو تمام صفات سے متصف کرے اور شاہد فرح تک پہنچائے وعلیٰ ہذا ۱۲۔

... اب پہلے شغلوں سے حاصل ہو چکے ہیں اور جو کچھ مستور رہے ہیں یعنی حاصل نہیں ... وہ سب اس ذکر کے عمل سے قرار پائیں گے اور ظاہر ہوں گی نیز بے انتہا ... اور بے شمار مکاشفات کا ظہور ہوگا لازم ہے کہ حالت ذکر میں کوئی رکن ... ارکان میں سے فوت نہ ہو یعنی چھوٹ نہ جائے اگر فوت ہو جائے یعنی چھوٹ جائے ... از خزانہ وحدت و معرفت تک رسائی تو ہو جائے گی مگر دروازہ مفتوح نہ ہوگا ... چاہئے کہ پہلے ارکان کو اس کے محل و موقع میں قرار دے ایک رکن کو تحت یعنی ... کے نیچے سے نکال کر باقی ارکان کو اسی رشتہ میں شامل کرکے فوق یعنی ام الدفاع ... تک پہنچائے مگر ایک کو ایک سے ممتاز نہ کرے ایک ایک دکھائے اگر ضمن ندا ہو ... خطرہ پیدا ہو اہات سبعہ سے دفع کرے اور پھر اسی طرح ذکر میں مشغول ہو جائے ... تحت سے فوق تک پے در پے تین کشش اور نفس نفیس کو کسی جانب راہ نہ دے ... کچھ شعور ہو جائے اور فنا کا ذائقہ چکھے تو وہاں نفیس نفیس کر لوٹائے تاکہ تحت میں ... یہاں جو صفت ذاتی پیدا ہو اس کا ملاحظہ کرے جب اس سے تنزل ہو تو ... چاہئے کہ صفات افعالی میں ہوشیاری کرے اور ظاہر و باطن میں بغیر تعرف متعرف ... کے تصرف نہ ہو پھر اسی طرح ذکر کی مواظبت کرے فجر سے چاشت تک اور مغرب ... کے بعد اور تہجد کے بعد جتنا ہو سکے عمل کرے خصوصاً جاڑوں میں اس ذکر کی کثرت ... اور باقی موسموں میں جتنا ہو سکے۔ اگر ذکر تحت و فوق نہ ہو سکے تو حروف و صورت ... کی مواظبت کرے انشاء اللہ ثمرات بے شمار ظاہر ہوں گے۔ وھذا اسر من اسرار ... اللہ لا یدرکہ الا العارف الکامل (یعنی یہ ذکر خدا کے بھیدوں میں سے ایک ... بھید ہے اس کو عارف کامل کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا) بیت

برزخ و ذات و صفات و شدہ ملہ تحت و فوق
ے نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق

برزخ ب ذات ص صفت م ت تحت ش شد م ع و د واحد

جب سالک اس ذکر کی واردات سے گزر جانے اور ہر رنگ سے بے رنگی

چلے تو جو اشغال اب لکھے جاتے ہیں ان کو محاربہ صغریٰ یا کبریٰ کے حکم سے عمل میں لاوے یعنی انہیں آٹھ رکنوں میں ان سب کی کشش کرے اگر ہر ملاحظہ کو آٹھ کشش سے کھینچے تو اس کو صغریٰ کہتے ہیں اور اگر اسم ذات کے اعداد کے برابر (کہ ۶۶ ہیں) کھینچے تو اس کو کبریٰ کہتے ہیں۔ **دوسرا طریق** یہ ہے کہ اگر کسی اسم کو اسمائے حسنیٰ میں سے اس کے حروف کے برابر کھینچے تو اس کو صغریٰ کہتے ہیں اور اگر اس اسم کی تمام اسمائے حسنیٰ کے اعداد کے موافق کشش کریں تو اسکو کبریٰ کہتے ہیں اور لطیفہ غیبی میں لکھا ہے کہ اگر ہر سانس میں ایک مرتبہ ذکر کرے تو محاربہ صغریٰ ہے۔ اگر ہر سانس میں سو یا دو سو مرتبے ذکر کرے تو محاربہ کبریٰ کشش کا طریقہ یہ ہے۔

ؔ اس شغل کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ یہ ہے کہ حرفا بعد حرف الّا کو زبان سے کہے اور ھو کو ناف کے نیچے سے نکال کر ام الدماغ تک پہنچائے اگر صرف ھو اس صدا میں پیدا نہ کرے اور صدا کو صدائے زنبور کی طرح زیق: کرے) اور دوازدہ رکن میں صدائے ھو کے اندر حرف پیدا کرے اور کوئی صفت صفات میں سے مفہوم ملاحظہ کے ساتھ صدائے ھو میں ملاحظہ کرے اور جب ام الدماغ میں پہنچے تو دائم قائم حاضر ناظر شاہد کا تصور کرے اور شاہد میں اپنی طرف اشارہ کرے اور سانس چھوڑے اور تصور کرے کہ شاہد میں ہوں اور پھر دم کو آہستہ سے چھوڑے پھر اس تصور سے شاہد حاضر ہے اور ناظر ہے آہستہ آہستہ دم کو چھوڑے کہ تمام صدا بھر جائے پھر سرے سے شروع کرے یا جب ھو کو ناف سے نکال کر ام الدماغ تک پہنچائے اور اس کے درمیان کوئی خطرہ پیدا ہو تو اس کو ہفت صفات ذاتیہ رد کرے اور ندائے ھو کو ام الدماغ تک پہنچائے اور اس ندا میں گم ہو جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اسی طریق سے اسم ذات کو کشش میں لائے اور میں کشش میں اسم ذات کو صفات اثبات میں سے کسی صفت کے ساتھ مفہوم ملاحظہ کیساتھ ملاحظہ کرے جب ام الدماغ میں پہنچے پے درپے تین مرتبے کشش کرے یا زیادہ جب تک طاقت رہے۔ اور صفات کا ملاحظہ نہ چھوڑے یہاں تک کہ بے شعور ہو جائے اس کے اثر سے سالک مرتبہ علیا پر پہنچے گا اور جو ذات کہ صفات کے ساتھ متصف کی تھی اس سے متصف ہوگا جب ہوش میں آئے تو صفت سمیع و بصیر کے ساتھ متصف ہوا اور ایسے ہی دوسری صفتوں سے اور پھر از سر نو اسیطرح شروع کرے اس کی وجہ سے سالک ہر صفات موصوف ہوگا۔ اس طریق کو نگاہ رکھے باقی تمام اشغال متعلقات کو ہشت رکن میں کشش کرے یعنی ہر اسم کو مفہوم ملاحظہ کے ساتھ جدا جدا کشش کا طریقہ مرشد سے معلوم کرے ۱۲۔

سند ذات صفاتی

ب اص س د ق ح ن ش سمیع

ب اص ب د ق ح ن ش بصیر

ب اص ع د ق ح ن ش علیم

ب اص ح د ق ح ن ش حلیم

ب اص ح د ق ح ن ش حی

ب اص ق د ق ح ن ش قدیر

ب اص م د ق ح ن ش مرید

سند اسمائے تقدیسی

ب اص ق د ق ح ن ش قدوس

ب اص س دق ح ن ش سبوح

ب اص س دق ح ن ش سبحان

ب اص س دق ح ن ش سلام

ب اص س دق ح ن ش متعال

ب اص ل د ق ح ن ش لطیف

سند اسمائے تنزیہی

ب اص ظ ع دق ح ن ش عظیم

ب اص ك دق ح ن ش کبیر

ب اص ج د ق ح ن ش جلیل

ب اص ج د ق ح ن ش جمیل

ب اص م د ن ح ن ش متکبر

ب اص ع د ق ح ن ش عزیز

ب اص و د ق ح ن ش واسع

ب اص م د ق ح ن ش ماجد

سند اسمائے ازلی و ابدی

ب اص ا د ق ح ن ش احد واحد

ب اص اا د ق ح ن ش اوّل آخر

ب اص ب ظ دق ح ن ش باطن ظاہر

ب اص ق ب دق ح ن ش قدیم باقی

سند اسمائے سلبی

ب اص ح د ق ح ن ش حی

ب اص غ دق ح ن ش غنی

ب اص ر د ق ح ن ش رفیع

ب اص م د ق ح ن ش مبین

ب اص ق دق ح ن ش قوی

ب اص ع د ق ح ن ش علی

سند اسمائے ثبوتی

ب اص م دق ح ن ش ملك

ب اص م دق ح ن ش مؤمن

ب اص م دق ح ن ش مہیمن

ب اص خ د ق ح ن ش خالق

ب اص ب دق ح ن ش باری

ب اص م دق ح ن ش مصوّر

ب اص غ دق ح ن ش غفّار

ب اص ق دق ح ن ش قہار

ب اص و دق ح ن ش وہاب

ب اص ر د ق ح ن ش رزاق	ب اص ب دق ح ن ش باعث
ب اص ف دق ح ن ش فتاح	ب اص ش دق ح ن ش شہید
ب اص ق د ح ن ش قابض	ب اص ح د ق ح ن ش حق
ب اص ب دق ح ن ش باسط	ب اص و د ق ح ن ش وکیل
ب اص ح دق ح ن ش حافظ	ب اص ح دق ح ن ش حمید
ب اص ر د ق ح ن ش رافع	ب اص ا د ق ح ن ش اوّل
ب اص م د ق ح ن ش معز	ب اص م دق ح ن ش محصی
ب اص م د ق ح ن ش مذل	ب اص م دق ح ن ش مبدئ
ب اص م دق ح ن ش حکم	ب اص م دق ح ن ش معید
ب اص ع دق ح ن ش عدل	ب اص م دق ح ن ش محیی
ب اص ش دق ح ن ش شکور	ب اص م د ق ح ن ش ممیت
ب اص ح د ق ح ن ش خبیر	ب اص م د ق ح ن ش ماجد
ب اص ح [illegible] ح ن ش حکیم	ب اص و دق ح ن ش واحد
ب اص غ دق ح ن ش غفور	ب اص م دق ح ن ش مقتدر
ب اص ح دق ح ن ش حفیظ	ب اص و دق ح ن ش والی
ب اص ح دق ح ن ش کریم	ب اص ت دق ح ن ش تواب
ب اص ر دق ح ن ش رقیب	ب اص م ا دق ح ن ش منعم
ب اص ح دق ح ن ش حسیب	ب اص ب دق ح ن ش باقی
ب اص م ق ح ن ش مجیب	ب اص م دق ح ن ش منتقم
ب اص و دق ح ن ش واسع	ب اص م دق ح ن ش مقسط
ب اص ح دق ح ن ش حلیم	ب اص ض دق ح ن ش ضار
ب اص و دق ح ن ش ودود	ب اص ن دق ح ن ش نافع
ب اص م دق ح ن ش مجید	ب اص ن دق ح ن ش نور

ب اص ھ دق ح ن ش ہادی
ب اص ب دق ح ن ش بدیع
ب اص ر د ق ح ن ش رحیم
ب اص ص دق ح ن ش صبور
ب اص ر د ق ح ن ش رشید
ب اص ص د ق ح ن ش صادق

سند اسمائے ملفوف

ب اص ظ ع ی دق ح ن ش علی الاعلیٰ
ب اص ع م د ق ح ن ش علیم الاعلم
ب اص ک ر د ق ح ن ش کبیر الاکبر
ب اص ک ب دق ح ن ش قریب الاقرب
ب اص ل ف د ق ح ن ش لطیف الالطف
ب اص ک م د ق ح ن ش کریم الاکرم
ب اص ن ر د ق ح ن ش نور الانور

نوع دیگر

ب اص ا ن دق ح ن ش اجود الاجودین
ب اص ا ن دق ح ن ش اکرم الاکرمین
ب اص ا ن دق ح ن ش ارحم الراحمین
ب اص ذ م دق ح ن ش ذوالفضل العظیم
ب اص م ی دق ح ن ش محی الحی
ب اص ر م دق ح ن ش رؤف الرحیم
ب اص ع م دق ح ن ش علی العظیم

سند اسمائے اخوات

ب اص ق دق ح ن ش
ب اص د د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ق دق ح ن ش
ب اص ظ د ق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش
ب اص ع دق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص ن دق ح ن ش
ب اص ہ دق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش
ب اص ب دق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ق دق ح ن ش
ب اص ظ د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص ت دق ح ن ش
ب اص ہ د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش

جب صوفی وقت چاہے کہ تمام مراتب عملی وجہ التفصیل طے کرے اور اس
میں عمل ستیوئے ہستی اس پر ایسا غالب ہو کر وصول و فصول کی بھی تمیز نہ کر
سکے اور اس کمال شغل بسیار منتشر ہو کے ہو جائے نہ اس عالم میں گزر نہ اس عالم میں نظر
تمام مراتب قیت و کونیت اس کے آگے کمان ہو جائیں اور اپنی کمان کمین سے تمام
تعینات کو گمان کرے کہ واقعی گمان ہے تو چاہیئے کہ اس وقت عمل اجمال تجلیات
اختیار کرے تاکہ حال سے ہوشیاری ہو کیونکہ اس شغل کے اول ایک عنوان نہیں ہیں
اور اسی سبب سے ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کر سکتا۔ اور مراتب غیب و شہادت
کو عیان کی وجہ التحقیق میں عیاں دیکھے اور جنون وور ہو تعینات کی صورت جیسی
ہے ویسی ہی باسیقی نظر آئے اور [illegible] سے متصف ہو۔

ب اص م ق ص ہ ق ح ن ش
ب اص م م ح ہ ق ح ن ش
ب اص ح ح ح ہ ق ح ن ش
ب اص ص ح ہ ق ح ن ش
ب اص و ہ و ہ ق ح ن ش
ب اص ع ق ہ ق ح ن ش
ب اص ب ح ہ ہ ق ح ن ش
ب اص م م ص ہ ق ح ن ش
ب اص ص م ح ہ ق ح ن ش
ب اص ل ح ح ہ ق ح ن ش
ب اص ع ع ش ہ ق ح ن ش
ب اص ع ع ط ہ ق ح ن ش
ب اص م ج ج ہ ق ح ن ش
ب اص ث م ہ ق ح ن ش

ب اص و ح ا و ق ح ن ش
ب اص م ب ش و ق ح ن ش
ب اص ح و ق و ق ح ن ش
ب اص م و ح ہ ق ح ن ش
ب اص م م م ہ ق ح ن ش
ب اص م م ح ہ ق ح ن ش
ب اص ق و م ہ ق ح ن ش
ب اص و اص ہ ق ح ن ش
ب اص ق م م ہ ق ح ن ش
ب اص م ۱۱ ہ ق ح ن ش
ب اص ط ب و ق ح ن ش
ب اص ص ت د ق ح ن ش
ب اص م م ع د ق ح ن ش
ب اص م م ہ د ق ح ن ش

ب اص م ج غ دق ح ن ش
ب اص م م م دق ح ن ش
ب اص ض ن ن دق ح ن ش
ب اص ۲ ب ب دق ح ن ش

ب اص د ر ص دق ح ن ش

اے محقق راہ مدقق رہ اور اسماء و صفات کو بوجہ جلال و جمال و مشترک پا۔
اور تمام صفات جلال کو مرتبہ جلال میں تصور کر اور ان کے حالات کا مشاہدہ کر کہ
تمام جلالی مرتبہ جلال میں کاشف ہیں اور ذات منکشف کیونکہ وصفیت کسی شے کو
قبول نہیں کرتی مگر واحد القہار مگر تحقق مشرت اس کا حجاب ہے اس کا دفع
ہونا غیر ممکن ہے ہمیشہ اس طرف سے ثبوت اور اس طرف سے سقوط ہوتا ہے۔
اور تمام جمالی کو مرتبہ جمال میں پائے کیونکہ ذات حجاب جمال میں محتجب
ہے یعنی جمال ذات کا پردہ بنا ہوا ہے احسن اور ملاحت تلوین اس پر دوسرا
رنگ دکھاتی ہے۔ اس طرف سے مشاہدہ اس طرف سے معاینۂ خلق و حق پر لحاظ
چاہتے ہیں کہ تلوین سے نکلیں اور تمکین میں رہیں لیکن عشق شور انگیز نہیں
چھوڑتا۔

جب اس سے گزرے تو اسمائے مشترکہ کا اسم ذات میں ملاحظہ کرے کہ جمع اور تفرقہ
اس جگہ برابر ہے جمع عین ہیں اور تفرقہ صفات ہیں۔ اس کی جانب غیب ہے اور دوسری جانب
جانب شہادت اسمائے مذکورہ اعراف کا حکم رکھتے وہ جانبین کے اثر ہوتا ہے اور ہر ایک
پر نظر رکھتی ہے اور کسی میں گزر نہیں ہے یہ مقام مقربان درگاہ الٰہی ہے جو مقرب اس
مرتبہ پر پہنچے خاص و عام کر لازم ہے چنانچہ کلام قدسی میں اہل ولایت کے بارے میں وارد ہے
یا اھل الولایۃ من اذکرنی فی ربث بقربی فقد کفر۔

اسمائے اجمالی

ب اص ع دق ح ن ش
ب اص ج دق ح ن ش
ب اص م دق ح ن ش

ب اص ق دق ح ن ش
ب اص ق دق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش

ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ك د ق ح ن ش
ب اص ج د ق ح ن ش
ب اص ن د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ذ د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ض د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ص د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص س د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش

ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص ف د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ل د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص غ د ق ح ن ش
ب اص ش د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ك د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ث د ق ح ن ش
ب اص ق د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ص د ق ح ن ش

ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ت د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش

اسمائے مشترک

ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ف د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص س د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش

ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص س د ق ح ن ش
ب اص ح د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص ا د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ا د ق ح ن ش
ب اص ا د ق ح ن ش
ب اص ظ د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص و د ق ح ن ش
ب اص د د ق ح ن ش
ب اص م د ق ح ن ش
ب اص ج د ق ح ن ش
ب اص غ د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش
ب اص ج د ق ح ن ش
ب اص ع د ق ح ن ش
ب اص ب د ق ح ن ش
ب اص ر د ق ح ن ش

جب سالک اشغال مذکورہ سے فارغ ہو تو چاہیئے کہ وہ عین میں مشغول ہو کہ اتمام کار صوفی کا یہی شغل ہے الصوفی ھو اللہ اسی مرتبہ میں کہا ہے کیونکہ اس کا حال غیب شہادت میں ہوتا ہے اور کل شئی ھالک الا وجھہ اس کے وجود کا وصف ہے اینما تولوا فثم وجہ اللہ اس کے شہود کا مشاہدہ ہے اگر ستار کی تجلی میں عین کو عین پائے اور ظہور زمین میں عیان دکھلائے مگر اس مقام میں اپنی آپ کو علم معلومات سے نگاہ رکھے کیونکہ جب اپنی طرف متوجہ ہوگا تو حضور سے بے حضور ہو جائیگا اور جب شہود میں آئے گا تو بے شہود ہوگا ایسا حاضر الوقت رہے کہ شعور علمی بالکل نہ پیدا ہو اسی مقام پر کہا ہے کہ العلم حجاب اللہ الاکبر کیونکہ علم بے معلوم کے نہیں ہے اور یہ منزل سادگی اور آزادگی کی ہے جس سالک نے اس مقام سے گزر کر کائنات سے قدم بڑھایا تمام درویشاں کے دیدۂ بصیرت اس کے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے قدمی علی بصیرۃ کل اولیاء اللہ مانی اس سے زیادہ خبریں اس جماعت کی زبان سے بیان نہیں ہو سکتیں جو ای محقق راہ کبھی کبھی فکر مبدء و معاد میں ترقی و تنزل کے طریق سے ہوش رکھ کر مرتبہ غیب کا دروازہ عینیہ اور عزیت سے بند تھا اچانک عشق کی کنجی وہاں پہنچی اور اس گنج مخفی کا دروازہ کھلا اور حقیقی شیون الٰہیہ تھیں سب بلا شعور و حضور اس کے تعین میں متعین ہوئیں پھر انہی شیون نے ہر تنزل میں ایک نیا وصف اختیار کیا اور ہر مرتبہ میں ایک نام علیحدہ پایا مثلاً احدیت میں شیون۔ وحدت میں صفات احدیت میں اسماء الٰہی اور ان کے صور (یعنی اشکال) جن کو صوفیہ اعیان ثابتہ اور حکماء صور علمیہ مرتبہ ارواح عالم میں عقول و نفوس مجردہ کہتے ہیں۔ اس مرتبہ میں وجود اشیاء اس وجود کے ساتھ متصف ہوتا ہے جس کی وجہ سے اپنے وجود اور اپنے اشکال کے وجود کا شعور ہوتا ہے اور مرتبۂ امثال میں ان کا نام خیال منفصل رکھا جاتا ہے اس مرتبہ میں ان کا ظہور مرکبات لطیفہ کی صورتوں میں ہوتا ہے جو تجزی اور تبعیض اور خرق و التیام کے قابل نہیں یعنی نہ مادہ مطلق ہیں نہ مجرد مطلق اور

[illegible] میں ان کو عالم ملکوت اور عالم اجسام [illegible] مرکبات کثیفہ کی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے جو [illegible] کے قابل ہیں یعنی ان کے اجزاء ہو سکتے ہیں [illegible] ہیں یعنی کوئی مرتبہ بغیر شیون کے صورت کا حامل نہیں [illegible] نسبتیں ہیں۔ اعلیٰ ادنیٰ اوسط اور نسبت کے [illegible] ہوں گے اور غیب [illegible] تنزل کے ساتھ شہادت میں [illegible] ہوتے ہیں۔ دائرہ یہ ہے۔



اور اس کا عکس شہادت سے مراتب غیبیہ کی طرف راہ نما ہے ہر مرتبہ میں غیب بے نشان ہوگا اس دائرہ کا عکس یہ ہے۔



اے محقق خوب سمجھ لے کہ تدقیق معرفت سے آگاہ ہونا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ ترقی و تنزل شہود میں ہے نہ وجود میں حضرت وجود اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے (نہ اس کو ترقی نہ تنزل نہ تغیر نہ تبدیل) چونکہ شہود وجود پر عارض ہے اور حضرت وجود میں تمام صفات کی قابلیت ہے لہذا بلا ظہور چارہ نہیں یعنی بغیر ظہور کے صورت گیر اور کمال پذیر نہیں ہوتا چند کلمے لطیف دقیق عبارت میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اُن کو سن تاکہ کبریائی کے پردے اور عظمت اے تیرے کی چادر کی تجھ کو حاجت نہ ہو۔ اللہ احد اللہ صمد کمال عظمت اور کبریائی وجود کی ہے

اللہ احد یکتا ہے اللہ صمد بے مثل ہے اپنا مثل اور برابر کا نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی جناب پاک ہیں۔ وصل۔ فصل۔ قرب۔ بعد جسم۔ جوہر۔ خلوت۔ اتحاد خرق التیام کچھ بھی نہیں وہ سب سے منزہ اور مبرا یعنی پاک صاف ہے اس کا وجود اس کی عین ذات ہے اور وجود شہود عین تکوین البتہ آپس میں تغائر اعتباری ضرور ہے مگر صدا و ندا کی طرح ہمیشہ ہمدم ہیں۔ ندا ہمیشہ قدم میں ہے اور صدا ندا کی ساتھ عدم میں حضرت وجود متجلی صفات سے متجلی ہے اور حسن معلوم کے ساتھ متجلی سراب کو آب دیکھ آب کو سراب نہ دیکھ۔ سراب کو سراب کہہ سکتے ہیں۔ آب کو سراب نہیں کہہ سکتے ہیں اگر کوئی عارف سمجھے کہ خود نمائی میں راہنمائی نہیں ہے تو معلوم کرے کہ اسم و رسم میں جدائی کے سوا کچھ نہیں ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ الذات فی الصفات حجاب والصفات فی الاسماء حجاب والاسماء فی الافعال حجاب والافعال فی الاسماء حجاب والاسماء فی الصفات حجاب والصفات فی الذات حجاب یعنی ذات صفات میں حجاب ہے اور صفات اسماء میں اور اسماء افعال میں اور افعال اسماء میں اور اسماء صفات میں اور صفات ذات میں، حجاب میں ظلمات رونما ہے آیہ کریمہ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اسی کیطرف اشارہ کرتی ہے۔

اے محقق اگر تو اپنے آپ کو پانا چاہتا ہے تو اس شغل معرفت کی ملازمت اور مواظبت کرتا کہ کن فیکون سے خلاصی پائے اور یگانگی تیرے دیدۂ بصیرت میں سمائے اور عین وعیان تجھ کو ایک نظر آئے کسی بزرگ کا قول ہے۔ شعر

ہر چہار آمد برون زین ہر چہار روئے جاناں گشت ناگہ آشکار

اس کا طریق یہ ہے کہ اوّل ھو کو شش جہات سے باہر ملاحظہ کرے تاکہ حس حقیقی کو بے اختیار سنے اور ۱ اوّل اور ۷ آخر ہو۔ دائرہ ہواء ہویت یہ ہے۔

(دائرہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

هو الاول الآخر

ہے کرے کہ النهاية هو الرجوع الى البداية سالک کو ہر حال میں لازم ہے
کہ اس مرتبہ میں ذکر ارادت کی مواظبت کرے اگر ہمیشہ اور ہر وقت نہ ہو سکے تو
صبح وشام التزام رکھے اگر صبح وشام دونوں وقت نہ ہو سکے تو فقط شام کو کیا کرے
اور اس ذکر میں نفی واثبات مع الفکر وارادت کا طریقہ یہ ہے کہ نفی کے وقت
سکان مراتب کو ملاحظہ کرے اور اپنے حسب حال لا معبود لا مطلوب لا مقصود
لا محبوب لا مشہود لا موجود اور ایسے ہی امہات سبعہ اور نود نہ نام باری تعالی
اور ایک ہزار ایک نام ارادۃ کا عمل کرے اس سند سے لا الہ الا اللہ لا الہ الا
اللہ ذکر ارادت اسم ذات کو انواع مذکورین میں نگاہ رکھے اور تمام اسمار ارادت
میں سے ہر ارادت کے سات بطن کے ساتھ مواظبت کرے اس صورت سے [illegible]

[illegible]

نیز جاننا چاہیے کہ ذکر ارادۃ ایسا ذکر ہے جس کے فائدے نہ لکھے جا سکتے
ہیں نہ بیان ہو سکتے اگر چالیس روز اشارت حروف سے عمل کرے تو اس پر ایسی حالت
طاری ہو جائے کہ سوائے وحدۃ الوجود کے کچھ نہ دیکھے تمام صور اشیاء اس کو اس طرح
نظر آتی ہیں جس طرح پانی میں ستارے نظر آتے ہیں یا آئینہ میں صورتیں محسوس ہوتی ہیں
اور وجود کثیف اس کو مس نہ کرے گا۔ جب یہ حال ظاہر ہو تو چاہیے کہ زیادہ عمل
کرے اور نہ ڈرے یہاں تک کہ آگے بڑھے اور رائی اور مرئی دیعنی دیکھنے والا

[illegible] میں کہ دیکھ رہا ہے) دونوں اس کی نظر میں نہ آئیں۔ حالت ترقی میں سقوط
[illegible] ت تنزل میں ثبوت ہے۔ ذکر ارادۃ یہ ہے۔

[illegible]

نیز جب اس ذکر سے فراغ حاصل ہو تو مراقبہ ذیل کو اپنا مراقب حال بنائے
ارادہ یہ ہے کہ ابد سربستہ ازل ہے اور ازل پابستہ ابد اور ازل وابد دونوں وجود
ابد سے سربستہ ہیں اور بدایت ونہایت کا وجود ایک ہے۔
جب اس حال کا مشاہدہ اور معائنہ کرنا چاہے تو اس شغل میں مواظبت
کرے د ق ش تین میم اور ایک واؤ اور شین کا اشارہ جو حروف مقطعات کے
تحت میں لکھا گیا ہے اور اس کے اوپر طاءا سے اشارہ کیا ہے اس کو سمجھے اور مفہوم

ملاحظہ اور معائنہ کر بواسطہ کاف و صاد کے اوّل و آخر نگاہ رکھے اور حالت صعود و ہبوط میں ملاحظہ ذات کو صفات کیساتھ اور ملاحظہ صفات کو ذات کے ساتھ اپنے میں معائنہ کرے کہ المعاینۃ رؤیۃ اللہ بلا حجاب یعنی معائنہ اللہ کو بے حجاب دیکھنا ہے، اور واؤ سے فی کل نفس واحد مراد ہے اور شین کو شدۃ سے تعبیر کرتے ہیں چاہیے کہ ہر سانس میں شدۃ کو شاھد کے ساتھ اپنے اندازہ اور امکان کے موافق تصور کرے ظا اور طا سے ظاہر و باطن کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ہمیشہ ظاہر و باطن ذکر میں رہے اگر ذکر کی طاقت نہ ہو تو فکر کرے چنانچہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ سالک جب ظلمات جسمانی اور تجلیات روحانی اور سطوات نورانی سے گزرتا ہے تو وجود قدم کے فرش پر جو سراپا نشاط اور بے رنگی سے رنگ نما ہے قدم رکھتا ہے ان مراتب کے طے کرنے میں سالک کو دس منزلیں پیش آتی ہیں اور وہ دس منزلیں اس تفصیل سے ہیں۔

بدایات ابواب معاملات اخلاق اصول اودیۃ احوال ولایات حقائق نہایات۔

اور ہر ایک کے تحت میں دس دس منزلیں ہیں۔

بدایات کی دس منزلیں

یقظہ (یعنی تنبہ من اللہ تعالیٰ ۱۲) توبہ انابت (رجوع الی اللہ ۱۲)

محاسبہ تفکیر تذکر قرار سماع ریاضت اعتصام

ابواب کی دس منزلیں

حزن خوف اشفاق خشوع اخبات زہد ورع تبتل رجا غبت

معاملات کی دس منزلیں

محاسبت[1] — سے تیار کر کے درست کرنا ۱۲ — مراقبہ[2] — حرمت[3]

اخلاص[4] — تہذیب[5] — استقامت (یعنی ہر کام میں اعتدال کرنا ۱۲)

توکل — یعنی تمام امور کو ان کے مالک پر چھوڑ دینا ۱۲ — تفویض[6] — ثقہ[7]

تسلیم[8]

---

[1] یعنی کمال توجہ کے ساتھ مقصود کا ہمیشہ ملاحظہ کرنا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ عام لوگوں کا مراقبہ یہ ہے کہ اپنے فرائض کا دھیان رکھیں اور مراقبہ مریدوں کا یہ ہے کہ حضور قلب سے رب کے سامنے موجود رہیں غیر حاضر نہ ہوں۔ واصلین کا مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ جمعیت اور اطمینان رکھیں نیز جاننا چاہیئے کہ مراقبہ کا مفہوم منحصر نہیں بلکہ ہر مطلوب و مقصود کا مراقبہ ہو سکتا ہے جیسے اذکار وغیرہ چنانچہ ہم کو ہمارے مخدوم شیخ العالم قدوۃ السالکین علاؤالدین علی بن نصیر القرشی سے لا الہ الا اللہ کا مراقبہ پہنچا ہے جس کی کثرت سے قلب چاند کی طرح چمکنے لگتا ہے اور روشن معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲۔

[2] یعنی اغیار کی زق زق سے بھاگنا عامیوں کے لئے اتباع شہوت سے بھاگنا خواص کے لئے ملاوات سے بھاگنا اخص کے لئے رسوم وغیرہ سے پرہیز کرنا ۱۲۔

[3] اخلاص کے معنی اپنے اعمال کا تصفیہ کرنا ہے ۱۲۔

[4] تہذیب یعنی نفس کی اصلاح۔ نیز تہذیب خدمت یہ ہے کہ اس کے آداب پر نظر رکھے تہذیب کمال یہ ہے کہ احتیاج کو سرے سے اٹھا دے تہذیب الحقیق یہ ہے کہ غیر اللہ کو نہ دیکھے ۱۲۔

[5] یعنی تمام امور کو خدا پر سونپ دینا ۱۲۔

[6] ثقہ یعنی بندہ کا خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنا اور تحقیق معنی یہ ہیں کہ ثقہ وہ ہے جو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور قضا و قدر سے منہ نہ پھیرے ۱۲۔

[7] یعنی بندہ کا ہر حال میں اپنے نفس خدا پر سونپ دینا اور اپنی عقل کو دخل نہ دینا ۱۲۔

اخلاق کی دس منزلیں

صبر[1] شکر[2] رضا[3] حیا[4] صدق[5] ایثار[6] خلق[7] تواضع

تنوت — انسان کے عدم شعور کا نام ہے ۱۲ فروتنی کرنا ۱۲ — انبساط — خدا کی خوشی میں اپنی خوشی سمجھنا ۱۲۔

اصول کی دس منزلیں

قصد — خدا کی طرف توجہ کرنا ۱۲ — عزم — خدا کی طرف ارادہ کرنا ۱۲ — ارادت — دیکھا جانا الغالی جانا ہو

ادب[8] — یقین[9] — انس — خدا سے محبت رکھنا ۱۲۔

---

[1] صبر یعنی اوامر و نواہی کے لئے نفس کا روک رکھنا ۱۲۔

[2] شکر یعنی ہر نعمت پر خدا کی تعریف کرنا اور اہل تحقیق کے نزدیک شکر کے معنی یہ ہیں اوّل شکر تحقیق پھر جایت پھر زہد پھر تائید پھر ادائے حقوق میں پھر مرتبہ تحقیق کے پہنچنے پر ۱۲۔

[3] رضا یعنی تمام واقعات میں بندہ کا خدا کی مرضی پر راضی رہنا اور اس کا ثمرہ یہ ہے کہ خدا راضی ہو جاتا ہے ۱۲۔

[4] حیا یعنی اوامر و نواہی کو فروتنی کے ساتھ قبول کرنا اور بجا لانا اور نواہی سے بچنا ۱۲۔

[5] صدق یعنی اقوال و افعال و احوال میں حق سے موافقت کرنا ۱۲۔

[6] ایثار یعنی غیر کو اپنے نفس سے مقدم رکھنا اور شریعت کا ایثار یہ ہے کہ گناہ نہ کرے اور طریقت کا ایثار یہ ہے کہ اراوہ تعلق کے آگے اپنے ارادہ کو مفقود و معدوم کرے۔ حقیقت کا ایثار یہ ہے کہ ایثار کو ایثار نہ سمجھے ۱۲۔

[7] خلق یعنی انسان کا مکارم اخلاق سے متصف ہونا ۱۲۔

[8] ادب یعنی افراط و تفریط سے باز رہنا۔ ادب مع الحق یہ ہے کہ خدمت میں تقصیر نہ کرے اور ادب مع الخلق یہ ہے کہ ادائے حقوق میں ادنیٰ اور اعلیٰ کو برابر سمجھے ۱۲۔

[9] یقین اطمینان بالغیب حاصل کرنا اس کی تین قسمیں ہیں اگر یہ اطمینان قوت دلیل سے ہوا ہے تو علم الیقین ہے اور اگر شہود نقل و وجدانی کے سبب سے جو ہر شے میں ساری ہے آنکھ سے دیکھا ہے تو عین الیقین ہے اور اگر تجلیات صفاتیہ ظاہر ہو کر تجلی ذات ظاہر ہوتی ہے تو یہ حق الیقین ہے ۱۲۔

ذکر[1] فقر غنا مراد

تمام احتیاج کو خدا پر چھوڑ دینا ۱۲ ماسوی اللہ سے استغنائی کرنا ۱۲ خدا کی طرف سے حسب خواہش ملنا ۱۲

اودیہ کی دس منزلیں

احسان علم حکمۃ بصیرت فراست

[illegible] ظہور الیقین بالیقین ۱۲ اسرار اشیاء سے واقف ہونا ۱۲ قوت باطن سے آنکھ کی طرح دیکھنا ۱۲ امر غائب کو سمجھ لینا ۱۲

تعظیم الہام سکینہ طمانیۃ ہمت

[illegible] [illegible] اطمینان نفس ۱۲ قلب کا قرار ۱۲ [illegible]

احوال کی دس منزلیں

محبت غیرت شوق

محبت ایک ایسا تعلق ہے جس میں محبوب پر جان قربان کرتے ہیں اور اسی ملنے سے فراغت ہوتا ہے ۱۲

یعنی ماسوائے محبوب سے رنج ہونا ۱۲

دل میں محبت محبوب کی ہوائیں چلنا ۱۲

قلق عطش وجد

شوق کا آنکھوں سے نکال لینا

محبت محبوب کے غلبے سے ایک اضطراب ہونا ۱۲

دل میں عشق محبوب پانا ۱۲

دہش ہیمان بروق ذوق[2]

بندہ کو جلال الٰہی سے حیرت ہونا ۱۲

تمام تصرفات کا ازل میں ڈوب جانا ۱۲

انوار الٰہی کا دل میں آنا ۱۲

ولایت کی دس منزلیں

لحظ وقت صفا سرور سر

ہو اللذۃ فی ایام ملی ۱۲ غلبۃ الاحوال علی العبد دل کا کدورت سے صاف ہونا ۱۲ روئے محبوب دیکھ کر خوش ہونا ہو شہود کل شے من الکل ۱۲

---

[1] ذکر وہ ہے جس سے قربت حاصل ہوتی ہے اور حجاب دور ہوتے ہیں ہمارے شیخ عارف سید السادات محمد بن یوسف حسینی فرماتے ہیں کہ تمام نفوس ذکر قلب پر موقوف ہے اور مراقبہ سے قلب کو استقرار کا درجہ حاصل ہوتا ہے یہ وہ شے ہے جس سے انسان اللہ جل شانہ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ اور کلام الٰہی کی تجلی اس پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور کشف ارواح وقبور حاصل ہوتا ہے اور سینہ کے احوال اور دنیا کے وقائع سے خبردار ہو جاتا ہے ۱۲۔

[2] ذوق یعنی مبادی تجلیات جن سے علائق وعوائق سے دل خالی ہو جاتا ہے ۱۲۔

[illegible] غربت غرق غیبت تمکین

[illegible] ۱۲ طلب مقصود میں طول پکڑنا ۱۲ دریائے تعلیم میں ڈوبنا یعنی عدم اشعور ما بحری من الاحوال ۱۲ ہر مقام میں بہت ٹھہرنا ۱۲

حقائق کی دس منزلیں

مکاشفہ مشاہدہ معائنہ حیات[1] قبض[2]

[illegible] کا بواسطہ ظاہر ہونا ۱۲ صفات کا بلا سطہ ظاہر ہونا ۱۲ صفات کا بلا خفیہ ظاہر ہونا ۱۲

بسط سکر صحو اتصال انفصال

[illegible] ۱۲ احساس کا فتور ہونا ۱۲ یعنی رجوع الی الاحساس ۱۲ مدد الٰہی کے لیے دیے آنا ۱۲ رویۃ اتصال کا ساقط ہونا ۱۲

نہایات کی دس منزلیں

معرفت فنا بقا تحقیق تلبیس[3]

[illegible] ۱۲ زوال شہود بعینہ اللہ تعالیٰ کو بغیر قائم رکھنا یہ مقام ارباب تمکین کا ہے ۱۲ خدا کو دیکھنا ہر شے میں ۱۲

وجود تجرید[4] تفرید جمع[5]

[illegible] سے تصور پانا ۱۲ یعنی شہود الحق اور وہ مجمل کا دیکھنا ہے اس کی تفصیل میں ۱۲۔

---

[1] حیات یعنی صفات کا باحیا ہونا اور صاف ظاہر ہونا اس طرح کہ کوئی وصف عین سے محجب نہ رہے ۱۲۔

[2] یعنی قلب کا کدورات ظاہر ہے سے مضطرب ہونا اگر مشاہدہ یا معائنہ میں حضرت جلال سے ہے تو قبض ہے اور مشاہدہ جمال سے ہے تو بسط ہے ۱۲

[3] تلبیس یعنی ذات اقدس کا عالم میں ملتبس ہونا اس مرتبہ میں اہل تمکین ہی ثابت قدم رہتے ہیں۔ ذات جس مظہر میں ظاہر ہو جس صورت میں تجلی ہو وہ اس کو تمیز کر لیتے ہیں ۱۲

[4] تجرید خالی ہونا خالی کرنا ہے عقل کی [illegible] ماسوائے اللہ کو نہ دیکھنا تجرید سلوک کی ماسوائے اللہ کا خطرہ دل میں نہ آنے دینا ۱۲

[5] جمع یعنی مجمل کا اس کی تفصیل میں تفصیل کا مجمل میں دیکھنا اور کبھی جمع سے رویت حق کیطرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی مشغولی کو بھی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جمع کے معنی یہ ہیں کہ شہود باری تعالیٰ اپنے ماسوا سے اور جمع کا اطلاق کبھی جمع الجمع پر بھی آتا ہے اور استہلاک فی اللہ اور شہود الحق علی الخلق اور شہود الوحدۃ فی الکثرۃ اور بالعکس پر اطلاق آتا ہے اور اس کو جمع الفرق والفراق بھی کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے اس کی یہ تعریف کی ہے الجمع ہو الوجوع عن التفرقۃ المخالفۃ یعنی تفرقہ مخالف سے رجوع کرنے کا نام جمع ہے پس خواص کی جمع یہ ہے کہ تمام متفرق کو جمع کریں۔ اور اخص کی جمع یہ ہے کہ عین واحد توحید سے رویۃ باری کا مشاہدہ کریں ۱۲۔

توحید[1]

ہر کہ خواند جوہر شطار را مفت یابد گوہر اسرار را

تمام ہوا چوتھا جوہر

◆ ◆ ◆

[1] توحید یعنی اللہ کی وحدانیت کا اعتقاد کرنا یہی توحید عامہ خلائق کی ہے کہ کہیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور توحید خاصہ کی یہ ہے کہ شہود میں کسی کو خدا کے برابر نہ کہیں۔ اور توحید خاص الخاص کی یہ ہے کہ ذات واحد کو بلا کثرت کے مشاہدہ کریں الذی ہو المشہود بالحقیقۃ الواحد الیہ کا ہے اور توحید افعال کی یہ ہے کہ تمام افعال کو واحد حقیقی کی طرف سے جانے اور توحید صفات کی یہ کہ تمام صفتوں کو اس ذات کے مقابلہ میں صفت واحد خیال کرے اور توحید ذات یہ ہے کہ سوائے اس ذات واحد کے کسی شے کو ساری اور متحمل نہ کہے اور بعض نسخوں میں استغنا ورد ہے۔

النزہات	الخشیۃ	الحض	الرجوع	الاستظہار	السیاسۃ
	یعنی انکار حقیقت سے احتراز کرنا ۱۲	بیچنا چاہئے		طلب مغفرت	ذم نفس
الحمیۃ	الاستقامۃ	العزم	الجزم	المروۃ	الحال
مراد حفظ کی تعظیم کرنا	دوام عمل او استقامت ۱۲		جس پر عمل واجب ہے ۱۲		
الھیمان		الشرب	الخضوع		الملامۃ
مشتاق لطیف ۱۲			اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا		نفس و ملامت کرنا ۱۲

پانچواں جوہر

وراثۃ الحق کے اشغال کے بیان

جاننا چاہیئے کہ سالک جب عمل ایمان و اخیار اور اسرار دعوت شطاریہ سے فارغ ہو اور جب وَ وَھَبْنَا لَھُمْ مِنْ رَّحْمَتِنَا کا عارف ہوا تو چاہیئے کہ اشغال وراثۃ الحق میں قدم رکھے تاکہ اِنَّ الْاَرْضَ وَالْاَرْضَ اِنَّمَا نَاقِعُہُ اِنَّمَا اِذَا ھُمْ کی حقیقت متحقق ہو اور معلوم کرے کہ سالک کونسا ورثہ پہنچتا ہے اور وہ کس وجہ سے وارث ہوتا ہے۔ تاکہ زبان بشیر المؤمنین سے بشارت اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ اس کی شان میں ثابت ہو۔

واضح ہو کہ وارث دو طرح کا ہوتا ہے۔ اوّل صوری دوم معنوی۔ اور وارث صوری کا پہنچنا مورث کی ممات پر موقوف ہے اور معنوی میں ممات (مرنا) محال ہے لہٰذا دونوں میں مناسبت یہ ہے کہ صوری میں بھی وصول شئی بلا کسب ہوتا ہے اور معنوی میں بھی۔

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ارث صوری کیا چیز ہے اور ارث معنوی کس کو کہتے ہیں۔ ارث صوری ایک فیض کا نام ہے جو ظاہر ہو اور ارث معنوی ایک عطیہ جو عطائے باطن سے سمجھا جاتا ہے (اس کا ادراک مدرک فطین کے سوا غیر ممکن ہے) اور صوری کا انتظام دوسرا انجام ارث کرنی کے اہتمام سے ہوتا ہے اور معنوی کا مواہب میراث الٰہی ہے۔

چنانچہ ذَاتِ کُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ اور اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ اور اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وصفتی سلک السلام آیۃ اِنَّ اللہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ میں اس مقام کے دریافت کرنے کا لطیف اور کامل اشارہ ہے۔

سب سے پہلے عدم کو موجود کیا یہاں تک بہ نسبت ہر وجود کے کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ کا ظہور ہوا پھر اپنے کمالات اس میں شامل کئے یعنی اپنے کمالوں سے بھر دیا تو اس اندراج واندماج وجود وشہود کو کسی نے نہ پہچانا اور کسی کو پتہ نہ چلا یہ من حیث الوجود عین وجود ہے اور وجود شہود شہود کے مشاہدے میں ہے اور تقید نابود میں نمودار اور نابود اطلاق میں نمودار ہے۔ کیونکہ وجود شہود جب قید کا اثر پذیر ہوتا ہے تو وجود مطلق کو کہاں پہنچ سکتا ہے۔ حقیقت وجود قید اطلاق سے بری ہے اس میں ایں وآں کی گنجائش نہیں چنانچہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ اس کا شاہد ہے علم اپنے استعداد اصلی کے اعتبار سے آفتاب وحدت کی چمک اور طلعت کے سامنے ایک ذرہ ہے اور اسماء کا تصرف ہر ذرہ میں پورا ہے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ وجود حقیقی خاص وعام ہے جب یہ حاصل ہوجاتا ہے۔ تو عالم الغیب والشہادت یعنی جناب الٰہی کی معرفت میں کچھ شک وشبہ نہیں رہتا عالم الغیب والشہادت سے جب تک فاطر السّمٰوٰت والارض کا برقع نہیں اٹھتا عالم الغیب والشہادت کی معرفت حاصل نہیں ہوتی جیسے معلوم ازل سے اللہ کے علم میں تھا۔ جب عالم کے علم نے معلوم کی طرف التفات کیا وجود معلوم بوجہ احسن ظاہر ہوا در فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ کی نقاب اٹھی اور عالم باطن معلوم ظاہر ہوا اور معلوم ظاہر نے اپنے فعل سے ممتاز ہو کر اپنے حسن کیطرف نظر کی تو اپنے حسن کی طرف نظر کی تو اپنے حسن کیطرف کی تو اپنے کو تمام اسماء الٰہی کے ساتھ پوری طرح متصف اور ان میں متصرف پایا کہ ان للہ تسعۃ وتسعون اسمًا جب یہ بات میسر آئی تو اپنے آپ کو صورت تقید میں مقید کیا اور اس کے آثار اور احکام کے بموجب حکم کیا اور صفت الانسان بنیان الرب کیساتھ متصف ہوا تو ذات الوارث اس پر متجلی ہوئی یہاں تک کہ وہ اس اسم کا مالک اور اس پر مستولی ہوگیا اور تمام اسماء کی معرفت اس کو حاصل ہوگئی اور بادشاہ الاکلھا فیك سب اسماء کا خود مظہر بنا۔

سالک کو چاہیئے کہ تمام اسماء توفیقی کو توفیق الٰہی کے وسیلہ سے فکر میں لاکر ازلًا وابدًا

اپنی صورت میں لائے اور جو اسماء ہر اسم کے نیچے لکھے ہیں ان کا تصور کر کے ہر اسم کی عین صورت بن جائے اور اس کے احکام اور آثار میں قدم رکھے اور دَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا کو دریافت کرے کبھی تمام جہان کو شہود دیکھے گا اور اپنے آپ کو وجود اور کبھی تمام جہان کو وجود اور خود کو شہود اور کبھی تجلیات اسماء میں ایسا گم اور نایاب ہوگا کہ نام ونشان تک نہ رہے گا والیہ المرجع والمآب کا ظہور ہوگا اور کبھی خود مرکز بنے گا اور عالم دائرہ اور کبھی عالم مرکز اور خود دائرہ اور کبھی تمام کائنات کا اور تمام معاینہ کریگا اور خود کو اسمیں نہ پائیگا اور کبھی غیب وشہادت دونوں سے خالی ہوگا اور کبھی بے ہمہ اور کبھی بے ہمہ اور مقام لایزالی میں کبھی اپنے آپ کو آئینہ میں مشاہدہ کریگا کہ المشاھدۃ رؤیۃ اللہ بالحجاب اور کبھی اپنے آپ کو بلا آئینہ کے اپنے آپ میں معائنہ کرے گا کہ المعاینۃ رؤیۃ اللہ بلا حجاب جب اس شاہدی نے وراثۃ الحق سے ارث نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا پا لیا اور اس میں متصرف ہوا تو وارث ازلی نے بفحوائے کلام معجز نظام اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْھَا ارث حقیقی طلب کیا کہ آج ارث خاص وعام ہم کو پہنچتا ہے یعنی آغاز وانجام ہمیں سے ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جب حق مستحق کو پہنچ جاتا ہے تو سرادقات جلال وعظمت سے لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ کی ندا جہان میں آتی ہے اور بحکم لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہوتی اور نجوم کُلُّ شَیْءٍ اور غروب ھَالِکٌ مستھلك اور آفتاب اِلَّا وَجْھَہٗ اظہر من الشمس طالع ہوتا ہے جب سالک چاہے کہ حالات مذکورہ کو عین تحقیق سے معائنہ کرے اور اسرار الوہیت اس پر مکشوف ہوں اور وجود ممکن نظر نہ آئے تو چاہیئے کہ اس شغل صورت بندی میں مواظبت کرے ؎

تا تو با خویشی عدد بینی ہمہ
چوں شوی فانی احد بینی ہمہ

پہلا شغل صورت بندیں ت م ق س م م ع ج م خ ب م ع ق ود ف ع ق ب ش
خ م م س ب ح ع ل خ ح ع غ ش ع ك ح م ح ح ک م م د ح د م ب ش
ح د ق م د ح م م م م م م ح ق د م و اص ق م م م ا ا ظ ب د م ب ت م م

ع ر م ذ ر م ج غ م م م ص ن ن ھ ب ب د ر ص ت ال ا ہ م

دوسرا شغل مشاہدہ میں اے آشیانہ حقیقت کے شہباز۔ اے میدان طریقت کے
شہسوار تجھ کو جاننا چاہیے کہ ہر طالب پر امام اور پیشوا لئے طریقت کی تلاش واجب ہے
اور اس کا اقتدار اس پر لازم چنانچہ آیۂ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ
الْوَسِیْلَۃَ اس پر دال ہے اور من تعرف الحقیقۃ بلا امام فقد کفر اس حال کا
شاہد ہے

اگر بے پیر کارے پیش گیرد ہلاکت راز بہر خویش گیرد

ذات ازل الازل ظہور اور بطون کی قید سے پاک ہے اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ
اس کی طرف اشارہ ہے۔ موجہ ذاتی جو تمام اعتبارات سے پاک ہے اس کا دریافت
کرنا مشکل ہے اگر اس ذات کو پہچانے تو باطل ہے لہٰذا ضروری ہوا کہ کمر ہمت
باندھے رکھے اور حقیقت کا سرمایہ جمع کرے جب ذات مقدس نے جو کمال عظمت کے
ساتھ تعین قبول کئے ہوئے ہے اور غیر کے ظہور کا اس میں نشان تک نہیں چاہا کہ اپنے
آپ کو ظاہر کرے تو سرادقات جلال و عظمت کو اٹھا کر جمال کبریائی کے پردہ میں علم
اور وجود اور نور اور شہود اپنے آپ کو ظاہر کیا چنانچہ الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری
اسی معنی کی خبر دیتا ہے اور آئینہ جمال کبریائی میں مثال نے بے مثل کو مشاہدہ کیا اور
عاشق ہوا تو سابق عشق یُحِبُّھُمْ نے رہنمائی کی اور معشوق کو طرح طرح کے لباس پہنائے
اور ایسا فریفتہ ہوا کہ آئینہ یُحِبُّوْنَہٗ میں عکس ڈالا جب اپنی اہمیت پر پہنچا آپ کو
اپنے میں دیکھا کبھی محب ہوا اور کبھی محبوب اور محبت دونوں میں جلوہ گر ہوئی
در آئینہ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ میں صورت خاص و عام با اختصاص
تمام مشاہدہ فرمائی تو اپنے مشاہدہ کے سوا کوئی مشہود نظر نہ آیا اِنَّہٗ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ
جب سالک اپنے قرب میں محرم راز ہو جائے جمال کا مشاہدہ کرے جو ان صفات
کے ساتھ مستور ہے جب تک ربوبیت کا اثر رہیگا ربوبیت کا مشاہدہ ہوتا رہے گا
کہ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ۔ جب یہ دونوں پردے اٹھ جاتے
ہیں تو سینہ دستی غائب ہوتا ہے اور ناظر و منظور دونوں نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔

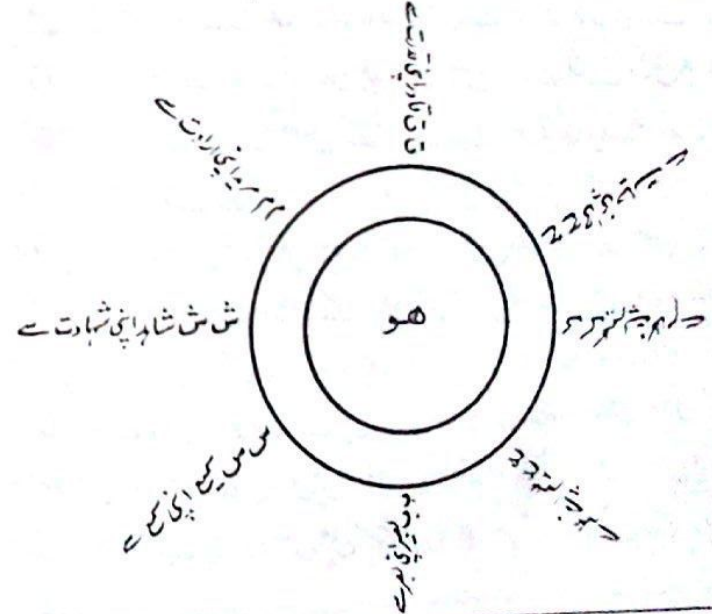
جب شغل مشاہدہ میں مواظبت کرتا ہے تو یہ حال ظاہر ہوتا ہے ا ج ج

نمبر ۳ شغل دل مدور کے تصور میں اے ارباب طریقت طریق معرفت الی اللہ کو جانو کہ
الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق سالک کو چاہیئے کہ محقق بنے جب تک
محقق مجمل اور معادیر اور تجلیات ذاتی و صفاتی میں تفاوت نہ کرے۔ اور اپنی استعداد
در قابلیت تام نہ ہو اسم کونی پر اسم الٰہی کا اطلاق نہ کرے کیونکہ کون مظہر ہے (بفتح
میم و ہا) اور الٰہی مظہر (بضم میم و کسر ہا) اور اگر بے حصول استعداد تام یہ اطلاق کرے
گا تو مغلوب اور ابتر ہو گا۔ جب تک مراتب کما حقہا معلوم نہیں ہوتے مفہوم کا معلوم
ہونا معلوم۔ اب سر مَا مِنْ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو دریافت کرنا چاہیے۔ مراتب ذات مقدس
تین مرتبے ہیں۔ **اوّل** مرتبہ غیب کو منقطع الاشارہ ہے **دوسرے** مرتبہ صرف کوس
ہیں ذات کی تجلی ذات ہی کے لئے ہوتی ہے **تیسرے** مرتبہ ذات کو صفات کیساتھ
موصوف ہے کمالات ذات بغیر صفات کے حاصل نہیں ہوتے اور صفات بغیر ذات کے
متجلی نہیں ہو سکتیں اور صفات کا بے معلومات کے ظہور نہیں ہوتا واضح ہو کر ملک یعنی
ذات ملک یعنی صفات کے لباس میں آئی صورت ملک ملک ہے (یعنی فرق صوری ہے
میں کوئی نہیں) والملک ھو العالم عالم علم میں ہے اور علم عالم کی ذات کے ساتھ
قائم والعالم ھو الظاھر والباطن جبروت مثال لاہوت ملکوت مثال جبروت ناسوت
مثال ملکوت ہے از روئے تفصیل کے ناسوت جمع و تفرق کی ایک صورت ہے در
آدم باعتبار حقیقت کے کلی ہے اور تشخیص میں بھی کلی معلوم ہوتا ہے مگر ہر جزو پر صدق
نہیں آتا۔ دیکھو عضو شخص نہیں ہوتا اور نہ شخص عضو ہوتا ہے۔ شخص کے دیکھنے سے
عضو کا معائنہ نہیں ہوتا اور عضو کے دیکھنے سے شخص کا نشان نہیں ملتا عالم معانی سے
مرکز تک اگر مشاہدہ کیا جاتا ہے تو ایک انسان ہے اور اگر مرتبہ حس و شہادت میں
معائنہ کرے تو اس کے چار مرتبے ہیں ان مرتبہ حیوان ہے خصائل حیوانی اس میں
مستور ہیں اور تفرقہ جہان اس میں منظور ہے مرتبہ نفسانی ہے نفس اس میں موجود
ہے۔ اور عجب پندار اس میں مشہود ہے مرتبہ ملکیت ہے اوصاف ملکی

اس میں عیان میں مدد در مرتبہ اصل ہے جانب ظہور روحانی ہے اور طرف بطون سبحانی اور مقام مشاہدہ غیب و شہادت ہے سراو ملانیۃً اس میں مرتبہ غیر شہود متصور نہیں تجلیات سلبی و ثبوتی کا معائنہ ہوتا ہے۔ کبھی سقوط کبھی ثبوت نظر آتا ہے۔ جب سطوت جلال عظمت مستولی ہوتی ہے تو سالک بشریت سے باہر آجاتا ہے۔ رایت ربی بصورۃ المرصاد علی صورۃ شیخ اھیب فضرب رجله فی صدری فوجدت ضربه فی کتفی فنسیت بها علم الاولین والآخرین رونما ہوتا ہے اور اگر تجلی جمال کبریائی متجلی ہوتی ہے۔ تو رایت ربی لیلۃ المعراج علی صورۃ شاب امرد قطط فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردا انامله فی صدری فعلمت بها علم الاولین والآخرین پردہ کشا ہوتا ہے۔ جب سالک ان تجلیات سے گزرتا ہے تو وراء الوراء ہوتا ہے اور ازل و ابد اور حسن و ملاحت اس کی ہوتی ہیں تمام اوصاف و ذوات اس کے ظہور سے ظاہر اور اس کے غلبہ سے ہلاک ہوتے ہیں شعر

ظَهَرْتَ شَمْسًا فَغِبْتَ فِيْهَا   إِذَا شَرَكْتَ فَذَاكَ شِرْكِيْ

اگر یہ حالت چاہے تو شغل دل مدور میں مشغول ہو یہ ہے۔



چوتھا شغل تصورِ روحانی میں

اے صوفی صافی صف میدان وفا میں صحنِ صفا پر بیٹھنے والے توجہ ذاتی سے دل صافی کے حالات کو گوش زد کر کہ نور کے آئینہ کو زنگ نہیں لگتا عین کا معائنہ حاصل کرتا کہ راہ صواب سے دور نہ پڑے خاص و عالم حسب لیاقت یا صفت معینہ کے ساتھ متصف ہیں یا اطوار مختلفہ کے ساتھ۔ مراتب ہدایت و نہایت کو فکر عمیق کے ساتھ اس اقبال میں بالتحقیق معلوم کر ۔ع آبگینہ پر آب آگ کا اثر ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ جب آفتاب کے برابر میں آتا ہے صفت آفتاب قبول کرتا ہے اور شعلہ پذیر ہوتا ہے اور جو کچھ درمیان میں آتا ہے سب کو جلا دیتا ہے ثم ایک طبق میں آہنی ریزے ڈالیں اور مقناطیس کو اس طبق کے نیچے رکھیں تو جس طرف مقناطیس جائیگا آہن بھی اسی طرف میلان کریگا۔ یہ نسبت معلوم نہیں ہے۔

ثم ستارے اپنی وضع و بنیاد و نہاد کے موافق سیر کرتے ہیں مگر جب آفتاب طلوع کرتا ہے تو کوئی ستارہ نظر نہیں آتا ثم زمرد ایک پتھر ہے رنگ دار رنگ بے سنگ کے قرار نہیں پکڑتا اور سنگ بے رنگ کے عزت پذیر نہیں ہوتا ثم موتی کا وجود اور اس کی لطافت پانی سے ہے اگر پانی نہ ہو بے آب ہے مگر قیمت کچھ نہیں جب بازار میں آتا ہے قیمت لگتی ہے۔

ثم پانی جب ہوا سے مندمج ہوتا ہے تو اولہ بنتا ہے اور دوسرا نام پیدا کرتا ہے اور جب پگھلتا ہے تو پھر وہی پانی کا پانی ثم بصل یعنی پیاز از روئے اصل و وصل آغاز و انجام کے پردے ہیں اگر تو حیثیت بصل سے دیکھے تو کوئی وصل نہیں اور فصل کرے تو پردہ ہی پردہ ہے اگر اس کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس شغل میں کوشش کرتا کہ مبدء حقیقت تجھ پر ظاہر ہو مرکز سے غیب کی طرف[۲] بہ نسبت شہود کے مشاہدہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو ارقام نقب[۲] کے ساتھ کہ اسم لکھی ہے سر بلند کر کے آنکھیں کھولے اور اس اسم کے مسمیٰ[۱] کو دیکھے تاکہ روحانیت پیدا ہو اور ایک ہستی دکھلائی دے اور اس میں گم ہو جاوے اس اسم کے گم ہونے

[۱] چبوترہ دمعنی مرادی مسند ۱۲ [۲] اس لفظ کے عدد آسمان کے عدد کے برابر ہیں۔

[۲] بہ نسبت وجود کے اور غیب سے مرکز کی طرف ۲

ہے وہ روحانیت بھی گم ہو جاوے گی اس کے بعد عالم صوری و معنی کو اپنی صورت میں دیکھے گا اور ہستی کی تاریکی بھی غائب ہوگی کہ ہر موجود کا وجود غائب ہو جائیگا۔ ہم بھی یہی ہے [illegible]

پانچواں شغل حقائق اشیاء کی معرفت میں | جب عارف افعال شریعت اور اوصاف طریقت اور احوال حقیقت میں کامل ہو جاوے تو اپنے حال کا طالب ہو کہ زاغ و باز آشیانہ تن وطن سے ہیں جب دونوں اپنی صفت سے باز آئے تو کون سے راز سے ہمراز ہوئے اور اپنی صفت سے کیوں باز آئے۔ جب زاغ نے باز کی صفت ہشیاری کی اور باز نے اس کو خبر سازی سے روکا تو کچھ پایا صفت اصلی پر مستور ہوا اور باز نے صفت سماکی لی وہ اس کا باعث قرار پایا کہ جو الوان مختلف دیکھے و من آیاتہ خلق السموٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان کو یک رنگی کا لباس پہنائے تاکہ رنگ اصلی کی طرف کہ بے رنگی ہے راہ پائے اس مقام میں صفت عشق کو نگاہ رکھے کیونکہ عشق ایک راز ہے جو بے راز کو محرم راز کر دیتا ہے اور محرم راز کو راز سے باہر نکال لیتا ہے۔ اے سالک اگر تو ان اسرار پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو مابیت شہود کو کہ روح الامین ہے معلوم کر اور اپنی ہستی کا دامن پکڑ اور اپنے آپ کو یک روحانیت دیکھ اور شہود کو اس میں گم کر تاکہ ظاہراً اور باطناً اس کا رنگ قبول کرے علانیۃً اور از روئے شہود کے سر وجہ وجود سے ہفت پیکر میں نگاہ کر اور مناظرہ غیر کو نظر میں نہ لا اشارہ یہ ہے [illegible]
[illegible] اور شغل ہفت پیکر کا یہ ہے کہ جیسا شغل حقائق اشیاء میں مذکور ہے اسی طرح یہاں شاغل ہو۔

چھٹا شغل فناء شہود میں | اے مفلس ازلی اور مجرد ابدی آتی ھا و ھو کس لئے کرتا ہے جب تک عقدے نہ کھلیں در سرمایۂ ہویت گنج خانہ کنت کنزا مخفیا سے حاصل نہ کرے حاصل بے حاصلی اور سرمایۂ بے سرمایگی ہے۔ راہ فناموتوا قبل ان تموتوا اختیار کر ایسا نہ ہو تجھ کو ثانیت اثنین سے حسرت حاصل ہو۔ بیت

عدم آئینہ ہستی است مطلق
از و پیداست ملک تابش حق

تو جو کچھ دریافت کرتا ہے تیری طرف سے نہیں ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین۔ بیت

تو چشم عکسی داد نور دیدہ
بدیدہ دیدہ را دیدہ بدیدہ

اے آزاد ازلی یہ وجود تیرے لئے بلا ہے کہ وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب اس جگہ سے چاہا کہ تو اس بلا میں گرفتار ہو اور گفتار عشق و محبت پیش کرے اور دل کو اصل کے ساتھ انقلاب دے کہ فضل تجھ پر ظاہر ہو۔ بیت۔

تعین نقطۂ وہمی ست بر عین
چو صافی گشت آں عین شد عین

آئینہ ہستی پر زنگار زیادہ نکار آ گیا ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ اس کے لئے صیقل لکل شیء مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر اللہ چاہیئے کہ آئینہ صاف ہو اور وہ نقطۂ وہمی دور ہو اور عین وجود کو عین ذات دیکھے

بیت
ہمہ از وہم تست ایں صورت غیر
کہ نقطہ دائرہ ست از سرعت سیر

اے عقلمند اگر تو چاہتا ہے کہ بند پیوند سے خلاصی پائے اور ناچار ہر چہار گرہ کو کھولے۔ تو ہر چہار کو ہر چہار کے حوالے کر اور اسم و رسم کو درمیان سے اٹھا اور نام حقیقت کا (کہ روح ہے) دامن پکڑ اور اس کا اقتدار اپنے اوپر لازم کر کہ وہ امر کے تحت میں ہے بغیر محل کے قرار پذیر نہ ہوگا۔ جب وہ اپنی مسند پر پہنچ جاوے گا۔ تجھ کو خلاصہ فقر اذا تم الفقر فھو اللہ حاصل ہوگا۔ عبارت مذکور اس اشارہ سے معلوم کر [illegible]

ساتواں شغل صفات سبعہ میں | عنقاء بے نشان نے آشیانۂ قابلیت کو جواہر صفات ذاتی و افعالی کے ساتھ آراستہ کیا تاکہ آشیانہ عین نشان ہو اور عین سے معائنہ کر کے عین پایا حضرت جد امجد فرماتے ہیں۔ بیت

آں بادشاہ اعظم دانستہ بود محکم
پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد

یہ عجیب اعجوبہ ہے کہ غیب و شہادت اس میں پائدار ہیں۔ بیت۔

آں شاہد لاہوت کہ در کسوت انسان ست
انسان ست ہماں شخص ز انسانش طلب کن

عالم میں آدم ہے اور آدم ایک ظلمات ہے کہ اس میں آبِ حیات پوشیدہ ہے۔ جس نے پایا پوشیدہ پایا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ بیت

سیاہی گر بدانی نور ذات ست
تاریکی درو آب حیات است

جہان انسان و انسان شد جہانے
ازیں پاکیزہ تر نتواں بیانے!

اے غواص اگر تو چاہتا ہے کہ در ثمین یعنی قیمتی موتی تیرے ہاتھ آئے تو دریائے شہادت کو نگاہ میں نہ لا یہ ایک شیشہ ہے جس کی آب تجھ پر ظاہر ہے الزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (اسی آبگینہ سے مراد ہے۔) يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ قامت انسانی کی طرف اشارہ ہے اس کو سمجھ اور اپنے حسن پر نظر کر اور روئے بعبارت نور علیٰ نور دیکھ اشارہ یہ ہے۔ س ب ع لدم ک ق اور.

آٹھواں شغل وحدانیت میں | عالم خفی بیرنگی رکھتا تھا جب اس نے بیرنگی سے رنگ اختیار کیا تو ہر رنگ میں ظاہر ہوا اور کوئی رنگ ایسا نہ تھا جو اس کا مثل ہو صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً لیس کمثلہ شئ ہر شے کی شان میں شایان تھا اور ہر ایک یگانگی پر شاہد و یقین ہر شے کا شاہدیت وجود کے لئے ہے نہ انانیت شہود کیلئے فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اسی معنی کی تائید ہے ہر شہود میں تجلی عین ذات سے ہے جو شیوہ شاہد و مشہود کے ساتھ حلیہ شہود سے مزین اور محلی ہے۔ ہر حلیہ تعین روزن راز رکھتا ہے کہ اس راز سے ہمراز ہے۔ بیت

ففی کل شیٔ لہ شاھد
یدل علے انہ واحد

اے سالک اگر تو ان اسرار پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو اس شغل میں قدم رکھ اور خود سے انتفا اور حق سے اثبات حاصل کر۔ ف ك ل ش ی۔

نواں شغل عالم خفی کے تصور میں | اے اہل باطن معلوم کر کہ ہر شے ظاہر و باطن رکھتی ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ باطن ایک وجود ہے اور ظاہر بانواع موجود۔ پس مناسب ہے کہ ظاہر کو بہ نسبت باطن کے مشاہدہ کرلے کہ

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ وجود شہود ظاہر کو استیلاء ہستی سے متنفر کرتا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور ہستی مطلق کے سوا دوسرا وجود نمودار نہیں اور یہ حال جب ہی حاصل ہوتا ہے جب سالک شغل خفی میں مخفی ہو جاتا ہے اشارہ یہ ہے (ت)۔

دسواں شغل مبدا و معاد میں | سلطان عشق نے چاہا کہ گنج كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا کو بروجہ تکمیل ظاہر کرے ترتیب و تنزل نے حسب استعداد بنیاد ڈالی اِنَّ رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ان مراتب کا آغاز و انجام دے کر بساط هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا پر فرش مودت بچھایا اور ذات بحت میں جو ایک دل کشا باغ ہے تخم محبت ڈالا اور اپنی تجلی سے اتم اور اکمل کیا۔ اگر سالک ان مراتب کو بروجہ کمال حاصل کرنا چاہے تو شغل مبداء و معاد میں مشغولی کرے یہ ہے خواب ان س ح ح س ن اب ا ح۔

گیارھواں شغل خطرات خمس میں | حضرت غیب تمام نسبتوں اور اعتباروں سے منزہ و مبرا ہے اس کا وجود اس کی عین ذات ہے اور حضرت وجود دو نسبت رکھتا ہے غیب اور شہادت غیب باطن ہے اور شہادت ظاہر حضرت روح القدس کو وجود صرف کے ساتھ یگانگی کی نسبت تھی مگر اس نے یگانگی کو نہ پہچانا بے گانگی کے رستہ چلا نسبت شہود اختیار کی گرفتار ہوا۔ شہود وجود کے ضد کو کہتے ہیں وجود سے شہود پانچواں مرتبہ ہے نسبت شہود اختیار کی گرفتار ہوا۔ شہود وجود کے ضد کو کہتے ہیں وجود سے شہود پانچواں مرتبہ ہے نسبت ظاہری کے ساتھ آفتاب الوہیت نے کہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اظہر من الشمس ہے طلوع کیا اور کوکب محبت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ چمکا اور انوار محبوبیت اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ظاہر ہوئے اور اغوائے عَصٰىٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى اور ضلالت اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ نے غیرت کی آگ جہان میں ڈالی جسم اور جان یک رنگ نظر آئی اور انما لکم عما لکم کما تکونوا یولی علیکم درکار ہوا نسبت باطن برابر

ہر ظاہر کے مرتسم ہوئی ظاہر خلق باطن حق نمودار ہوا شہود سے جو باطن ہے یقیناً ذاتی سمجھا کہ اعیان ثابتہ خلق اول کے ماتحت ہیں اگر طالب ان اسرار سے واقف ہونا چاہے تو کامل تفحص کرے اور رشد حاصل کرے۔ اشارہ یہ ہے۔

ا م م ا ص ا ص ا م م ا

مناجات

خالقا پروردگارا کارسازا اکرما		بادشاہا لایزالا بے نیازا دائما

الٰہی جب تو ہم کو اپنے ارادے سے دار القرار ازل الازال سے دار الابتداء ابد الآباد میں لایا تو ہم مضطرب الاحوال ہو گئے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ اب تو ہم کو زاد ہَمَا ذَا دَهُمْ هُدًى عطا فرما اور رفیق اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى عطا کر تاکہ سلامتی سے اپنی قدیمی جگہ میں عود کر جائیں کیونکہ اپنے وطن اصلی میں قرار محبوب ہوتا ہے

مثنوی

مارا چوز ملک لایزالی		انداختہ بایں حوالی
از لطف چو بازمی توانی		یارب بمقام خود رسانی

اے احد توحید صرف وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ہم کو صورت ماومن میں دکھلا کہ یہ تمام نشو ونما تیرے ہی اسماء وصفات کی تجلیاں ہیں اے صمد ہمیں جو کچھ غفلت ہوئی ہے اسکو ہوشیاری سے بدل دے اور ہماری طرف سے عذر فَهُمْ غَافِلُوْنَ کا قبول کر اور بتائید وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ہماری دستگیری کر اے علیم ہوشیاری وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ کو نسیان نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسَاهُمْ اَنْفُسَهُمْ سے مبدل نہ کر اور حلیات حجاب کو رخسارۂ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ سے اٹھا دے اے قدیم ہماری ماہیتوں میں جو اندیشہ کو دخل دیا گیا ہے اس سے ہم کو بچا کہ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ اور جو کچھ ہماری استعداد میں ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اس کو بے مشقت ہمارے سامنے لا۔ مثنوی

زلطف آنچہ مطلوب ست مقصود		مہیا کن بوجہ احسنش زود

مکن یارب بآں عزو جلالت		تقدیر قضا آنزا حوالت
معاذ اللہ کار ہر طلب گار		کر افتد با قضا مشکل شود کار
چو دارد کلک یمحوا اللہ قدرت		بر ثبت اثبت اوراساز مثبت
بدہ سامان بلطف بے حسابش		بلوح عندہ ام الکتابش

الٰہی جو ہمارے حق میں بہتر ہو اس کی ہم کو توفیق دے اور جو ہمارے حق میں بہتر نہ ہو اس سے بچا کر پوشیدہ اسرار کو تو ہی جانتا ہے عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور فتنہ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ کا دروازہ ہم پر نہ کھول۔ بلکہ دونوں نسبتیں ہم کو یکساں دکھلا۔ اور خوف دریائے موت وحیات سے ہم کو بچا بے خوف رکھ کہ مختار تو ہی ہے تیرے ہی ہاتھ اختیار ہے يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ۔ الٰہی ظہور حقیقت میں تیرا ہی ظہور ہے اور وجود تیرا ہی وجود ہے حضور تیرا ہی حضور ہے۔ شہود تیرا ہی شہود ہے۔ جس نے تیرے ظہور کے موافق وجود کی طرف نسبت پائی اور تیرے کمال کے سبب عنان وجود فلک شہود کی طرف پھیری اس کو بھی زلال بقا چکھا اور اپنے کمال کو پہنچا۔

رباعی

مقصود ظہور کائنا تیم ہمہ		سرچشمۂ اسماؤ صفاتیم ہمہ
یارب کہ رسیم از تو باہم بکمال		چوں ما سبب کمال ذاتیم ہمہ

الٰہی جو اپنا کمال طلب کرتا ہے اس کا کمال تیرا جمال ہے اس کی طلب کو ہوائے نفسانی نہ کر کہ یہ سب تیرا ہی کمال ہے۔ الٰہی جس کو تو نے عزت تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ سے معزز کیا اور کرامت وَلَقَدْ كَرَّمْنَا سے نوازا اس کو ذلت تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ سے ذلیل نہ کر اور مرض فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ سے مریض نہ کر اور جو شخص کہ دلیل اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ اور شغل اَسْفَلَ السَّافِلِيْنَ رکھتا ہے اس کو سرے سے مرتبۂ عالی وَمَا اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ میں پہنچا اور درجۂ عظیم اَلْعَظِيْمُ وَبَهْجَةٌ سے مشرف کر۔ رباعی

یارب اثرے بخش مناجات مرا		از لطف روا کن ہمہ حاجات مرا

[illegible]

قطعهٔ تاریخ ابتدائے ترجمہ کتاب ہذا

از منشی محمد سردار خاں صاحب کیفیؔ مرحوم

چوں جواہر خمسہ بے نظیر اصلی کتاب | ترجمہ گردیدہ بطبع گشتہ آنچناں
عاملان بہرہا از دیدنش دل شد زدست | نسخہ صد کیمیا آمد بدست طالبان
نسخہائے کیمیا را ہر ہوس سوختہ | دیدہ گنج شائگاں حالا بدست این آن
گر کسے اوراد و اعمالش نماید کار خویش | حاصلش باشد متاع دین و دنیا یکمان
وقت فکر سال طبعش کیفیؔ کوانے شنید | نقش و اعمال و دعا و ردہ دخل نقد زمان

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک صوفی صافی

مولوی محمد نظام الدین صاحب کیرانوی سلمہ الولی

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

حمد مر واحدے را کہ عالم صغیر را کہ انسان تعبیر ازاں ست برزخ قرار دادہ از دائرہ کُن فَکَان رہانید و باز طبل لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ نواختہ بحکم لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سطوتگاہ جلال لایزال گردانید و خود بخود تافت . و حسب منطوق لازم الوثوق خَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ خود را بخود شناخت و درود نامحدود سالکے را کہ سالک سلوک را از تنگ سلک وسعت دادہ بہدایت طالبان گرائید و لبیاست حضرت الوہیت اَلَا لَا خَوْفٌ مِنْ اَحْبَبْتُ ترسانیدہ از ماوراء رہانید و براہ الورا رسانید عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اما بعد میگوید فقیر حقیر نظام الدین کیرانوی

[illegible] مولانا [illegible] [illegible] [illegible] محمد غوث [illegible] [illegible] مولوی مرزا احمد بیگ صاحب دہلوی نقشبندی [illegible] جواہر [illegible] انسانی مشتمل و منضبط [illegible] [illegible] جدا [illegible] من حیث المجموع [illegible] [illegible] گویا بحریست کہ قطرہ اش تشنہا سیرابی دہد و موجش عالم را بیا ساید و کیف ترنمش او ترجمہ داد . و لجت دل پیش طالبان نہادنے لے جواہر خمسہ را بمضامین لطیفہ پیراستہ ہم لطائف خمسہ السلفے آراست و فیوضش را اجرا دادہ منبع فیض خاص و عام ساخت . ہمیں است کہ در طبع آں تاخیری درمیگے رود او زیرا کہ تا از مبدا فیاض حقیقی اشارتے و از نسبت مصنف اجازتے نیافتہ بجزنی نساختہ و بطبعے نہ پرداختہ وَهٰذَا اَمْرٌ مَرْهُوْنٌ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ الحمد للہ کہ ترجمہ اش را باصل مناسبتے است عجیب و ملازمتے ست غریب کہ از مترجمان احدے را میسر نشد و کیف ہم دیدہٴ بصیرت نداشتہ از معنی دور افتادند بل مترجم نفظی ہم لغزشہا کردند باميد حطام دنیا جواہر را خزف کردہ فروختند . كَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

تمت بالخیر



الفاروق

مولف : حضرت علامہ شبلی نعمانی صاحب

یہ کتاب علامہ شبلی نعمانی کی نہایت مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں انھوں نے خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رض کے مکمل حالاتِ زندگی اور آپ کے زمانے میں عراق شام اور مصر کی فتوحات کے صحیح اور مستند حالات بیان کیے گئے ہیں

سکینۃ الاولیاء

بزرگانِ دین اور اولیا اللہ کی زندگی کے اہم حالات اور سبق آموز واقعات کا ایک روشن باب بلاشبہ قابلِ مطالعہ ہے۔

مصنف : داراشکوہ

ضخامت : سائز ۲۰×۲۶/۸

تاریخ مدینۃ المنورہ

(مولانا عبدالمعبود)

مدینۂ منورہ کی مفصل تاریخ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع اور اس کی تصاویر کے ساتھ۔ سائز ۱۸×۲۲ رنگین کی جلد۔ ڈسٹ کور پر خوبصورت مسجدِ نبوی کا فوٹو۔

تاریخ مکۃ المکرمہ

(مولانا عبدالمعبود)

خانہ کعبہ اور مکۃ المکرمہ کی مکمل مدلل چار ہزار سالہ تاریخ اُردو زبان میں اتنی مفصل آج تک شائع نہیں ہوئی جس میں بیشمار مقاماتِ مقدسہ کی تصویریں شامل ہیں صفحات بڑے سائز میں ۹۵۶۔ جلد رنگین، اوپر خوبصورت ڈسٹ کور۔

نسخۂ کیمیا

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

۵۰ سال سے مقبولِ عام کتاب جس میں قرآنی آیات سے تمام پریشانیوں کا علاج فراہم کیا گیا ہے۔

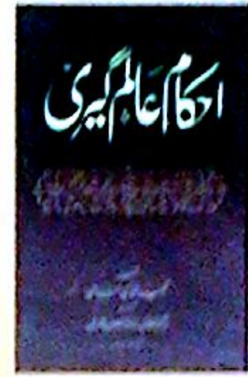
فتوح الغیب

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور و معروف کتاب



































فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi-2
Phones: 23289786, 23289159 Fax: 23279998
E-mail: farid@ndf.vsnl.net.in Websites: faridexport.com, faridbook.com

Rs200/-

Designed by: A. FAHAD